



تخریج شدہ

# فیضانِ رمضان

فیضانِ لیلة القدر  
292

فیضانِ تراویح  
261

احکامِ روزہ  
100

فضائلِ رمضان شریف  
12

روزہ داروں کی حکایات  
585

نفل روزوں کے فضائل  
495

فیضانِ عید الفطر  
448

فیضانِ اعتکاف  
340

معتکفین کی 41 مد فی بہارین  
625

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت بافی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال  
محمد الیاس عطا قادری فروری  
کلمتہ کاظم  
العالیہ

مکتبۃ المدینہ  
(دعوتِ اسلامی)

SC 1286

”یا رب! احترامِ رمضان نصیب فرما“ کے تیئیس حُرُوف

کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 23 نیتیں

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ.**

”مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔“

(طہرانی معجم کبیر حدیث ۵۹۳۲ ج ۶ ص ۱۸۵)

دومندنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و

﴿۲﴾ صلوٰۃ اور

﴿۳﴾ تعوذ و

﴿۴﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے

گا)

﴿۵﴾ رضائے الہی عَزَّ وَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اول تا آخر مطالعہ کروں گا

﴿۶﴾ حُثیٰ النُّوحِ اس کا باؤضو اور

﴿۷﴾ قبلہ رو مطالعہ کروں گا

﴿۸﴾ قرآنی آیات اور

﴿۹﴾ احادیث مبارکہ کی زیارت کروں گا

﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّ وَجَلَّ اور

﴿۱۱﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسم مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پڑھوں گا

﴿۱۲﴾ اس روایت ”عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِينَ تَنْزُلُ الرَّحْمَةُ“ یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی

ہے۔“ (حلیۃ الاولیاء، حدیث ۵۰۷، ج ۷، ص ۳۳۵) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے بزرگانِ دین

کے واقعات دوسروں کو سنا کر ذکرِ صالحین کی برکتیں لوٹوں گا

﴿۱۳﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عِنْدَ الضَّرِّ ورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا

﴿۱۴﴾ (اپنے ذاتی نسخے کے) ”یادداشت“ والے صفحے پر ضروری زکات لکھوں گا

﴿۱۵﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا

﴿۱۶﴾ اس حدیث پاک ”تَهَادُوا تَحَابُّوا“ یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔“ (موطأ امام مالک

، ج ۲، ص ۴۰۷، رقم: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے یہ کتاب (۱۲ عدد یا حسبِ توفیق) خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا (علماء و ائمہ کو



بالخصوص پیش کیجئے ان شاء اللہ عزوجل ثواب زیادہ ملیگا)

﴿۱۷﴾ اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری امت کو ایصال کروں گا

﴿۱۸﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

﴿۱۹﴾ موقع کی مناسبت سے اس کتاب سے درس دیا کروں گا

﴿۲۰﴾ ہر سال شعبان المعظم میں یہ کتاب پوری پڑھا کروں گا

﴿۲۱﴾ جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ **فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ** ۵ ترجمہ

کنز الایمان: تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔“ (پ ۱۲ النحل، ۴۳) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا

﴿۲۲﴾ جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا

﴿۲۳﴾ جو نہیں جانتے انہیں سکھاؤں گا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

## فضائل رمضان شریف

شیطان لاکھ سستی لائے مگر آپ ہمت کر کے یہ باب (ہر سال) مکمل پڑھ لیجئے ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔

## درد شریف کی فضیلت

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُيُوبِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تَقَرُّبِ نشان ہے، ”بے شک بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے۔“

(ترمذی، ج ۲، ص ۲۷، حدیث ۲۸۴۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدائے رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ کا کروڑ ہا کروڑ احسان کہ اُس نے ہمیں ماہِ رَمَضَانَ جیسی عظیم الشان نعمت سے سرفراز فرمایا۔ ماہِ رَمَضَانَ کے فیضان کے کیا کہنے! اس کی تو ہر گھڑی رحمت بھری ہے۔ اس مہینے میں اجر و ثواب بہت ہی بڑھ جاتا ہے۔ نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا کر دیا جاتا ہے۔ بلکہ اس مہینے میں تو روزہ دار کا سونا بھی عبادت میں شمار کیا جاتا ہے۔ عرش اٹھانے والے فرشتے روزہ داروں کی دُعا پر آمین کہتے ہیں اور ایک حدیث پاک کے مطابق ”رَمَضَانَ کے روزہ دار کیلئے دریا کی مچھلیاں افطار تک دُعا ئے مَغْفِرَت کرتی رہتی ہیں۔“ (الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۵۵، حدیث ۶)

## عبادت کا دروازہ

روزہ باطنی عبادت ہے، کیوں کہ ہمارے بتائے بغیر کسی کو یہ علم نہیں ہو سکتا کہ ہمارا روزہ ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ باطنی عبادت کو زیادہ پسند فرماتا ہے۔ ایک حدیث پاک کے مطابق، ”روزہ عبادت کا دروازہ ہے۔“ (الجامع الصغیر، ص ۱۴۶، حدیث ۲۴۱۵)

## نزول قرآن

اس ماہِ مُبَارَك کی ایک خُصُوصِیَّت یہ بھی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس میں قرآنِ پاک نازل فرمایا ہے۔ چنانچہ مُقَدَّس قرآن میں خُدائے رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ کا نزولِ قرآن اور ماہِ رَمَضَانَ کے بارے میں فرمانِ عالیشان ہے:



شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ  
هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى  
وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ  
فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى  
سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ  
بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ  
وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى  
مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

(پ ۲، البقرہ، ۱۸۵)

تَرْجَمَهُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: رَمَضَانَ كَامِهِيْنَه، جس  
میں قرآن اُترا، لوگوں کے لئے ہدایت اور  
رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں، تو تم میں جو  
کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے  
رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے  
اور دنوں میں۔ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تم پر آسانی  
چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس  
لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی  
بڑائی بولو اس پر کہ اُس نے تمہیں ہدایت کی  
اور کہیں تم حق گزار ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### رمضان کی تعریف

اس آیتِ مقدّسہ کے ابتدائی حصّہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي کے تحت مُفسِّرِ شہیرِ حکیمِ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ  
الْحَمْد تَفْسِیْرِ نعیمی میں فرماتے ہیں: ”رَمَضَانَ“ یا تو ”رَحْمَنُ عَزَّوَجَلَّ“ کی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام ہے، چُونکہ اس مہینہ  
میں دِن رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ہوتی ہے۔ لہذا اسے شہرِ رَمَضَانَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینہ کہا جاتا ہے۔ جیسے مسجد  
و کعبہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا گھر کہتے ہیں کہ وہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہی کام ہوتے ہیں۔ ایسے ہی رَمَضَانَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینہ  
ہے کہ اس مہینے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہی کام ہوتے ہیں۔ روزہ تراویح وغیرہ تو ہیں ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے۔ مگر بحالتِ روزہ جو  
جائزہ نوکری اور جائز تجارت وغیرہ کی جاتی ہے وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کام قرار پاتے ہیں۔ اس لئے اس ماہ کا نام رَمَضَانَ یعنی اللہ  
عَزَّوَجَلَّ کا مہینہ ہے۔ یا یہ ”رَمَضَاءُ“ سے مشتق ہے۔ رَمَضَاءُ موسمِ خریف کی بارش کو کہتے ہیں، جس سے زمین دھل جاتی ہے  
اور ”رَبِيع“ کی فَضْل خُوب ہوتی ہے۔ چُونکہ یہ مہینہ بھی دِل کے گرد و غبار دھو دیتا ہے اور اس سے اعمال کی کھیتی ہری بھری رہتی ہے اس  
لئے اسے رَمَضَانَ کہتے ہیں۔ ”سَاوَن“ میں روزانہ بارشیں چاہئیں اور ”بھادوں“ میں چار۔ پھر ”اَسَاڑ“ میں ایک۔ اس ایک سے  
کھیتیاں پک جاتی ہیں۔ تو اسی طرح گیارہ مہینے برابر نیکیاں کی جاتی رہیں۔ پھر رَمَضَانَ کے روزوں نے ان نیکیوں کی کھیتی کو پکا دیا۔  
یا یہ ”رَمَضُ“ سے بنا جس کے معنی ہیں ”گرمی یا جلنا“۔ چُونکہ اس میں مُسلمان بھوک پیاس کی تپش برداشت کرتے ہیں یا یہ گناہوں کو  
جَلَاڈالتا ہے، اس لئے اسے رَمَضَانَ کہا جاتا ہے۔ (کنز العمال کی آٹھویں جلد کے صفحہ نمبر دو سو ستترہ پر حضرت سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت نقل کی گئی ہے کہ نبی کریم، دُءُ وُفَّ رَحِیْمُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، ”اس مہینے کا نام رَمَضَانَ رکھا گیا ہے کیونکہ یہ گناہوں کو جلا دیتا ہے“)

## مہینوں کے نام کی وجہ

حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: بعض مفسرین رَحْمَهُمُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو جس موسم میں جو مہینہ تھا اُسی سے اُس کا نام ہوا۔ جو مہینہ گرمی میں تھا اُسے رَمَضَان کہہ دیا گیا اور جو موسم بہار میں تھا اُسے ربيع الاول اور جو سردی میں تھا جب پانی جم رہا تھا اُسے جُمَادِی الاولیٰ کہا گیا۔ اسلام میں ہر نام کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے اور نام کام کے مطابق رکھا جاتا ہے۔ دوسری اصطلاحات میں یہ بات نہیں۔ ہمارے یہاں بڑے جاہل کا نام ”محمد فاضل“، اور بزدل کا نام ”شیر بہادر“، ہوتا ہے اور بد صورت کو ”یوسف خان“ کہتے ہیں! اسلام میں یہ عیب نہیں۔ رَمَضَان بہت خوبوں کا جامع تھا اسی لئے اس کا نام رَمَضَان ہوا۔ (تفسیر نعیمی، ج ۲، ص ۲۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## سونے کے دروازے والا محل

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مکی مدنی سلطان، رحمت عالمیان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ”جب ماہِ رَمَضَان کی پہلی رات آتی ہے تو آسمانوں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخر رات تک بند نہیں ہوتے جو کوئی بندہ اس ماہِ مبارک کی کسی بھی رات میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے ہر سجدہ کے عوض (یعنی بدلہ میں) اُس کے لئے پندرہ سونکیاں لکھتا ہے اور اُس کے لئے جنت میں سُرخ یا قوت کا گھر بناتا ہے۔ جس میں ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے۔ اور ہر دروازے کے پٹ سونے کے بنے ہوں گے جن میں یا قوت سُرخ جڑے ہوں گے۔ پس جو کوئی ماہِ رَمَضَان کا پہلا روزہ رکھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مہینے کے آخر دن تک اُس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے، اور اُس کیلئے صبح سے شام تک ستر ہزار فرشتے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ رات اور دن میں جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے اُس کے ہر سجدہ کے عوض (یعنی بدلے) اُسے (جنت میں) ایک ایک ایسا درخت عطا کیا جاتا ہے کہ اُس کے سائے میں گھوڑے سواری پانچ سو برس تک چلتا رہے۔“

(شُعَبُ الْاِيْمَان، ج ۳، ص ۳۱۲، حدیث ۳۶۳۵)

سُبْحَنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! خدائے متان و متان عَزَّوَجَلَّ کا کس قدر عظیم احسان ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے حبیبِ ذیشان، رحمت عالمیان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طفیل ایسا ماہِ رَمَضَان عطا فرمایا کہ اس ماہِ مکرّم میں جنت کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور نیکیوں کا اجر خوب خوب بڑھ جاتا ہے۔ بیان کردہ حدیث کے مطابق رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی راتوں میں نماز ادا کرنے والے کو ہر ایک سجدہ کے بدلے میں پندرہ سونکیاں عطا کی جاتی ہیں نیز جنت کا عظیم الثّان محل مزید برآں۔ اس حدیثِ مبارک میں روزہ داروں کے لئے یہ بشارتِ عظمیٰ بھی موجود ہے کہ صبح تا شام ستر ہزار فرشتے اُن کے لئے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل ہونے کی صورت میں ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی برکتیں لوٹنے کا بہت ذہن بنتا ہے ورنہ بُری صحبتوں میں رہ کر اس مبارک مہینے میں بھی اکثر لوگ گناہوں میں پڑے رہتے ہیں۔ آئیے! گناہوں کے دلدل میں دھنسے ہوئے

ایک فنکار کا واقعہ پڑھئے جسے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول نے مَدَنی رنگ چڑھا دیا۔ چنانچہ

## میں فنکار تھا

اورنگی ٹاؤن (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کالِبُّ لُبَاب ہے: افسوس صد کروڑ افسوس! میں ایک فنکار تھا، میوزیکل پروگرامز اور فنکشنز کرتے ہوئے زندگی کے انمول اوقات برباد ہوئے جا رہے تھے، قلب و دماغ پر غفلت کے کچھ ایسے پردے پڑے ہوئے تھے کہ نہ نماز کی توفیق تھی نہ ہی گناہوں کا احساس۔ صحرائے مدینہ ٹول پلازہ سپر ہائی وے باب المدینہ کراچی میں باب الاسلام سطح پر ہونے والے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (۱۴۲۲ھ-2003ء) میں حاضری کیلئے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کر کے ترغیب دلائی۔ زہے نصیب! اُس میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ تین روزہ اجتماع کے اختتام پر رقت انگیز دُعا میں مجھے اپنے گناہوں پر بہت زیادہ ندامت ہوئی، میں اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکا، پھوٹ پھوٹ کر رویا، بس رونے نے کام دکھا دیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مل گیا۔ اور میں نے رقص و سرود (س-رؤ-د) کی محفلوں سے توبہ کر لی اور مَدَنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیا۔ 25 دسمبر 2004 کو میں جب مَدَنی قافلے میں سفر پر روانہ ہو رہا تھا کہ چھوٹی ہمشیرہ کا فون آیا، بھڑائی ہوئی آواز میں انہوں نے اپنے یہاں ہونے والی نابینا بچی کی ولادت کی خبر سنائی اور ساتھ ہی کہا، ڈاکٹروں نے کہہ دیا ہے کہ اس کی آنکھیں روشن نہیں ہو سکتیں۔ اتنا کہنے کے بعد بند ٹوٹا اور چھوٹی بہن صدمے سے ہلکے ہلکے رونے لگی۔ میں نے یہ کہہ کر ڈھارس بندھائی کہ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں دعاء کروں گا۔ میں نے مَدَنی قافلے میں خود بھی بہت دعائیں کیں اور مَدَنی قافلہ والے عاشقانِ رسول سے بھی دعائیں کروائیں۔ جب مَدَنی قافلے سے پلٹا تو دوسرے ہی دن چھوٹی بہن کا مسکراتا ہوا فون آیا اور انہوں نے خوشی خوشی یہ خبر فرحت اثر سنائی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری نابینا بیٹی مہک کی آنکھیں روشن ہو گئی ہیں اور ڈاکٹر تعجب کر رہے ہیں کہ یہ کیسے ہو گیا! کیوں کہ ہماری ڈاکٹری میں اس کا کوئی علاج ہی نہیں تھا۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے باب المدینہ کراچی میں علاقائی مشاورت کے ایک رکن کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لئے کوششیں کرنے کی سعادتیں حاصل ہیں۔

آفتوں سے نہ ڈر، رکھ کرم پر نظر روشن آنکھیں ملیں، قافلے میں چلو

آپ کو ڈاکٹر، نے گو مایوس کر بھی دیا مت ڈریں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کتنا پیارا پیارا ہے۔ اس کے دامن میں آکر معاشرہ کے نہ جانے کتنے ہی بگڑے ہوئے افراد باکردار بن کر سنتوں بھری باعزت زندگی گزارنے لگے نیز مَدَنی قافلوں کی بہاریں بھی آپ کے سامنے ہیں۔ جس طرح مَدَنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے بعضوں کی دُنیوی مصیبت رخصت ہو جاتی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسی طرح تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، سراپا رحمت، شفیعِ امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت سے آخرت کی آفت بھی راحت میں ڈھل جائیگی۔

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند  
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی



## پانچ خصوصی کرم

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالمیان، سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، حبیبِ رحمن عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ ذی شان ہے: ”میری اُمت کو ماہِ رَمَضَانَ میں پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی علیہ السلام کو نہ ملیں:

﴿۱﴾ جب رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ انکی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ نظر رحمت فرمائے اُسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔

﴿۲﴾ شام کے وقت ان کے مُنہ کی بُو (جو بھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔

﴿۳﴾ فرشتے ہر رات اور دن انکے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

﴿۴﴾ اللہ تعالیٰ جنت کو حکم فرماتا ہے، ”میرے (نیک) بندوں کیلئے مُزین (یعنی آراستہ) ہو جا عنقریب وہ دنیا کی مشقت سے میرے گھر اور کرم میں راحت پائیں گے۔

﴿۵﴾ جب ماہِ رَمَضَانَ کی آخری رات آتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سب کی مغفرت فرمادیتا ہے۔ قوم میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیا یہ لیلۃُ الْقَدَر ہے؟ ارشاد فرمایا: ”نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ مزدور جب اپنے کاموں سے فارغ ہو جاتے ہیں تو انہیں اجرت دی جاتی ہے۔“ (الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۵۶، حدیث ۷)

## صغیرہ گناہوں کا کفارہ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور پُر نور، شافعِ یومِ النُّشُور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ پُر سُور ہے، ”پانچوں نمازیں، اور جُمُعہ اگلے جُمُعہ تک اور ماہِ رَمَضَانَ اگلے ماہِ رَمَضَانَ تک گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔“ (صحیح مسلم، ص ۱۴۴، حدیث ۲۳۳)

## توبہ کا طریقہ

سُبْحَنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں رحمتوں کی چھماچھم بارشیں اور گناہِ صغیرہ کے کفارے کا سامان ہو جاتا ہے۔ گناہِ کبیرہ توبہ سے مُعاف ہوتے ہیں۔ توبہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو گناہ ہو خاص اُس گناہ کا ذکر کر کے دل کی بیزاری اور آئندہ اُس سے بچنے کا عہد کر کے توبہ کرے۔ مثلاً جھوٹ بولا، توبہ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کرے، یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ میں نے جو یہ جھوٹ بولا اس سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ نہیں بولوں گا۔ توبہ کے دورانِ دل میں جھوٹ سے نفرت ہو اور ”آئندہ نہیں بولوں گا“ کہتے وقت دل میں یہ ارادہ بھی ہو کہ جو کچھ کہہ رہا ہوں ایسا ہی کروں گا جیسی توبہ ہے۔ اگر بندے کی حق تلفی کی ہے تو توبہ کے ساتھ ساتھ اُس بندے سے مُعاف کروانا بھی ضروری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

تُوبُوْا اِلَی اللہ ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان کے فضائل سے کُتبِ احادیث مالا مال ہیں۔ رَمَضانُ الْمُبَارَک میں اس قَدَرِ بَرَکتیں اور رَحمتیں ہیں کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکے مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہاں تک ارشاد فرمایا: ”اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رَمَضان کیا ہے تو میری اُمت تمنا کرتی کہ کاش! پورا سال رَمَضان ہی ہو۔“

(صحیح ابن خُزیمہ، ج ۳، ص ۱۹۰، حدیث ۱۸۸۶)

## آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا بیانِ جنتِ نشان

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”محبوبِ رَحْمَن، سرورِ دُنیائے دُنیائے رَحْمَتِ عالمیان، مَلْکِ مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ماہِ شعبان کے آخری دن بیان فرمایا: ”اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا بَرَکت والا مہینہ آیا، وہ مہینہ جس میں ایک رات (ایسی بھی ہے جو) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس (ماہِ مبارک) کے روزے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرض کیے اور اس کی رات میں قیام (یہاں قیام سے مراد تراویح ہے) تَطَوُّع (یعنی سُنَّت) ہے، جو اس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستر فرض ادا کیے۔ یہ مہینہ صَبْر کا ہے اور صَبْر کا ثواب جَنّت ہے اور یہ مہینہ مُؤاسات (یعنی غمخواری اور بھلائی) کا ہے اور اس مہینے میں مومن کا رِزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے اُس کے گناہوں کے لئے مَغْفِرَت ہے اور اُس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی۔ اور اس افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا۔ بغیر اس کے کہ اُس کے اجر میں کچھ کمی ہو۔“ ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہم میں سے ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ افطار کروائے۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب (تو) اُس (شخص) کو دے گا جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک گھجور یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کروائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا، اُس کو اللہ تعالیٰ میرے حَوْض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جَنّت میں داخل ہو جائے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اس کا اوّل (یعنی ابتدائی دس دن) رَحْمَت ہے اور اس کا اوسط (یعنی درمیانی دس دن) مَغْفِرَت ہے اور آخر (یعنی آخری دس دن) جہنّم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غلام پر اس مہینے میں تخفیف کرے (یعنی کام کم لے) اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا اور جہنّم سے آزاد فرما دے گا اس مہینے میں چار باتوں کی کثرت کرو۔ ان میں سے دو ایسی ہیں جن کے ذریعے تم اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرو گے اور بقیہ دو سے تمہیں بے نیازی نہیں۔ پس وہ دو باتیں جن کے ذریعے تم اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرو گے وہ یہ ہیں:

﴿۱﴾ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی دینا۔

﴿۲﴾ اِسْتِغْفَار کرنا۔

جبکہ وہ دو باتیں جن سے تمہیں غنا (بے نیازی) نہیں وہ یہ ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ سے جَنّت طلب کرنا۔

(۲) جہنّم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرنا۔“ (صحیح ابن خُزیمہ، ج ۳، ص ۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو حدیثِ پاک بیان کی گئی اس میں ماہِ رَمَضانُ الْمُبَارَک کی رَحمتوں، بَرَکتوں اور عظمتوں کا خوب تذکرہ ہے۔ اس ماہِ مبارک میں کلمہ شریف زیادہ تعداد میں پڑھ کر اور بار بار اِسْتِغْفَار یعنی خوب توبہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی سعی کرنی ہے۔ اور ان دو باتوں سے تو کسی صورت میں بھی لاپرواہی نہیں ہونی چاہئے یعنی اللہ تعالیٰ سے جَنّت میں داخلہ اور

جہنم سے پناہ کی بہت زیادہ التجائیں کرنی ہیں۔

## رمضان المبارک کے چار نام

اللَّهُ أَكْبَرُ عَزَّ وَجَلَّ! ماہِ رَمَضان کا بھی کیا خوب فیضان ہے! مُفسِّر شہیر حکیم الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ تفسیر نعیمی میں فرماتے ہیں: ”اس ماہِ مبارک کے کل چار نام ہیں:

﴿۱﴾ ماہِ رَمَضان

﴿۲﴾ ماہِ صَبْر

﴿۳﴾ ماہِ مُؤاسات اور

﴿۴﴾ ماہِ وَسْعَتِ رِزْق۔

مزید فرماتے ہیں، روزہ صَبْر ہے جس کی جزاء رَبِّ عَزَّ وَجَلَّ ہے اور وہ اسی مہینے میں رکھا جاتا ہے۔ اس لئے اسے ماہِ صَبْر کہتے ہیں۔ مُؤاسات کے معنی ہیں بھلائی کرنا۔ چونکہ اس مہینہ میں سارے مسلمانوں سے خاص کر اہل قرابت سے بھلائی کرنا زیادہ ثواب ہے اس لئے اسے ماہِ مُؤاسات کہتے ہیں اس میں رِزْق کی فراخی بھی ہوتی ہے کہ غریب بھی نعمتیں کھا لیتے ہیں، اسی لئے اس کا نام ماہِ وَسْعَتِ رِزْق بھی ہے۔“ (تفسیر نعیمی، ج ۲، ص ۲۰۸)

”ماہِ رَمَضان مَبَارَک“ کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے 13 مَدَنی پھول

(یہ تمام مَدَنی پھول تفسیر نعیمی جلد ۲ سے لئے گئے ہیں)

**مدینہ ۱** کعبہ مُعَظَّمہ مسلمانوں کو بُلا کر دیتا ہے اور یہ آ کر رحمتیں بانٹتا ہے۔ گویا وہ (یعنی کعبہ) کنواں ہے اور یہ (یعنی رَمَضان شریف) دریا، یا وہ (یعنی کعبہ) دریا ہے اور یہ (یعنی رَمَضان) بارش۔

**مدینہ ۲** ہر مہینے میں خاص تاریخیں اور تاریخوں میں بھی خاص وقت میں عبادت ہوتی ہے۔ مثلاً بَقر عید کی چند (مخصوص) تاریخوں میں حج، مُحَرَّم کی دسویں تاریخ اَفْضَل، مگر ماہِ رَمَضان میں ہر دن اور ہر وقت عبادت ہوتی ہے۔ روزہ عبادت، افطار عبادت، افطار کے بعد تراویح کا انتظار عبادت، تراویح پڑھ کر سُحری کے انتظار میں سونا عبادت، پھر سُحری کھانا بھی عبادت اَلْغَرَض ہر آن میں خدا عَزَّ وَجَلَّ کی شان نظر آتی ہے۔

**مدینہ ۳** رَمَضان ایک بھٹی ہے جیسے کہ بھٹی گندے لوہے کو صاف اور صاف لوہے کو مشین کا پُرزہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو زیور بنا کر استعمال کے لائق کر دیتی ہے۔ ایسے ہی ماہِ رَمَضان گنہگاروں کو پاک کرتا اور نیک لوگوں کے دَرَجے بڑھاتا ہے۔

**مدینہ ۴** رَمَضان میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا ملتا ہے۔

**مدینہ ۵** بعض عُلَماء فرماتے ہیں کہ جو رَمَضان میں مَر جائے اُس سے سوالاتِ قَبْرِ بھی نہیں ہوتے۔

**مدینہ ۶** اس مہینے میں شبِ قَدَر ہے۔ گزشتہ آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن رَمَضان میں آیا اور دوسری جگہ فرمایا:-

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝

تَرْجَمَہ كُنْزُ الْإِيمَان: بے شک ہم نے

اسے شبِ قَدَر میں اتارا۔ (پ ۳۰، القدر، ۱)

دونوں آیتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ شبِ قَدَر رَمَضان میں ہی ہے اور وہ غالباً ستائیسویں شب ہے۔ کیونکہ لَيْلَةُ الْقَدْرِ میں نو



حُرُوف ہیں اور یہ لفظ سورہ قَدْر میں تین بار آیا۔ جس سے ستائیں حاصل ہوئے معلوم ہوا کہ وہ ستائیسویں شب ہے۔

**مدینہ ۷** رَمَضان میں ابلیس قید کر لیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں جنت آراستہ کی جاتی ہے اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اسی لئے ان دنوں میں نیکیوں کی زیادتی اور گناہوں کی کمی ہوتی ہے جو لوگ گناہ کرتے بھی ہیں وہ نفسِ امّارہ یا اپنے ساتھی شیطان (قرین) کے بہکانے سے کرتے ہیں۔

**مدینہ ۸** رَمَضان کے کھانے پینے کا حساب نہیں۔

**مدینہ ۹** قیامت میں رَمَضان و قرآن روزہ دار کی شفاعت کریں گے کہ رَمَضان تو کہے گا، مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! میں نے اسے دن میں کھانے پینے سے روکا تھا اور قرآن عرض کرے گا کہ یا رب! عَزَّوَجَلَّ میں نے اسے رات میں تلاوت و تراویح کے ذریعے سونے سے روکا۔

**مدینہ ۱۰** حُضُورِ پُر نور، شافعِ یومِ النُّشُور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رَمَضانُ الْمُبَارَک میں ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے۔ ربِّ عَزَّوَجَلَّ بھی رَمَضان میں جہنمیوں کو چھوڑتا ہے۔ لہذا چاہئے کہ رَمَضان میں نیک کام کئے جائیں اور گناہوں سے بچا جائے۔

**مدینہ ۱۱** قرآن کریم میں صرف رَمَضان شریف ہی کا نام لیا گیا اور اسی کے فضائل بیان ہوئے۔ کسی دوسرے مہینے کا نہ صراحتاً نام ہے نہ ایسے فضائل۔ مہینوں میں صرف ماہِ رَمَضان کا نام قرآن شریف میں لیا گیا۔ عورتوں میں صرف بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام قرآن میں آیا۔ صحابہ میں صرف حضرت سیدنا زید ابن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام قرآن میں لیا گیا جس سے ان تینوں کی عظمت معلوم ہوئی۔

**مدینہ ۱۲** رَمَضان شریف میں افطار اور سحری کے وقت دُعا قبول ہوتی ہے۔ یعنی افطار کرتے وقت اور سحری کھا کر۔ یہ مرتبہ کسی اور مہینے کو حاصل نہیں۔

**مدینہ ۱۳** رَمَضان میں پانچ حُرُوف ہیں ر، م، ض، ا، ن۔ د سے مراد رَحْمَتِ الہی عَزَّوَجَلَّ، مِیم سے مراد مَحَبَّتِ الہی عَزَّوَجَلَّ، ض سے مراد ضَمَانِ الہی عَزَّوَجَلَّ اَلْف سے اَمَانِ الہی عَزَّوَجَلَّ، ن سے نُورِ الہی عَزَّوَجَلَّ۔ اور رَمَضان میں پانچ عبادات خصوصی ہوتی ہیں۔ روزہ، تراویح، تلاوت قرآن، اعتکاف، شبِ قَدْر میں عبادات۔ تو جو کوئی صدقِ دل سے یہ پانچ عبادات کرے وہ اُن پانچ انعاموں کا مستحق ہے۔ (تفسیر نعیمی، ج ۲، ص ۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

**جنت سبائی جاتی ہے**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمُبَارَک کے استقبال کیلئے سارا سال جنت کو سجایا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُورِ قَلْبِ وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پسینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ”بے شک جنتِ اِبتدائی سال سے آئندہ سال تک رَمَضانُ الْمُبَارَک کے لئے سجائی جاتی ہے اور فرمایا رَمَضان شریف کے پہلے دن جنت کے درختوں کے نیچے سے بڑی بڑی آنکھوں والی حُوروں پر ہوا چلتی ہے اور وہ عرض کرتی ہیں، ”اے پروردگار! عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو اُن کی

آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔ (شُعْبُ الْإِيمَان، ج ۳، ص ۳۱۲، حدیث ۳۶۳۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ !  
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ جَنَّتِ کی عظمت کی تو کیا ہی بات ہے! کاش! ہمیں بے حساب بخش دیا جائے اور جَنَّتِ الفردوس میں مدینے والے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس نصیب ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی اہل حق کی مدنی تحریک ہے، دعوتِ اسلامی والوں پر کیسی کیسی کرم نوازیاں ہوتی ہیں اس کی ایک مدنی جھلک ملاحظہ فرمائیے:

## جنت میں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پڑوس کی بشارت

اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مفت درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) کروانے کیلئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام مُتَعَدَّد جامعات بنام جَامِعَةُ الْمَدِينَةِ قائم ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۱۴۲۱ھ میں دعوتِ اسلامی کے ان جامعات المدینہ (باب المدینہ کراچی) کے تقریباً 160 طلبہ نے ہاتھوں ہاتھ ۱۲ ماہ کیلئے راہِ خدا عزوجل میں سفر اختیار کیا۔ ابتداءً مدنی قافلہ کورس کروانے کی ترکیب بنی، اس دوران طلبہ کے جذبہ خدمتِ اسلام کو مزید مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے اور ان میں سے تقریباً 77 طلبہ نے عمر بھر کیلئے اپنے آپ کو مدنی قافلوں کے لئے پیش کر دیا! اس عظیم قربانی پر حوصلہ افزائی کی بڑی زبردست صورت بنی اور وہ یہ کہ خواب میں سرکارِ نامدار مدینے کے تاجدار، بآذنِ پروردگار دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار سے ایک عاشقِ رسول کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں، لبہائے مبارکہ کو جنتِ ہوائی، رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جس جس نے اپنے آپ کو عمر بھر کیلئے پیش کر دیا ہے میں ان کو جنت کے اندر اپنے ساتھ رکھوں گا۔ خواب دیکھنے والے عاشقِ رسول کے دل میں حسرت ہوئی کہ کاش! صد کروڑ کاش! مجھے بھی ان خوش نصیبوں میں شامل کر لیا جاتا۔ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میرے دل کی بات جان لی اور فرمایا، ”اگر تم بھی ان میں شامل ہونا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو عمر بھر کیلئے پیش کر دو۔“

سر عرش پر ہے تری گزر، دل فرش پر ہے تری نظر

ملکوت و ملک میں کوئی شے، نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ !  
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

خوش نصیب عاشقانِ رسول کو بشارتِ عظمیٰ مبارک ہو! اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عزوجل کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے قوی امید ہے کہ جن بختوروں کیلئے یہ مدنی خواب دیکھا گیا ہے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور وہ مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طفیل جَنَّتِ الفردوس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس پائیں گے۔ تاہم یہ یاد رہے! کہ اُمتی جو خواب دیکھے وہ شرعاً حُجَّت نہیں ہوتا، خواب کی بشارت کی بنیاد پر کسی کو قطعی جنتی نہیں کہا جاسکتا۔

اِذْن سے تیرے سرِ حشر کہیں کاش! حُضُور

ساتھ عطار کو جنت میں رکھوں گا یا رب

## ہر شب ساٹھ ہزار کی بخشش

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ ذیشان، مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمن عزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے، ”رمضان شریف کی ہر شب آسمانوں میں صبح صادق تک ایک مُنادی یہ ندا کرتا ہے، ”اے اچھائی مانگنے والے! مکمل کر (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف آگے بڑھ) اور خوش ہو جا۔ اور اے شریر! شر سے باز آ جا اور عبرت حاصل کر۔ ہے کوئی مغفرت کا طالب! کہ اُس کی طلب پوری کی جائے۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا! کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے۔ ہے کوئی دُعا مانگنے والا! کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے۔ ہے کوئی سائل! کہ اُس کا سوال پورا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ رَمَضانُ الْمُبَارَک کی ہر شب میں افطار کے وقت ساٹھ ہزار گناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے۔ اور عید کے دن سارے مہینے کے برابر گناہگاروں کی بخشش کی جاتی ہے۔ (اللہ رالمشور، ج ۱، ص ۱۴۶)

مدینے کے دیوانو! رَمَضانُ الْمُبَارَک کی جلوہ گری تو کیا ہوتی ہے، ہم غریبوں کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور خوب مَغْفِرَت کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں۔ کاش! ہم گنہگاروں کو بَطْفِیلِ ماہِ رَمَضان، سرورِ کون و مکان، مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان، محبوبِ رحمن عزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے رحمت بھرے ہاتھوں جہنم سے رہائی کا پروانہ مل جائے۔ امام اہلسنت علیہ رحمۃ الرحمن بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں عرض کرتے ہیں،

تمنا ہے فرمائیے روزِ مَحْشَر  
یہ تیری رہائی کی چٹھی ملی ہے

## روزانہ دس لاکھ گنہگاروں کی دوزخ سے رہائی

اللہ تعالیٰ کی عنایتوں، رحمتوں اور بخششوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک موقع پر سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، بَیِّنِ پَر وَر دگارِ دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب رَمَضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ عزَّوَجَلَّ کسی بندے کی طرف نظر فرمائے تو اُسے کبھی عذاب نہ دے گا۔ اور ہر روز دس لاکھ (گنہگاروں) کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب اُنسیویں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کیے اُن کے مجموعہ کے برابر اُس ایک رات میں آزاد فرماتا ہے۔ پھر جب عیدِ الفطر کی رات آتی ہے۔ ملائکہ خوشی کرتے ہیں اور اللہ عزَّوَجَلَّ اپنے نوری خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتوں سے فرماتا ہے، ”اے گروہِ ملائکہ! اُس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کر لیا؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں، ”اُس کو پورا پورا اجر دیا جائے۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ”میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔“ (کنز العمال، ج ۸، ص ۲۱۹، حدیث ۲۳۷۰۲)

## جمعہ کی ہر گھڑی میں دس 10 لاکھ کی مغفرت

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مَحْبُوبِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِينَ، شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ، جنابِ رحمۃِ اللعالمین عزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے، ”اللہ عزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضان میں روزانہ افطار کے وقت دس لاکھ ایسے گنہگاروں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے جن پر گناہوں کی وجہ سے جہنم واجب ہو چکا



تھا، نیز شبِ جُمُعہ اور روزِ جُمُعہ (یعنی جُمُعرات کو غروبِ آفتاب سے لے کر جُمُعہ کو غروبِ آفتاب تک) کی ہر ہر گھڑی میں ایسے دس دس لاکھ گنہگاروں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے جو عذاب کے حقدار قرار دیئے جا چکے ہوتے ہیں۔

(کنز العمال، ج ۸، ص ۲۲۳، حدیث ۲۳۷۱۶)

عصیاں سے کبھی ہم نے گناہ نہ کیا      پر تُو نے دل آڑدہ ہمارا نہ کیا  
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تجویز      لیکن تری رحمت نے گوارا نہ کیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ میں ربُّ الأنام عَزَّوَجَلَّ کے کس قدر عظیم الشان انعام و اکرام کا ذکر ہے۔ سُبْحَنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں روزانہ دس لاکھ ایسے گنہگاروں کی بخشش ہو جایا کرتی ہے جو اپنے گناہوں کے سبب جہنم کے حقدار قرار پا چکے ہوتے ہیں۔ نیز شبِ جُمُعہ اور روزِ جُمُعہ کی تو ہر گھڑی میں دس دس لاکھ گنہگار عذابِ نار سے آزاد قرار دیئے جاتے ہیں۔ اور پھر رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی آخری شب کی تو کیا خوب بہار ہے کہ سارے ماہِ رَمَضَان میں جتنے بخشے گئے تھے اُس کے شمار کے برابر گنہگار اُس ایک رات میں عذابِ نار سے نجات پاتے ہیں۔ اے کاش! اللہ تعالیٰ ہم گنہگاروں اور بدکاروں کو بھی ان مغفرت یافتگان میں شامل کر لے۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جب کہا عصیاں سے میں نے سخت لاچاروں میں ہوں  
جن کے پلے کچھ نہیں ہے اُن خریداروں میں ہوں  
تیری رحمت کیلئے شامل گنہگاروں میں ہوں  
بول اٹھی رحمت نہ گھبرا میں مددگاروں میں ہوں  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!      صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

بھلائی ہی بھلائی

امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: ”اُس مہینے کو خوش آمدید ہے جو ہمیں پاک کرنے والا ہے۔ پورا رَمَضَان خیر ہی خیر ہے دن کا روزہ ہو یا رات کا قیام۔ اس مہینے میں خرچ کرنا جہاد میں خرچ کرنے کا درجہ رکھتا ہے۔“

(تَنْبِیْہُ الْغَافِلِین، ص ۱۷۶)

خرچ میں کشادگی کرو

حضرت سیدنا عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، سرورِ دیشان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمن عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: ”ماہِ رَمَضَان میں گھر والوں کے خرچ میں کشادگی کرو کیونکہ ماہِ رَمَضَان میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی طرح ہے۔“ (الجامع الصغیر، ص ۱۶۲، حدیث ۲۷۱۶)

## بڑی بڑی آنکھ والی حوریں

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسِّم، حبیبِ اکرم، نبيِّ محترم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظَّم ہے: ”جب رَمَضان شریف کی پہلی تاریخ آتی ہے تو عرشِ عظیم کے نیچے سے مَشیَرہ (م۔ ثی۔ رہ) نامی ہوا چلتی ہے جو جنت کے درختوں کے پتوں کو ہلاتی ہے۔ اس ہوا کے چلنے سے ایسی دلکش آواز بلند ہوتی ہے کہ اس سے بہتر آواز آج تک کسی نے نہیں سنی۔ اس آواز کو سُن کر بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ظاہر ہوتی ہیں یہاں تک کہ جنت کے بلند محلّوں پر کھڑی ہو جاتی ہیں اور کہتی ہیں: ”ہے کوئی جو ہم کو اللہ تعالیٰ سے مانگ لے کہ ہمارا نکاح اُس سے ہو؟“ پھر وہ حوریں داروغہٗ جنت (حضرت رضوان (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے پوچھتی ہیں: ”آج یہ کیسی رات ہے؟“ (حضرت رضوان (علیہ الصلوٰۃ والسلام) جواباً تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّيْكَ) کہتے ہیں، پھر کہتے ہیں: ”یہ ماہِ رَمَضان کی پہلی رات ہے، جنت کے دروازے اُمّتِ مُحَمَّدِیہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روزے داروں کیلئے کھول دیئے گئے ہیں۔“ (الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۶۰، حدیث ۲۳)

## دواندھیرے دور

منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا کہ میں نے اُمّتِ مُحَمَّدِیہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دونور عطا کئے ہیں تاکہ وہ دواندھیروں کے ضُرر (یعنی نقصان) سے محفوظ رہیں۔ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ وہ دونور کون کون سے ہیں؟ ارشاد ہوا: ”نورِ رَمَضان اور نُورِ قرآن“ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: دواندھیرے کون کون سے ہیں؟ فرمایا: ”ایک قبر کا اور دوسرا قیامت کا۔“ (دُرّۃ النّاصحین، ص ۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ خدائے حَنَّان و مَنَّان عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضان کے قدردان پر کس دَرَجہ مہربان ہے۔ پیش کردہ دونوں روایتوں میں ماہِ رَمَضان کی کس قدر عظیم رحمتوں اور برکتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ماہِ رَمَضان کا قدر دان روزے رکھ کر خُدا کے رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کر کے جنتوں کی ابدی اور سرمدی نعمتیں حاصل کرتا ہے۔ نیز دوسری حکایت میں دو آنور اور دو اندھیروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اندھیروں کو دور کرنے کیلئے روشنی کا وجود ناگزیر ہے۔ خُدا کے رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ کے اس عظیم احسان پر قربان! کہ اس نے ہمیں قرآن و رَمَضان کے دونور عطا کر دیئے تاکہ قبر و قیامت کے ہولناک اندھیرے دور ہوں اور نور ہی نور ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## رمضان و قرآن شفاعت کریں گے

روزہ اور قرآن روزِ محشر مسلمان کیلئے شفاعت کا سامان بھی فراہم کریں گے۔ چنانچہ مدینے کے سلطان، سردارِ دو جہان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، روزہ اور قرآن بندے کیلئے قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا، اے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اسے روک دیا، میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ قرآن کہے گا، میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شفاعت اس کے لئے قبول کر۔ پس دونوں کی شفاعتیں قبول ہوں گی۔“ (مسند امام احمد، ج ۲، ص ۵۸۶، حدیث ۶۶۳۷)

## بخشش کا بہانہ

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں، ”اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اُمّتِ مُحَمَّدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر عذاب کرنا مقصود ہوتا تو ان کو رَمَضان اور سُورۃ قُلْ ھُوَ اللہ شریف ہرگز عنایت نہ فرماتا۔“ (تُذِیۃُ الْمَجَالِس، ج ۱، ص ۲۱۶)

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا  
دی اُن کی رحمت نے صدایہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں

(حدائق بخشش)

## لاکھ رمضان کا ثواب

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بلاذین پروردگار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، ”جس نے مکہ مکرمہ میں ماہِ رَمَضان پایا اور روزہ رکھا اور رات میں جتنا میسر آ یا قیام کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے اور جگہ کے ایک لاکھ رَمَضان کا ثواب لکھے گا اور ہر دن ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جہاد میں گھوڑے پر سوار کر دینے کا ثواب اور ہر دن میں نیکی اور ہر رات میں نیکی لکھے گا۔“ (ابن ماجہ، ج ۳، ص ۵۲۳، حدیث ۳۱۱۷)

## کاش! عیدِ مدینے میں ہوا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کے حبیب، حبیبِ لیب، ہم گناہوں کے مریضوں کے طبیب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیارِ ولادت مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے میں کس قدر لطف و کرم فرمایا ہے کہ شاہِ انام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کوئی غلام اگر ماہِ رَمَضان مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً میں گزار لے اور وہیں روزے رکھے اور رات کو حسبِ توفیق نوافل وغیرہ ادا کرے تو اُسے دوسرے مقامات کے ایک لاکھ رَمَضان کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا اور ہر روز و شب ایک ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ایک ایک عظیم الشان نیکی مزید برآں۔ اے کاش! ہمیں بھی مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً میں ماہِ رَمَضان گزارنے کی عظیم سعادت نصیب ہو جائے اور اُس میں خوب عبادت کرنے کی بھی توفیق ملے اور پھر ماہِ رَمَضان گزار کر فوراً ہی عیدِ مدینے کیلئے اپنے میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضۂ ضیاء پر حاضر ہو جائیں اور وہاں پر رور و کر ”عیدی“ کی بھیک مانگیں اور سبز سبز گنبد کے مکین، رَحْمۃُ لِّلْعٰلَمِیْنَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رحمت جوش پر آجائے اور اے کاش! سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دُستِ پُر انوار سے ہم گنہگار ”عیدی“ پائیں اور یہ سب کچھ اُن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے کرم ہی سے ممکن ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عبادت پر کمر بستہ ہو جائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان میں ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوب خوب عبادت کرنی چاہئے اور ہر وہ کام کرنا چاہئے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا ہو۔ اگر اس



پاکیزہ مہینے میں بھی کوئی اپنی بخشش نہ کرو اسکا تو پھر کب کروائے گا؟ ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس مبارک مہینے کی آمد کے ساتھ ہی عبادت الہی عزوجل میں بہت زیادہ ممکن ہو جایا کرتے تھے۔ چنانچہ اُم المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، ”جب ماہِ رَمَضان آتا تو میرے سرتاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ عزوجل کی عبادت کیلئے کمر بستہ ہو جاتے اور سارا مہینہ اپنے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پر تشریف نہ لاتے۔“

(الدر المنثور، ج ۱، ص ۴۴۹)

## آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رمضان میں خوب دعائیں مانگتے

مزید فرماتی ہیں کہ جب ماہِ رَمَضان تشریف لاتا تو حضور اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم، رسول محتشم، شافع اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نماز کی کثرت فرماتے اور خوب گڑگڑا کر دُعائیں مانگتے اور اللہ عزوجل کا خوف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر طاری رہتا۔ (شعب الایمان، ج ۳، ص ۳۱۰، حدیث ۳۶۲۵)

## آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رمضان میں خوب خیرات کرتے

میٹھے اسلامی بھائیو! اس ماہِ مبارک میں خوب صدقہ و خیرات کرنا بھی سنت ہے۔ چنانچہ سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، ”جب ماہِ رَمَضان آتا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہر قیدی کو رہا کر دیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے۔“

(الدر المنثور، ج ۱، ص ۴۴۹)

## سب سے بڑھ کر سخی

سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ”رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم لوگوں میں سب سے بڑھ کر سخی ہیں اور سخاوت کا دریا سب سے زیادہ اس وقت جوش پر ہوتا۔ جب رَمَضان میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام ملاقات کے لئے حاضر ہوتے، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام (رَمَضان المبارک کی) ہر رات میں ملاقات کیلئے حاضر ہوتے اور رسول کریم، رؤف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم انکے ساتھ قرآنِ عظیم کا دور فرماتے۔“ پس رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ خیر کے معاملے میں سخاوت فرماتے۔

(صحیح بخاری، ج ۱، ص ۹، حدیث ۶)

ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم  
ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم

(حدائق بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ہزار گنا ثواب

میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان المبارک میں نیکیوں کا آجر بہت بڑھ جاتا ہے لہذا کوشش کر کے زیادہ سے زیادہ نیکیاں اس ماہ میں جمع کر لینی چاہئیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”ماہِ رَمَضان میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک ہزار دن کے روزوں سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک مرتبہ تسبیح کرنا (یعنی سبحن اللہ کہنا) اس ماہ کے علاوہ ایک ہزار مرتبہ تسبیح

کرنے (یعنی سبحنَ اللہ) کہنے سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک رَحْمَت پڑھنا غیر رَمَضان کی ایک ہزار رِکْعَتوں سے افضل ہے۔ (الذِّكْرُ الْمَشْهُور، ج ۱، ص ۴۵۴)

## رمضان میں ذکر کی فضیلت

امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ انور، مدینے کے تاجور، نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اکبر، سیدہ آمِنہ کے دلبر عزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ رَحمتِ نشان ہے:

”ذَاكِرُ اللَّهِ فِي رَمَضَانَ يُغْفَرُ لَهُ“ (ترجمہ) ”رَمَضان میں ذکر اللہ عزَّوَجَلَّ

کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے اور اس

مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا محروم نہیں

(شُعَبُ الْإِيمَان، ج ۳، ص ۳۱۱، حدیث ۳۶۲۷)

رہتا۔

## سنتوں بھرا اجتماع اور ذکر اللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جو اس ماہِ مبارک میں حُصُوصِیت کے ساتھ سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے اور اللہ عزَّوَجَلَّ سے اپنی دُنیا و آخرت کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا سنتوں بھرا اجتماع از ابتدا تا انتہاء ذکر اللہ عزَّوَجَلَّ ہی پر مُشتمل ہوتا ہے۔ کیوں کہ تلاوت، نعت شریف، سنتوں بھرا بیان، دُعا اور صلوة و سلام وغیرہ سب ذکر اللہ عزَّوَجَلَّ میں داخل ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اجتماع کی برکات کی ایک جھلک ملاحظہ ہو چنانچہ

## چھ بیٹیوں کے بعد اولاد نرینہ

مرکزُ الاولیا (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان بالتَّصَرُّفِ عرض کرتا ہوں: غالباً 2003ء کی بات ہے، ایک اسلامی بھائی نے مجھے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان) میں شرکت کی دعوت عنایت فرمائی۔ میں نے عرض کی، میں چھ بیٹیوں کا باپ ہوں، میرے گھر میں پھر ولادت مُتَوَقَّع ہے، دعا فرمائیے کہ اب کی بار نرینہ اولاد ہو۔ وہ اسلامی بھائی انفرادی کوشش کا اچھوتا انداز اختیار کرتے ہوئے فرمانے لگے: سبحنَ اللہ! اب تو آپ کو تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع میں حاضری کی زیادہ ضرورت ہے، حج کے بعد تعداد کے لحاظ سے عاشقانِ رسول کے سب سے بڑے اجتماع (ملتان شریف) میں آکر دعاء مانگئے نہ جانے کس کے صدقے میں بیڑا پار ہو جائے۔ اُس کی بات میرے دل کو لگ گئی اور میں سنتوں بھرے اجتماع (ملتان شریف) میں حاضر ہو گیا۔ وہاں کے روح پرور مناظر کا بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں، مجھے زندگی میں پہلی بار اس قدر زبردست روحانی سکون نصیب ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اجتماع کے چند ہی روز کے بعد اللہ عزَّوَجَلَّ نے مجھے چاند سا مدنی متاعِ عطا فرمایا۔ گھر والوں کی خوشی بیان سے باہر ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اللہ عزَّوَجَلَّ نے مجھے مزید ایک اور مدنی مُنّے سے بھی نوازا دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وقت مجھ کنہگار کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے خدمت کی سعادت ملی ہوئی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول اور سنتوں بھرے اجتماعات میں رَحمتیں کیوں نازل نہ ہوں گی کہ ان عاشقانِ

رسول میں نہ جانے کتنے اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ ہوتے ہوں گے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”جماعت میں بَرَکت ہے اور دعائے **مَجْمَعِ مُسْلِمِينَ اقْرَبْ بِقَبُولِ**۔ (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے) علماء فرماتے ہیں: جہاں چالیس مسلمان صالح (یعنی نیک مسلمان) جمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک **وَلِيُّ اللّٰهِ** ضرور ہوتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۲۴، ص ۱۸۴، تیسیر شریح جامع صغیر تحت الحدیث ۷۱۴، ج ۱، ص ۳۱۲ دار الحدیث، مصر)

بالفرض دعاء کی قبولیت کا اثر ظاہر نہ ہو تب بھی حرفِ شکایت زبان پر نہیں لانا چاہئے۔ ہماری بھلائی کس بات میں ہے اس کو یقیناً اللہ عزوجل ہم سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں پاک پروردگار کا شکر گزار بندہ بن کر رہنا چاہئے۔ وہ بیٹا دے تب بھی اُس کا شکر، بیٹی دے تب بھی شکر، دونوں دے تب بھی شکر اور نہ دے تب بھی شکر، ہر حال میں شکر شکر اور شکر ہی ادا کرنا چاہئے۔

(پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر، ۴۹ اور ۵۰) میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت پیدا کرتا ہے جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے بیشک وہ علم و قدرت والا ہے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط يَخْلُقْ مَا يَشَآءُ ط يَهْبُ لِمَنْ يَشَآءُ اِنَاثًا وَيَهْبُ لِمَنْ يَشَآءُ الذُّكُوْرَ ۚ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَآءُ عَقِيْمًا ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ (پ ۲۵، الشوریٰ ۴۹، ۵۰)

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں، وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے جو چاہے دے۔ انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں۔ حضرت سیدنا نالوط علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت سیدنا شعیب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرت سیدنا ابرہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف فرزند تھے کوئی دختر نہ ہوئی ہی نہیں اور سیدنا الانبیاء حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرت سیدنا تکلی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی اولاد ہی نہیں۔

(خزانۃ العرفان، ص ۷۷)

## رمضان کا دیوانہ

محمد نامی ایک آدمی سارا سال نماز نہ پڑھتا تھا۔ جب رمضان شریف کا مُتَبَرِّک مہینہ آتا تو وہ پاک صاف کپڑے پہنتا اور پانچوں وقت پابندی کے ساتھ نماز پڑھتا اور سال گزشتہ کی قضا نمازیں بھی ادا کرتا۔ لوگوں نے اُس سے پوچھا، تُو ایسا کیوں کرتا ہے؟ اُس نے جواب دیا یہ مہینہ رحمت، بَرَکت، توبہ اور مغفرت کا ہے، شاید اللہ تعالیٰ مجھے میرے اسی عمل کے سبب بخش دے۔ جب اُس کا انتقال ہو گیا تو کسی نے اُسے خواب میں دیکھا تو پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ یعنی اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اُس نے جواب دیا، ”میرے اللہ عزوجل نے مجھے احرامِ رمضان شریف بجالانے کے سبب بخش دیا۔ (دُرّۃ الثَّاحِیْن، ص ۸)

اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ خُداے رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضَانَ کے قَدَر دان پر کس دَرَجہ مہربان ہے کہ سال کے باقی مہینے چھوڑ کر صرف ماہِ رَمَضَانَ میں عبادت کرنے والے کی مغفرت فرمادی۔ اس حکایت سے کہیں کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اب تو (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) سارا سال نمازوں کی چھٹی ہوگئی! صرف رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں روزہ نماز کر لیا کریں گے اور سیدھے جَنّت میں چلے جائیں گے۔ پیارے اسلامی بھائیو! دراصل بخشنا یا عذاب کرنا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مَشِیّت پر موقوف ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ اگر چاہے تو کسی مسلمان کو بظاہر چھوٹے سے نیک عمل پر ہی اپنے فضل سے بخش دے اور اگر چاہے تو بڑی بڑی نیکیوں کے باوجود کسی کو محض ایک چھوٹے سے گناہ پر اپنے عدل سے پکڑ لے۔ (پارہ ۳ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۸۴) میں ارشادِ ربّ بے نیاز ہے:

فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ط (پ ۳، البقرہ ۲۸۴)  
ترجمہ کنز الایمان: تو جسے چاہے  
گا (اپنے فضل سے اہل ایمان کو) بخشے گا اور  
جسے چاہے گا (اپنے عدل سے) سزا دے گا۔

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم  
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا  
تین کے اندر تین پوشیدہ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! کوئی نیکی چھوڑنی نہیں چاہئے نہ جانے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کونسی نیکی پسند آجائے اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی نہیں کرنا چاہئے کہ نہ جانے کس گناہ پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے اور اُس کا دردناک عذاب آ کر گھیر لے۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت، فقیہ اعظم سیدنا ابویوسف محمد شریف محدث کوٹلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں مَخْفٰی (یعنی پوشیدہ) رکھا ہے:

﴿۱﴾ اپنی رضا کو اپنی اطاعت میں اور

﴿۲﴾ اپنی ناراضگی کو اپنی نافرمانی میں اور

﴿۳﴾ اپنے اولیاء کو اپنے بندوں میں۔“

یہ قول نقل کرنے کے بعد فقیہ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”لہذا ہر طاعت اور ہر نیکی کو عمل میں لانا چاہئے کہ معلوم نہیں کس نیکی پر وہ راضی ہو جائے اور ہر بدی سے بچنا چاہئے کیونکہ معلوم نہیں کس بدی پر وہ ناراض ہو جائے۔ خواہ وہ بدی کیسی ہی صَغِير (یعنی چھوٹی) ہو۔ مثلاً (بلا اجازت) کسی کے تنکے کا خلال کرنا بظاہر ایک معمولی سی بات ہے۔ یا کسی ہمسایہ کی مٹی سے اُس کی اجازت کے بغیر ہاتھ دھونا گویا ایک چھوٹی سی بات ہے۔ مگر ممکن ہے کہ اس بُرائی میں ہی حق تعالیٰ کی ناراضگی مَخْفٰی (یعنی چھپی ہوئی) ہو۔ تو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی بچنا چاہئے۔ (اخلاقِ احسن، ص ۵۶)



## کتے کو پانی پلانے والی بخشی گئی

رحمت کے طلبگارو! جب اللہ عزوجل بخشے پر آتا ہے تو بظاہر نیکی کتنی ہی چھوٹی ہو وہ اسی کے سبب کرم فرمادیتا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں کثیر احادیث وارد ہیں۔ مثلاً ایک عورت کو صرف اس لئے بخش دیا گیا کہ اُس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا۔

(صحیح بخاری، ج ۲، ص ۴۰۹، حدیث ۳۳۲۱)

ایک حدیث میں سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا یہ فرمانِ عالیشان بھی ملتا ہے کہ ایک شخص نے راستے میں سے ایک درخت کو اس لئے ہٹا دیا تا کہ لوگوں کو اس سے ایذا نہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے خوش ہو کر اُس کی مغفرت فرمادی۔ (صحیح مسلم، ص ۱۴۱۰، حدیث ۱۹۱۴)

ایک صحیح حدیث میں تقاضے میں نرمی (یعنی قرض کی وصولی میں آسانی) کرنے والے ایک شخص کی نجات ہو جانے کا واقعہ بھی آیا ہے۔

(صحیح بخاری، ج ۲، ص ۱۲، حدیث ۲۰۷۸)

اللہ عزوجل کی رحمت کے واقعات جمع کرنے جائیں تو اتنے ہیں کہ ہم جمع ہی نہ کر سکیں۔

مژدہ باد اے عاصیو! ذاتِ خدا غفار ہے

تہنیت اے مجرمو! شافعِ شہِ ابرار ہے

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## عذاب سے چھٹکارے کے اسباب

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جب اللہ عزوجل رحمت کرنے پر آتا ہے تو یوں بھی سبب بناتا ہے کہ کسی ایک عمل کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمادیتا ہے اور پھر اسی کے باعث اُس پر رحمتوں کی بارش کر دیتا ہے۔ لہذا اب ایک حدیثِ مبارک پیش کی جاتی ہے جس میں مُتَعَدِّد ایسے لوگوں کا بیان کیا گیا ہے کہ وہ کسی نہ کسی نیکی کے سبب اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ گئے اور رحمتِ خداوندی عزوجل نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ایک بار خُصُو راکرم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، نئی محترم، رسولِ مُحْتَشَم، شافعِ اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا، ”آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا کہ

**مدینہ ۱:** ایک شخص کی رُوح قبض کرنے کیلئے مَلِکُ المَوْت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تشریف لائے لیکن اُس کا ماں باپ کی اطاعت کرنا سامنے آ گیا اور وہ بچ گیا۔

**مدینہ ۲:** ایک شخص پر عذابِ قَبْرِ چھا گیا لیکن اُس کے وُضُو (کی نیکی) نے اُسے بچالیا۔

**مدینہ ۳:** ایک شخص کو شیاطین نے گھیر لیا لیکن **ذکرُ اللہ** عزوجل (کرنے کی نیکی نے) اُسے بچالیا۔

**مدینہ ۴:** ایک شخص کو عذاب کے فرشتوں نے گھیر لیا لیکن اُسے (اُس کی) نماز نے بچالیا۔

**مدینہ ۵:** ایک شخص کو دیکھا کہ پیاس کی شدت سے زبان نکالے ہوئے تھا اور ایک حوض پر پانی پینے جاتا تھا مگر لوٹا دیا جاتا تھا کہ

اتنے میں اُس کے روزے آگئے (اور اس نیکی نے) اُس کو سیراب کر دیا۔

**مدینہ ۶:** ایک شخص کو دیکھا کہ جہاں انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) حلقے بنائے ہوئے تشریف فرما تھے، وہاں ان کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن دھتکار دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کا غسلِ جنابت آیا اور (اُس نیکی نے) اُس کو میرے پاس بٹھا دیا۔

**مدینہ ۷:** ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور وہ اس اندھیرے میں حیران و پریشان ہے تو اُس کے جُج و عمرہ آگئے اور (ان نیکیوں نے) اُس کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں پہنچا دیا۔

**مدینہ ۸:** ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں سے گفتگو کرنا چاہتا ہے لیکن کوئی اُس کو منہ نہیں لگاتا تو صلہٴ رحمی (یعنی رشتہ داروں سے حُسن سلوک کرنے کی نیکی) نے مؤمنین سے کہا کہ تم اس سے بات چیت کرو۔ تو مسلمانوں نے اُس سے بات کرنا شروع کی۔

**مدینہ ۹:** ایک شخص کے جسم اور چہرے کی طرف آگ بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے بچارہا ہے تو اُس کا صدقہ آ گیا اور اُس کے آگے ڈھال بن گیا اور اُس کے سر پر سایہ فگن ہو گیا۔

**مدینہ ۱۰:** ایک شخص کو زبانیہ (یعنی عذاب کے مخصوص فرشتوں) نے چاروں طرف سے گھیر لیا لیکن اُس کا **أَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيِ** **عَنِ الْمُنْكَرِ** آیا (یعنی نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے منع کرنے کی نیکی آئی) اور اُس نے اُسے بچا لیا اور رحمت کے فرشتوں کے حوالے کر دیا۔

**مدینہ ۱۱:** ایک شخص کو دیکھا جو گھٹنوں کے بل بیٹھا ہے لیکن اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب (یعنی پردہ) ہے مگر اُس کا حُسن اخلاق آیا اس (نیکی) نے اُس کو بچا لیا اور اللہ تعالیٰ سے ملا دیا۔

**مدینہ ۱۲:** ایک شخص کو اُس کا اعلانِ نامہ اُلٹے ہاتھ میں دیا جانے لگا تو اُس کا خوفِ خُدا عزَّوَجَلَّ آ گیا اور (اس عظیم نیکی کی برکت سے) اُس کا نامہٴ اعمال سیدھے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

**مدینہ ۱۳:** ایک شخص کی نیکیوں کا وزن ہلکا رہا مگر اُس کی سخاوت آ گئی اور نیکیوں کا وزن بڑھ گیا۔

**مدینہ ۱۴:** ایک شخص جہنم کے کنارے پرکھڑا تھا مگر اُس کا خوفِ خُدا عزَّوَجَلَّ آ گیا اور وہ بچ گیا۔

**مدینہ ۱۵:** ایک شخص جہنم میں گر گیا لیکن اُس کے خوفِ خُدا عزَّوَجَلَّ میں بہائے ہوئے آنسو آ گئے اور (ان آنسوؤں کی برکت سے) وہ بچ گیا۔

**مدینہ ۱۶:** ایک شخص پُل صراط پر کھڑا تھا اور ٹہنی کی طرح لرز رہا تھا لیکن اُس کا اللہ عزَّوَجَلَّ کے ساتھ حُسنِ ظن (یعنی اللہ عزَّوَجَلَّ سے اچھا گمان کہ وہ رحمت ہی کرے گا) آیا (اور اس نیکی) نے اُسے بچا لیا اور وہ پُل صراط سے گزر گیا۔

**مدینہ ۱۷:** ایک شخص پُل صراط پر گھسٹ گھسٹ کر چل رہا تھا کہ اُس کا مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا آ گیا اور (اس نیکی نے) اُس کو کھڑا کر کے پُل صراط پار کروا دیا۔

**مدینہ ۱۸:** میری اُمت کا ایک شخص جنت کے دروازوں کے پاس پہنچا تو وہ سب اسپر بند تھے کہ اس کا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کی گواہی دینا آیا اور اُس کے لئے جنتی دروازے کھل گئے اور وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

## چُغلی کا درد ناک عذاب

**مدینہ ۱۹:** کچھ لوگوں کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے میں نے جبریل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے دریافت کیا، یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کے درمیان چُغُل خوری کرنے والے ہیں۔

## الزام گناہ کی خوفناک سزا

**مدینہ ۲۰:** کچھ لوگوں کو زبانون سے لٹکا دیا گیا تھا۔ میں نے جبریل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے ان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں پر بلا وجہ الزام گناہ لگانے والے ہیں۔ (شرح الصُّدُر، ص ۱۸۲)

## کوئی بھی نیکی نہیں چھوڑنی چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا، اطاعت والدین، وُضُو، نماز، روزہ، **ذِکْرُ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ، حج و عمرہ، صلہ رحمی، **اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ**، صدقہ، حُسنِ اخلاق، سخاوت، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں رونا، نیز اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حُسنِ ظن و غیرہ وغیرہ نیکیوں کے سبب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مُعَذِّبِین (یعنی جو لوگ عذاب میں مبتلا تھے ان) پر کرم فرمادیا اور انہیں عتاب و عذاب سے رہائی مل گئی۔ بہر حال یہ اُس کے فضل و کرم کے معاملات ہیں۔ وہ مالک و مُتَخَارِعُ عَزَّوَجَلَّ ہے۔ جسے چاہے بخش دے، جسے چاہے عذاب کرے، یہ سب اُس کا عَدَل ہی عَدَل ہے۔ جہاں وہ کسی ایک نیکی سے خوش ہو کر اپنی رحمت سے بخش دیتا ہے وہیں کسی ایک گناہ پر جب وہ ناراض ہو جاتا ہے تو اُس کا قہر و غضب جوش پر آ جاتا ہے اور پھر اُس کی گرفت نہایت ہی سخت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ابھی گزشتہ طویل حدیث کے آخر میں چُغُل خوروں اور دوسروں پر گناہ کی ٹہمت باندھنے والوں کا انجام بھی ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ملاحظہ فرما کر ہمیں بتا کر مُتَنَبِّہ (یعنی خبردار) کیا لہذا عقلمند وہی ہے کہ بظاہر کوئی چھوٹی سی بھی نیکی ہو اُسے ترک نہ کرے کہ ہو سکتا ہے یہی نیکی نجات کا ذریعہ بن جائے اور بظاہر گناہ کتنا ہی معمولی نظر آتا ہو ہرگز ہرگز نہ کرے۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## ”قہار“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے گناہ گاروں کی 4 حکایت

### (۱) قَبْرِ میں آگ بھڑک اٹھی!

حضرت سیدنا عمر و بن شَرَحْبِل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا شخص انتقال کر گیا جس کو لوگ مُتَّقِی سمجھتے تھے۔ جب اُسے دُفن کر دیا گیا تو اُس کی قبر میں عذاب کے فرشتے آ پہنچے اور کہنے لگے، ہم تجھ کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب کے سو کوڑے ماریں گے۔ اُس نے خوفزدہ ہو کر کہا کہ مجھے کیوں مارو گے؟ میں تو پرہیزگار آدمی تھا۔ تو انہوں نے کہا، اچھا چلو پچاس ہی مارتے ہیں مگر وہ برابر بحث کرتا رہا حتیٰ کہ فرشتے ایک پر آ گئے اور انہوں نے ایک کوڑا مار ہی دیا۔ جس سے تمام قَبْرِ میں آگ بھڑک اٹھی اور وہ شخص جل کر خا کسُتَر (یعنی راکھ) ہو گیا۔ پھر اُس کو زندہ کیا گیا تو اُس نے درد سے تِلْمِلاتے اور روتے ہوئے فریاد کی، آخر مجھے یہ کوڑا کیوں مارا گیا؟ تو انہوں نے جواب دیا، ایک روز تو نے بے وُضُو نماز پڑھ لی تھی۔ اور ایک روز ایک مظلوم تیرے پاس فریاد لے کر آیا مگر تو نے فریاد سنی نہ کی۔ (شرح الصُّدُر، ص ۱۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو تو اُس نے نیک اور پرہیزگار شخص کی بھی گرفت فرمائی اور وہ عذابِ قَبْرِ میں گھر گیا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حالِ زار پر رحم فرمائے۔ اور ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

### (۲) ماپنے میں بے احتیاطی کے سبب عتاب

حضرت سیدنا حارث مُحَاسِبِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک کمال (یعنی غلہ ماپنے والے) نے اس کام کو چھوڑ دیا اور عبادتِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں مشغول ہوا۔ جب وہ مر گیا۔ تو اُس کے بعض اَحباب نے اُس کو خواب میں دیکھا تو پوچھا، **مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اُس نے کہا، ”میرا وہ پیمانہ جس میں غلہ وغیرہ ماپا کرتا تھا، اُس میں میری بے احتیاطی کی وجہ سے کچھ مٹی سی بیٹھ گئی تھی جس کو میں نے لا پرواہی کے سبب صاف نہ کیا تو ہر مرتبہ ماپنے کے وقت بقدر اُس مٹی کے کم ہو جاتا تھا۔ میں اُس قصور کے سبب عتاب میں گرفتار ہوں۔“ (اخلاق الصالحین، ص ۵۶)

### (۳) قبر سے چلانے کی آواز

اسی طرح ایک اور شخص بھی اپنی ترازو کو مٹی وغیرہ سے صاف نہیں کرتا تھا اور اسی طرح چیز تول دیتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو اُس کو بھی قبر میں عذاب شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے اُس کی قبر سے چیخنے چلانے کی آواز سنی۔ بعض صالحین (یعنی نیک لوگوں) کو قبر سے چلانے کی آواز سن کر رحم آ گیا اور انہوں نے اُس کیلئے دعائے مغفرت کی تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اُس کے عذاب کو دفع کیا۔ (ایضاً)

### حرام کی کمائی کہاں جاتی ہے؟

مذکورہ دونوں لکڑہ خیز حکایات سے وہ لوگ ضرور درسِ عبرت حاصل کریں جو ڈنڈی مارتے اور کم ماپ تول کرتے ہیں۔ مسلمانو! ڈنڈی مار کر کم ماپ کر بعض اوقات بظاہر مال میں کچھ زیادتی نظر آ بھی جاتی ہے مگر ایسی آمدنی کس کام کی! بسا اوقات دنیا میں بھی اس قسم کا مال وبال بن جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹروں کی فیسوں، بیماریوں کی دواؤں، جیب کتروں، چوروں یا رشوت خوروں کے ہاتھوں میں یہ مال چلا جائے۔ اور پھر معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ آخرت کا عذاب شدید بھی بھگتنا پڑ جائے۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی

قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### آگ کے دو پہاڑ

روح البیان میں ہے، ”جو شخص ناپ تول میں خیانت کرتا ہے، قیامت کے روز اُسے دوزخ کی گہرائیوں میں ڈالا جائے گا اور آگ کے دو پہاڑوں کے درمیان بٹھا کر حکم دیا جائے گا، ان پہاڑوں کو ناپاؤ اور تولو! جب تولنے لگے گا تو آگ اُسے جلا ڈالے گی۔“

(تفسیر روح البیان، ج ۱۰، ص ۳۶۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب غور فرمائیے! مختصر سی زندگی میں چند فانی سکے حاصل کرنے کیلئے اگر ڈنڈی مار لی تو کس قدر شدید عذاب وعید ہے۔ آج معمولی گرمی برداشت نہیں ہوتی تو جہنم میں آگ کے پہاڑوں کی تپش کس طرح برداشت ہوگی! خدا را! اپنے حال



پر رحم کرتے ہوئے مال کی ہوس سے دُور رہئے۔ ورنہ مالِ غیرِ حلال دونوں جہاں میں وبال ہی وبال ثابت ہوگا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

#### (۴) تنکے کا بوجھ

حضرت سیدنا وہب بن مُنبہ (م۔ نب۔ یہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”بنی اسرائیل کے ایک نوجوان نے ہر قسم کے گناہوں سے توبہ کی۔ پھر ستر سال تک مسلسل عبادت کرتا رہا۔ دن کو روزہ رکھتا، رات کو جاگتا۔ اُس کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ نہ کسی سایہ کے نیچے آرام کرتا اور نہ ہی کوئی عمدہ غذا کھاتا۔ جب اُس کا انتقال ہو گیا تو اُس کے بعض دوستوں نے اُسے خواب میں دیکھ کر پوچھا، **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟** یعنی اللہ عزّوجلّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اُس نے بتایا کہ، اللہ عزّوجلّ نے میرا حساب لیا، پھر سب گناہوں کو بخش دیا مگر آہ! ایک تینکا، جسے میں نے اُس کے مالک کی مرضی کے بغیر لے لیا تھا اور اُس سے دانتوں میں خلل کیا تھا وہ تینکا اُس کے مالک سے مُعاف کروانا رہ گیا تھا۔ افسوس صد افسوس! اسی سبب سے ابھی تک مجھے جنت سے روکا ہوا ہے۔

(تنبیہ المغترّین، ص ۵۱)

#### گناہ آخر گناہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز جاؤ! تھراؤ! اٹھو!! کہ جب غصّہ بجا اور قہر قہار عزّوجلّ جوش پر آتا ہے تو ایسے گناہ پر بھی گرفت ہو جاتی ہے جسے دنیا والوں کے نزدیک بہت ہی معمولی تصور کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ابھی حکایت میں گُزرا کہ ایک عابد و زاہد اور نیک بندہ صرف اور صرف اس وجہ سے جنت سے روک دیا گیا کہ اُس نے ایک حقیر تینکا اُس کے مالک کی اجازت کے بغیر لے کر اُس سے دانتوں میں خلل کر لیا اور پھر بے مُعاف کروائے انتقال کر گیا تو پھنس گیا۔ ذرا سوچئے! غور کیجئے!! ایک تینکا تو کیا شے ہے؟ آج کل تو لوگ نہ جانے کیسی کیسی قیمتی امانتیں ہڑپ کر جاتے ہیں اور ڈکارتک نہیں لیتے۔

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

#### ادائے قرض میں بلا مہلت لئے تاخیر گناہ ہے

مسلمانو! ڈر جاؤ!! احْقُوقِ الْعِبَاد کا معاملہ نہایت ہی سخت ہے۔ اگر ہم نے کسی بندے کا حق دبا لیا۔ یا اُس کو گالی دے دی، آنکھیں دکھا کر ڈرایا، دھمکایا، غصّہ اور ڈانٹ ڈپٹ کی جس سے اُس کا دل دُکھا۔ الغرض کسی طرح بھی بے اجازت شرعی اُس کی دل آزاری کی یا قرضہ دبا لیا بلکہ بغیر صحیح مجبوری کے قرض کی ادائیگی میں تاخیر ہی کی۔ یہ سب بندوں کی حق تلفیاں ہیں۔ یاد رکھئے! اگر آپ نے کسی سے قرض لیا اور ادائیگی کیلئے رقم پاس نہیں ہے مگر گھر کے اسباب، فرنیچر وغیرہ بیچ کر قرض ادا کیا جاسکتا ہے تو یہ بھی کرنا پڑے گا۔ قرض ادا کرنے کی ممکن صورت ہونے کے باوجود قرضدار سے مہلت لئے بغیر آپ قرض کی ادائیگی میں جب تک تاخیر کرتے رہیں گے گنہگار ہوتے رہیں گے۔ اب خواہ آپ جاگ رہے ہوں یا سو رہے ہوں ایک ایک لمحے کا گناہ لکھا جاتا رہے گا۔ گویا ادائیگی قرض تک مسلسل آپ کے گناہوں کا میٹر چلتا رہے گا۔ **الْاَمَان وَالْحَفِیْظ**۔ جب قرض کی ادائیگی میں تاخیر کا یہ وبال ہے تو جو کوئی پورا قرضہ ہی دبا لے اُس کا کیا حال ہوگا!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## تین پیسے کا وبال

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے قرضے کی ادائیگی میں سُستی اور جھوٹے حیل (ح۔ی۔ل) و حُجّت کرنیوالے شخص زید کے بارے میں استفسار ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: ”زید فاسق و فاجر، مُرتکبِ کبائر، ظالم، کذاب، مُستحقّ عذاب ہے اس سے زیادہ اور کیا القاب اپنے لئے چاہتا ہے! اگر اس حالت میں مر گیا اور دین (قرض) لوگوں کا اس پر باقی رہا، اس کی نیکیاں اُن (قرضخواہوں) کے مُطالبہ میں دی جائیں گی۔ کیونکر دی جائیں گی (یعنی کس طرح دی جائیں گی۔ یہ بھی سُن لیجئے) تقریباً تین پیسہ دین (قرض) کے عوض (یعنی بدلے) سات سو نمازیں باجماعت (دینی پڑیں گی)۔ جب اس (قرضہ دبا لینے والے) کے پاس نیکیاں نہ رہیں گی اُن (قرضخواہوں) کے گناہ اس (مقروض) کے سر پر رکھے جائیں گے اور آگ میں پھینک دیا جائے گا۔“ (مُلخصاً فتاویٰ رضویہ، ج ۲۵، ص ۶۹)

مت دبا قرضہ کسی کا نابکار

روئے گا دوزخ میں ورنہ زار زار

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا میں کسی پر ذرہ برابر ظلم کرنے والا بھی جب تک مظلوم کو راضی نہیں کر لے گا اُس وقت تک اُس کی خلاصی (یعنی چھٹکارا) ناممکن ہے۔ ہاں، اللہ عزّوجلّ اگر چاہے گا تو اپنے فضل و کرم سے قیامت کے روز ظالم و مظلوم میں صلح کروادے گا۔ بصورتِ دیگر اُس مظلوم کو ظالم کی نیکیاں دے دی جائیں گی۔ اگر اس سے بھی مظلوم یا مظلومین کے حقوق ادا نہ ہوئے تو مظلومین کے گناہ ظالم کے سر پر ڈال دیئے جائیں گے اور اس طرح وہ ظالم اگرچہ دنیا میں نیک و پرہیزگار رہ کر بڑی بڑی نیکیاں لے کر قیامت میں آیا ہوگا۔ مگر بندوں کے حقوق ضائع کرنے کے سبب بالکل مُفلس و قَلّاش ہو جائے گا اور اسی وجہ سے جہنم رسید کر دیا جائے گا۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی. عَزَّوَجَلَّ

## قیامت میں مفلس کون؟

تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے استفسار فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ مُفلس کون ہے؟“ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، یا رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہم میں سے مُفلس تو وہ ہے جس کے پاس درہم و دُنیاوی ساز و سامان نہ ہو۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میری اُمت کا مُفلس ترین شخص وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ تو لیکر آئے گا مگر ساتھ ہی کسی کو گالی بھی دی ہوگی، کسی کو تہمت لگائی ہوگی، اُس کا مال ناحق کھایا ہوگا، اُس کا خون بہایا ہوگا، اسکو مارا ہوگا، پس ان سب گناہوں کے بدلے میں اس کی نیکیاں لی جائیں گی۔ پس اگر اسکی نیکیاں ختم ہو جائیں اور مزید حقد ارباقی ہوں تو اُن (یعنی مظلوموں) کے گناہ لیکر بدلے میں اس (یعنی ظالم) پر ڈالے جائیں گے پھر اس (ظالم) شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔“ (صحیح مسلم، ص ۱۳۹۴، حدیث ۲۵۸۱)

## ظالم سے مراد کون ہے؟

یاد رہے! یہاں ظالم سے مراد صرف قاتل، ڈاکو یا مردھاڑ کرنے والا ہی نہیں۔ بلکہ جس نے بظاہر کسی کی تھوڑی سی بھی حق تلفی کی مثلاً ایک آدھ روپیہ ہی دبا لیا ہو، بلا اجازت شرعی ڈانٹ ڈپٹ کی ہو یا غصے میں گھورا ہو، مذاق اڑایا ہو وغیرہ تب بھی یہ ظالم ہے اور وہ مظلوم۔ اب یہ جُدا بات ہے کہ اس ”مظلوم“ نے بھی ”اُس ظالم“ کی بعض حق تلفیاں کی ہوں۔ اس صورت حال میں دونوں ایک دوسرے کے حق میں مخصوص معاملات میں ”ظالم“ بھی ہیں اور ”مظلوم“ بھی۔ اسی طرح کئی لوگ ہونگے جو بعضوں کے حق میں ”ظالم“ اور بعضوں کے حق میں ”مظلوم“ ہوں گے۔

حضرت سیدنا عبد اللہ انیس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اللہ عزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا، ”کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنتی جنت میں داخل نہ ہو، جب تک وہ حُقُوقُ الْعِبَاد کا بدلہ نہ ادا کرے۔ یعنی جس کسی کا حق جس کسی نے دبا یا ہو اُس کا فیصلہ ہونے تک دوزخ یا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (اخلاق الحسین، ص ۵۵)

حُقُوقُ الْعِبَاد کی تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ تحریری بیان ظلم کا انجام ضرور ملا حظہ فرمائیے۔ یا اللہ عزَّوَجَلَّ ہم سب مسلمانوں کو ایک دوسرے کی حق تلفی کرنے سے بچا اور جو کچھ اس سلسلے میں کوتاہیاں ہو چکی ہیں انہیں آپس میں مُعاف کروالینے کی توفیق مرحمت فرما۔ امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

## ماہِ رمضان میں مرنے کی فضیلت

جو خوش نصیب مسلمان ماہِ رَمَضان میں انتقال کرتا ہے اُس کو سوالات قَبْرِ سے امان مل جاتی، عذابِ قبر سے بچ جاتا اور جنت کا حقدار قرار پاتا ہے۔ چنانچہ حضراتِ مُجَدِّدِ ثِنِیْنِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ المبین کا قول ہے، ”جو مَوْتِ اِس مہینے میں مرتا ہے وہ سیدھا جنت میں جاتا ہے، گویا اُس کے لئے دوزخ کا دروازہ بند ہے۔“ (انیس الواعظین، ص ۲۵)

## تین افراد کے لئے جنت کی بشارت

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبیوں کے سردار، دو عالم کے مالک و مختار، بِاِذْنِ پروردگار ہم بے کسوں کے مددگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ”جسکو رَمَضان کے اختتام کے وقت موت آئی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جسکی موت عَرَفہ کے دن (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام) کے ختم ہوتے وقت آئی وہ بھی جنت میں داخل ہوگا اور جسکی موت صدقہ دینے کی حالت میں آئی وہ بھی داخل جنت ہوگا۔“ (حلیۃ الاولیاء، ج ۵، ص ۲۶، حدیث ۶۱۸۷)

## قیامت تک کے روزوں کا ثواب

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ بشارت بنیاد ہے: ”جس کا روزہ کی حالت میں انتقال ہوا، اللہ عزَّوَجَلَّ اُسکو قیامت تک کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔“ (الفرودس بما ثور الخطاب، ج ۳، ص ۵۰۴، حدیث ۵۵۵۷)

سُبْحَنَ اللہ عزَّوَجَلَّ! روزہ دار کس قدر نصیب دار ہے کہ اگر روزے کی حالت میں موت سے ہمکنار ہوا تو قیامت تک کے روزوں کے ثواب کا حقدار قرار پائے گا۔

## صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم، رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ”یہ رمضان تمہارے پاس آ گیا ہے، اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے، محروم ہے وہ شخص جس نے رمضان کو پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی کہ جب اس کی رمضان میں مغفرت نہ ہوئی تو پھر کب ہوگی؟“ (مجمع الزوائد، ج ۳، ص ۳۴۵، حدیث ۴۷۸۸)

## جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان تو کیا آتا ہے رحمت و جنت کے دروازے کھل جاتے، دوزخ کو تالے پڑ جاتے اور شیاطین قید کر لیے جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم، رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو خوش خبری سناتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ”رَمَضان کا مہینہ آ گیا ہے جو کہ بہت ہی بابرکت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے ہیں، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ سَرکَش شیطانوں کو قید کر لیا جاتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ایک رات شبِ قَدْر ہے، جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے جو اسکی بھلائی سے محروم ہواؤ ہی محروم ہے۔“

(سُننِ نسائی، ج ۴، ص ۱۲۹)

## شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہُضُوْر اکرم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافعِ اُمم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رَمَضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح البخاری، ج ۱، ص ۶۲۶، حدیث ۱۸۹۹)

اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم، ج ۵، ص ۵۴۳، حدیث ۱۰۷۹)

## شیطان قید میں ہونے کے باوجود گناہ کیوں ہوتے ہیں

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: حق یہ ہے کہ ماہِ رَمَضان میں آسمانوں کے دروازے بھی کھلتے ہیں جن سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمتیں زمین پر اُترتی ہیں اور جنتوں کے دروازے بھی جس کی وجہ سے جنت والے حُور و غلمان کو خبر ہو جاتی ہے کہ دنیا میں رَمَضان آ گیا اور وہ روزہ داروں کے لئے دعاؤں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ماہِ رَمَضان میں واقعی دوزخ کے دروازے ہی بند ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے اس مہینے میں گنہگاروں بلکہ کافروں کی قبروں پر بھی دوزخ کی گرمی نہیں پہنچتی۔ وہ جو مسلمانوں میں مشہور ہے کہ رَمَضان میں عذابِ قبر نہیں ہوتا اس کا یہی مطلب ہے اور حقیقت میں ابلیس مع اپنی ذُرِیَّتوں (یعنی اولاد) کے قید کر دیا جاتا ہے۔ اس مہینے میں جو کوئی بھی گناہ کرتا ہے وہ اپنے نفسِ امارہ کی شرارت سے کرتا ہے نہ شیطان کے

بھکانے سے۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۳، ص ۱۳۳)



## گناہوں میں کمی تو آہی جاتی ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بہر کیف عام مشاہدہ یہی ہے کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں ہماری مساجد غیر رَمَضَان کے مقابلہ میں زیادہ آباد ہو جاتی ہیں۔ نیکیاں کرنے میں آسانیاں رہتی ہیں اور اتنا ضرور ہے کہ ماہِ رَمَضَان میں گناہوں کا سلسلہ کچھ نہ کچھ کم ہو جاتا ہے۔

## جوں ہی شیطان آزاد ہوتا ہے!

رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے رُخصت ہوتے ہی، شیطان آزاد ہو جاتا اور گناہوں کا زور خوب بڑھ جاتا ہے۔ اور عید کے دن تو اس قدر گناہوں کی کثرت ہو جاتی ہے کہ وہ سینما گھر جو شاید سارے سال میں کبھی نہ بھرتے ہوں اُن پر بھی ”ہاؤس فل“ کا بورڈ لگ جاتا ہے، پورے سال میں جن تماشوں کے میلے نہیں لگتے وہ بھی عید کے روز ضرور لگ جاتے ہیں، گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک مہینے کی قید کے سبب شیطان بے حد پتھر چکا ہے اور ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی ساری کسر وہ عید کے روز ہی نکال دینا چاہتا ہے۔ تمام تفریح گاہیں بے پردہ عورتوں اور مردوں سے بھر جاتی ہیں، تمام ڈرامہ گاہوں میں ازدحام ہوتا ہے، بلکہ عید کے لئے نئی نئی فلمیں اور جدید ڈرامے لگادیئے جاتے ہیں۔ آہ! شیطان کے ہاتھوں بے شمار مسلمان کھلو ناپن کر رہ جاتے ہیں۔ مگر ایسے خوش نصیب مسلمان بھی ہوتے ہیں جو اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غفلت نہیں کرتے اور شیطان کے بہکانے سے محفوظ رہتے ہیں۔

## آتش پرست پر رحمت

بخارا میں ایک مجوسی (آتش پرست) رہتا تھا ایک مرتبہ رَمَضَان شریف میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مسلمانوں کے بازار سے گزر رہا تھا۔ اُس کے بیٹے نے کوئی چیز علانیہ طور پر کھانی شروع کر دی۔ مجوسی نے جب یہ دیکھا تو اپنے بیٹے کو ایک طمانچہ رسید کر دیا اور خوب ڈانٹ کر کہا، تجھے رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے مہینہ میں مسلمانوں کے بازار میں کھاتے ہوئے شرم نہیں آتی؟ لڑکے نے جواب دیا، ابا جان! آپ بھی تو رَمَضَان شریف میں کھاتے ہیں۔ والد نے کہا، میں مسلمانوں کے سامنے نہیں اپنے گھر میں کے اندر چھپ کر کھاتا ہوں، اس ماہِ مبارک کی بے حرمتی نہیں کرتا۔ کچھ عرصہ بعد اُس شخص کا انتقال ہو گیا۔ کسی نے خواب میں اُس کو جنت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا تو حیرت سے پوچھا، تُو تو مجوسی تھا، جنت میں کیسے آ گیا؟ کہنے لگا، ”واقعی میں مجوسی تھا، لیکن جب موت کا وقت قریب آیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے احترامِ رَمَضَان کی برکت سے مجھے ایمان کی دولت سے اور مرنے کے بعد جنت سے سرفراز فرمایا۔“

(نُزْہَةُ الْمَجَالِسِ، ج ۱، ص ۲۱۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

## رمضان میں علی الاعلان کھانے کی دنیوی سزا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی تعظیم کے سبب ایک آتش پرست کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نہ صرف دولتِ ایمان سے نوازا بلکہ اُس کو جنت کی لازوال نعمتوں سے بھی مالا مال فرمادیا۔ اس واقعہ سے خصوصاً ہمارے اُن غافلِ اسلامی بھائیوں کو درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے جو مسلمان ہونے کے باوجود رَمَضَانُ الْمُبَارَك کا بالکل احترام نہیں کرتے۔ اوّل تو وہ روزہ نہیں رکھتے، پھر چوری اور سینہ زوری یوں کہ روزہ داروں کے سامنے ہی سگریٹ کے کش لگاتے، پان چباتے، جتنی کہ بعض تو اتنے بیباک و بے مروت کہ سر عام پانی پیتے بلکہ کھانا کھاتے بھی نہیں شرماتے۔ یاد رکھئے! فقہائے کرام (رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں، ”جو شخص رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں دن کے وقت بغیر کسی مجبوری کے علی الاعلان جان بوجھ کر کھائے پئے اُس کو (بادشاہِ اسلام کی

طرف سے) قتل کر دیا جائے۔“ (دُرُخْتارِ مَعَرُوفُ الْمُخْتَارِ، ج ۳، ص ۳۹۲)

## کیا آپ کو مرنے نہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! خوب سوچئے!! جب روزہ خوروں کی دُنیا میں اِس قدر سخت سزائیں کی گئی ہے (یہ سزا صرف حاکمِ اسلام ہی دے سکتا ہے) تو آخرت کی سزا کس قدر ہولناک اور تباہ کن ہوگی؟ مسلمانو! ہوش میں آئیے! کب تک اِس دُنیا میں گُلچہرے اُڑائیں گے؟ کیا آپ کو مرنے نہیں؟ کیا اِس دُنیا میں ہمیشہ اِسی طرح دُندنا تے پھریں گے؟ یاد رکھئے! ایک نہ ایک دِن موت ضرور آئے گی اور آپ کا رشتہء حیات مُنقطع کر کے (یعنی کاٹ کر) نرم و آرام دہ گدیوں سے اُٹھا کر مٹی پر سُلا دے گی۔ ہر طرح کے سامان طَرَب سے آراستہ و پیراستہ کمروں سے نکال کر اندھیری قبروں میں پہنچا دے گی، پھر پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ ابھی موقع ہے، گناہوں سے سچی توبہ کر لیجئے اور روزہ و نماز کی پابندی اختیار کیجئے۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی

قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں بھری زندگی سے چھٹکارا پانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت دونوں میں سُرخ رُوئی نصیب ہوگی۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک نہایت ہی خوشگوار و خوشبودار مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے چنانچہ

## سنتوں بھرے بیانات کی برکات

پاکستان کے ایک اسلامی بھائی کے حلفیہ بیان کا لُٹ بُاب ہے: میں 1987 تا 1990 تک ایک سیاسی پارٹی سے وابستہ رہا۔ آئے دن کے فسادات سے بیزار ہو کر گھر والوں نے مجھے بیرونِ پاکستان بھیجنے کی ٹھانی۔ چنانچہ 3.11.90 کو میں سلطنتِ عُمان کے دارالامارات مَسْقَط کی ایک گارمنٹ فیکٹری میں ملازم ہو گیا۔ 1992 میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی کام کے سلسلے میں ہماری فیکٹری میں بھرتی ہوئے۔ ان کی انفرادی کوشش سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نمازی بنا۔ فیکٹری کا ماحول بہت ہی خراب تھا، صرف ہمارے شعبے ہی کو لے لیجئے اُس میں آٹھ یا نوٹیپ ریکارڈر تھے جن کے ذریعے مختلف زبانوں، مثلاً اردو، پنجابی، پشتو، ہندی اور بنگالی وغیرہ میں اونچی آواز کے ساتھ گانے چلانے کا سلسلہ رہتا۔ دعوتِ اسلامی والے عاشقِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں گانے باجوں سے مُتَنَفِّر ہو گیا۔ باہمی مشورہ سے ہم دونوں نے مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی سنتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں چلانی شروع کر دیں۔ ابتداءً بعض لوگوں نے ہماری مخالفت بھی کی مگر ہم نے ہمت نہیں ہاری۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سنتوں بھرے بیانات چلانے کی بَرَکات کا خود مجھ پر بھی ظہور ہونے لگا۔ بالخصوص، قبر کی پہلی رات، نیرنگی دنیا، بد نصیب دولہا، قبر کی پکار اور تین قبریں نامی بیانات نے مجھے ہلا کر رکھ دیا، (یہ تمام بیانات اپنے اپنے ملک کے مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ہدیہ طلب کئے جاسکتے ہیں) آخرت کی تیاری کی مَدَنی سوچ ملی اور میرا دل گناہوں سے نفرت کرنے لگا۔ اِس دوران چند افراد بھی سنتوں بھرے بیانات سے متاثر ہو کر قریب آ گئے۔ جنہوں نے ہمارے دلوں میں مَدَنی انقلاب برپا کیا تھا وہ عاشقِ رسول ملازمت چھوڑ کر پاکستان لوٹ گئے۔ ہم نے پاکستان سے سنتوں بھرے بیانات کی 90 کیسیٹیں منگوالیں۔ پہلے ہماری فیکٹری میں صرف 50 یا 60 نمازی تھے بیانات سُن سُن کر نمازیوں کی تعداد بڑھتے بڑھتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 200 سے 250 ہو گئی۔ ہم نے مل کر

400 واٹ کا قیمتی اسپیکر خرید کر اپنی منزل کی دیوار پر نصب کر لیا اور دھوم دھام سے کیسیٹیں چلانے لگے روزانہ صبح 7 تا 8 بجے تلاوت کلام پاک کی کیسیٹ، 8 تا 9 نعت شریف اور 9 تا 10 سنتوں بھرے بیان کی کیسیٹ چلانے کا معمول بنالیا۔ رفتہ رفتہ ہمارے پاس 500 کیسیٹیں جمع ہو گئیں۔ مجھ سمیت پانچ اسلامی بھائیوں نے اپنے آپ کو دعوت اسلامی کے مَدَنی رنگ میں رنگ لیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** **عَزَّوَجَلَّ** مسجد درس کا آغاز ہو گیا۔ پھر رفتہ رفتہ ہماری فیکٹری میں ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع شروع ہو گیا، اجتماع میں کم و بیش 250 اسلامی بھائی شرکت کرتے تھے، **مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ** (برائے بالغان) بھی قائم ہو گیا۔ سنتوں کی بہاریں آنے لگیں، مُتَعَدِّد اسلامی بھائیوں نے اپنے چہرے پر مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مَحَبَّت کی نشانی مبارک داڑھی سجالی۔ 20 سے 25 اسلامی بھائیوں کے سروں پر عمامے کے تاج جگمگانے لگے۔ ہماری فیکٹری کے مینیجر ابتداءً کیسیٹیں چلانے وغیرہ سے منع کرتے رہے مگر بیانات کی کیسیٹوں کی آوازان کے کانوں میں بھی رس گھولتی رہی اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** **عَزَّوَجَلَّ** بِالْآخِرِ وہ بھی مُتَاَثِّر ہو ہی گئے نہ صرف مُتَاَثِّر ہوئے بلکہ نمازی بھی بن گئے اور ایک مٹھی داڑھی بھی سجالی۔

اسلامی بھائی کا مزید بیان ہے، اب میں واپس پاکستان آچکا ہوں اور یہ واقعہ بیان کرتے وقت بابُ المدینہ کراچی کے ایک ڈویژن کی مُشاوَرَت کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے سنتوں کی خدمت کا ساعی ہوں۔ چونکہ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے سنتوں بھرے بیانات کی کیسیٹوں نے میری تقدیر میں مَدَنی انقلاب برپا کیا ہے لہذا میری خواہش ہے کہ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن روزانہ کم از کم ایک سنتوں بھرے بیان کی یا مَدَنی مذاکرہ کی کیسیٹ سننے کا معمول بنالے، اِنْ شَاءَ اللہ **عَزَّوَجَلَّ** وہ برکتیں ملیں گی کہ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائیگا۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ بیانات کی کیسیٹیں سننے کی بھی کیسی برکات ہیں! یہ سب مقدّر والوں کے سودے ہیں، ورنہ بے شمار افراد ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں کہ وہ برسہا برس سے سنتوں بھرے اجتماع میں حاضر ہوتے ہیں مگر اُن پر مَدَنی رنگ نہیں چڑھ پاتا۔ شاید اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ وہ بیٹھ کر توجّہ کے ساتھ بیان نہیں سنتے۔ لا پرواہی کے ساتھ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے یا باتیں کرتے ہوئے سننے سے بیانات کی برکات کہاں سے ملیں گی! غفلت کے ساتھ نصیحت سننا کُفّار کی صفت ہے مسلمانوں کو اس حرکت سے بچنا ضروری ہے چنانچہ (پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۲ اور ۳) میں ارشادِ ربِّ العزّت **جَلَّ جَلَالُہُ** ہے:**

تَرْجَمَہ کنز الایمان: جب ان کے رب کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے نہیں سنتے مگر کھیلتے ہوئے، ان کے دل کھیل میں پڑے ہیں۔

مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِمْ مُّحَدَّثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۚ لَا هِيَ قُلُوبُهُمْ ط (پ ۱۷، الانبیاء، ۲، ۳)

لہذا یکسوئی کے ساتھ سنتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں سننے کی ترکیب بنالے۔ اِنْ شَاءَ اللہ **عَزَّوَجَلَّ** آپ کو وہ وہ برکتیں نصیب ہوں گی کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ (سنتوں بھرے بیانات کی کیسیٹوں کی برکات کی تفصیلات جاننے کیلئے ”بیانات کی کیسیٹوں کے کرشمات“ نامی رسالہ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے۔ مجلس مکتبۃ المدینہ)

## سال بھر کی نیکیاں برباد

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمن عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ”بے شک جنتِ ماہِ رَمَضان کیلئے ایک سال سے دوسرے سال تک سجائی جاتی ہے، پس جب ماہِ رَمَضان آتا ہے تو جنت کھتی ہے،“ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے (میرے اندر) رہنے والے عطا فرمادے۔“ اور حُرَیْر بن کبشہ کہتی ہیں، ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس مہینے میں ہمیں اپنے بندوں میں سے شوہر عطا فرما۔“ پھر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”جس نے اس ماہ میں اپنے نفس کی حفاظت کی کہ نہ تو کوئی نشہ آور شے پی اور نہ ہی کسی مؤمن پر بہتان لگایا اور نہ ہی اس ماہ میں کوئی گناہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر رات کے بدلے اس کا سو سو گناہوں سے نکاح فرمائے گا اور اسکے لئے جنت میں سونے، چاندی، یاقوت اور زبرجد کا ایسا محل بنائے گا کہ اگر ساری دُنیا جمع ہو جائے اور اس محل میں آجائے تو اس محل کی اتنی ہی جگہ گھیرے گی جتنا بکریوں کا ایک باڑہ دُنیا کی جگہ گھیرتا ہے، اور جس نے اس ماہ میں کوئی نشہ آور شے پی یا کسی مؤمن پر بہتان باندھایا اس ماہ میں کوئی گناہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسکے ایک سال کے اعمال برباد فرمادے گا۔ پس تم ماہِ رَمَضان (کے حق) میں کوتاہی کرنے سے ڈرو کیونکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے گیارہ مہینے کر دیئے کہ ان میں نعمتوں سے لطف اندوز ہو اور تِلْذُّذ (لذت) حاصل کرو اور اپنے لئے ایک مہینہ خاص کر لیا ہے۔ پس تم ماہِ رَمَضان کے معاملے میں ڈرو۔“ (المعجم الاوسط، ج ۲، ص ۴۱۴، حدیث ۳۶۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جہاں ماہِ رَمَضان المبارک کی تعظیم کرنے والوں کیلئے اُخروی انعامات و کرامات کی بشارات ہیں وہاں اس مبارک مہینے کی ناقدری کرتے ہوئے اس میں گناہ کرنے والوں کیلئے وعیدات بھی ہیں۔ اس حدیثِ پاک میں نشہ آور چیز پینے اور مؤمن پر بہتان باندھنے کا خصوصیت کے ساتھ تذکرہ ہے یاد رکھئے! شراب اُمُ الْخَبَائِث (یعنی بُرائیوں کی ماں ہے) اس کا پینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے تو اُس کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے۔“ (سنن ابوداؤد، ج ۳، ص ۴۵۹، الحدیث ۳۶۸۱)

## دوزخیوں کا خون اور پیپ

مؤمن پر بہتان باندھنا بھی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، حدیثِ پاک میں ہے: ”جو کسی مؤمن کے بارے میں ایسی چیز کہے جو اس میں نہ ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس (بہتان تراش) کو اُس وقت تک رَدْغَةُ الْخَبَال میں رکھے گا یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے۔“ (سنن ابوداؤد، ج ۳، ص ۴۲۷، حدیث ۳۵۹۷)

رَدْغَةُ الْخَبَال جہنم میں وہ مقام ہے جہاں دوزخیوں کا خون اور پیپ جمع ہوتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۵، ص ۳۱۳) اس کے تحت مُحَقِّق عَلَی الْإِطْلَاق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے“ مراد یہ ہے کہ ”اس گناہ سے توبہ کے ذریعے یا جس عذاب کا وہ مستحق ہو چکا ہے اسے بھگتنے کے بعد پاک ہو جائے۔“

(اشعة الممعات، ج ۳، ص ۲۹۰)



## رمضان میں گناہ کرنیوالا

سیدنا اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، دو جہاں کے سلطان، شہنشاہ کون و مکان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمن عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ”میری اُمت ذلیل و رسوا نہ ہوگی جب تک وہ ماہِ رَمَضان کا حق ادا کرتی رہے گی۔“ عرض کی گئی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رَمَضان کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل و رسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا، ”اس ماہ میں انکا حرام کاموں کا کرنا، پھر فرمایا، جس نے اس ماہ میں زنا کیا یا شراب پی تو اگلے رَمَضان تک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور جتنے آسمانی فرشتے ہیں سب اُس پر لعنت کرتے ہیں۔ پس اگر یہ شخص اگلے ماہِ رَمَضان کو پانے سے پہلے ہی مر گیا تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہوگی جو اسے جہنم کی آگ سے بچا سکے۔ پس تم ماہِ رَمَضان کے معاملے میں ڈرو کیونکہ جس طرح اس ماہ میں اور مہینوں کے مقابلے میں نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں اسی طرح گناہوں کا بھی معاملہ ہے۔“

(المعجم الصغير للطبرانی، ج ۹، ص ۶۰، حدیث ۱۴۸۸)

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

### ناقد رو خبردار!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز اٹھئے! ماہِ رَمَضان کی ناقدِ ری سے بچنے کا خصوصیت کے ساتھ سامان کیجئے۔ اس ماہِ مبارک میں دوسرے مہینوں کے مقابلے میں جس طرح نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں اسی طرح دیگر مہینوں کے مقابلے میں گناہوں کی ہلاکت خیزیاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ ماہِ رَمَضان میں شراب پینے والا اور زنا کرنے والا تو ایسا بدنصیب ہے کہ آئندہ رَمَضان سے پہلے پہلے مر گیا تو اب اس کے پاس کوئی نیکی ایسی نہ ہوگی جو اسے جہنم کی آگ سے بچا سکے۔ یاد رہے! آنکھوں کا زنا بدنگاہی، ہاتھوں کا زنا جُنبیہ کو (یا شہوت کے ساتھ اُسرَد کو) چھونا ہے لہذا خبردار! خبردار! خبردار! ماہِ رَمَضان میں بالخصوص اپنے آپ کو بدنگاہی اور اُسرَد پینی سے بچائیے۔ حتیٰ الامکان ”آنکھوں کا قفلِ مدینہ“ لگا لیجئے یعنی نگاہیں نیچی رکھنے کی بھرپور سعی کیجئے۔ آہ! صد ہزار آہ! بسا اوقات نمازی اور روزہ دار بھی ماہِ رَمَضان کی بے حرمتی کر کے قہرِ قہار اور غضبِ جبار کا شکار ہو کر عذابِ نار میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔

### دل پر سیاہ نقطہ

حدیثِ مبارک میں آتا ہے، ”جب کوئی انسان گناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ بن جاتا ہے، جب دوسری بار گناہ کرتا ہے تو دوسرا سیاہ نقطہ بنتا ہے یہاں تک کہ اُس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ نتیجۃً بھلائی کی بات اُس کے دل پر اثر انداز نہیں ہوتی۔“

(الدُّرُ الْمُنُور، ج ۸، ص ۴۴۶)

اب ظاہر ہے کہ جس کا دل ہی زنگ آؤ اور سیاہ ہو چکا ہو اُس پر بھلائی کی بات اور نصیحت کہاں اثر کرے گی؟ ماہِ رَمَضان ہو یا غیر رَمَضان ایسے انسان کا گناہوں سے باز و بیزار رہنا نہایت ہی دشوار ہو جاتا ہے۔ اُس کا دل نیکی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ اگر وہ نیکی کی طرف آ بھی گیا تو بسا اوقات اُس کا جی اسی سیاہی کے سبب نیکی میں نہیں لگتا اور وہ سنتوں بھرے مدنی ماحول سے بھاگنے ہی کی تدبیریں سوچتا ہے۔ اُس کا نفس اُسے لمبی اُمیدیں دلاتا، غفلت اُسے گھیر لیتی اور وہ بدنصیب سنتوں بھرے مدنی ماحول سے دُور جا پڑتا ہے۔ ماہِ رَمَضان کی مبارک ساعتیں بلکہ بسا اوقات پوری پوری راتیں ایسا شخص، کھیل گُود، گانے باجے، تاش و شطرنج، گپ شپ وغیرہ میں برباد کرتا ہے۔

## دل کی سیاہی کا علاج

اس سیاہ قلمی کا علاج ضروری ہے اور اس کے علاج کا ایک مؤثر ذریعہ پیر کا مل بھی ہے یعنی کسی ایسے بزرگ کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا جائے جو پرہیزگار اور متبع سنت ہو جس کی زیارت خدا و مضطفی عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی یاد دلائے جس کی باتیں صلوة و سنت کا شوق ابھارنے والی ہوں جس کی صحبت موت و آخرت کی تیاری کا جذبہ بڑھاتی ہو۔ اگر خوش قسمتی سے ایسا پیر کا مل میسر آ گیا تو ان شاء اللہ عزوجل دل کی سیاہی کا ضرور علاج ہو جائے گا۔ لیکن کسی معین گنہگار مسلمان کے بارے میں یہ کہنے کی اجازت نہیں کہ اس کے دل پر مہر لگ گئی یا اس کا دل سیاہ ہو گیا جیہی نیکی کی دعوت اس پر اثر نہیں کرتی۔ یقیناً اللہ عزوجل اس بات پر قادر ہے کہ اُسے توبہ کی توفیق عطا فرمادے جس سے وہ راہِ راست پر آجائے۔ اللہ عزوجل ہمارے دل کی سیاہی کو دُور فرمائے۔

امین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ایک عمرت انگیز حکایت پیش کرتا ہوں اس کو پڑھئے اور خوفِ خداوندی عزوجل سے لرزئیے! خاص کر وہ لوگ اس حکایت سے درسِ عبرت حاصل کریں جو روزہ رکھنے کے باوجود دُش، شُطرنج، لُڈو، وڈیو گیمز، فلمیں ڈرامے، گانے باجے وغیرہ برائیوں سے باز نہیں رہتے۔ چنانچہ منقول ہے،

## قبر کا بھیانک منظر!

ایک بار امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) زیارتِ قبور کے لئے کوفہ کے قبرستانِ تشریف لے گئے۔ وہاں ایک تازہ قبر پر نظر پڑی۔ آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو اُس کے حالات معلوم کرنے کی خواہش ہوئی۔ چنانچہ بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض گزار ہوئے، ”یا اللہ عزوجل! اس میت کے حالات مجھ پر مُنکشف (یعنی ظاہر) فرما۔“ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں آپ کی التجا فوراً مسْمُوع ہوئی (یعنی سنی گئی) اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے اور اُس مُردے کے درمیان جتنے پردے حائل تھے تمام اٹھادیئے گئے۔ اب ایک قبر کا بھیانک منظر آپ کے سامنے تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مُردہ آگ کی لپیٹ میں ہے اور رورور کر آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اس طرح فریاد کر رہا ہے:

يَا عَلِيُّ! اَنَا غَرِيقٌ فِي النَّارِ وَحَرِيقٌ فِي النَّارِ.

یعنی یا علی! کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔ قبر کے دہشت ناک منظر اور مُردے کی دردناک پُکار نے حیدرِ کرار کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو بے قرار کر دیا۔ آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اپنے رحمت والے پروردگار عزوجل کے دربار میں ہاتھ اٹھادیئے اور نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اُس میت کی بخشش کیلئے درخواست پیش کی۔ غیب سے آواز آئی، ”اے علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم)! آپ (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) اس کی سفارش نہ ہی فرمائیں کیوں کہ روزے رکھنے کے باوجود یہ شخص رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی بے حرمتی کرتا، رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں بھی گناہوں سے باز نہ آتا تھا۔ دن کو روزے تو رکھ لیتا مگر راتوں کو گناہوں میں مبتلا رہتا تھا۔ مولائے کائنات علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم یہ سن کر اور بھی رنجیدہ ہو گئے اور سجدے میں گر کر رورور کر عرض کرنے لگے، یا اللہ عزوجل! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اس بندے نے بڑی اُمید کے ساتھ مجھے پُکارا ہے، میرے مالک عزوجل! تُو مجھے اس کے آگے رُسوانہ فرما، اس کی بے بسی پر رحم فرمادے اور اس بیچارے کو بخش دے۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم رورور کر مناجات کر رہے

تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کا دریا جوش میں آگیا اور ندا آئی، اے علی! (كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيم) ہم نے تمہاری شکستہ دلی کے سبب اسے بخش دیا۔ چنانچہ اُس مُردے پر سے عذاب اُٹھالیا گیا۔ (انیس اَلْوَاعِظِينَ، ص ۲۵)

کیوں نہ مُشکل کُشا کہوں تم کو! تم نے بگڑی مری بنائی ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُردوں سے گفتگو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤْمِنین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيم کی عظمت و شان کے کیا کہنے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہلِ قُبور سے گفتگو فرمالیا کرتے تھے۔ ایک اور حکایت پیش خدمت ہے۔ چنانچہ حضرت علامہ جلال الدین السُّیوْطِی الشَّافِعِی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں، حضرت سَیدنا سعید بن مُسَیْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”ہم امیرُ الْمُؤْمِنین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيم کے ہمراہ قبرستان سے گزرے۔ حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيم نے ارشاد فرمایا، اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُورِ وَرَحْمَةُ اللہِ۔ تم ہم کو اپنی خبریں سناتے ہو یا ہم تم کو اپنی خبریں سنائیں؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے ایک قبر کے اندر سے آواز سنی وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہُ یا امیرُ الْمُؤْمِنین کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيم! آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيم ہمیں بتائیے ہمارے بعد دنیا میں کیا ہوا؟ تو آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيم نے فرمایا، ”تمہاری بیویاں نئی شادیاں کر چکیں، تمہارے مال بٹ چکے، اور اولاد یتیموں کے زُمرہ میں شامل ہے، وہ گھر جو تم نے پختہ بنائے تھے، اُن میں تمہارے دشمن آباد ہو گئے۔ اب تم اپنا حال سناؤ۔“ تو ایک قَبْر سے آواز آئی، کفن پھٹ چکے، بال بکھر گئے، کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں اور آنکھیں رُخساروں پر بہ گئیں اور نتھنوں کا پیپ بن گیا، جیسا کیا ویسا پایا، جو چھوڑ کر آئے اس میں نقصان اُٹھایا اور اب اعمال کے بدلے رہن ہیں۔“ (یعنی جس کے اچھے اعمال ہوں گے آخرت میں آسائش پائے گا اور بُرے اعمال والا اپنی کرنی کا پھل بھگتے گا) (شرح الصدور، ص ۲۰۹)

## رمضان کی راتوں میں کھیل کود

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گزشتہ دونوں حکایات میں ہمارے لئے عبرت کے بے شمار مدنی پھول ہیں۔ زندہ انسان خوب پُھدکتا ہے مگر جب موت کا شکار ہو کر قبر میں اتار دیا جاتا ہے، اُس وقت آنکھیں بند ہونے کے بجائے حقیقت میں کھل چکی ہوتی ہیں۔ اچھے اعمال اور راہِ خُدا کے ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ میں دیا ہوا مال تو کام آتا ہے مگر جو کچھ دھن دولت پیچھے چھوڑ آتا ہے اُس میں بھلائی کا امکان نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ وُراثت سے یہ اُمید کم ہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے مرحوم عزیز کی آخرت کی بہتری کیلئے مالِ کثیر خرچ کریں۔ بلکہ مرنے والا اگر حرام و ناجائز مال مثلاً گناہوں کے اسباب جیسا کہ آلاتِ موسیقی، وڈیو کیمرز کی دکان، میوزک سینٹر سینما گھر، شراب خانہ، جُو کا اڈا ملاوٹ والے مال کا کاروبار وغیرہ پیچھے چھوڑے تو اُس کیلئے مرنے کے بعد سخت ترین اور ناقابلِ تصوّر نقصان ہے۔ قبر کا بھیا نک منظر نامی حکایت میں رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی بے حرمتی کرنے والے کا خوفناک انجام پیش کیا گیا ہے۔ اس سے دُرسِ عبرت حاصل کیجئے۔ آہ! صد آہ! رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی پاکیزہ راتوں میں کئی نوجوان محلّہ میں کرکٹ، فٹ بال وغیرہ کھیل کھیلے، خوب شور مچاتے ہیں اور اس طرح یہ بدنصیب خود تو عبادت سے محروم رہتے ہی ہیں، دوسروں کیلئے بھی بے حد پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ نہ

تو خود عبادت کرتے ہیں نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔ اس قِسْم کے کھیل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل کرنے والے ہیں۔ نیک لوگ تو ان کھیلوں سے سدا دُور ہی رہتے ہیں۔ خود کھیلنا تو دَرکنار ایسے کھیل تماشے دیکھتے بھی نہیں بلکہ اس قِسْم کے کھیلوں کا آنکھوں دیکھا حال (COMMENTARY) بھی نہیں سنتے۔ لہذا ان حرکات سے ہمیشہ بچنا چاہیے اور خصوصاً رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے بابرکت لمحات تو ہرگز ہرگز اس طرح برباد نہیں کرنے چاہئیں۔

## روزے میں وقت پاس کرنے کے لئے....

کافی نادان ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں جو اگرچہ روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر پھر ان بے چاروں کا وقت ”پاس“ نہیں ہوتا۔ لہذا وہ بھی احترام رَمَضَان شریف کو ایک طرف رکھ کر حرام و ناجائز کاموں کا سہارا لے کر وقت ”پاس“ کرتے ہیں اور یوں رَمَضَان شریف میں شَطْر نَج تاش، لُڈو، گانے باجے، وغیرہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! شَطْر نَج اور تاش وغیرہ پر کسی قسم کی بازی یا شرط نہ بھی لگائی جائے تب بھی یہ کھیل ناجائز ہیں۔ بلکہ تاش میں چونکہ جانداروں کی تصویریں بھی ہوتی ہیں اس لئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تاش کھیلنے کو مطلقاً حرام لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں، گنجفہ (پتوں کے ذریعے کھیلے جانے والے ایک کھیل کا نام اور) تاش حرام مُطلق ہیں کہ ان میں علاوہ لُھو و لعب کے تصویروں کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۱۴۱)

## افضل عبادت کون سی؟

اے جنت کے طلبگار روزہ دار اسلامی بھائیو! رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے مقدس لمحات کو فضولیات و خرافات میں برباد ہونے سے بچائیے! زندگی بے حد مختصر ہے اس کو غنیمت جانئے، تاش کی گڈیوں اور فلمی گانوں کے ذریعے وقت ”پاس“ (بلکہ برباد) کرنے کے بجائے تلاوتِ قرآن اور ذکر و رُود میں وقت گزارنے کی کوشش فرمائیے۔ بھوک پیاس کی شدت جس قدر زیادہ محسوس ہوگی صبر کرنے پر ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی اُسی قدر زائد ملے گا۔ جیسا کہ منقول ہے، ”أَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ أَحْمَرُهَا“ یعنی افضل عبادت وہ ہے جس میں زحمت (تکلیف) زیادہ ہے۔“

(کشف الخفاء ومزيل الالباس، ج ۱، ص ۱۴۱، حدیث ۲۵۹)

امام شَرَف الدِّین تَوَوُّی (ن۔ و۔ وی) علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، ”یعنی عبادات میں مشقت اور خرچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت زیادہ ہو جاتی ہے۔ (شرح صحیح مسلم للنووی، ج ۱، ص ۳۹۰)

حضرت سیدنا ابراہیم بن اَدِہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمانِ معظم ہے، ”دُنیا میں جو نیک عمل جتنا دُشوار ہوگا قیامت کے روز نیکیوں کے پلڑے میں اتنا ہی زیادہ وزن دار ہوگا۔“ (تذکرۃ الاولیاء، ص ۹۵)

ان روایات سے صاف ظاہر ہوا کہ ہمارے لئے روزہ رکھنا جتنا دُشوار اور نفسِ بدکار کے لئے جس قدر رنغا گوار ہوگا۔ ان شاء اللہ الْغَفَّار عَزَّوَجَلَّ بروزِ شُمارِ میزانِ عمل میں اتنا ہی زیادہ وزن دار ہوگا۔

## روزے میں زیادہ سونا

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں، ”روزہ دار کے لئے سُنَّت یہ ہے کہ دِن کے وقت زیادہ دیر نہ سوئے بلکہ جاگتا رہے تاکہ بھوک اور ضَعْف (یعنی کمزوری) کا اثر محسوس ہو۔“ (کیمیائے سعادت، ص ۱۸۵)

(اگرچہ افضل کم سونا ہی ہے پھر بھی اگر ضروری عبادات کے علاوہ کوئی شخص سویا رہے تو گنہگار نہ ہوگا)



میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صاف ظاہر ہے کہ جو دن بھر روزہ میں سو کر وقت گزار دے اُس کو روزہ کا پتا ہی کیا چلے گا؟ ذرا سوچو تو سہی! حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام مُحَمَّد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی تو زیادہ سونے سے بھی مُنَع فرماتے ہیں کہ اس طرح بھی وقت فالتو ”پاس“ ہو جائے گا۔ تو جو لوگ کھیل تماشوں اور حرام کاموں میں وقت برباد کرتے ہیں وہ کس قدر مُحَرَّم و بد نصیب ہیں۔ اس مُبَارَک مہینے کی قدر کیجئے، اس کا احترام بجالائیے، اس میں خوش دلی کے ساتھ روزے رکھئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کیجئے۔

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ فیضانِ رَمَضان سے ہر مسلمان کو مالا مال فرما۔ اس ماہِ مبارک کی ہمیں قَدَر و منزلت نصیب کر اور اس کی بے ادبی سے بچا۔ **امین بِجاءِ النَّبِیِّ الْأَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احترامِ ماہِ رَمَضانِ الْمُبَارَک کا دل میں جذبہ بڑھانے، اس کی خوب برکتیں پانے ڈھیروں ڈھیر نیکیاں کمانے اور خود کو گناہوں سے بچانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو اپنانے اور عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں کے ساتھ سنّتوں بھر سفر فرمانے کی سعادت حاصل کیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ فوائد حاصل ہوں گے کہ آپ کی عقل حیران رہ جائے گی۔ ایک عاشقِ رسول کا روح پرور واقعہ سنئے اور جھومئے۔ چُنانچہ

**روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام**

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مَدَنی انعامات سے پیار ہے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا میرا معمول ہے۔ ایک بار میں تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ صوبہ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔ اسی دوران مجھ کنہگار پر بابِ کرم کھل گیا ہوا یوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لے آئے، ابھی جلووں میں گم تھا کہ لب ہائے مبارک کو جُنُش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو مَدَنی قافلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں انہیں اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤں گا۔“

شکریہ کیوں کر ادا ہو آپ کا یا مصطفیٰ  
کہ پڑوسی خلد میں اپنا بنایا شکریہ  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

## فکرِ مدینہ کیا ہے؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی دنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے سوالنامے کی صورت میں اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، دینی طلبہ کیلئے 92 اور دینی طالبات کیلئے 83 جبکہ مدنی مٹیوں کیلئے 40 مدنی انعامات پیش کئے گئے ہیں۔ مدنی انعامات کا کارڈ مکتبۃ المدینہ سے مل سکتا ہے۔ روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے اُس کو پُر کر کے مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار کو جمع کروانا ہوتا ہے۔ اپنے گناہوں کا احتساب کرنے، قَبْر و حَشْر کے بارے میں غور و فکر کرنے اور اپنے اچھے بُرے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے مدنی انعامات کا کارڈ پُر کرنے کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں فکرِ مدینہ کرنا کہتے ہیں۔ آپ بھی کارڈ حاصل کر لیجئے اگر فی الحال پُر نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی، اتنا تو کیجئے کہ ولی کامل، عاشقِ رسول، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی پیچیسویں شریف کی نسبت سے روزانہ کم از کم 25 سکینڈ کیلئے اُس کو دیکھ لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھنے سے پڑھنے اور پڑھتے رہنے سے فکرِ مدینہ کرنے اور اس کارڈ کو بھرنے کا ذہن بنے گا اور اگر بھرنے کا معمول بن گیا تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے۔

مدنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل  
مغفرت کر بے حساب اس کی خدائے لم یزل

امین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ  
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

## احکام روزہ

### رُود شریف کی فضیلت

حضرت سیدنا شیخ احمد بن منصور علیہ رحمۃ الغفور جب فوت ہوئے تو اہل شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد کی محراب میں کھڑے ہیں اور انہوں نے بہترین حُلّہ (جنتی لباس) زیب تن کیا ہوا ہے اور سر پر موتیوں والا تاج سجا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے حال دریافت کیا تو فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشا، کرم فرمایا اور تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا۔“ پوچھا، کس سبب سے؟ فرمایا: ”میں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرتا تھا یہی عمل کام آ گیا۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

(القول البدیع، ص ۲۵۴)

(فیضانِ سنت میں ہر جگہ مسائل فقہ حنفی کے مطابق دیئے گئے ہیں۔ لہذا شافعی، مالکی اور حنبلی اسلامی بھائی فقہی مسائل کے معاملے میں اپنے اپنے علمائے کرام سے رجوع کریں۔)

### صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ تبارک و تعالیٰ کا کتنا بڑا کرم ہے کہ اُس نے ہم پر ماہِ رَمَضَانُ المبارک کے روزے فرض کر کے ہمارے لئے تقویٰ اور اپنی رضا جوئی کا سامان فراہم کیا۔ اللہ عزوجل (پارہ ۲ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۸۳ تا ۱۸۴) میں ارشاد فرماتا ہے:-

تَرْجَمَهُ كُنْزُ الْاِيْمَانِ : اے ایمان والو!  
تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر  
فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری  
ملے، گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار  
یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں  
اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں  
ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے  
نیکی زیادہ کرے تو وہ اُس کے لئے بہتر  
ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا  
ہے اگر تم جانو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ  
الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ  
قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ اَيَّامًا  
مَّعْدُودَاتٍ ۖ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا  
أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اٰخَرَ ط  
وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ  
مِسْكِيْنٍ ط فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ  
خَيْرٌ لَّهِ ط وَاَنْ تَصُومُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ  
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(پ ۲، البقرہ ۱۸۳ تا ۱۸۴)

### روزہ کس پر فرض ہے؟

توحید و رسالت کا اقرار کرنے اور تمام ضروریاتِ دین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مسلمان پر نماز فرض قرار دی گئی ہے اسی طرح رمضان شریف کے روزے بھی ہر مسلمان (مرد و عورت) عاقل و بالغ پر فرض ہیں۔ دُرُودِ مُخْتَار میں ہے، روزے ۱۰ شعبانِ الْمُعْظَم ۲ھ کو فرض ہوئے۔ (دُرُودِ مُخْتَارِ رُودِ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۳۳۰)

## روزہ فرض ہونے کی وجہ

اسلام میں اکثر اعمال کسی نہ کسی رُوح پر واقعہ کی یاد تازہ کرنے کے لئے مُقرر کئے گئے ہیں۔ مثلاً صفا اور مَرَوَہ کے درمیان حاجیوں کی سُنّی حضرت سَیِّدُ ثَنَا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یادگار ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے نَحْتِ جگر حضرت سَیِّدُنا اِسماعیل ذَبِیحُ اللہ عَلٰی نَبِیْنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کیلئے پانی تلاش کرنے کیلئے ان دونوں پہاڑوں کے درمیان سات بار چلی اور دَوڑی تھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو حضرت سَیِّدُ ثَنَا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ یاد پسند آ گئی، لہذا اسی سُنّتِ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے باقی رکھتے ہوئے حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے لئے صَفَا و مَرَوَہ کی سُنّی کو واجب کر دیا۔ اسی طرح ماہِ رَمَضانُ المبارک میں سے کچھ دن ہمارے پیارے سرکار، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے غارِ حرا میں گزارے تھے۔ اس دوران آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دن کو کھانے سے پرہیز کرتے اور رات کو ذکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں مشغول رہتے تھے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن دنوں کی یاد تازہ کرنے کیلئے روزے فرض کئے تاکہ اُس کے محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سُنّت قائم رہے۔

## انبیائے کرام علیہم السلام کے روزے

روزہ گزشتہ اُمّتوں میں بھی تھا مگر اُس کی صورت ہمارے روزوں سے مختلف تھی۔ روایات سے پتا چلتا ہے کہ ”حضرت سَیِّدُنا آدَمُ صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیْنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھا۔“ (کنز العُمّال، ج ۸، ص ۲۵۸، حدیث ۲۴۱۸۸)

”حضرت سَیِّدُنا نُوحُ نَجِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیْنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ہمیشہ روزہ دار رہتے۔“

(ابن ماجہ، ج ۲، ص ۳۳۳، حدیث ۱۷۱۴)

”حضرت سَیِّدُنا عِیْسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیْنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے کبھی نہ چھوڑتے تھے۔“

(کنز العُمّال، ج ۸، ص ۳۰۴، حدیث ۲۴۶۲۲)

”حضرت سَیِّدُنا داؤد علی نَبِیْنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے۔“

(صحیح مسلم، ص ۵۸۴، حدیث ۱۱۸۹)

حضرت سَیِّدُنا سُلَیْمَان علی نَبِیْنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ تین دن مہینے کے شروع میں، تین دن درمیان میں اور تین دن آخر میں (یعنی مہینے میں ۹ دن) روزہ رکھا کرتے۔ (کنز العُمّال، ج ۸، ص ۳۰۴، حدیث ۲۴۶۲۲)

## روزہ دار کا ایمان کتنا پختہ ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَخْت گرمی ہے، پیاس سے حلق سُوکھ رہا ہے، ہونٹ خشک ہو رہے ہیں، پانی موجود ہے مگر روزہ دار اُس کی طرف دیکھتا تک نہیں، کھانا موجود ہے بھوک کی شدت سے حالتِ دِگرگوں ہے مگر وہ کھانے کی طرف ہاتھ تک نہیں بڑھاتا۔ آپ اندازہ فرمائیے اس شخص کا خُدا اے رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ پر کتنا مَحْنَتِ ایمان ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کی حُرکت ساری دُنیا سے تُو چُھپ سکتی ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اس کا یہ یقین کامل روزے کا عملی نتیجہ ہے۔ کیونکہ دُوسری عبادتیں کسی نہ کسی ظاہری حُرکت سے ادا کی جاتی ہیں مگر روزے کا تَعَلُّقِ باطن سے ہے۔ اس کا حال اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی نہیں جانتا اگر وہ چُھپ کر کھاپی لے تب بھی لوگ تو یہی سمجھتے رہیں گے کہ یہ روزہ دار ہے۔ مگر وہ محض خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے باعث کھانے پینے



سے اپنے آپ کو بچا رہا ہے۔

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتے تو اپنے بچوں کو بھی جلدی جلدی روزہ رکھنے کی عادت ڈلوایے تاکہ جب وہ بالغ ہو جائیں تو انہیں روزہ رکھنے میں دشواری نہ ہو۔ چنانچہ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ”بچے کی عمر دس سال کی ہو جائے اور اُس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اُس سے رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں روزہ رکھوایا جائے۔ اگر پوری طاقت ہونے کے باوجود نہ رکھے تو مار کر رکھوایے اگر رکھ کر توڑ دیا تو قِضَاء کا حکم نہ دیں گے۔ اور نماز توڑ دے تو پھر پڑھوایے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۳۸۵)

## کیا روزہ سے آدمی بیمار ہو جاتا ہے؟

بعض لوگوں میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ روزہ رکھنے سے انسان کمزور ہو کر بیمار پڑ جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔

الملفوظ، حصہ دُوم ص ۱۴۳ پر ہے، میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”ایک سال رَمَضَانُ الْمُبَارَك سے تھوڑا عرصہ قبل والدِ مرحوم حضرت رئیس الْمُتَكَلِّمِین سیدنا و مولینا نقی علی خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: بیٹا! آئندہ رَمَضَان شریف میں تم سخت بیمار ہو جاؤ گے، مگر خیال رکھنا کوئی روزہ قضاء نہ ہونے پائے۔ چنانچہ والد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حسبِ الارشاد واقعی رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں سخت بیمار ہو گیا۔ لیکن کوئی روزہ نہ چھوٹا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! روزوں ہی کی بَرَکَت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے صحت عطا فرمائی۔ اور صحت کیوں نہ ملتی کہ سیدنا الْمَحْبُوبِین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد پاک بھی تو ہے: صُومُوا تَصِحُّوا یعنی روزہ رکھو صحتیاب ہو جاؤ گے۔“ (دُرِّ مَشْهُور، ج ۱، ص ۴۴۰)

## روزے سے صحت ملتی ہے

امیر الْمُؤْمِنِین حضرت مولائے کائنات، علیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے مروی ہے، اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ صحت نشان ہے، ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ آپ اپنی قوم کو خبر دیجئے کہ جو بھی بندہ میری رضا کیلئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو میں اُس کے جِسْم کو صحت بھی عطا فرماتا ہوں اور اسکو عظیم اجر بھی دُونگا۔“ (شُعَبُ الْاِیْمَان، ج ۳، ص ۴۱۲، حدیث ۳۹۲۳)

## معدے کا ورم

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ احادیثِ مبارکہ سے مُستَفَاد (مُس۔ ت۔ فاد) ہوا کہ روزہ اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ حصولِ صحت کا بھی ذریعہ ہے۔ اب تو سائنسدان بھی اپنی تحقیقات میں اس حقیقت کو تسلیم کرنے لگے ہیں۔ جیسا کہ آکسفورڈ یونیورسٹی کا پروفیسر مور پالڈ (MOORE PALID) کہتا ہے، ”میں اسلامی علوم پڑھ رہا تھا جب روزوں کے بارے میں پڑھا تو اُچھل پڑا کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو کیسا عظیم الشان نسخہ دیا ہے! مجھے بھی شوق ہوا، لہذا میں نے مسلمانوں کی طرز پر روزے رکھنے شروع کر دیے۔ عرصہ دراز سے میرے معدے پر ورم تھا۔ کچھ ہی دنوں کے بعد مجھے تکلیف میں کمی محسوس ہوئی میں روزے رکھتا رہا یہاں تک کہ ایک مہینے میں میرا مرض بالکل ختم ہو گیا!“

## حیرت انگیز انکشافات

ہالینڈ کا پادری ایلف گال (ALF GAAL) کہتا ہے، میں نے شوگر، دل اور معدے کے مریضوں کو مسلسل 30 دن روزے رکھوائے، نتیجتاً شوگر والوں کی شوگر کنٹرول ہو گئی، دل کے مریضوں کی گھبراہٹ اور سانس کا پھولنا کم ہوا اور معدے کے مریضوں کو سب سے زیادہ فائدہ ہوا۔ ایک انگریز ماہر نفسیات سگمنڈ فرائیڈ (SIGMEND FRIDE) کا بیان ہے، روزے سے جسمانی کھچاؤ، ذہنی ڈپریشن اور نفسیاتی امراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔

## ڈاکٹروں کی تحقیقاتی ٹیم

ایک اخباری رپورٹ کے مطابق جرمنی، انگلینڈ اور امریکہ کے ماہر ڈاکٹروں کی تحقیقاتی ٹیم رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں پاکستان آئی اور انہوں نے باب المدینہ کراچی، مرکز الاولیاء رَحْمَهُمُ اللہ تعالیٰ لاہور اور دیارِ مُحَمَّدٍ عَظَمَ علیہ الرحمة سردار آباد (فیصل آباد) کا انتخاب کیا۔ جائزہ (SURVEY) کے بعد انہوں نے یہ رپورٹ پیش کی، چونکہ مسلمان نماز پڑھتے اور رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں اس کی زیادہ پابندی کرتے ہیں اسلئے وضو کرنے سے E.N.T. یعنی ناک، کان، اور گلے کے امراض میں کمی واقع ہو جاتی ہے، نیز مسلمان روزے کے باعث کم کھاتے ہیں لہذا معدے جگر، دل اور اعصاب (یعنی پٹھوں) کے امراض میں کم مبتلا ہوتے ہیں۔“

## خوب ڈٹ کر کھانے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فِی نَفْسِہ روزہ سے کوئی بیمار نہیں ہوتا بلکہ سحری و افطاری میں بے احتیاطیوں اور بد پرہیزیوں کے سبب نیز دونوں وقت خوب مُرَغِن (یعنی تیل، گھی والی) غذاؤں کے استعمال اور رات بھر وقتاً فوقتاً کھاتے پیتے رہنے سے روزہ دار بیمار ہو جاتا ہے۔ لہذا سحری اور افطاری کے وقت کھانے پینے میں احتیاط برتنی چاہئے۔ رات کے دوران پیٹ میں غذا کا اتنا زیادہ بھی ذخیرہ نہ کر لیا جائے کہ دن بھر ڈکاریں آتی رہیں اور روزے میں بھوک و پیاس کا احساس ہی نہ رہے۔ کیونکہ اگر بھوک و پیاس کا احساس ہی نہ رہا تو پھر روزے کا لطف ہی کیا ہے؟ روزہ کا تو مزہ ہی اس بات میں ہے کہ سخت گرمی ہو، شدتِ پیاس سے لب سُوکھ گئے ہوں اور بھوک سے خوب نڈھال ہو چکے ہوں۔ ایسے میں کاش! مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً کی میٹھی میٹھی گرمی اور ٹھنڈی ٹھنڈی دُھوپ کی یاد تازہ ہو۔ اور اے کاش! کربلا کے تپتے ہوئے صحرا اور گلستانِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مہکتے ہوئے نوشِ کُفّہ پُھولوں، تین دن کی بھوک اور پیاس سے تڑپتے بلکتے مدینے کے ”حقیقی مدنی مٹوں“ اور شہنشاہِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بھوکے پیاسے مظلوم شہزادوں کی یاد تڑپانے لگے، اور جس وقت بھوک اور پیاس کچھ زیادہ ہی ستائے اُس وقت تسلیم و رضا کے پیکر، مدینے کے تاجور، نبیوں کے سرور، محبوبِ داوڑ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے شکمِ اطہر پر بندھے ہوئے بامقَدَّر پتھر بھی یاد آ جائیں تو کیا کہنے! لہذا میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی روزے تو ایسے ہونے چاہئیں کہ ہم اپنے آقاؤں اور سرکاروں کی حسین یادوں میں گم ہو جائیں۔

کیسے آقاؤں کا ہوں بندہ رضا

بول بالے مری سرکاروں کے

## بغیر آپریشن کے ولادت ہو گئی

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! روزے کی نورانیت اور روحانیت پانے اور مدنی ذہن بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ **سُبْحَنَ اللّٰہ**! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول، سنتوں بھرے اجتماعات اور مدنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور برکتیں ہیں۔ چنانچہ حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کالپ لُباب ہے: غالباً 1998ء کا واقعہ ہے، میری اہلیہ امید سے تھیں، دن بھی ”پورے“ ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ شاید آپریشن کرنا پڑیگا۔ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ ملتان) قریب تھا۔ اجتماع کے بعد سنتوں کی تربیت کے 30 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر کی میری نیت تھی۔ اجتماع کیلئے روانگی کے وقت، سامانِ قافلہ ساتھ لیکر اسپتال پہنچا، چونکہ خاندان کے دیگر افراد تعاون کیلئے موجود تھے، اہلیہ محترمہ نے اشکبار آنکھوں سے مجھے سنتوں بھرے اجتماع (ملتان) کیلئے الوداع کیا۔ میرا ذہن یہ بنا ہوا تھا کہ اب تو مجھے بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع اور پھر وہاں سے 30 دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کرنا ہے کہ کاش! اس کی برکت سے عافیت کے ساتھ ولادت ہو جائے۔ مجھ غریب کے پاس تو آپریشن کے اخراجات بھی نہیں تھے! بہر حال میں مدینۃ الاولیاء ملتان شریف حاضر ہو گیا۔ سنتوں بھرے اجتماع میں خوب دعائیں مانگیں۔ اجتماع کی اختتامی رقت انگیز دُعاء کے بعد میں نے گھر پر فون کیا تو میری امی جان نے فرمایا، مبارک ہو! گزشتہ رات ربّ کائنات عزوجل نے بغیر آپریشن کے تمہیں چاند سی مدنی مٹی عطا فرمائی ہے۔ میں نے خوشی سے جھومتے ہوئے عرض کی، امی جان! میرے لئے کیا حکم ہے؟ آ جاؤں یا 30 دن کیلئے مدنی قافلے کا مسافر بنوں؟ امی جان نے فرمایا، ”بیٹا! بے فکر ہو کر مدنی قافلے میں سفر کرو۔“ اپنی مدنی مٹی کی زیارت کی حسرت دل میں دبائے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں 30 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کی نیت کی برکت سے میری مشکل آسان ہو گئی تھی مدنی قافلوں کی بہاروں کی برکت کے سبب گھر والوں کا بہت زبردست مدنی ذہن بن گیا، حتیٰ کہ میرے بچوں کی امی کا کہنا ہے، جب آپ مدنی قافلے کے مسافر ہوتے ہیں میں بچوں سمیت اپنے آپ کو محفوظ تصور کرتی ہوں۔

آپریشن نہ ہو، کوئی الجھن نہ ہو غم کے سائے ڈھلیں، قافلے میں چلو  
بیوی بچے سبھی، خوب پائیں خوشی خیریت سے رہیں، قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## سابقہ گناہوں کا کفارہ

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس نے رَمَضان کا روزہ رکھا اور اُس کی حُدود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اُس سے بچا تو جو (کچھ گناہ) پہلے کر چکا ہے اُس کا کفارہ ہو گیا۔“ (صحیح ابن حبان، ج ۵، ص ۱۸۳، حدیث ۳۴۲۴)

## روزہ کی جزاء

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دو جہان شہنشاہ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس سے سات سو گنا تک دیا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: **إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ**۔ سوائے روزے کے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مزید ارشاد ہے، بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو صرف میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کے وقت۔ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مُشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔“

(صحیح مسلم، ص ۵۸۰، حدیث ۱۱۵۱)

مزید ارشاد ہے، ”روزہ سپر (یعنی ڈھال) ہے اور جب کسی کے روزہ کا دن ہو تو نہ بے ہودہ بگے اور نہ ہی چنچے۔ پھر اگر کوئی اور شخص اس سے کالم گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو، تو کہہ دے، میں روزہ دار ہوں۔ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۲۲، حدیث ۱۸۹۲)

## روزہ کا خصوصی انعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیث مبارکہ میں روزہ کی کئی خصوصیات ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ کتنی پیاری بشارت ہے اُس روزہ دار کے لئے جس نے اس طرح روزہ رکھا جس طرح روزہ رکھنے کا حق ہے۔ یعنی کھانے پینے اور جماع سے بچنے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اعضاء کو بھی گناہوں سے باز رکھا تو وہ روزہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اُس کیلئے تمام پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ اور حدیث مبارکہ کا یہ فرمانِ عالیشان تو خاص طور پر قابلِ توجہ ہے جیسا کہ سرکارِ نامدار، بِإِذْنِ پروردگار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ خوشگوار سناتے ہیں **”فَأَنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ“**۔ یعنی روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں خود ہی دوں گا۔ حدیثِ قدسی کے اس ارشادِ پاک کو بعض محدثین کرام رَحِمَهُمُ اللہُ تعالیٰ نے، **”أَنَا أَجْزِي بِهِ“** بھی پڑھا ہے جیسا کہ تفسیرِ نعیمی وغیرہ میں ہے تو پھر معنی یہ ہوں گے، ”روزہ کی جزا میں خود ہی ہوں۔“ سُبْحَنَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ یعنی روزہ رکھ کر روزہ دار بذاتِ خود اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ہی کو پالیتا ہے۔

## نیک اعمال کی جزا جنت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن کریم میں مختلف مقامات پر بیان ہوا ہے کہ جو اچھے اعمال کرے گا اُسے جنت ملے گی۔ چنانچہ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی (پارہ ۳۰ سورۃ النبیۃ کی آیت نمبر ۷ اور ۸) میں ارشاد فرماتا ہے:



إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا  
أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَاءُ هُمْ  
عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ  
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ط  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ط  
ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۝

(پ ۳۰، البیتہ ۷، ۸)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک جو ایمان  
لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق  
میں بہتر ہیں۔ اُن کا صلہ اُن کے رب کے  
پاس بسنے کے باغ ہیں، جن کے نیچے  
نہریں بہیں، اُن میں ہمیشہ ہمیشہ  
رہیں۔ اللہ (عزوجل) اُن سے راضی اور وہ  
اُس سے راضی۔ یہ اُس کیلئے ہے جو اپنے  
رب سے ڈرے۔

### غیر صحابی کیلئے ”رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ کہنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بالکل غلط ہے کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا لکھنا صرف صحابی کے نام کیساتھ مخصوص ہے۔ پیش کردہ آیات کے  
اس آخری حصے رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ط ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۝ (ترجمہ کنزالایمان: اللہ عزوجل اُن سے راضی اور وہ  
اُس سے راضی۔ یہ اُس کیلئے ہے جو اپنے رب عزوجل سے ڈرے) نے اس عوامی غلط فہمی کو جوڑ سے اکھاڑ دیا! خوفِ خدا عزوجل رکھنے  
والے ہر مؤمن کیلئے یہ بشارت عظمیٰ ارشاد فرمائی گئی ہے کہ جو بھی اللہ عزوجل سے ڈرنے والا ہے وہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا  
عَنْهُ کے زمرہ میں داخل ہے۔ اس میں صحابی وغیر صحابی کی کوئی تخصیص نہیں، ہر صحابی اور ہر ولی کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھنا اور بولنا  
بالکل درست و جائز ہے۔ جس نے ایمان کے ساتھ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ  
وسلم کی ایک لمحہ بھر بھی صحبت پائی یاد کیا اور اس کا ایمان پر خاتمہ ہوا وہ صحابی ہے۔ بڑے سے بڑا ولی، صحابی کے مرتبہ کو نہیں پاسکتا، ہر  
صحابی عادل اور قطعی جنتی ہے۔ ان کے ساتھ جب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا جائے گا تو معنی یہ ہوں گے، ”اللہ عزوجل ان سے راضی  
ہوا۔“ اور جب کسی غیر صحابی کے لئے لکھا یا بولا جائے گا تو دعائیہ معنی مراد لئے جائیں گے، یعنی ”اللہ عزوجل اُن سے راضی ہو۔“  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات تو ضمناً آگئی دراصل بتانا یہ مقصود تھا کہ نماز، حج، زکوٰۃ، غرباء کی امداد، بیماروں کی عیادت، مساکین کی خیر  
گیری وغیرہ تمام اعمالِ خیر سے جنت ملتی ہے۔ مگر روزہ وہ عبادت ہے، جس سے جنت والا یعنی خود مالکِ حقیقی عزوجل ہی مل جاتا  
ہے۔ کہتے ہیں، کہ

### مجھے موتیوں والا چاہئے

ایک مرتبہ محمود غزنوی علیہ رحمۃ القوی نے کچھ قیمتی موتی اپنے افسران کے سامنے پھینکتے ہوئے فرمایا: ”چُن لیجئے اور خود آگے چل  
دیئے۔ تھوڑی دُور جانے کے بعد مڑ کر دیکھا تو ایاز گھوڑے پر سوار پیچھے چلا آ رہا ہے۔ پوچھا، ایاز! کیا تجھے موتی نہیں چاہئیں؟ ایاز نے  
عرض کی، ”عالی جاہ! جو موتیوں کے طالب تھے وہ موتی چُن رہے ہیں، مجھے تو موتی نہیں بلکہ موتیوں والا چاہیے۔“

## ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی

اس سلسلے میں ایک حدیث مبارک بھی ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ میں نے حضور، سر اپانور، فیض گنجور، شاہ عیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو وضو کروایا تو رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِينَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خوش ہو کر ارشاد فرمایا: **سَلِّ رَبِيعَةُ!** یعنی ربیعہ! مانگ کیا مانگتا ہے؟ حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، **أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ**، یعنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جنت میں آپ کی رفاقت (یعنی پڑوس) چاہئے۔ (گویا عرض کر رہے ہیں)

تجھ سے تجھی کو مانگ لوں تو سب کچھ مل جائے

سو سوالوں سے یہی ایک سوال اچھا ہے

دریائے رحمت مزید جوش میں آیا اور فرمایا، **”أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ؟“** یعنی کچھ اور مانگنا ہے؟ میں نے عرض کی، ”بس صرف یہی۔“ (یعنی یا رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! جنت الفردوس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس مانگنے کے بعد اب دُنیا و عقی کی اور کونسی نعمت باقی رہ جاتی ہے جسے مانگا جائے!)

تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات

مجھ سا کوئی گدا نہیں، تجھ سا کوئی سخی نہیں

جب حضرت سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت کی رفاقت (پڑوس) طلب کر چکے اور مزید کسی حاجت کے طلب کرنے سے انکار کر دیا تو اس پر سرکارِ نامدار، بے اذن پروردگارِ دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: **”فَاعْنِي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ“** یعنی اپنے نفس پر کثرتِ سُجُود (یعنی زیادہ نوافل) سے میری مدد کر۔

(صحیح مسلم، ص ۲۵۳، حدیث ۴۸۹)

(یعنی ہم نے تمہیں جنت تو عطا کر ہی دی اب تم بھی بطور شکرانہ نوافل کی کثرت کرتے رہو۔)

**صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ**

**جو چاہو مانگ لو!**

**سُبْحَنَ اللّٰه! سُبْحَنَ اللّٰه! سُبْحَنَ اللّٰه! عَزَّوَجَلَّ** اس حدیث مبارک نے تو ایمان ہی تازہ کر دیا۔ حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا بلا کسی تَقْیِید و تَخْصِیص مطلقاً فرمانا، **سَلِّ؟** یعنی مانگ کیا مانگتا ہے؟ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سارے ہی معاملات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مبارک ہاتھ میں ہیں، جو چاہیں جس کو چاہیں اپنے رب عزوجل کے حُکم سے عطا کر دیں۔ علامہ بوسیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدہ بُردہ شریف میں فرماتے ہیں۔

**فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتْهَا وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمَ اللُّوحِ وَالْقَلَمِ**

یعنی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! دُنیا اور آخرت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہی کی سخاوت کا حصہ ہے اور لوح و قلم کا علم تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے علوِ مبارکہ کا ایک حصہ ہے۔

اگر خیریت دُنیا و عُقبیٰ آرزو داری

بدرِ گاہش بیادِ ہر چہ منْ خواہی تمنا کن

یعنی دُنیا و آخرت کی خیر چاہتے ہو تو اس آستانِ عرشِ نشان پر آؤ اور جو چاہو مانگ لو!

(اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۴۲۴، ۴۲۵)

خالقِ کل نے آپ کو مالکِ کل بنادیا

دونوں جہان دے دیئے قبضہ و اختیار میں

**جنتی دروازہ**

حضرت سیدنا سہل بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ماہِ نبوت، مہرِ رسالت، منبعِ جود و سخاوت، قاسمِ نعمت، سراپا رحمت، شافعِ اُمّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمتِ نشان ہے، ”بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے جسکو رِیّان کہا جاتا ہے اس سے قیامت کے دن روزہ دار داخل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ پس یہ لوگ کھڑے ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور اس دروازے سے داخل نہ ہوگا۔ جب یہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا پس پھر کوئی اس دروازے سے داخل نہ ہوگا۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۲۵، حدیث ۱۸۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحَنَ اللّٰہ! روزہ داروں کا بھی خوب مُقدّر ہے۔ بروزِ قیامت ان کا خصوصی اعزاز ہوگا۔ جانا جنت ہی میں ہے دیگر خوش قسمت بھی بوق در بوق داخلِ جنت ہو رہے ہوں گے مگر روزہ دارِ خصوصی طور پر ”باب الرّیّان“ سے داخلِ جنت ہوں گے۔

**ایک روزے کی فضیلت**

حضرت سیدنا سلمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، دو عالم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار، شہنشاہِ ابرار عزّوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے، جس نے ایک دن کا روزہ اللہ عزّوجلّ کی رضا حاصل کرنے کیلئے رکھا، اللہ عزّوجلّ اُسے جہنم سے اتنا دور کر دے گا جتنا کہ ایک کوّاجو اپنے بچپن سے اڑنا شروع کرے یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مر جائے۔ (مسند ابی یعلیٰ، ج ۱، ص ۳۸۳، حدیث ۹۱۷)

**کوّے کی عمر**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوّا لمبی عمر پانے والا پرندہ ہے۔ غُنیۃ الطّالِبین میں ہے، کہا جاتا ہے، ”کوّے کی عمر پانچ سو سال تک ہوتی ہے۔“

**سرخ یا قوت کا مکان**

امیرُ المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم، رؤفٌ رّحیم علیہ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَ التَّسْلِیْمِ کا فرمانِ عظیم ہے، ”جس نے ماہِ رَمَضان کا ایک روزہ بھی خاموشی اور سُکون سے رکھا اس کے لئے جنت میں ایک گھر سُرخ یا

قوت یا سبز زبرجد کا بنایا جائے گا۔“ (مَجْمَعُ الزَّوَادِ، ج ۳، ص ۳۲۶، حدیث ۴۷۹۲)

## جسم کی زکوٰۃ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور پر نور، شافعِ یوم النُّشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ پُر سرور ہے، ”ہر شے کیلئے زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ آدھا صبر ہے۔“ (سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۳۲۷، حدیث ۱۷۴۵)

## سونا بھی عبادت ہے

حضرت سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مدینے کے تاجور، دلبروں کے دلبر، محبوبِ رب اکبر عزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ منور ہے، ”روزہ دار کا سونا عبادت اور اسکی خاموشی تسبیح کرنا اور اسکی دعاء قبول اور اسکا عمل مقبول ہوتا ہے۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان، ج ۳، ص ۴۱۵، حدیث ۳۹۳۸)

سُبْحَنَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! روزہ دار کس قدر بختور ہے کہ اُس کا سونا بندگی، خاموشی تسبیحِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ، دعائیں اور اعمالِ حَسَنہ مقبولِ بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ ہیں۔

تیرے کرم سے اے کریم! کون سی شے ملی نہیں  
جھولی ہماری تنگ ہے، تیرے یہاں کمی نہیں  
اعضاء کا تسبیح کرنا

أَمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میرے سرتاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو بندہ روزہ کی حالت میں صُبح کرتا ہے، اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اسکے اعضاء تسبیح کرتے ہیں اور آسمانِ دُنیا پر رہنے والے (فرشتے) اسکے لئے سورج ڈوبنے تک مغفرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک یا دو رُکعتیں پڑھتا ہے تو یہ آسمانوں میں اسکے لئے نُور بن جاتی ہیں اور حُورِ عِین (یعنی بڑی آنکھوں والی حوروں) میں سے اُسکی بیویاں کہتی ہیں، اے اللہ عزَّوَجَلَّ تو اس کو ہمارے پاس بھیج دے، ہم اس کے دیدار کی بہت زیادہ مُشتاق ہیں۔ اور اگر وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ یا سُبْحَنَ اللَّهُ یا اللَّهُ أَكْبَرُ پڑھتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اُس کا ثواب سورج ڈوبنے تک لکھتے رہتے ہیں۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان، ج ۳، ص ۲۹۹، حدیث ۳۵۹۱)

سُبْحَنَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! سُبْحَنَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! روزہ دار کے توارے ہی نیارے ہیں کہ اسکے لئے آسمان کے دروازے کھلیں، اسکے جسم کے اعضاء اللہ عزَّوَجَلَّ کی تسبیح کریں، آسمانِ دُنیا پر رہنے والے ملائکہ غروبِ آفتاب تک اسکے لئے دعائے مغفرت مانگیں، نماز پڑھے تو اسکے لئے آسمان میں روشنی ہو اور حُورِ عِین یعنی بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں جو اس کے لئے مُقَرَّر ہوئی ہیں وہ جنت میں اس کی آمد کا انتظار کریں، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ یا سُبْحَنَ اللَّهُ یا اللَّهُ أَكْبَرُ کہے تو ستر ہزار فرشتے غروبِ آفتاب تک اس کا ثواب لکھیں۔

## جنتی پھل

امیرُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، امامُ الصَّابِرِین، سیدُ الشَّاکِرِین، سُلْطَانُ الْمُتَوَكِّلِین، مُحِبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِینِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے: ”جس کو روزے نے کھانے یا پینے سے روک دیا کہ جسکی اسے خواہش تھی تو اللہ تعالیٰ اسے جنتی پھلوں میں سے کھلائے گا اور جنتی شراب



سے سیراب کرے گا۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان، ج ۳، ص ۴۱۰، حدیث ۳۹۱۷)

## سونے کا دسترخوان

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، مالِکِ جنت، ساقی کوثر، محبوبِ ربِّ داور عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ پُر اثر ہے، ”قیامت والے دن روزہ داروں کیلئے ایک سونے کا دسترخوان رکھا جائے گا، حالانکہ لوگ (حساب کتاب کے) منتظر ہوں گے۔“ (کنز العمال، ج ۸، ص ۲۱۴، حدیث ۲۳۶۲۰)

## سات قسم کے اعمال

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم رءوف رحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اعمال سات قسم پر ہیں، دو عمل واجب کرنے والے، دو عملوں کی جزاء (ان کی) مثل، ایک عمل کی جزاء اپنے سے دس گنا، ایک عمل کی سات سو گنا تک اور ایک عمل ایسا ہے کہ اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ پس جو دو واجب کرنے والے ہیں

﴿۱﴾ وہ شخص جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادتِ اخلاص کے ساتھ اس طرح کی کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا تو اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔

﴿۲﴾ اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو اس کیلئے دوزخ واجب ہوگئی۔ اور جس نے ایک گناہ کیا تو اس کی مثل (یعنی ایک ہی گناہ کی) جزاء پائے گا اور جس نے صرف نیکی کا ارادہ کیا تو ایک نیکی کی جزاء پائے گا۔ اور جس نے نیکی کر لی تو وہ دس (نیکیوں کا اجر) پائے گا اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اپنا مال خرچ کیا تو اس کے خرچ کئے ہوئے ایک درہم کو سات سو درہم اور ایک دینار کو سات سو دینار میں بڑھا دیا جائے گا اور روزہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اس کے رکھنے والے کا ثواب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔“ (کنز العمال، ج ۸، ص ۲۱۱، حدیث ۲۳۶۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کا ایمان پر خاتمہ ہو گا وہ یا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے بے حساب یا معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں کا عذاب ہوا تب بھی بالآخر یقیناً داخلِ جنت ہوگا۔ اور جس کا (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ) خاتمہ کُفر پر ہوا وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا۔ جس نے ایک گناہ کیا اُس کو ایک ہی گناہ کا بدلہ ملے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے قربان! صرف نیکی کی نیت کرنے پر ایک نیکی کا ثواب اور اگر نیکی کر لی تو ثواب دس گنا، راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے والے کو سات سو گنا اور روزہ دار کی بھی کتنی زبردست عظمت ہے کہ اس کے ثواب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

## بے حساب اجر

حضرت سیدنا کعبُ الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں، ”بروزِ قیامت ایک مُنادی اس طرحِ عدا کریگا، ہر یونے والے (یعنی عمل کرنے والے) کو اس کی کھیتی (یعنی عمل) کے برابر اجر دیا جائے گا سوائے قرآن والوں (یعنی عالمِ قرآن) اور روزہ داروں کے کہ انہیں بے حد بے حساب اجر دیا جائیگا۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان، ج ۳، ص ۴۱۳، حدیث ۳۹۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں جیسا بونیں گے ویسا کاٹیں گے۔ علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ اور روزہ دار بہت ہی نصیب دار ہیں کہ بروزِ قیامت ان کو بے حساب ثواب سے نوازا جائیگا۔

## یرقان سے صحت مل گئی

روزوں کی برکتوں کو دوبالا کرنے اور اپنے باطن میں علم دین سے اُجالا کرنے کیلئے تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو اپنالیتے۔ اپنی اصلاح کی خاطر مکتبۃ المدینہ سے مَدَنی انعامات کا کارڈ حاصل کر کے اس کو پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار کو جمع کروائیے اور سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنائیے، مَدَنی قافلے کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں چنانچہ حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے۔ غالباً 1994ء کی بات ہے۔ میرے بچوں کی امی کا یرقان کافی بڑھ چکا تھا اور وہ باب المدینہ کراچی کے اندر اپنے میکے میں زیرِ علاج تھیں۔ میں نے 63 دن کیلئے مَدَنی قافلے میں سفر اختیار کیا اور اس ضمن میں باب المدینہ کراچی حاضری ہوئی، فون پر رابطہ کیا، طبیعت کافی تشویشناک تھی، بلورین (BLORBIN) تشویشناک حد تک بڑھ چکا تھا تقریباً 25 گلوکوز کی ڈرپیں لگانے کے باوجود خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا تھا۔ میں نے اُن کو تسلی دیتے ہوئے کہا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں مَدَنی قافلے کا مسافر ہوں، عاشقانِ رسول کی صحبتیں میسر ہیں۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی برکت سے سب بہتر ہو جائے گا۔ اس کے بعد بھی میں نے برابر رابطہ رکھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ روز بروز صحت بہتر ہوتی جا رہی تھی۔ پانچویں دن باب المدینہ سے آگے سفر درپیش تھا، میں نے جب فون کیا تو مجھے یہ خبر فرحت اثر سننے کو ملی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بلورین کی رپورٹ نارمل آگئی ہے اور ڈاکٹر نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتے ہوئے میں خوشی خوشی عاشقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافلے میں مزید آگے سفر پر روانہ ہو گیا۔

زوجہ بیمار ہے، قرض کا بار ہے  
آؤ سب غم مٹیں، قافلے میں چلو  
کالا یرقان ہے، کیوں پریشان ہے  
پائے گا صحتیں، قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !  
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## جہنم سے دوری

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، بَـاِذِنِ پروردگار، غیبوں پر خبردار، عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مشکبار ہے، ”جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کی مسافت دُور کر دے گا۔“ (صحیح بخاری، ج ۲، ص ۲۶۵، حدیث ۲۸۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں روزہ رکھنے کے بے شمار فضائل ہیں وہیں بغیر کسی صحیح مجبوری کے رَمَضانُ الْمُبَارَک کا روزہ ترک کرنے پر سخت وعیدیں بھی ہیں۔ رَمَضان شریف کا ایک روزہ جو بلا کسی عذرِ شرعی جان بوجھ کر ضائع کر دے تو اب عمر بھر بھی اگر روزے رکھتا رہے تب بھی اُس چھوڑے ہوئے ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پاسکتا۔ چنانچہ

## ایک روزہ چھوڑنے کا نقصان

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ والا تبار، بَـاِذِنِ پروردگار، دو جہاں کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس نے رَمَضان کے ایک دن کا روزہ بغیر رخصت و بغیر مرضِ افطار کیا (یعنی نہ رکھا) تو زمانہ بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہو سکتا اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۳۸، حدیث ۱۹۳۴)

یعنی وہ فضیلت جو رَمَضانُ الْمُبَارَک میں روزہ رکھنے کی تھی اب کسی طرح نہیں پاسکتا۔ لہذا ہمیں ہر گز ہر گز غفلت کا شکار ہو کر

روزہ رمضان جیسی عظیم الشان نعمت نہیں چھوڑنی چاہئے۔ جو لوگ روزہ رکھ کر بغیر صحیح مجبوری کے توڑ ڈالتے ہیں اللہ عزوجل کے قہر و غضب سے خوب ڈریں۔ چُنانچہ

## اللہ لشکے ہوئے لوگ

حضرت سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعطرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، ”میں سویا ہوا تھا تو خواب میں دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے ایک دُشوار گزار پہاڑ پر لے گئے۔ جب میں پہاڑ کے درمیانی حصے پر پہنچا تو وہاں بڑی سخت آوازیں آرہی تھیں، میں نے کہا، ”یہ کیسی آوازیں ہیں؟“ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں۔ پھر مجھے اور آگے لے جایا گیا تو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا کہ اُن کو اُن کے ٹخنوں کی رگوں میں باندھ کر (اُلٹا) لٹکایا گیا تھا اور اُن لوگوں کے جھڑے پھاڑ دیئے گئے تھے جن سے خون بہ رہا تھا۔ تو میں نے پوچھا، ”یہ کون لوگ ہیں؟“ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ روزہ افطار کرتے تھے قبل اس کے کہ روزہ افطار کرنا حلال ہو۔“

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، ج ۹، ص ۲۸۶، حدیث ۷۴۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رمضان کا روزہ بلا اجازتِ شرعی توڑ دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ وقت سے پہلے افطار کرنے سے مراد یہ ہے کہ روزہ تو رکھ لیا مگر سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے جان بوجھ کر کسی صحیح مجبوری کے بغیر توڑ ڈالا۔ اس حدیثِ پاک میں جو عذاب بیان کیا گیا ہے وہ روزہ رکھ کر توڑ دینے والے کیلئے ہے اور جو بلا عذرِ شرعی روزہ رمضان ترک کر دیتا ہے وہ بھی سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طفیل ہمیں اپنے قہر و غضب سے بچائے۔

امین بجاہِ النَّبِیِّ الْأَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

## تین بدبخت

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، ”جس نے ماہِ رمضان کو پایا اور اسکے روزے نہ رکھے وہ شخص شقی (یعنی بدبخت) ہے۔ جس نے اپنے والدین یا کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا وہ بھی شقی (یعنی بدبخت) ہے اور جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُور و نہ پڑھا وہ بھی شقی (یعنی بدبخت) ہے۔“ (مجمع الزوائد، ج ۳، ص ۳۴۰، حدیث ۷۷۷۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ناک مٹی میں مل جائے

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اُس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اُس نے میرے اوپر دُور و نہ نہیں پڑھا اور اُس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے جس پر رمضان کا مہینہ داخل ہوا پھر اس کی مغفرت ہونے سے قبل گزر گیا۔ اور اس آدمی کی ناک مٹی میں مل جائے کہ جس کے پاس اسکے والدین نے بڑھا پے کو پایا اور اس کے والدین نے اسکو جنت میں داخل نہیں کیا۔ (یعنی بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ

کر سکا) (مسند احمد، ج ۳، ص ۶۱، حدیث ۷۴۵۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## روزے کے تین درجے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! روزہ کی اگرچہ ظاہری شرط یہی ہے کہ روزہ دار قصداً کھانے پینے اور جماع سے باز رہے۔ تاہم روزے کے کچھ باطنی آداب بھی ہیں جن کا جاننا ضروری ہے تاکہ حقیقی معنوں میں ہم روزہ کی برکتیں حاصل کر سکیں۔ چنانچہ روزے کے تین درجے ہیں۔

(۱) عوام کا روزہ

(۲) خواص کا روزہ

(۳) اَخْصُ الْخَوَاصِّ کا روزہ

(۱) عوام کا روزہ

روزہ کے لغوی معنی ہیں: ”رُکنا“ لہذا شریعت کی اصطلاح میں صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک قصداً کھانے پینے اور جماع سے ”رُکے رہنے“ کو روزہ کہتے ہیں اور یہی عوام یعنی عام لوگوں کا روزہ ہے۔

(۲) خواص کا روزہ

کھانے پینے اور جماع سے رُکے رہنے کے ساتھ ساتھ جسم کے تمام اعضاء کو برائیوں سے ”روکنا“ خواص یعنی خاص لوگوں کا روزہ ہے۔

(۳) اَخْصُ الْخَوَاصِّ کا روزہ

اپنے آپ کو تمام تر اُمور سے ”روک“ کر صرف اور صرف اللہ عزَّ وَّجَلَّ کی طرف مُتَوَجِّہ ہونا، یہ اَخْصُ الْخَوَاصِّ یعنی خاص الخاص لوگوں کا روزہ ہے۔

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ضرورت اس امر کی ہے کہ کھانے پینے وغیرہ سے ”رُکے رہنے“ کے ساتھ ساتھ اپنے تمام تر اعضاء بدن کو بھی روزے کا پابند بنایا جائے۔

## داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد

حضرت سیدِ ناداتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”روزے کی حقیقت ”رُکنا“ ہے اور رُکے رہنے کی بہت سی شرائط ہیں مثلاً مغدے کو کھانے پینے سے روکے رکھنا، آنکھ کو شہوانی نظر سے روکے رکھنا، کان کو غیبت سننے، زبان کو فضول اور فتنہ انگیز باتیں کرنے اور جسم کو حکمِ الہی عزَّ وَّجَلَّ کی مخالفت سے روکے رکھنا روزہ ہے۔ جب بندہ ان تمام شرائط کی پیروی کرے گا تب وہ حقیقتاً روزہ دار ہوگا۔ (کشفُ الْمُجُوب، ص ۳۵۲، ۳۵۳)

افسوس صد کروڑ افسوس! ہمارے اکثر اسلامی بھائی روزہ کے آداب کا بالکل ہی لحاظ نہیں کرتے وہ صرف ”بُھوکے پیاسے“ رہنے ہی کو بہت بڑی بہادری تصور کرتے ہیں۔ روزہ رکھ کر بے شمار ایسے افعال کر گزرتے ہیں جو خلافِ شرع ہوتے ہیں۔ اس طرح فقہی اعتبار سے روزہ ہو تو جائے گا لیکن ایسا روزہ رکھنے سے روحانی کیف و سرور حاصل نہ ہو سکے گا۔

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !



## روزہ رکھ کر بھی گناہ توبہ! توبہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُذُوا عَزَّوَجَلَّ! اپنے حال زار پر ترس کھائیے اور غور فرمائیے! کہ روزہ دار ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں دن کے وقت کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے حالانکہ یہ کھانا پینا اس سے پہلے دن میں بھی بالکل جائز تھا۔ پھر خود ہی سوچ لیجئے کہ جو چیزیں رَمَضَانَ شَرِیف سے پہلے حلال تھیں وہ بھی جب اس مُبَارَك مہینے کے مُقَدَّس دِنوں میں مُنَع کر دی گئیں۔ تو جو چیزیں رَمَضَانَ الْمُبَارَك سے پہلے بھی حرام تھیں، مثلاً جھوٹ، غیبت، چغلی، بدگمانی، گالم گلوچ، فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی، داڑھی منڈانا یا ایک مٹھی سے گھٹانا، والدین کو ستانا، بلا اجازت شرعی لوگوں کا دل دُکھانا وغیرہ وہ رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں کیوں نہ اور بھی زیادہ حرام ہو جائیں گی؟ روزہ دار جب رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں حلال و طیب کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے، حرام کام کیوں نہ چھوڑے؟ اب فرمائیے! جو شخص پاک اور حلال کھانا، پینا تو چھوڑ دے لیکن حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام بدستور جاری رکھے۔ وہ کس قسم کا روزہ دار ہے؟

## اللہ کو کچھ حاجت نہیں

یاد رکھئے! نبیوں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ”جو بُری بات کہنا اور اُس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اُس کے بھوکا پیاسا رہنے کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کچھ حاجت نہیں۔“

(صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۲۸، حدیث ۱۹۰۳)

ایک اور مقام پر فرمایا، ”صرف کھانے اور پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزہ تو یہ ہے کہ لغو اور بے ہودہ باتوں سے بچا جائے۔“

(مُسْتَدْرَکُ لِلْحَاکِم، ج ۲، ص ۶۷، حدیث ۱۶۱۱)

## میں روزہ دار ہوں

مطلب یہ کہ روزہ دار کو چاہیے کہ وہ روزے میں جہاں کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے، وہاں جھوٹ، غیبت، چغلی، بدگمانی، الزام تراشی اور بد زبانی وغیرہ گناہ بھی چھوڑ دے۔ ایک مقام پر حضورِ سرِ اِپاؤ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم سے اگر کوئی لڑائی کرے، گالی دے تو تم اُس سے کہدو کہ میں روزہ سے ہوں۔ (الترغیب والترہیب، ج ۱، ص ۸۷، حدیث ۱)

## روزہ تجھ سے کھولوں گا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آجکل تو معاملہ ہی الٹا ہو گیا ہے یعنی اگر کوئی کسی سے لڑ بھی پڑتا ہے تو گرج کریں گویا ہوتا ہے، ”چپ ہو جا! ورنہ یاد رکھنا میں روزے سے ہوں اور روزہ تجھ ہی سے کھولوں گا۔“ یعنی تجھے کھا جاؤں گا۔ (مَعَاذَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ) توبہ! توبہ! اس قسم کی بات ہرگز زبان سے نہ نکلتی چاہئے بلکہ عاجزی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ ان تمام آفتوں سے ہم صرف اُسی صورت میں بچ سکتے ہیں کہ اپنے اعضاء کو روزے کا پابند کرنے کی کوشش کریں۔

## اعضاء کے روزوں کی تعریف

اعضاء کا روزہ یعنی ”جسم کے تمام حصوں کو گناہوں سے بچانا“ یہ صرف روزہ ہی کیلئے مخصوص نہیں بلکہ پوری زندگی ان اعضاء کو گناہوں سے بچانا ضروری ہے اور یہ جمبھی ممکن ہے کہ ہمارے دلوں میں خوفِ خُذَا عَزَّوَجَلَّ راسخ ہو جائے۔ آہ! قیامت کے اُس ہوشِ رُ با منظر کو یاد کیجئے جب ہر طرف ”نفسی نفسی“ کا عالم ہوگا۔ سورج آگ برسا رہا ہوگا۔ زبانیں شدتِ پیاس کے سبب مُنہ سے باہر نکل پڑی ہوں گی۔ بیوی شوہر سے، ماں اپنے لُحْتِ جگر سے اور باپ اپنے نورِ نظر سے نظر بچا رہا ہوگا۔ مجرموں کو پکڑ پکڑ کر لایا جا رہا

ہوگا۔ اُن کے مُنہ پر مہر ماردی جائے گی اور اُن کے اعضاء اُن کے گناہوں کی داستان سُنارہے ہوں گے جس کا قرآن پاک کی ”سورہ یس“ میں یوں تذکرہ کیا گیا ہے:-

الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ٥

ترجمہ کنزالایمان: آج ہم ان کے مُنہوں پر مہر کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے۔ (پ ۲۳، یس ۶۵)

آہ! اے کمزور و ناتواں اسلامی بھائیو! قیامت کے اُس کڑے وقت سے اپنے دل کو ڈرائیے اور ہر وقت اپنے تمام اعضاء بدن کو معصیت کی مصیبت سے باز رکھنے کی کوشش فرمائیے۔ اب اعضاء کے روزے کی تفصیلات پیش کی جاتی ہیں۔

### آنکھ کا روزہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آنکھ کا روزہ اس طرح رکھنا چاہئے کہ آنکھ جب بھی اُٹھے تو صرف اور صرف جائز اُمور ہی کی طرف اُٹھے۔ آنکھ سے مسجد دیکھئے، قرآن مجید دیکھئے، مزارات اولیاء رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کی زیارت کیجئے، علمائے کرام، مشائخ عظام اور اللّٰہ تبارک و تعالیٰ کے نیک بندوں کا دیدار کیجئے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دکھائے تو کعبہ مُعَظَّمہ کے انوار دیکھئے، مگہ مُکَرَّمہ زادھا اللّٰہ شَرَفًا وَ تَعْظِيمًا کی مہکی مہکی گلیاں اور وہاں کے وادی و گھسار دیکھئے، مدینہ منورہ زادھا اللّٰہ شَرَفًا وَ تَعْظِيمًا کے درود یوار دیکھئے، سبز سبز گنبد و مینار دیکھئے، میٹھے میٹھے مدینے کے صحرا و گلزار دیکھئے، سُنہری جالیوں کے انوار دیکھئے، جنت کی پیاری پیاری کیاری کی بہار دیکھئے۔ تاجدارِ اہلسنت حضورِ مفتی اعظم ہند سیدنا محمد مصطفیٰ رَضَا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ خدائے حَتّٰن و مَتّٰن عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کرتے ہیں۔

کچھ ایسا کر دے مرے کردگار آنکھوں میں ہمیشہ نقش رہے رُوئے یار آنکھوں میں  
انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

(سامان بخشش شریف)

پیارے روزہ دارو! آنکھ کا روزہ رکھئے اور ضرور رکھئے بلکہ آنکھ کا روزہ تو ڈبل بارہ گھنٹے، تیسوں دن اور بارہ مہینے ہونا چاہئے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ آنکھوں سے ہر گز ہر گز فلم نہ دیکھئے، ڈرامے نہ دیکھئے، نامحرم عورتوں کو نہ دیکھئے، شہوت کے ساتھ مردوں کو نہ دیکھئے کسی کا گھلا ہوا ستر نہ دیکھئے، بلکہ بلا ضرورت اپنا گھلا ہوا ستر بھی نہ دیکھئے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل کرنے والے کھیل تماشے مثلاً ریچھ اور بندر کا ناچ وغیرہ نہ دیکھئے (ان کو نچانا اور ناچ دیکھنا دونوں ناجائز ہیں) کرکٹ، کبڈی، فُٹبال، ہاکی، تاش، شطرنج، وڈیو گیمز، ٹیبل فُٹبال وغیرہ وغیرہ کھیل نہ دیکھئے۔ (جب دیکھنے کی اجازت نہیں تو کھیلنے کی اجازت کس طرح ہو سکتی ہے؟ اور ان میں بعض کھیل تو ایسے ہیں جو نیکر یا چڈی پہن کر کھیلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے گھٹنے بلکہ معاذ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ رانیں تک گھلی رہتی ہیں اور اس طرح دُوسروں کے آگے رانیں یا گھٹنے کھولے رہنا گناہ ہے اور دُوسروں کو اس طرف نظر کرنا بھی گناہ) کسی کے گھر میں بے اجازت نہ جھانکنے، کسی کا خط یا چٹھی (زُہنتِ شرعی کے بغیر) نہ دیکھئے، کسی کی ڈائری کی تحریر بھی بے اجازت شرعی نہ دیکھئے۔ اور یاد رکھئے! حدیث پاک میں ہے، ”جو اپنے بھائی کے خط کو بغیر اجازت دیکھتا ہے گویا وہ آگ میں دیکھتا ہے۔“ (مُسْتَدْرَکُ لِحَاکِم، ج ۵، ص ۳۸۴، حدیث ۷۷۷۹)

اٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گناہ کی جانب عطا کرم سے ہوا ایسی ہمیں حیا یارب!  
 کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور سنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یارب  
 دکھا دے ایک جھلک سبز سبز گنبد کی  
 بس ان کے جلووں میں آجائے پھر قضا یارب

## کان کا روزہ

کانوں کا روزہ یہ ہے کہ صرف اور صرف جائز باتیں سنیں۔ مثلاً کانوں سے تلاوت و نعت سنئے، سنتوں بھرے بیانات سنئے، اچھی بات، اذان و اقامت سنئے، سن کر جواب دیجئے، ہرگز ہرگز ڈھول، باجے اور موسیقی نہ سنئے، گانے اور نغمے اور فضول یا فحش لطیفے نہ سنئے کسی کی غیبت نہ سنئے، کسی کی چغلی نہ سنئے، کسی کے عیب ہرگز ہرگز نہ سنئے اور جب دو آدمی چھپ کر بات کریں تو کان لگا کر نہ سنئے۔ **فرمانِ مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: جو شخص کسی قوم کی باتیں کان لگا کر سنے اور وہ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ (المجم الکبیر، ج ۱۱، ص ۱۹۸)

سنیں نہ فحش کلامی نہ غیبت و چغلی تری پسند کی باتیں فقط سنا یارب  
 اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر کروں گا کیا جو تو ناراض ہو گیا یارب

رسولِ پاک اگر مسکراتے آجائیں

تو گور تیرہ میں ہو جائے چاندنا یارب

## زبان کا روزہ

زبان کا روزہ یہ ہے کہ زبان صرف اور صرف نیک و جائز باتوں کیلئے ہی حرکت میں آئے۔ مثلاً زبان سے تلاوت قرآن کیجئے، ذکر و دُود کا ورد کیجئے۔ نعت شریف پڑھئے، درس دیجئے، سنتوں بھرا بیان کیجئے، نیکی کی دعوت دیجئے، اچھی اچھی اور پیاری پیاری دینداری والی باتیں کیجئے۔ فضول ”بک بک“ سے بچتے رہئے۔ خبردار! گالی گلوچ، جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ سے زبان ناپاک نہ ہونے پائے کہ ”چچہ اگر نجاست میں ڈال دیا جائے تو دو ایک گلاس پانی سے پاک ہو جائے گا مگر زبان بے حیائی کی باتوں سے ناپاک ہو گئی تو اسے سات سمندر بھی نہیں دھو سکیں گے۔“

## زبان کی بے احتیاطی کی تباہ کاریاں

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سلطانِ دو جہان شہنشاہ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ایک دن روزہ رکھنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: ”جب تک میں تمہیں اجازت نہ دوں، تم میں سے کوئی بھی افطار نہ کرے۔“ لوگوں نے روزہ رکھا۔ جب شام ہوئی تو تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان ایک ایک کر کے حاضر خدمتِ بابرکت ہو کر عرض کرتے رہے، ”یا رسول اللہ عز و جل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میں روزے سے رہا، اب مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں روزہ کھول دوں۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُسے اجازت فرما دیتے۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی، آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میرے گھر والوں میں سے دونو جوان لڑکیاں بھی ہیں جنہوں نے روزہ رکھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں آنے سے شرماتی ہیں۔ انہیں اجازت دیجئے تاکہ وہ بھی روزہ کھول لیں، اللہ کے

محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اُن سے رُخ انور پھیر لیا، اُنہوں نے دوبارہ عرض کی۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پھر چہرہ انور پھیر لیا۔ جب تیسری بار اُنہوں نے بات دُہرائی تو غیب دان رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: ”اُن لڑکیوں نے روزہ نہیں رکھا وہ کیسی روزہ دار ہیں؟ وہ تو سارا دن لوگوں کا گوشت کھاتی رہیں! جاؤ، ان دونوں کو حُکْم دو کہ وہ اگر روزہ دار ہیں تو قے کر دیں۔“ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے پاس تشریف لائے اور انہیں فرمانِ شاہی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سُنایا۔ ان دونوں نے قے کی، تو قے سے خُون اور چھہ چھڑے نکلے۔ اُن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں واپس حاضر ہو کر صُورتحالِ عرض کی۔ مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر یہ اُن کے پیٹوں میں باقی رہتا، تو اُن دونوں کو آگ کھاتی۔“ (کیوں کہ انہوں نے غیبت کی تھی)۔ (الترغیب والترہیب، ج ۳، ص ۳۲۸، حدیث ۱۵)

ایک اور روایت میں ہے کہ جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منہ پھیرا تو وہ سامنے آئے اور عرض کی: ”یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! وہ دونوں فوت ہو چکی ہیں یا کہا کہ وہ دونوں مرنے کے قریب ہیں۔“ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حُکْم فرمایا: ”اُن دونوں کو میرے پاس لاؤ۔ وہ دونوں حاضر ہوئیں۔ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک پیالہ منگوایا اور اُن میں سے ایک کو حُکْم فرمایا، اس میں قے کرو! اُس نے خون اور پیپ کی قے کی، حتیٰ کہ پیالہ بھر گیا۔ پھر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دُوسری کو حُکْم دیا کہ تم بھی اس میں قے کرو! اُس نے بھی اسی طرح کی قے کی۔ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیدہ آمَنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا: ”ان دونوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حلال کردہ چیزوں (یعنی کھانا، پینا وغیرہ) سے تو روزہ رکھا مگر جن چیزوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (علاوہ روزے کے بھی) حرام رکھا ہے ان (حرام چیزوں) سے روزہ افطار کر ڈالا۔ ہو ایوں کہ ایک لڑکی دُوسری لڑکی کے پاس بیٹھ گئی اور دونوں مل کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں۔ (یعنی لوگوں کی غیبت کرنے لگیں) (الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۹۵، الحدیث ۸)

(مکتبہ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ منفرد رسالہ ”غیبت کی تباہ کاریاں“ پڑھیے ان شاء اللہ عزوجل غیبت جیسے گناہِ کبیرہ سے مزید بچنے کا ذہن بنے گا۔)

### علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا مکی مَدَنی مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو علمِ غیب حاصل ہے اور آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپنے غلاموں کے تمام معاملات معلوم ہو جاتے ہیں۔ جہی تو اُن لڑکیوں کے بارے میں مسجد شریف میں بیٹھے بیٹھے غیب کی خبر ارشاد فرمادی۔ اس حکایت سے یہ بھی پتا چلا کہ غیبت اور دُوسرے گناہوں کا ارتکاب کرنے سے براہِ راست اس کا اثر روزے پر بھی پڑ سکتا ہے جس کی وجہ سے روزہ کی تکلیف ناقابلِ برداشت ہو سکتی ہے۔ بہر حال روزہ ہو یا نہ ہو، زبان قابو ہی میں رکھنی چاہئے ورنہ یہ ایسے گل کھلاتی ہے کہ توبہ! اگر ان تین اُصولوں کو پیش نظر رکھ لیا جائے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑا نفع ہوگا:

﴿۱﴾ بُری بات کہنا ہر حال میں بُرا ہے۔

﴿۲﴾ فُضُول بات سے خاموشی افضل ہے۔

﴿۳﴾ اچھی بات کرنا خاموشی سے بہتر ہے۔

مری زبان پہ قفلِ مدینہ لگ جائے      فُصولِ گوئی سے بچتا رہوں سدا یا رب!  
کریں نہ تنگ خیالات بدکبھی، کردے      شُعور و فکر کو پاکیزگی عطا یا رب!

بوقتِ نزعِ سلامت رہے مرا ایماں  
مجھے نصیب ہو کلمہ ہے التجاء یا رب!

### ہاتھوں کا روزہ

ہاتھوں کا روزہ یہ ہے کہ جب بھی ہاتھ اٹھیں، صرف نیک کاموں کے لئے اٹھیں۔ مثلاً باطہارت قرآن مجید کو ہاتھ لگائیے، نیک لوگوں سے مُصافحہ کیجئے۔ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافحہ کریں اور نبی (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسند ابی یعلیٰ، ج ۳، ص ۹۵، حدیث ۲۹۵۱)

ہو سکے تو کسی یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیریے کہ ہاتھ کے نیچے چٹنے بال آئیں گے ہر بال کے عوض ایک ایک نیکی ملے گی۔ (بچہ یا بچی اُس وقت تک ہی یتیم ہیں جب تک نابالغ ہیں جو ہی بالغ ہوئے یتیم نہ رہے۔ لڑکا بارہ اور پندرہ سال کے درمیان بالغ اور لڑکی نو اور پندرہ سال کے درمیان بالغ ہوتی ہے) خبردار! کسی پر ظلماً ہاتھ نہ اٹھیں، رشوت لینے دینے کے لئے نہ اٹھیں، نہ کسی کا مال چرائیں، نہ تاش کھیلیں نہ پتنگ اڑائیں، نہ کسی نامحرم عورت سے مُصافحہ کریں۔ (بلکہ شہوت کا اندیشہ ہو تو آمرد سے بھی ہاتھ نہ ملائیں، اُس کی دل آزاری نہ ہو اس طرح حکمتِ عملی سے کتر جائیں۔)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اٹھیں      بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یا رب!

کہیں کا مجھ کو گناہوں نے اب نہیں چھوڑا      عذابِ نار سے بہرِ نبی بچا یا رب!

الہی ایک بھی نیکی نہیں ہے نامے میں

فقط ہے تیری ہی رحمت کا آسرا یا رب

### پاؤں کا روزہ

پاؤں کا روزہ یہ ہے کہ پاؤں اٹھیں تو صرف نیک کاموں کیلئے اٹھیں۔ مثلاً پاؤں چلیں تو مساجد کی طرف چلیں، مزاراتِ اولیاءِ رَحِمَہُمُ اللہ تعالیٰ کی طرف چلیں، علماء و صلحا کی زیارت کے لئے چلیں، سُنّتوں بھرے اجتماع کی طرف چلیں، نیکی کی دعوت دینے کیلئے چلیں، سُنّتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کیلئے چلیں، نیک صحبتوں کی طرف چلیں، کسی کی مدد کیلئے چلیں، کاش! مگہ مکرمہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً و مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً کی طرف چلیں، سوئے منی و عرفات و مزدلفہ چلیں، طوافِ وسعی میں چلیں۔ ہر گز ہر گز سینما گھر کی طرف نہ چلیں، ڈرامہ گاہ کی طرف نہ چلیں، بُرے دوستوں کی مجلسوں کی طرف نہ چلیں، شطرنج، لُڈو، تاش، کرکٹ، فٹ بال، وڈیو گیمز، ٹیبل فٹبال وغیرہ وغیرہ کھیل کھیلنے یا دیکھنے کی طرف نہ چلیں، کاش! پاؤں کبھی تو ایسے بھی چلیں کہ بس مدینہ ہی مدینہ لب پر ہو اور سفر بھی مدینے کا ہو۔

کریں نہ رُخِ مرے پاؤں گناہ کا یا رب!

اسی میں عمر گزر جائے یا خدا یا رب!

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم

مدینے جائیں پھر آئیں دوبارہ پھر جائیں



بقیع پاک میں مدفن نصیب ہو جائے

برائے غوث و رضا مرشدی ضیا یارب!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی حقیقی معنوں میں روزے کی برکتیں تو اُسی وقت نصیب ہوں گی، جب ہم تمام اعضاء کا بھی روزہ رکھیں گے۔ ورنہ بھوک اور پیاس کے سوا کچھ بھی حاصل نہ ہوگا جیسا کہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ عالی و قارِصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے، ”بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ اُن کو ان کے روزے سے بھوک اور پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا، اور بہت سے قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ اُن کو اُن کے قیام سے سوائے جاگنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔“

(سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۳۲۰، حدیث ۱۶۹۰)

یعنی بعض لوگ روزہ تو رکھتے ہیں مگر اپنے اعضاء کو چونکہ بُرائیوں سے نہیں بچاتے اس لئے اُن کو روزہ کی نورانیت اور اُس کی اصل رُوح سے محرومی ہی رہتی ہے۔ نیز جو لوگ خواہ مخواہ رات جاگ کر گپ شپ لگاتے ہیں۔ انہیں وقت، صحت اور آخرت کے نقصان کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

### K.E.S.C میں نوکری مل گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کی نورانیت اور روحانیت پانے اور مدنی ذہن بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ سبحن اللہ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول، سنتوں بھرے اجتماعات اور مدنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور برکتیں ہیں۔ چنانچہ اورنگی ٹاؤن (باب المدینہ کراچی) کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی نے اپنے مدنی ماحول میں آنے اور سلسلہ روزگار پانے کا واقعہ کچھ یوں بیان فرمایا: 19.6.2003 کو ایک اسلامی بھائی کے دعوت دینے پر دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی طرف رُخ ہوا مگر پابندی نہیں تھی۔ بے روزگاری کے سبب پریشانی تھی، ایک اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں مدنی قافلہ کورس کیلئے دعوتِ اسلامی کے عالمی مرکز فیضانِ مدینہ میں داخلہ لے لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی صحبتوں اور برکتوں نے مجھ کنہگار پر مدنی رنگ چڑھا دیا، اور جینے کا ڈھنگ سکھا دیا۔ مدنی قافلہ کورس پورا کرنے کے دوسرے یا تیسرے دن بعض دوستوں نے بتایا کہ K.E.S.C. کو ملازموں کی ضرورت ہے، ہم نے بھی درخواستیں جمع کروادی ہیں آپ بھی کروادیتجئے۔ میں نے عرض کی، آج کل صرف درخواستوں پر کہاں! سفارشاتوں بلکہ (رشوتوں) پر نوکریوں کی ترکیب بنتی ہے! اپنے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ بالآخر اُن کے اصرار پر میں نے ”درخواست“ جمع کروادی۔ ابتداء تحریری ٹیسٹ ہوئے پھر انٹرویو کے بعد میڈیکل ٹیسٹ کی صورت بنی۔ بے شمار اثر و رسوخ والی درخواستوں کے باوجود میں واحد ایسا تھا کہ ہر جگہ کامیاب رہا! فائنل انٹرویو میں گھروالوں نے زور دیا کہ پیٹنٹ شرٹ پہن کر جاؤ مگر میں تو عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے انگریزی لباس ترک کر چکا تھا لہذا سفید شلوار قمیص میں ہی پہنچ گیا۔ افسر نے میرا مذہبی حلیہ دیکھ کر مجھ سے بعض اسلامی معلومات کے سوالات کئے۔ جن کے میں نے باسانی جوابات دے دیئے کیوں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے یہ سب مدنی قافلہ کورس کے اندر سیکھے ہوئے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بغیر کسی سفارش و رشوت کے مجھے ملازمت مل گئی۔ ہمارے گھر والے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلہ کورس اور مدنی ماحول کی برکت دیکھ کر دنگ رہ گئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مُجَبِّ بن گئے۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں

دعوتِ اسلامی کی علاقائی مشاورت کے خادم (نگران) کی حیثیت سے اپنے علاقے میں سنتوں کے ڈنکے بجا رہا ہوں اور مدنی انعامات و مدنی قافلوں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

نوگری چاہئے، آئیے آئیے قافلے میں چلیں، قافلے میں چلو  
تنگدستی مٹے، دور آفت ہے لینے کو برکتیں، قافلے میں چلو  
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

## روزہ کی نیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزہ کیلئے بھی اُسی طرح نیت شرط ہے جس طرح کہ نماز، زکوٰۃ وغیرہ کے لئے۔ لہذا ”بے نیت روزہ اگر کوئی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن صبح صادق کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک بالکل نہ کھائے پئے تب بھی اُس کا روزہ نہ ہوگا۔

(ردُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۳۳۱)

رمضان شریف کا روزہ ہو یا نفل یا نَذْرُ مُعَيَّن کا روزہ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے کسی مخصوص دن کے روزہ کی مَنّت مانی ہو مثلاً خود سن سکے اتنی آواز سے یوں کہا ہو کہ ”مجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس سال رَبِيعُ السُّور شریف کی ہر پیر شریف کا روزہ ہے۔ تو یہ نَذْرُ مُعَيَّن ہے اور اس مَنّت کا پورا کرنا واجب ہو گیا۔ ان تینوں قسم کے روزوں کے لئے غروب آفتاب کے بعد سے لیکر ”نصف النہار شرعی“ (اسے ضحوة کبریٰ بھی کہتے ہیں) سے پہلے پہلے تک جب بھی نیت کر لیں روزہ ہو جائے گا۔ (ردُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۳۳۲)

## نصف النہار شرعی کا وقت معلوم کرنے کا طریقہ

شاید آپ کے ذہن میں یہ سوال اُبھر رہا ہوگا کہ نصف النہار شرعی کا وقت کونسا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جس دن کا نصف النہار شرعی معلوم کرنا ہو اُس دن کے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کا وقت شمار کر لیجئے اور اُس سارے وقت کے دو حصے کر لیجئے پہلا آدھا حصہ ختم ہوتے ہی ”نصف النہار شرعی“ کا وقت شروع ہو گیا۔ مثلاً آج صبح صادق ٹھیک پانچ بجے ہے اور غروب آفتاب ٹھیک چھ بجے۔ تو دونوں کے درمیان کا وقت کل تیرہ گھنٹے ہوا۔ ان کے دو حصے کریں تو دونوں میں کا ہر ایک حصہ ساڑھے چھ گھنٹے کا ہوا۔ اب صبح صادق کے پانچ بجے کے بعد والے ابتدائی ساڑھے چھ گھنٹے ساتھ ملا لیجئے۔ تو اس طرح دن کے ساڑھے گیارہ بجے ”نصف النہار شرعی“ کا وقت شروع ہو گیا۔ تو اب ان تین طرح کے روزوں کی نیت نہیں ہو سکتی۔ (ردُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۳۳۱، ملخصاً)

بیان کردہ تین قسم کے روزوں کے علاوہ دیگر جتنی بھی اقسام روزہ ہیں اُن سب کیلئے یہ لازمی ہے کہ راتوں رات یعنی غروب آفتاب کے بعد سے لیکر صبح صادق تک نیت کر لیں۔ اگر صبح صادق ہو گئی تو اب نیت نہیں ہو سکے گی۔ مثلاً قضاے روزہ رمضان، کفارے کے روزے، قضاے روزہ نفل (روزہ نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتا ہے۔ اب بے عذر شرعی توڑنا گناہ ہے۔ اگر کسی طرح سے بھی ٹوٹ گیا خواہ عذر سے ہو یا بلا عذر، اس کی قضا بہر حال واجب ہے) ”روزہ نَذْرُ غَيْرِ مُعَيَّن“ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے روزہ کی مَنّت تو مانی ہو مگر دن مخصوص نہ کیا ہو اس مَنّت کا بھی پورا کرنا واجب ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے مانی ہوئی ہر جائز مَنّت کا پورا کرنا واجب ہے۔ جب کہ زبان سے اس طرح کے الفاظ اتنی آواز سے کہے ہوں کہ خود سن سکے، مثلاً اس طرح کہا، ”مجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ایک روزہ ہے“ اب چونکہ اس میں دن مخصوص نہیں کیا کہ کونسا روزہ رکھوں گا۔ لہذا زندگی میں جب بھی مَنّت کی نیت سے روزہ رکھ لیں گے مَنّت ادا ہو جائے گی۔ مَنّت کیلئے زبان سے کہنا شرط ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ کم از کم اتنی آواز سے کہیں کہ خود سن لیں۔ مَنّت کے الفاظ اتنی آواز سے ادا تو کئے کہ خود سن لیتا مگر بہر اپن یا کسی قسم کے شور و غل وغیرہ کی وجہ سے سن نہ پایا جب بھی مَنّت ہو گئی اس کا پورا

کرنا واجب ہے) وغیرہ وغیرہ ان سب روزوں کی نیت رات میں ہی کر لینی ضروری ہے۔ (ملخص از رد المحتار، ج ۳، ص ۳۴۲)

”مجھے ماہِ رَمَضان سے پیار ہے“

کے بیس حُرُوف کی نسبت سے روزہ کی نیت کے 20 مدنی پھول

**مدینہ ۱:** ادائے روزہ رَمَضان اور نَذْرِ مُعَيَّن اور نفل کے روزوں کیلئے نیت کا وقت غروبِ آفتاب کے بعد سے ضحوٰ کُبْرٰی یعنی نصف النہارِ شرعی سے پہلے پہلے تک ہے اس پورے وقت کے دوران آپ جب بھی نیت کر لیں گے یہ روزے ہو جائیں گے۔ (رد المحتار، ج ۳، ص ۳۴۲)

**مدینہ ۲:** نیتِ دل کے ارادے کا نام ہے زبان سے کہنا شرط نہیں، مگر زبان سے کہہ لینا مُسْتَحَب ہے اگر رات میں روزہ رَمَضان کی نیت کریں تو یوں کہیں:

نَوَيْتُ أَنْ أَصُومَ غَدًا لِلَّهِ  
تَعَالَى مِنْ فَرَضِ رَمَضان.  
ترجمہ: میں نے نیت کی کہ اللہ  
عَزَّوَجَلَّ کے لئے اس رَمَضان کا  
فرض روزہ کل رکھوں گا۔

**مدینہ ۳:** اگر دن میں نیت کریں تو یوں کہیں:-

نَوَيْتُ أَنْ أَصُومَ هَذَا  
الْيَوْمَ لِلَّهِ تَعَالَى مِنْ فَرَضِ  
رَمَضان.  
ترجمہ: میں نے نیت کی کہ اللہ  
عَزَّوَجَلَّ کے لئے آج رَمَضان کا  
فرض روزہ رکھوں گا۔

(رد المحتار، ج ۳، ص ۳۴۲)

**مدینہ ۴:** عَرَبی میں نیت کے کلمات ادا کرنے اُسی وقت نیت شمار کئے جائیں گے جبکہ اُن کے معنی بھی آتے ہوں۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ زبان سے نیت کرنا خواہ کسی بھی زبان میں ہو اُسی وقت کارآمد ہوگا جبکہ اُس وقت دل میں بھی نیت مَوْجُو دہو۔ (ایضاً)

**مدینہ ۵:** نیت اپنی مادری زبان میں بھی کی جاسکتی ہے۔ مگر شرط یہی ہے کہ عَرَبی میں کریں خواہ کسی اور زبان میں۔ نیت کرتے وقت دل میں بھی ارادہ مَوْجُو دہو، ورنہ بے خیالی میں صرف زبان سے رٹے رٹائے جملے ادا کر لینے سے نیت نہ ہوگی۔ ہاں اگر بالفرض زبان سے رٹی ہوئی نیت کہہ لی مگر بعد میں نیت کیلئے مقررہ وقت کے اندر دل میں بھی نیت کر لی تو اب نیت صحیح ہے۔

(رد المحتار، ج ۳، ص ۳۴۲)

**مدینہ ۶:** اگر دن میں نیت کریں تو ضروری ہے کہ یہ نیت کریں کہ میں صُبح سے روزہ دار ہوں۔ اگر اس طرح نیت کی کہ اب سے روزہ دار ہوں صُبح سے نہیں، تو روزہ نہ ہوا۔ (الْمُجَوِّزَةُ النَّبَوِيَّة، ج ۱، ص ۱۷۵)

**مدینہ ۷:** دن میں وہ نیت کام کی ہے کہ صُبح صادق سے نیت کرتے وقت تک روزے کے خلاف کوئی اَمْر نہ پایا گیا ہو۔ البتہ اگر صُبح صادق کے بعد بھول کر کھاپی لیا یا جماع کر لیا تب بھی نیت صحیح ہو جائے گی۔ کیوں کہ بھول کر اگر کوئی ڈٹ کر بھی کھاپی لے تو اس سے روزہ نہیں جاتا۔ (ملخص از رد المحتار، ج ۳، ص ۳۶۷)

**مدینہ ۸:** آپ نے اگریوں نیت کی کہ ”کل کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو روزہ ہے“۔ یہ نیت صحیح نہیں۔ بہر حال آپ روزہ دار نہ ہوئے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۹۵)

**مدینہ ۹:** ماہِ رَمَضان کے دن میں نہ روزہ کی نیت کی نہ ہی یہ کہ ”روزہ نہیں“ اگرچہ معلوم ہے کہ یہ رَمَضان المبارک کا مہینہ ہے تو روزہ نہ ہوگا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۹۵)

**مدینہ ۱۰:** غروبِ آفتاب کے بعد سے لیکر رات کے کسی وقت میں بھی نیت کی پھر اس کے بعد رات ہی میں کھایا پیا تو نیت نہ ٹوٹی، وہی پہلی ہی کافی ہے پھر سے نیت کرنا ضروری نہیں۔ (الْجَوَاهِرُ النُّبَرِیَّة، ج ۱، ص ۱۷۵)

**مدینہ ۱۱:** آپ نے اگر رات میں روزہ کی نیت تو کی مگر پھر راتوں رات پکا ارادہ کر ڈالا کہ ”روزہ نہیں رکھوں گا“۔ تو اب وہ آپ کی، کی ہوئی نیت جاتی رہی۔ اگر نئی نیت نہ کی اور دن بھر روزہ داروں کی طرح بھوکے پیاسے رہے تب بھی روزہ نہ ہوا۔

(درمختار مع رد المحتار، ج ۳، ص ۳۴۵)

**مدینہ ۱۲:** دورانِ نماز کلام (بات چیت) کی نیت تو کی مگر بات نہیں کی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ اسی طرح روزے کے دوران توڑنے کی صرف نیت کر لینے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک توڑنے والی کوئی چیز نہ کرے۔ (الْجَوَاهِرُ النُّبَرِیَّة، ج ۱، ص ۱۷۵)

یعنی صرف یہ نیت کر لی بس اب میں روزہ توڑ ڈالتا ہوں تو اس طرح اُس وقت تک روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک حلق کے نیچے کوئی چیز نہ اُتاریں گے یا کوئی ایسا فعل نہ کر گزریں گے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو۔

**مدینہ ۱۳:** سَحَرِ کھانا بھی نیت ہی ہے۔ خواہ ماہِ رَمَضان کے روزے کیلئے ہو یا کسی اور روزے کیلئے مگر جب سَحَرِ کھاتے وقت یہ ارادہ ہے کہ صُبح کو روزہ نہ رکھوں گا تو یہ سَحَرِ کھانا نیت نہیں۔ (الْجَوَاهِرُ النُّبَرِیَّة، ج ۱، ص ۱۷۶)

**مدینہ ۱۴:** رَمَضان المبارک کے ہر روزے کے لئے نئی نیت ضروری ہے۔ پہلی تاریخ یا کسی بھی اور تاریخ میں اگر پورے ماہِ رَمَضان کے روزے کی نیت کر بھی لی تو یہ نیت صرف اُسی ایک دن کے حق میں ہے، باقی دنوں کیلئے نہیں۔ (ایضاً، ص ۱۶۷)

**مدینہ ۱۵:** ادائے رَمَضان اور نَذْرِ مُعِین اور نَفْل کے علاوہ باقی روزے مثلاً قضاے رَمَضان اور نَذْرِ غَیر مُعِین اور نَفْل کی قضاء (یعنی نفلی روزہ رکھ کر توڑ دیا تھا اُس کی قضاء) اور نَذْرِ مُعِین کی قضاء اور کفارے کا روزہ اور تَمَتُّع (حج کی تین قسمیں ہیں (۱) قرآن، (۲) تَمَتُّع (۳) افراد۔ قرآن اور تَمَتُّع والے پر حج ادا کرنے کے بعد بطور شکرانہ حج کی قربانی کرنا واجب ہے جب کہ افراد والے کیلئے مستحب۔ اگر قرآن اور تَمَتُّع والے بہت زیادہ مسکین اور محتاج ہیں مگر قرآن اور تَمَتُّع کی نیت کر لی ہے اور اب ان کے پاس نہ کوئی قربانی کے لائق کوئی جانور ہے نہ رقم نہ ہی کوئی ایسا سامان وغیرہ ہے جسے فروخت کر کے قربانی کا انتظام کر سکیں تو اب قربانی کے بدلے ان پر دس روزے واجب ہوں گے۔ تین روزے حج کے مہینوں میں یعنی کیم شَوَّالِ الْمُکْرَم سے نو ذی الْحِجَّة الحَرَام تک احرام باندھنے کے بعد اس بیچ میں جب چاہیں رکھ لیں۔ ترتیب وار رکھنا ضروری نہیں۔ ناغہ کر کے بھی رکھ سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ سات، آٹھ اور نو ذی الْحِجَّة الحَرَام کو رکھیں اور پھر تیرہ ذی الْحِجَّة الحَرَام کے بعد بقیہ سات روزے جب چاہیں رکھ سکتے ہیں بہتر یہ ہے کہ گھر جا کر رکھیں۔) روزہ ان سب میں عینِ چمکتے وقت صُبح صادق یا رات میں نیت کرنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ جو روزہ رکھنا ہے خاص اُسی مخصوص روزے کی نیت کریں۔ اگر ان روزوں کی نیت دن میں (یعنی صُبح صادق سے لیکر صَحْوہٗ کُبْرٰی سے پہلے پہلے) کی تو نفل ہوئے پھر بھی ان کا پورا کرنا ضروری ہے۔ توڑیں گے تو قضاء واجب ہوگی۔ اگرچہ یہ بات آپ کے علم میں ہو کہ میں جو روزہ رکھنا چاہتا تھا یہ وہ روزہ نہیں ہے بلکہ نفل ہی ہے۔ (دُرِّمُخْتَارِ مَعَهُ رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۳۴۴)

**مدینہ ۱۶:** آپ نے یہ گمان کر کے روزہ رکھا کہ میرے ذمے روزے کی قضاء ہے، اب رکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ گمان غلط تھا۔ اگر فوراً توڑ دیں تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ بہتر یہی ہے کہ پورا کر لیں۔ اگر معلوم ہونے کے فوراً بعد نہ توڑا تو اب لازم ہو گیا اسے نہیں توڑ سکتے اگر توڑیں گے تو قضاء واجب ہے۔ (ردُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۳۴۶)

**مدینہ ۱۷:** رات میں آپ نے قضاء روزے کی نیت کی، اگر اب صبح شروع ہو جانے کے بعد اسے نفل کرنا چاہتے ہیں تو نہیں کر سکتے۔ (ایضاً، ص ۳۴۵)

**مدینہ ۱۸:** دورانِ نماز بھی اگر روزے کی نیت کی تو یہ نیت صحیح ہے۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ردُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۳۴۵)

**مدینہ ۱۹:** کئی روزے قضاء ہوں تو نیت میں یہ ہونا چاہیے کہ اُس رمضان کے پہلے روزے کی قضاء، دوسرے کی قضاء اور اگر کچھ اس سال کے قضاء ہو گئے کچھ پچھلے سال کے باقی ہیں تو یہ نیت ہونی چاہئے کہ اس رمضان کی قضاء اور اُس رمضان کی قضاء اور اگر دن کو مُعَيَّن نہ کیا، جب بھی ہو جائیں گے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۹۶)

**مدینہ ۲۰:** معاذ اللہ عزَّوَجَلَّ آپ نے رمضان کا روزہ قصداً (یعنی جان بوجھ کر) توڑ ڈالا تھا تو آپ پر اس روزہ کی قضاء بھی ہے اور (اگر کفارے کی شرائط پائی گئیں تو) ساٹھ روزے کفارے کے بھی۔ اب آپ نے اُسٹھ روزے رکھ لئے قضا کا دن مُعَيَّن نہ کیا تو اس میں قضا اور کفارہ دونوں ادا ہو گئے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۹۶)

### داڑھی والی بچی

روزہ اور دیگر اعمال کی نیتیں سیکھنے کا جذبہ بیدار کرنے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھر اسفر کیجئے اور دونوں جہاں کی برکتیں حاصل کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مدنی قافلے کی ایک خوشگوار و خوشبودار مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ رنچھوڑ لائن (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ایک بار عاشقانِ رسول کے تین دن کے مدنی قافلے میں تقریباً 26 سالہ ایک اسلامی بھائی بھی شریک سفر تھے، وہ دُعاء میں بہت زیادہ گریہ و زاری کرتے تھے۔ استفسار پر بتایا کہ میری ایک ہی مدنی مٹی ہے اور اُس کے چہرے پر داڑھی کے بال اُگنے شروع ہو گئے ہیں! اس کی وجہ سے مجھے سخت تشویش ہے، ایکسرے اور ٹیسٹ وغیرہ سے سبب سامنے نہیں آ رہا اور کوئی بھی علاج کارگر نہیں ہو پا رہا۔ ان کی درخواست پر شرکائے مدنی قافلہ نے ان کی مدنی مٹی کیلئے دُعاء کی۔ سفر مکمل ہو جانے کے بعد جب دوسرے دن اُس دُھیارے اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مسرت سے جھومتے ہوئے یہ خوشخبری سنائی کہ بچی کی امی نے بتایا کہ آپ کے مدنی قافلے میں سفر پر روانہ ہونے کے دوسرے ہی دن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزَّوَجَلَّ حیرت انگیز طور پر مدنی مٹی کے چہرے سے بال ایسے غائب ہوئے ہیں جیسے کبھی تھے ہی نہیں!

ہو گا لُطْفِ خدَا، آؤ بھائی دُعا  
غم سے روتے ہوئے، جان کھوتے ہوئے  
مل کے سارے کریں، قافلے میں چلو  
مرحبا! ہنس پڑیں!، قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!  
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



## ”حضرت سیدنا علی اصغر“

کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے دودھ پیتے بچوں کیلئے 16 مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلے کی بَرکتوں کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں۔ بچوں کو امراض سے بچانے کیلئے شروع میں کی جانے والی احتیاطی تدابیر کافی سودمند ہو سکتی ہیں اس ضمن میں 16 مَدَنی پھول ملاحظہ فرمائیے:

﴿1﴾ بچہ یا بچی کے پیدا ہونے کے فوراً بعد **بابر** سات بار (اول آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر اگر بچے کو دم کر دیا جائے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بالغ ہونے تک آفتوں سے حفاظت میں رہے گا۔

﴿2﴾ پیدائش کے بعد بچے کو پہلے نمک ملے ہوئے نیم گرم پانی سے نہلائے پھر سادہ پانی سے غُسل دیجئے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بچہ پھوڑے پھنسی کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

﴿3﴾ نمک ملے ہوئے پانی سے بچوں کو کچھ دنوں تک نہلاتے رہئے کہ یہ بچوں کی تند رُستی کیلئے بے حد مفید ہے۔ اور نیز

﴿4﴾ نہلانے کے بعد بدن پر سرسوں کے تیل کی مالش بچوں کی صحت کے لیے اکسیر ہے۔

﴿5﴾ بچوں کو دودھ پلانے سے پہلے روزانہ دو تین مرتبہ ایک انگلی شہد چٹا دینا کافی فائدہ مند ہے۔

﴿6﴾ خواہ جھولے میں جھلائیں یا بچھونے پر سلائیں یا گود میں کھلائیں ہر حال میں بچوں کا سر اُونچا رکھئے سر نیچا اور پاؤں اُونچے نہ ہونے دیجئے کہ نقصان دہ ہے۔

﴿7﴾ ولادت کے بعد بہت تیز روشنی والی جگہ میں رکھنے سے بچے کی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے۔

﴿8﴾ جب بچے کے مُسوڑھے سخت ہو جائیں اور دانت نکلتے معلوم ہوں تو مُسوڑھوں پر مرغ کی چربی ملا کریں اور

﴿9﴾ روزانہ ایک دو مرتبہ مُسوڑھوں پر شہد ملا کریں اور بچے کے سر اور گردن پر تیل کی مالش کرنا مفید ہے۔

﴿10﴾ جب دودھ چھڑانے کا وقت آئے اور بچہ کھانے لگے تو خبردار! خبردار! اس کو کوئی سخت چیز نہ چبانے دیجئے، بہت ہی نرم اور جلد ہضم ہونے والی غذائیں کھلائیے۔

﴿11﴾ گائے یا بکری کا دودھ بھی پلاتے رہئے۔

﴿12﴾ حسبِ حیثیت بچوں کو اس عمر میں اچھی خوراک دیجئے کہ اس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آجائے گی وہ اگر بچہ زندہ رہا تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام عمر کام آئے گی۔

﴿13﴾ بچوں کو بار بار غذا نہیں دینی چاہئے۔ جب تک ایک غذا ہضم نہ ہو جائے دوسری غذا ہرگز مت دیجئے۔

﴿14﴾ ٹافیاں، مٹھائی اور کھٹائی کی عادت سے بچانا بہت بہت ضروری ہے کہ یہ چیزیں بچوں کی صحت کے لیے بہت ہی نقصان دہ ہیں۔

﴿15﴾ بچوں کو سوکھے میوے اور تازہ پھل کھلانا بہت ہی اچھا ہے۔

﴿16﴾ ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جائے بہتر ہے تکلیف بھی کم ہوتی اور زخم بھی جلدی بھر جاتا ہے۔

## زچہ وبچہ کی حفاظت کا روحانی نسخہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کسی کاغذ پر 55 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) حسب ضرورت تعویذ کی طرح تہ کر کے موم جامہ یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے یا ریگزیں یا چمڑے میں سی کر حاملہ گلے میں پہن یا بازو میں باندھ لے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ حَمَل کی بھی حفاظت اور بچہ بھی بلاؤ آفت سے سلامت رہے۔ اگر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ 55 بار (اول و آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور پیدا ہوتے ہی بچہ کے منہ پر لگا دیں تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بچہ ذہین ہوگا اور بچوں کو ہونے والی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر یہی پڑھ کر زیت (یعنی زیتون شریف کے تیل) پر دم کر کے بچے کے جسم پر نرمی کے ساتھ مل دیا جائے تو بے حد مفید ہے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ کیڑے مکوڑے اور دیگر موزی جانور بچے سے دُور رہیں گے۔ اس طرح کا پڑھا ہوا زیت بڑوں کے جسمانی دردوں میں مالش کیلئے بھی نہایت کارآمد ہے۔

## سحری کرنا سنت ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کروڑ ہا کروڑ احسان کہ اُس نے ہمیں روزہ جیسی عظیم الشان نعمت عطا فرمائی اور ساتھ ہی قوت کیلئے سَحَری کی نہ صرف اجازت مرحمت فرمائی، بلکہ اس میں ہمارے لئے ڈھیروں ثواب بھی رکھ دیا۔ ہمارے پیارے آقا، مَدَنی مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اگرچہ کھانے، پینے کے ہماری طرح محتاج نہیں۔ تاہم ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہم غلاموں کی خاطر سَحَری فرمایا کرتے تاکہ مَحَبَّتِ والے غلام اپنے محسن آقا، شاہِ خیرِ الا نام صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سُنَّتِ سمجھ کر سَحَری کر لیا کریں۔ یوں انہیں دن کے وقت روزہ میں قوت کے ساتھ ساتھ سُنَّتِ پر عمل کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے۔

بعض اسلامی بھائیوں کو دیکھا گیا ہے کہ کبھی سَحَری کرنے سے رہ جاتے ہیں تو فخریہ باتیں بناتے ہیں اور یوں کہتے سنائی دیتے ہیں، ہم نے تو سَحَری کے بغیر ہی روزہ رکھ لیا ہے۔ مگر مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیوانو! سَحَری کے بغیر روزہ رکھنا کوئی کمال تو نہیں جس پر فخر کیا جا رہا ہے۔ بلکہ سَحَری کی سُنَّتِ چھوٹے پرند امت ہونی چاہیئے، افسوس کرنا چاہیئے کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ایک عظیم سُنَّتِ چھوٹ گئی۔

## ہزار سال کی عبادت سے بہتر

حضرت سیدنا شیخ شرف الدین المعروف بابا بلبل شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے مجھے اپنی رحمت سے اتنی طاقت بخشی ہے کہ میں بغیر کھائے پئے اور بغیر ساز و سامان کے اپنی زندگی گزار سکتا ہوں۔ مگر چونکہ یہ امور مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سُنَّتِ نہیں ہیں، اس لئے میں ان سے بچتا ہوں، میرے نزدیک سُنَّتِ کی پیروی ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔“

بہر حال تمام تر اعمال کا حسن و جمال اتباعِ سُنَّتِ محبوبِ ربِّ ذُو الْجَلَالِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہی میں پنہاں ہے۔

## سونے کے بعد سحری کی اجازت نہ تھی

ابتداءً رات کو اٹھ کر سَحَری کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ روزہ رکھنے والے کو غروبِ آفتاب کے بعد صرف اُس وقت تک کھانے پینے کی اجازت تھی جب تک وہ سونہ جائے۔ اگر سو گیا تو اب بیدار ہو کر کھانا پینا ممنوع تھا۔ مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے بندوں پر احسانِ عظیم فرماتے ہوئے سَحَری کی اجازت مرحمت فرمادی اور اس کا سبب یوں ہوا جیسا کہ خَزَائِنُ الْعُرْفَانِ میں صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی نقل کرتے ہیں:

## سَحَری کی اجازت کی حکایت

حضرت سید ناصر مہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما محنتی شخص تھے۔ ایک دن بحالتِ روزہ اپنی زمین میں دن بھر کام کر کے شام کو گھر آئے۔ اپنی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کھانا طلب کیا، وہ پکانے میں مصروف ہوئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھکے ہوئے تھے، آنکھ لگ گئی۔ کھانا تیار کر کے جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جگایا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانے سے انکار کر دیا۔ کیوں کہ اُن دنوں (غروبِ آفتاب کے بعد) سو جانے والے کیلئے کھانا پینا ممنوع ہو جاتا تھا۔ چنانچہ کھائے پیئے بغیر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرے دن بھی روزہ رکھ لیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمزوری کے سبب بے ہوش ہو گئے (تفسیر الخازن، ج ۱، ص ۱۲۶) تو ان کے حق میں یہ آیت مُقَدَّسہ نازل ہوئی:-

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ  
الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ  
مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى  
الْأَيْلِ ۚ

ترجمہ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیو یہاں  
تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سپیدی  
کا دُورِ سیاہی کے دُورے سے پو پھٹ کر  
۔ پھر رات آنے تک روزے پورے کرو۔

(پ ۲، البقرہ ۱۸۷)

اس آیت مُقَدَّسہ میں رات کو سیاہ دُورے سے اور صبح صادق کو سفید دُورے سے تشبیہ (تش۔ پی۔ ہ) دی گئی۔ معنی یہ ہیں کہ تمہارے لئے رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی راتوں میں کھانا پینا مباح (یعنی جائز) قرار دے دیا گیا ہے۔  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ کا اذانِ فَجْر سے کوئی تعلق نہیں یعنی فجر کی اذان کے دوران کھانے پینے کا کوئی بَوازِ ہی نہیں۔ اذان ہو یا نہ ہو، آپ تک آواز پہنچے یا نہ پہنچے صبح صادق ہوتے ہی آپ کو کھانا پینا بالکل ہی بند کرنا ہوگا۔

”سَحَری سنت ہے“

کے نوخُوف کی نسبت سے سَحَری کے مُتَعَلِّق

9 فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مدینہ ۱: سَحَری کھایا کرو کیوں کہ سَحَری میں بَرکت ہے۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۳۳، حدیث ۱۹۲۳)

مدینہ ۲: ہمارے اور اہل کتاب کے درمیان سَحَری کھانے کا فرق ہے۔ (صحیح مسلم، ص ۵۵۲، حدیث ۱۰۹۶)

مدینہ ۳: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے فرشتے سَحَری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، ج ۵، ص ۱۹۴، حدیث ۳۲۵۸)

مدینہ ۴: نبی کریم، رؤف رحیم، محبوب ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے ساتھ جب کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کو سَحَری کھانے کیلئے بلا تے تو ارشاد فرماتے، ”آؤ بَرکت کا کھانا کھا لو۔“ (سنن ابوداؤد، ج ۲، ص ۴۲۲، حدیث ۲۳۴۴)

مدینہ ۵: روزہ رکھنے کیلئے سَحَری کھا کر قُوت حاصل کرو اور دن (یعنی دوپہر) کے وقت آرام (یعنی قیلوٰہ) کر کے رات کی عبادت

کیلئے طاقت حاصل کرو۔ (سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۳۲۱، حدیث ۱۶۹۳)

**مدینہ ۶: سَحَری بَرکت کی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمائی ہے، اس کو مت چھوڑنا۔**

(السُّنَنِ الْكُبْرَى لِلنَّسَائِي، ج ۲، ص ۷۹، حدیث ۲۴۷۲)

**مدینہ ۷:** تین آدمی جتنا بھی کھالیں اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُن سے کوئی حساب نہ ہوگا بشرطیکہ کھانا حلال ہو

(۱) روزہ دار افطار کے وقت۔

(۲) سَحَری کھانے والے۔

(۳) مجاہد جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راستہ میں سَرحدِ اسلام کی حفاظت کرے۔ (الْاَثَرُ غَيْبٌ وَالتَّرْهِيْبُ، ج ۲، ص ۹۰، حدیث ۹)

**مدینہ ۸:** سَحَری پوری کی پوری بَرکت ہے پس تم نہ چھوڑو چاہے یہی ہو کہ تم پانی کا ایک گھونٹ پی لو۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ

اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں سَحَری کرنے والوں پر۔ (مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد، ج ۴، ص ۸۸، حدیث ۱۱۳۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے چین دلوں کے چین، رحمتِ دارین، تاجدارِ حرمین، سرورِ کونین، نانائے حَسَنین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اِن تمام فرائض سے ہمیں یہی دَرْس ملتا ہے کہ سَحَری ہمارے لئے ایک عظیم نعمت ہے جس سے بے شمار جسمانی اور روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اسی لئے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے مُبَارَک ناشتہ کہا ہے۔ جیسا کہ

**مدینہ ۹:** حضرت سَیِّدِ نَاعِرِ بَاضِ بْنِ سَارِيہ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دَفْعہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں رَسُولُ اللّٰهِ

عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ سَحَری کھانے کیلئے بلایا اور فرمایا، ”اَوْ مُبَارَک ناشتہ کیلئے۔“

(سُنَنِ ابوداؤد، ج ۲، ص ۴۲۲، حدیث ۲۳۴۴)

## کیا روزے کیلئے سَحَری شرط ہے؟

کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو جائے کہ سَحَری روزہ کیلئے شرط ہے۔ ایسا نہیں سَحَری کے بغیر بھی روزہ ہو سکتا ہے۔ مگر جان بوجھ کر سَحَری نہ کرنا مناسب نہیں کہ ایک عظیم سُنّت سے محرومی ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ سَحَری میں خُوب دُٹ کر کھانا ہی ضروری نہیں۔ چند کھجوریں اور پانی ہی اگر بہ نیتِ سَحَری استعمال کر لیں جب بھی کافی ہے بلکہ کھجور اور پانی سے تو سَحَری کرنا سُنّت بھی ہے جیسا کہ

## کھجور اور پانی سے سَحَری کرنا سنت ہے

حضرت سَیِّدُ نَاسِ بْنِ مَالِک رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلوب و سینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سَحَری کے وقت مجھ سے فرماتے: ”میرا روزہ رکھنے کا ارادہ ہے مجھے کچھ کھلاؤ۔ تو میں کچھ کھجوریں اور ایک برتن میں پانی پیش کرتا۔“ (السُّنَنِ الْكُبْرَى لِلنَّسَائِي، ج ۲، ص ۸۰، حدیث ۲۴۷۷)

## کھجور بہترین سَحَری ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ روزہ دار کیلئے ایک تو سَحَری کرنا بذاتِ خود سُنّت ہے اور کھجور اور پانی سے سَحَری کرنا دوسری سُنّت بلکہ کھجور سے سَحَری کرنے کی تو ہمارے آقا و مولیٰ، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ترغیب بھی دلائی ہے۔ چنانچہ سَیِّدُ نَاسِ بْنِ یزید رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لیب، عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”نِعْمَ السَّحُورُ التَّمْرُ۔“ یعنی کھجور بہترین سَحَری ہے۔ (الْاَثَرُ غَيْبٌ وَالتَّرْهِيْبُ،

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا، **نِعْمَ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ التَّمَرُ**۔ ”یعنی کھجور مومن کی بہترین سحری ہے۔“

(سنن ابوداؤد، ج ۲، ص ۴۳۳، حدیث ۲۳۴۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھجور اور پانی کا جمع کرنا بھی سحری کے لئے شرط نہیں صرف تھوڑا سا پانی بھی اگر بہ نیت سحری پی لیا جائے تو اس سے بھی سحری کی سنت ادا ہو جائے گی۔

## سحری کا وقت کب ہوتا ہے؟

عربی کی مشہور کتاب لغت ”قاموس“ میں ہے کہ سحر اُس کھانے کو کہتے ہیں جو صبح کے وقت کھایا جائے۔“ خفیوں کے زبردست پیشوا حضرت علامہ مولینا المعروف ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں، ”بعضوں کے نزدیک سحری کا وقت آدھی رات سے شروع ہو جاتا ہے۔“ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ج ۴، ص ۷۷)

سحری میں تاخیر افضل ہے جیسا کہ حدیث مبارک میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”تین چیزوں کو اللہ عز و جل محبوب رکھتا ہے (۱) افطار میں جلدی اور

(۲) سحری میں تاخیر اور

(۳) نماز (کے قیام) میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔“ (الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۹۱، حدیث ۴)

## سحری میں تاخیر سے کونسا وقت مراد ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سحری میں تاخیر کرنا مُستحب ہے اور دیر سے سحری کرنے میں زیادہ ثواب ملتا ہے۔ مگر اتنی تاخیر بھی نہ کی جائے کہ صبح صادق کا شبہ ہونے لگے! یہاں ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ”تاخیر“ سے مراد کونسا وقت ہے؟ مُفسر شہیر حکیم الأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ”تفسیر نعیمی“ میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد رات کا چھٹا حصہ ہے۔ پھر سوال ذہن میں اُبھرا کہ رات کا چھٹا حصہ کیسے معلوم کیا جائے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ غروب آفتاب سے لیکر صبح صادق تک رات کہلاتی ہے۔ مثلاً کسی دن سات بجے شام کو سورج غروب ہوا اور پھر چار بجے صبح صادق ہوئی۔ اس طرح غروب آفتاب سے لیکر صبح صادق تک جو نو گھنٹے کا وقفہ گزرا وہ رات کہلایا۔ اب رات کے ان نو گھنٹوں کے برابر برابر چھ حصے کر دیجئے۔ ہر حصہ ڈیڑھ گھنٹے کا ہوا اب رات کے آخری ڈیڑھ گھنٹے (یعنی اڑھائی بجے تا چار بجے) کے دوران صبح صادق سے پہلے پہلے جب بھی سحری کی، وہ تاخیر سے کرنا ہوا۔ سحری و افطار کا وقت عموماً روزانہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ بیان کئے ہوئے طریقے کے مطابق جب بھی چاہیں رات کا چھٹا حصہ نکال سکتے ہیں اگر رات سحری کر لی اور روزہ کی نیت بھی کر لی۔ بلکہ عوامی اصطلاح میں ”روزہ بند“ بھی کر لیا پھر بھی بقیہ رات میں جب چاہیں کھا پی سکتے ہیں۔ نئی نیت کی حاجت نہیں۔

## اذان فجر نماز کیلئے ہے نہ کہ روزہ بند کرنے کیلئے

سحری میں اتنی تاخیر بھی نہ کر دیں کہ صبح صادق کا شک ہونے لگے۔ بلکہ کہ بعض لوگ تو صبح صادق کے بعد فجر کی اذانیں ہو رہی ہوتی ہیں مگر کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ اور کان لگا کر سنتے ہیں کہ ابھی فلاں مسجد کی اذان ختم نہیں ہوئی یا وہ سنو! دُور سے اذان کی آواز آرہی



ہے! اور یوں کچھ نہ کچھ کھالیتے ہیں۔ اگر کھاتے نہیں تو پانی پی کر اپنی اصطلاح میں ”روزہ بند“ ضرور کرتے ہیں۔ آہ! اس طرح ”روزہ بند“ تو کیا کریں گے روزے کو بالکل ہی ”کھلا“ چھوڑ دیتے ہیں اور یوں ان کا روزہ ہوتا ہی نہیں اور سارا دن بھوک پیاس کے سوا کچھ ہاتھ آتا ہی نہیں۔ ”روزہ بند“ کرنے کا تعلق اذان فجر سے نہیں۔ صبح صادق سے پہلے پہلے کھانا پینا بند کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ آیت مُقَدَّسہ کے تحت گُزرا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر مسلمان کو عَقْلِ سَلِیم عطا فرمائے اور صحیح اوقات کی معلومات کر کے روزہ نماز وغیرہ عبادات صحیح صحیح بجالانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ **امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم**

## کھانا پینا بند کر دیجئے

آج کل علمِ دین سے دُوری کے سبب عام طور پر لوگوں کا یہی معمول دیکھا گیا ہے کہ وہ اذان یا سائرن ہی پر **سحری** و افطار کا دارو مدار رکھتے ہیں۔ بلکہ بعض تو اذان فجر کے دوران ہی ”روزہ بند“ کرتے ہیں۔ اس عام غلطی کو دُور کرنے کیلئے کیا ہی اچھا ہو کہ رَمَضان المبارک میں روزانہ صبح صادق سے تین منٹ پہلے ہر مسجد میں بلند آواز سے

**صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد**

کہنے کے بعد اس طرح تین بار اعلان کر دیا جائے، ”روزہ رکھنے والو! آج **سحری** کا آخری وقت (مثلاً) چار بج کر بارہ منٹ ہے۔ وقت ختم ہو رہا ہے، فوراً کھانا پینا بند کر دیجئے۔ اذان کا ہر گز انتظار نہ فرمائیے، اذان **سحری** کا وقت ختم ہو جانے کے بعد نماز فجر کے لئے دی جاتی ہے۔“ ہر ایک کو یہ بات ذہن نشین کرنی ضروری ہے کہ اذان **فجر** لازمی طور پر صبح صادق کے بعد ہی ہوتی ہے اور وہ ”روزہ بند“ کرنے کیلئے نہیں بلکہ صرف **نماز فجر** کیلئے دی جاتی ہے۔

**صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد**

## مدنی قافلے کی نیت کرتے ہی مشکل آسان ہو گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر فرماتے رہئے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ آپ کی ذوق افزائی کیلئے مدنی قافلے کی ایک بہار گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ لائنڈھی (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان بالتصرف عرض کرتا ہوں: میرے بڑے بڑے بھائی کی شادی کے دن قریب آ رہے تھے، اخراجات کا انتظام نہیں تھا، مجھے سخت تشویش تھی، قرض لینے کا ذہن بھی نہیں بن رہا تھا کہ ادا کرنے میں تاخیر کی صورت میں میری جان سے پیاری مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے نام پر بٹا لگ سکتا ہے۔ ایک دن انتہائی پریشانی کے عالم میں نمازِ ظہر ادا کی اور دل ہی دل میں نیت کی کہ اگر رقم کا انتظام ہو گیا تو مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کروں گا۔ نماز سے فراغت کے بعد ابھی نمازیوں سے ملاقات اور انفرادی کوشش میں مصروف تھا کہ امام صاحب جو رشتے میں میرے تایا جان ہیں اور میری پریشانی سے واقف بھی۔ انہوں نے مجھے بلایا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بغیر سوال کے خود ہی رقم دینے کا وعدہ فرمالیا۔ میں دوسرے ہی دن مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کی نیت کی بَرَکت سے میری الجھن دُور ہو گئی۔ تاریخ طے ہوتے وقت ہم بارِ قرض تلے دبے ہوئے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بڑے بھائی جان کی شادی بھی ہو گئی اور قرض بھی اُتر گیا۔

قلب بھی شاد ہو، گھر بھی آباد ہو  
شادیاں بھی رچیں، قافلے میں چلو  
قرض اتر جائے گا، زخم بھر جائیگا  
سب بلائیں ٹلیں، قافلے میں چلو  
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ !  
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! چھوٹے بھائی کی مدنی قافلے میں سفر کی نیت کی برکت سے ادائے قرض کا انتظام، رقم کا اہتمام اور بڑے بھائی کی شادی والا کام ہو گیا۔

## قرض سے نجات کا عمل

ہر نماز کے بعد سات بار سورۃ قُریش (اول آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر دعاء مانگئے۔ پہاڑ جتنا قرض ہوگا تب بھی اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ادا ہو جائے گا۔ عمل تا حصول مُراد جاری رکھئے۔

## قرضہ اتارنے کا وظیفہ

اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

(ترجمہ: یا اللہ عزوجل مجھے حلال رزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل و کرم سے اپنے سوا غیروں سے بے نیاز کر دے) تا حصول مُراد ہر نماز کے بعد 11، 11 بار اور صبح و شام 100، 100 بار روزانہ (اول و آخر ایک ایک بار دُرود شریف) پڑھئے۔ مروی ہوا کہ ایک مکاتب (مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس نے اپنے آقا سے مال کی ادائیگی کے بدلے آزادی کا معاہدہ کیا ہوا ہو۔) (المختصر القدوری، کتاب المکاتب، ص 376) نے حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں عرض کی: ”میں اپنی کتابت (یعنی آزادی کی قیمت) ادا کرنے سے عاجز ہوں میری مدد فرمائیے۔“ آپ کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ”میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جو رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے سکھائے ہیں، اگر تم پر جبکہ صیر (صیر ایک پہاڑ کا نام ہے۔) (الہدایہ، ج 3، ص 61)

جتنا دین (یعنی قرض) ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے ادا کر دے گا، تم یوں کہا کرو، ”اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ“ (ترجمہ: یا اللہ عزوجل مجھے حلال رزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل و کرم سے اپنے سوا غیروں سے بے نیاز کر دے)۔“ (جامع ترمذی، ج 5، ص 329، حدیث 3572)

**مَدَنی التجاء:** عمل شروع کرنے سے قبل حُضُو رِغُوْثِ اعْظَمِ عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَكْرَم کے ایصالِ ثواب کیلئے کم از کم گیارہ روپے کی نیاز اور کام ہو جانے کی صورت میں کم از کم پچیس روپے کی نیاز امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایصالِ ثواب کیلئے تقسیم کیجئے۔ (مذکورہ رقم کی دینی کتابیں بھی تقسیم کی جاسکتی ہیں)

**صبح و شام کی تعریف:** آدھی رات کے بعد سے لیکر سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صُبح اور ابتداء وقتِ ظہر سے غروبِ آفتاب تک شام کہلاتی ہے۔

**مَدَنی مشورہ:** پریشان حال اسلامی بھائی کو چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھر سفر کر کے وہاں دعاء مانگے، اگر خود مجبور ہے مثلاً اسلامی بہن ہے تو اپنے گھر میں سے کسی اور کو سفر پر بھجوائے۔

## افطار کا بیان

جب غروب آفتاب کا یقین ہو جائے، افطار کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ نہ سائرن کا انتظار کیجئے، نہ اذان کا۔ فوراً کوئی چیز کھایا پی لیجئے مگر کھجور یا چھو ہارہ یا پانی سے افطار کرنا سنت ہے۔ کھجور کھا کر یا پانی پی لینے کے بعد یہ دُعاء پڑھئے:

## افطار کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اَمِنْتُ وَعَلِیْکَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔  
ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے روزہ افطار کیا۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۰)

(افطار کی دُعاء عموماً قبل از افطار پڑھنے کا رواج ہے مگر امام اہلسنت مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۳۱“ میں اپنی تحقیق یہی پیش کی ہے کہ دُعاء افطار کے بعد پڑھی جائے)

## افطار کیلئے اذان شرط نہیں

افطار کیلئے اذان شرط نہیں۔ ورنہ اُن علاقوں میں روزہ کیسے گھلے گا جہاں مساجد ہی نہیں یا اذان کی آواز نہیں آتی۔ بہر حال مغرب کی اذان نماز مغرب کیلئے ہوتی ہے۔ جہاں مساجد ہوں وہاں کاش یہ طریق کار رائج ہو جائے کہ جیسے ہی آفتاب غروب ہونے کا یقین ہو جائے۔ بلند آواز سے ”صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ“ کہنے کے بعد اس طرح تین بار اعلان کر دیا جائے:

”روزہ دارو! روزہ افطار کر لیجئے“

”یا غوث الاعظم“

کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے افطار کے ۱۱ فضائل

**مدینہ ۱:** حضرت سیدنا سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بحر و بر کے بادشاہ، دو عالم کے شہنشاہ، اُمت کے خیر خواہ، اُمنہ کے مہر و ماہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں، ”ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۲۵، حدیث ۱۹۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسے ہی غروب آفتاب کا یقین ہو جائے بلا تاخیر کھجور یا پانی وغیرہ سے روزہ کھول لیں اور دُعاء بھی اب روزہ کھول کر مانگیں تاکہ افطار میں کسی قسم کی تاخیر نہ ہو۔

**مدینہ ۲:** سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ مشکبار ہے: ”میری اُمت میری سنت پر رہے گی جب تک افطار میں ستاروں کا انتظار نہ کرے۔“ (الاحسان بترتیب صحیح ابنِ حبان، ج ۵، ص ۲۰۹، حدیث ۳۵۰۱)

**مدینہ ۳:** حضرت سیدنا ابُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سلطانِ دو جہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ دیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، اللہ عزوجل نے فرمایا: ”میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار

میں جلدی کرتا ہے۔“ (ترمذی، ج ۲، ص ۱۶۴، حدیث ۷۰۰)

**سُبْحَنَ اللّٰهُ ! اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ** کا پیارا بننا ہے تو افطار کے وقت کسی قسم کی مشغولیت مت رکھئے، بس فوراً افطار کر لیجئے۔

**مدینہ ۴:** حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہ عن الغیوب عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کبھی اس طرح نہیں دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے افطار سے پہلے نمازِ مغرب ادا فرمائی ہو، چاہے ایک گھونٹ پانی ہی ہوتا۔ (آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس سے افطار فرماتے)۔

(الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۹۱، حدیث ۹۱)

**مدینہ ۵:** حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، باذنِ پروردگارِ دو جہاں کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ یہو دونصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔“ (سنن ابوداؤد، ج ۲، ص ۴۴۶، حدیث ۲۳۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں بھی افطار میں تاخیر کرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور افطار میں تاخیر کرنا چونکہ یہو دونصاریٰ کا فعل ہے اس لئے ان کی مشابہت (یعنی نقل) سے روکا گیا ہے۔

**مدینہ ۶:** حضرت سیدنا زید بن خالد جھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ حَاجًّا أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ

ترجمہ: جس نے کسی غازی یا حاجی کو سامان (زادِ راہ) دیا یا اسکے پیچھے اسکے گھر والوں کی دیکھ بھال کی یا کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا تو اُسے بھی انہی کی مثلِ اجر ملے گا بغیر اس کے کہ اُن کے اجر میں کچھ کمی ہو۔

(السنن الکبریٰ للنسائی، ج ۲، ص ۲۵۶، حدیث ۳۳۳۰)

**سُبْحَنَ اللّٰهُ** عزوجل! کتنی پیاری بشارت ہے کہ غازی کو سامانِ جہاد فراہم کرنے والے کو غازی جیسا، حج پر جانے والے کی مالی مدد کرنے پر حاجی جیسا اور افطار کروانے والے کو روزہ دار جیسا ثواب دیا جائے گا اور کرم بالائے کرم یہ کہ اُن لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔ **ذَٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ** عزوجل۔ مگر یہ حکمِ شریعت یاد رکھئے کہ حج و عمرہ کیلئے سوال کرنا حرام ہے اور اس سوال کرنے والے کو دینا بھی گناہ ہے۔

## افطار کروانے کی عظیم الشان فضیلت

**مدینہ ۷:** حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور، شافعِ محشر، مدینے کے تاجور، باذنِ ربِّ اکبرِ غیوں سے باخبر محبوبِ داؤر عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رُوح پرور ہے: ”جس نے حلال کھانے یا پانی سے (کسی مُسلمان کو) روزہ افطار کروایا، فرشتے ماہِ رَمَضان کے اوقات میں اُس کے لئے **اَسْتَغْفَار** کرتے ہیں اور جبریل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) شبِ قَدْر میں اُس کیلئے **اَسْتَغْفَار** کرتے ہیں۔“ (طبرانی المعجم الکبیر، ج ۶، ص ۲۶۲، حدیث ۶۱۶۲)

**سُبْحَنَ اللّٰہ! سُبْحَنَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اُتر بان جائے اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی عنایت و رحمت پر کہ کوئی مسلمان ماہِ رَمَضان میں اگر کسی روزہ دار کو ایک آدھ **کھجور** کھلا کر یا پانی کا ایک گھونٹ پلا کر روزہ افطار کروادے تو اُس کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معصوم فرشتے رَمَضان المبارک کے اوقات میں اور فرشتوں کے سردار حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام شبِ قَدْر میں دُعائے مَغْفِرَت فرماتے ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہ ط**

## جبریل امین کے مُصافحہ کرنے کی علامت

**مدینہ ۸:** ایک روایت میں آتا ہے، ”جو حلال کمائی سے رَمَضان میں روزہ افطار کروائے۔ رَمَضان کی تمام راتوں میں فرشتے اُس پر دُرود بھیجتے ہیں اور شبِ قَدْر میں جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس سے مُصافحہ کرتے ہیں۔ اور جس سے جبریل علیہ السلام مُصافحہ کر لیں اُس کی آنکھیں (خوفِ خدا عزوجل سے) اشک بار ہو جاتی ہیں اور اس کا دل نرم ہو جاتا ہے۔“

(کنز العمال، ج ۸، ص ۲۱۵، حدیث ۲۳۶۵۳)

## روزہ دار کو پانی پلانے کی فضیلت

**مدینہ ۹:** ایک اور روایت میں ہے، ”جو روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے میرے حوض سے پلائے گا کہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔“ (صحیح ابن خُزیمہ، ج ۳، ص ۱۹۲، حدیث ۱۸۸۷)

**مدینہ ۱۰:** حضرت سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، خاتمُ المرسلین، رَحْمَةُ الْعَالَمِین، شفیعُ الْمُذْنِبِین، انیسُ الْغَرِیْبِین، سِرَاجُ السَّالِکِین، محبوبِ رَبِّ الْعَالَمِین، جنابِ صادقِ وَاٰمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: ”جب تم میں کوئی روزہ افطار کرے تو **کھجور** یا چھو ہارے سے افطار کرے کہ وہ بَرَکت ہے اور اگر نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔“ (جامع ترمذی، ج ۲، ص ۱۶۲، الحدیث ۶۹۵)

اس حدیثِ پاک میں یہ ترغیب دلائی گئی ہے کہ ہو سکے تو **کھجور** یا چھو ہارے سے افطار کیا جائے کہ یہ سُنَّت ہے اور اگر **کھجور** میسر نہ ہو تو پھر پانی سے افطار کر لیجئے کہ یہ بھی پاک کرنے والا ہے۔

**مدینہ ۱۱:** حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ”طبیوں کے طبیب، اللہ کے حبیب، حبیبِ لیب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نماز سے پہلے تر **کھجوروں** سے روزہ افطار فرماتے، تر **کھجوریں** نہ ہوتیں تو چند خشک **کھجوریں** یعنی چھو ہاروں سے اور یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چٹو پانی پیتے۔“ (سنن ابوداؤد، ج ۲، ص ۲۴۷، حدیث ۲۳۵۶)

اس حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اَوَّلًا تر **کھجور** سے روزہ افطار کرنا پسند



فرماتے اگر یہ حاضر نہ ہوتیں تو پھر چھو ہاروں سے، یہ بھی اگر موجود نہ ہوتے تو پھر پانی سے روزہ افطار فرماتے۔ لہذا ہماری پہلی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہمیں افطار کیلئے میٹھی میٹھی تر **کھجور** مل جائے جو کہ میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی میٹھی میٹھی سنت ہے۔ یہ بھی نہ ملے تو پھر چھو ہار اور یہ بھی میسر نہ ہو تو پھر اب پانی سے روزہ افطار کر لیں۔

میٹھے اسلامی بھائیو! احادیث مبارکہ میں **سحری** اور افطار میں **کھجور** کے استعمال کی کافی ترغیب موجود ہے۔ **کھجور** کھانا اس کو بھگو کر اس کا پانی پینا اس سے علاج تجویز کرنا یہ سب سنتیں ہیں۔ الغرض اس میں لاتعداد برکتیں اور بے شمار بیماریوں کا علاج ہے۔

## ’سیدی اعلیٰ حضرت کی پچیسویں شریف‘

کے پچیس حُرُوف کی نسبت سے کھجور کے 25 مدنی پھول

**مدینہ ۱:** طبیبوں کے طبیب، اللہ کے حبیب، حبیبِ لیب عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ صحت نشان ہے، عالی رتبہ **عجوة** (مدینہ منورہ کی سب سے عظیم کھجور کا نام) میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔ علامہ بدر الدین عینی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت کے مطابق ”سات روز تک روزانہ سات عدد **عجوة کھجور** کھانا جذام (یعنی کوڑھ) کو روکتا ہے“

(عمدة القاری، ج ۱۲، ص ۴۶۱، حدیث ۵۷۶۸)

**مدینہ ۲:** میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے، **عجوة کھجور** جنت سے ہے، اس میں زہر سے شفاء ہے۔ (جامع ترمذی، ج ۴، ص ۱۷، حدیث ۲۰۷۳) بخاری شریف کی روایت کے مطابق جس نے نہار منہ **عجوة کھجور** کے سات دانے کھائے اُس دن اسے جادو اور زہر بھی نقصان نہ دے سکیں گے۔ (صحیح بخاری، ج ۳، ص ۵۴۰، حدیث ۵۴۲۵)

**مدینہ ۳:** سیدی ابوبہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، **کھجور** کھانے سے قُولُج (قُولُج کو انگریزی میں اپنڈکس (APPENDIX) کہتے ہیں۔) (یعنی بڑی انتڑی کا درد) نہیں ہوتا۔ (کنز العمال، ج ۱۰، ص ۱۲، حدیث ۲۴۱۹۱)

**مدینہ ۴:** طبیبوں کے طبیب، اللہ کے حبیب، حبیبِ لیب عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ شفاء نشان ہے، نہار منہ **کھجور** کھاؤ اس سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ (الجامع الصغیر، ص ۳۹۸، حدیث ۶۳۹۴)

**مدینہ ۵:** حضرت سیدنا ربیع بن خثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”میرے نزدیک حاملہ کے لئے **کھجور** سے اور مریض کیلئے شہد سے بہتر کسی چیز میں شفاء نہیں“ (درمنثور، ج ۵، ص ۵۰۵)

**مدینہ ۶:** سیدی محمد احمد ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، حاملہ کو **کھجوریں** کھلانے سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ لڑکا پیدا ہوگا جو کہ خوبصورت بُردار اور نرم مزاج ہوگا۔

**مدینہ ۷:** جو فاقہ کی وجہ سے کمزور ہو گیا ہو اُس کیلئے **کھجور** بہت مفید ہے کیونکہ یہ غذائیت سے بھرپور ہے۔ اسکے کھانے سے جلد توانائی بحال ہو جاتی ہے۔ لہذا **کھجور** سے افطار کرنے میں یہ حکمت بھی ہے۔

**مدینہ ۸:** روزے میں فوراً برف کا ٹھنڈا پانی پی لینے سے گیس، تبخیرِ معدہ اور جگر کے ورم کا سخت خطرہ ہے۔ **کھجور** کھا کر ٹھنڈا پانی پینے سے نقصان کا خطرہ ٹل جاتا ہے، مگر سخت ٹھنڈا پانی پینا ہر وقت نقصان دہ ہے۔

**مدینہ ۹:** **کھجور** اور کھیرا یا لکڑی، نیز **کھجور** اور تر بوز ایک ساتھ کھانا سنت ہے۔ اس میں بھی حکمتوں کے مدنی پھول ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے عمل کیلئے تو اس کا سنت ہونا ہی کافی ہے۔ اطباء کا کہنا ہے کہ اس سے جنسی و جسمانی کمزوری اور دُبلاپن دُور ہوتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے، مگھن کے ساتھ **کھجور** کھانا بھی سنت ہے، (سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۴۱، حدیث ۳۳۳۴) بیگ وقت پُرانی اور تازہ **کھجوریں** کھانا بھی سنت ہے۔ ابن ماجہ میں ہے، جب شیطان کسی کو ایسا کرتا دیکھتا ہے تو افسوس کرتا ہے کہ پُرانی کیسا تھئی **کھجور** کھا کر آدمی تَنُوْ مَنْ (یعنی مضبوط جسم والا) ہو گیا۔ (سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۴۰، حدیث ۳۳۳۰)

**مدینہ ۱۰:** **کھجور** کھانے سے پُرانی قَبْض دُور ہوتی ہے۔

**مدینہ ۱۱:** دَم، دل، گردہ، مٹانہ، پٹا اور آنتوں کے امراض میں **کھجور** مفید ہے۔ یہ بلغم خارج کرتی، مُنہ کی خشکی کو دُور کرتی، قُوْتِ باہ بڑھاتی اور پیشاب آور ہے۔

**مدینہ ۱۲:** دل کی بیماری اور کالا مَوْتِیا کیلئے **کھجور** کو گٹھلی سمیت گُوٹ کر کھانا مفید ہے۔

**مدینہ ۱۳:** **کھجور** کو بھگو کر اس کا پانی پی لینے سے جگر کی بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔ دَسْت کی بیماری میں بھی یہ پانی مفید ہے۔ (رات کو بھگو کر صُبح نہار مُنہ اس کا پانی پییں مگر بھگونے کے لئے فریزر میں نہ رکھیں۔)

**مدینہ ۱۴:** **کھجور** کو دودھ میں اُبال کر کھانا بہترین مُقَوّی (یعنی طاقت دینے والی) غذا ہے۔ یہ غذا بیماری کے بعد کی کمزوری دُور کرنے کیلئے بے حد مفید ہے۔

**مدینہ ۱۵:** **کھجور** کھانے سے زَحْم جلدی بھرتا ہے۔

**مدینہ ۱۶:** یَرْقَان (یعنی پیلیا) کیلئے **کھجور** بہترین دواء ہے۔

**مدینہ ۱۷:** تازہ پکی ہوئی **کھجوریں** صَفراء (یعنی ”پت“ جس میں قے کے ذریعے کڑوا پانی نکلتا ہے) اور تیزابیت (ACIDITI) کو ختم کرتی ہیں۔

**مدینہ ۱۸:** **کھجور** کی گٹھلیوں کو آگ میں جلا کر اس کا مَنجن بنا لیجئے۔ یہ دانتوں کو چمکدار اور مُنہ کی بدبو کو دُور کرتا ہے۔

**مدینہ ۱۹:** **کھجور** کی جلی ہوئی گٹھلیوں کی راکھ لگانے سے زَحْم کا خون بند ہوتا اور زَحْم بھر جاتا ہے۔

**مدینہ ۲۰:** **کھجور** کی گٹھلیوں کو آگ میں ڈال کر دُھونی لینا بواسیر کے مَسوں کو خشک کرتا ہے۔

**مدینہ ۲۱:** **کھجور** کے دَر خُٹ کی جڑوں یا پتوں کی راکھ سے منجن کرنا دانتوں کے دَر کیلئے مفید ہے۔ جڑوں یا پتوں کو پانی میں اُبال کر اس سے گُلیاں کرنا بھی دانتوں کے دَر میں فائدہ مند ہے۔

**مدینہ ۲۲:** جس کو **کھجور** کھانے سے کسی قسم کا نقصان (SIDE EFFECT) ہوتا ہو تو انا رکارس، یا خَش خاش یا کالی مرچ کے ساتھ استعمال کرے اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل فائدہ ہوگا۔

**مدینہ ۲۳:** ادھ پکی اور پُرانی **کھجوریں** بیگ وقت کھانا نقصان دہ ہے۔ اسی طرح **کھجور** کے ساتھ انگور یا **کشمش** یا مُنّہ ملا کر کھانا، **کھجور** اور انجیر بیگ وقت کھانا، بیماری سے اُٹھتے ہی کمزوری میں زیادہ کھجوریں کھانا اور آنکھوں کی بیماری میں **کھجوریں** کھانا مُضر یعنی نقصان دہ ہے۔

**مدینہ ۲۴:** ایک وقت میں ۵ تولہ (یعنی تقریباً ۶۰ گرام) سے زیادہ **کھجوریں** نہ کھائیں۔ پرانی **کھجور** کھاتے وقت کھول کر اندر سے دیکھ لیجئے کیوں کہ اس میں بعض اوقات سُرسُریاں (یعنی چھوٹے چھوٹے لال کیڑے) ہوتی ہیں لہذا صاف کر کے کھائیے۔ جس **کھجور** میں کیڑے ہونے کا گمان ہو اُس کو صاف کئے بغیر کھانا مکروہ ہے۔ (عون المعبود، ج ۱۰، ص ۲۴۶)

بیچنے والے چمکانے کیلئے اکثر سُرسُروں کا تیل لگا دیتے ہیں۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ **کھجوروں** کو چند منٹ کیلئے پانی میں بھگو دیں۔ تاکہ مگھیوں کی بیٹ اور میل کچیل چھوٹ جائے۔ پھر دھو کر استعمال فرمائیں۔ دَرَخْتُ کی پکی ہوئی **کھجوریں** زیادہ مفید ہوتی ہیں۔

**مدینہ ۲۵:** مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً وتَعْظِیماً کی **کھجوروں** کی گٹھلیاں مت پھینکتے۔ کسی اَدَب کی جگہ ڈال دیجئے یا دریابُرد فرما دیجئے، بلکہ ہو سکے تو سَرَوُتے سے باریک ٹکڑیاں کر کے ڈبیہ میں ڈال کر جیب میں رکھ لیجئے اور پچالیہ کی جگہ استعمال کر کے اسکی برکتیں لوٹئے۔ کوئی چیز خواہ دنیا کے کسی بھی خطے کی ہو جب مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً وتَعْظِیماً کی فضاؤں میں داخل ہوئی تو مدینے کی ہوگئی لہذا عشاق اس کا اَدَب کرتے ہیں۔

### افطار کے وقت دعاء قبول ہوتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزہ دار کتنا خوش نصیب ہے کہ ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ افطار کے وقت وہ جو بھی دُعاء مانگتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنے فضل و کرم سے قبول فرماتا ہے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امامُ الْمُتَوَكِّلِین، سیدُ الْقَانِعِین، رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے،

”اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِہ لَدَعْوَةً مَا تُرَدُّ“

ترجمہ: بے شک روزہ دار کے لئے افطار کے وقت ایک ایسی دُعاء ہوتی ہے جو رد نہیں کی جاتی۔“

(الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۵۳، حدیث ۲۹)

سیدنا ابُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جو دو سخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ رَبِّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ پُر عظمت ہے، ”تین شخصوں کی دُعاء رد نہیں کی جاتی

﴿۱﴾ ایک روزہ دار کی بوقتِ افطار

﴿۲﴾ دُوسرے بادشاہِ عادل کی اور

﴿۳﴾ تیسرے مظلوم کی۔ ان تینوں کی دُعاء اللہ عَزَّوَجَلَّ یادلوں سے بھی اُوپر اٹھالیتا ہے اور آسمان کے دروازے اُس کیلئے کھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے، ”مجھے میری عزت کی قسم! میں تیری ضرور مدد فرماؤں گا اگرچہ کچھ دیر بعد ہو۔“

(سُنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۳۴۹، حدیث ۱۷۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہم کھانے پینے میں رہ جاتے ہیں

پیارے روزہ دارو! آپ کو مبارک ہو کہ آپ کے لئے یہ بشارت ہے کہ افطار کے وقت جو کچھ دُعاء مانگو گے وہ درجہ قبولیت تک پہنچ کر رہے گی۔ مگر افسوس کہ آج کل ہماری حالت کچھ ایسی عجیب ہو چکی ہے کہ نہ پوچھو بات! افطار کے وقت ہمارا نفس بڑی سخت

آزمائش میں پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ عموماً افطار کے وقت ہمارے آگے انواع و اقسام کے پھلوں، کباب، سموسوں، پکوڑوں کے ساتھ ساتھ گرمی کا موسم ہو تو ٹھنڈے ٹھنڈے شربت کے جام بھی موجود ہوتے ہیں۔ بھوک اور پیاس کی شدت کے سبب ہم بڑھال تو ہو ہی چکے ہوتے ہیں۔ بس جیسے ہی سورج غروب ہوا، کھانوں اور شربت پر ایسے ٹوٹ پڑتے ہیں کہ دُعا یاد ہی نہیں رہتی! دُعا تو دُعا ہمارے بے شمار اسلامی بھائی افطار کے دوران کھانے پینے میں اس قدر مُنہمک ہو جاتے ہیں کہ ان کو نمازِ مغرب کی پوری جماعت تک نہیں ملتی۔ بلکہ مَعَاذَ اللہ بعض تو اس قدر سُستی کرتے ہیں کہ گھر ہی میں افطار کر کے وہیں پر بغیر جماعت نماز پڑھ لیتے ہیں۔ توبہ! توبہ!! جنت کے طلبگارو! اتنی بھی غفلت مت کرو!! نمازِ باجماعت کی شریعت میں نہایت ہی سخت تاکید آئی ہے۔ اور ہمیشہ یاد رکھو! بلا کسی صحیح شرعی مجبوری کے مسجد کی پنج وقتہ نماز کی جماعت ترک کر دینا گناہ ہے۔

## افطار کی احتیاطیں

بہتر یہ ہے کہ ایک آدھ کھجور سے افطار کر کے فوراً اچھی طرح منہ صاف کر لے اور نمازِ باجماعت میں شریک ہو جائے۔ آج کل مسجد میں لوگ پھل پکوڑے وغیرہ کھانے کے بعد منہ کو اچھی طرح صاف نہیں کرتے فوراً جماعت میں شریک ہو جاتے ہیں حالانکہ غذا کا معمولی ذرہ یا ذائقہ بھی منہ میں نہیں ہونا چاہئے کہ ایک فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہ بھی ہے: **كَرَامًا كَاتِبِينَ** (یعنی اعمال لکھنے والے دونوں بُرگ فرشتوں) پر اس سے زیادہ کوئی بات شدید نہیں کہ وہ جس شخص پر مقرر ہیں اُسے اس حال میں نماز پڑھتا دیکھیں کہ اسکے دانتوں کے درمیان کوئی چیز ہو۔“ (طبرانی کبیر، ج ۴، ص ۷۷، حدیث ۴۰۶۱)

میرے آقا علیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مُتَعَدِّد احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نماز کو کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے اس کے منہ سے نکل کر فرشتے کے منہ میں جاتا ہے اُس وقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت ایذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی رات کو نماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے، کہ مسواک کر لے کیونکہ جب وہ اپنی نماز میں قراءت (قراءت) کرتا ہے تو فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اس کے منہ سے نکلتی ہے وہ فرشتے کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ (کنز العمال، ج ۹، ص ۳۱۹)

اور طبرانی نے کبیر میں حضرت سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دونوں فرشتوں پر اس سے زیادہ کوئی چیز گراں نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے ریزے پھنسے ہوں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۶۲۴ تا ۶۲۵)

مسجد میں افطار کرنے والوں کو اکثر منہ کی صفائی دشوار ہوتی ہے کہ اچھی طرح صفائی کرنے بیٹھیں تو جماعت نکل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے لہذا مشورہ ہے کہ صرف ایک آدھ کھجور کھا کر پانی پی لیں۔ پانی کو منہ کے اندر خوب جُنبش دیں یعنی ہلائیں تاکہ کھجور کی مٹھاس اور اس کے اجزا چھوٹ کر پانی کے ساتھ پیٹ میں چلے جائیں ضرورتاً دانتوں میں خِلال بھی کریں۔ اگر منہ صاف کرنے کا موقع نہ ملتا ہو تو آسانی اسی میں ہے کہ صرف پانی سے افطار کر لیجئے۔ مجھے اُن روزہ داروں پر بڑا پیار آتا ہے جو طرح طرح کی نعمتوں کے تھالوں سے بے نیاز ہو کر غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے مسجد کی پہلی صف میں کھجور، پانی لیکر بیٹھ جاتے ہیں۔ اس طرح افطار سے جلدی فراغت بھی ملے، منہ کو صاف کرنا بھی آسان رہے اور پہلی صف میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز بھی نصیب ہو۔

## افطار کی دعاء

ایک آدھ گھجور وغیرہ سے روزہ افطار کر لیں اور پھر دُعاء ضرور مانگ لیا کریں۔ کم از کم کوئی ایک دُعاء ماثورہ (قرآن و حدیث میں جو دعائیں وارد ہوئی ہیں انہیں دعائے ماثورہ کہتے ہیں۔) ہی پڑھ لیں۔ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار، محبوب پروردگار عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جو مختلف اوقات پر جُدا جُدا دعائیں مانگی ہیں اُن میں سے کم از کم کوئی ایک دُعاء تو یاد کر ہی لینی چاہیے۔ اسی کو پڑھ لینا چاہیے۔ افطار کے بعد کی ایک مشہور دُعاء آگے گزر چکی ہے۔ اس ضمن میں ایک اور روایت ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ ابوداؤد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی روایت میں آتا ہے کہ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بوقتِ افطار یہ دُعاء پڑھتے:-

اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔  
ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی عطا کردہ رِزق سے افطار کیا۔

(سنن ابوداؤد، ج ۲، ص ۴۴۷، حدیث ۲۳۵۸)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! گزشتہ حدیث مبارک میں فرمایا گیا ہے کہ ”افطار کے وقت دُعاء رَدّ نہیں کی جاتی۔“ بعض اوقات قبولِ دُعاء کے اظہار میں تاخیر ہو جاتی ہے تو ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ دُعاء آخر قبول کیوں نہیں ہوئی! جبکہ حدیث مبارک میں تو قبولِ دُعاء کی بشارت آئی ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! بظاہر تاخیر سے نہ گھبرائیے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ گرامی حضرت رئیسِ الْمُتَكَلِّمِينَ سیدنا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ (اَحْسَنُ الْوُعَاءِ لِادَابِ الدُّعَاءِ، ص ۷) پر نقل کرتے ہیں:-

## دعاء کے تین فوائد

اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: دُعاء بندے کی، تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی:

﴿۱﴾ یا اُس کا گناہ بخشا جاتا ہے۔ یا

﴿۲﴾ اُسے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ یا

﴿۳﴾ اُس کے لئے آخرت میں بھلائی جمع کی جاتی ہے کہ جب بندہ آخرت میں اپنی دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مُسْتَحَب (یعنی مقبول) نہ ہوئی تھیں تمنا کرے گا، کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعاء قبول نہ ہوتی اور سب یہیں (یعنی آخرت) کے واسطے جمع ہو جاتیں۔

(الْاَثَرُ الْغَیْبُ وَالْاَثَرُ الْهَیْبُ، ج ۲، ص ۳۱۵)

## دعاء میں پانچ سعادتیں

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دُعاء رائگاں تو جاتی ہی نہیں۔ اس کا دُنیا میں اگر اثر ظاہر نہ بھی ہو تو آخرت میں اجر و ثواب مل ہی جائے گا۔ لہذا دُعاء میں سُستی کرنا مُناسِب نہیں۔



”یا عَفُو“

کے پانچ حُروف کی نسبت سے 5 مَدَنی پھول

**مدینہ ۱:** پہلا فائدہ یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی پیروی ہوتی ہے کہ اُس کا حُکم ہے مجھ سے دُعاء مانگا کرو۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

ترجمہ کنز الایمان: مجھ سے

أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ط

دُعاء کرو میں قبول کروں گا۔

(پ ۲۲، مؤمن ۶۰)

**مدینہ ۲:** دُعاء مانگنا سُنَّت ہے کہ ہمارے پیارے آقا مکی مَدَنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اکثر اوقات دُعاء مانگتے۔ لہذا دُعاء مانگنے میں اتباعِ سُنَّت کا بھی شرف حاصل ہوگا۔

**مدینہ ۳:** دُعاء مانگنے میں اطاعتِ رَسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دُعاء کی اپنے غلاموں کو تائید فرماتے رہتے۔

**مدینہ ۴:** دُعاء مانگنے والا عابدوں کے زُمرہ (یعنی گروہ) میں داخل ہوتا ہے کہ دُعاء بذاتِ خود ایک عبادت بلکہ عبادت کا بھی مغز ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:-

ترجمہ: دُعاء عبادت کا مغز ہے۔

الدُّعَاءُ مَغْزُ الْعِبَادَةِ.

**مدینہ ۵:** دُعاء مانگنے سے یا تو اُس کا گناہ مُعاف کیا جاتا ہے یا دُنیا ہی میں اُس کے مسائل حل ہوتے ہیں یا پھر وہ دُعاء اُس کے لئے آخرت کا ذخیرہ بن جاتی ہے۔

نہ جانے کون سا گناہ ہو گیا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ دُعاء مانگنے میں اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عزوجل اور اُس کے پیارے حَبِیبِ مَہِ نُبُوتِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اطاعت بھی ہے، دُعاء مانگنا سُنَّت بھی ہے، دُعاء مانگنے سے عبادت کا ثواب بھی ملتا ہے نیز دُنیا و آخرت کے مُتَعَدِّدِ فَوَائِد حاصل ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ دُعاء کی قَبُولِیَّت کیلئے بہت جلدی مچاتے بلکہ مَعَاذِ اللہ! عزوجل باتیں بناتے ہیں کہ ہم تو اتنے عرصہ سے دُعائیں مانگ رہے ہیں، بڑرگوں سے بھی دُعائیں کرواتے رہے ہیں، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، یہ وظائف پڑھتے ہیں، وہ اُوراد پڑھتے ہیں، فُلاں فُلاں مزار پر بھی گئے مگر اللہ عزوجل ہماری حاجت پوری کرتا ہی نہیں۔ بلکہ بعض یہ بھی کہتے سُنے جاتے ہیں:

”نہ جانے ایسا کون سا گناہ ہو گیا ہے جس کی ہمیں سزا مل رہی ہے۔“

نماز نہ پڑھنا تو گویا کوئی خطا ہی نہیں!!!

اس طرح کی ”بھڑاس“ نکالنے والے سے اگر دریافت کیا جائے کہ بھائی! آپ نماز تو پڑھتے ہی ہوں گے؟ تو شاید جواب ملے، ”جی نہیں۔“ دیکھا آپ نے! زبَان پر تو بے ساختہ جاری ہو رہا ہے، ”نہ جانے کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے؟ جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے!“ اور نماز میں ان کی غفلت تو انہیں نظر ہی نہیں آ رہی! گویا نماز نہ پڑھنا تو (مَعَاذِ اللہ عزوجل) کوئی گناہ ہی نہیں ہے! ارے! اپنے مختصر سے وُجُود پر ہی تھوڑی نظر ڈال لیتے، دیکھئے تو سہی! سر کے بال انگریزی، انگریزوں کی طرح سر بھی برہنہ (ب۔ رَہ۔ نہ) لباس بھی انگریزی،

چہرہ دُشمنانِ مُصْطَفَے آتشِ پُرستوں جیسا یعنی تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عظیم سُنّتِ داڑھی مُبارک چہرے سے غائب! تہذیب و تمدّنِ اسلام کے دُشمنوں جیسا، نماز تک بھی نہ پڑھیں۔ حالانکہ نماز نہ پڑھنا زبردست گناہ، داڑھی مندّانا حرام اور بھی دِن بھر میں جھوٹ، غیبت، چُغلی، وعدہ خلافی، بدگمانی، بدنگاہی، والدین کی نافرمانی، گالی گلوچ، فلمیں ڈرامے، گانے باجے وغیرہ وغیرہ نہ جانے کتنے گناہ کئے جائیں۔ لیکن یہ گناہ ”جناب“ کو نظر ہی نہ آئیں۔ اتنے اتنے گناہ کرنے کے باوجود شیطان غافل کر دیتا ہے۔ اور زبان پر یہ الفاظ شکوہ کھیل رہے ہوتے ہیں۔

کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے؟ جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے؟

### جس دوست کی بات ہم نہ مانیں

ذرا سوچئے تو سہی! آپ کا کوئی جگری دوست آپ کو کئی بار کچھ کام بتائے مگر آپ اُس کا کام نہ کریں۔ اور کبھی آپ کو اپنے اُسی دوست سے کام پڑ جائے تو ظاہر ہے آپ پہلے ہی سہمے رہیں گے کہ میں نے تو اس کا ایک بھی کام نہیں کیا اب وہ بھلا میرا کام کیوں کرے گا! اگر آپ نے ہمت کر کے بات کر کے بھی دیکھی اور واقعی اُس نے کام نہ بھی کیا تب بھی آپ شکوہ نہیں کر سکیں گے کیوں کہ آپ نے بھی تو اپنے دوست کا کوئی کام نہیں کیا تھا۔

اب ٹھنڈے دل سے غور کیجئے کہ اللہ عزوجل نے کتنے کتنے کام بتائے، کیسے کیسے احکام جاری فرمائے۔ مگر ہم اُس کے کون کون سے احکام پر عمل کرتے ہیں؟ غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ اُس کے کئی احکامات کی بجا آوری میں نہایت ہی کوتاہ واقع ہوئے ہیں۔ اُمید ہے بات سمجھ میں آگئی ہوگی کہ خود تو اپنے پروردگار عزوجل کے حکموں پر عمل نہ کریں۔ اور وہ اگر کسی بات (یعنی دُعاء) کا اثر ظاہر نہ فرمائے تو شکوہ، شکایت لے کر بیٹھ جائیں۔ دیکھئے نا! آپ اگر اپنے کسی جگری دوست کی کوئی بات بار بار ٹالتے رہیں تو ہو سکتا ہے کہ وہ آپ سے دوستی ہی ختم کر دے۔ لیکن اللہ عزوجل بندوں پر کس قدر مہربان ہے کہ لاکھ اُس کے فرمان کی خلاف ورزی کریں۔ پھر بھی وہ اپنے بندوں کی فہرس سے خارج نہیں کرتا۔ وہ لطف و کرم فرماتا ہی رہتا ہے۔ ذرا غور تو فرمائیے! جو بندے احسان فراموشی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اگر وہ بھی بطور سزا اپنے احسانات ان سے روک لے تو ان کا کیا بنے؟ یقیناً اُس کی عنایت کے بغیر ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا۔ ارے! وہ اپنی عظیم الشان نعمت ہوا کو جو بالکل مفت عطا فرما رکھی ہے اگر چند لمحوں کیلئے روک لے تو ابھی لاشوں کے انبار لگ جائیں!!

### قبولیتِ دُعاء میں تاخیر کا ایک سبب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بسا اوقات قبولیتِ دُعاء کی تاخیر میں کافی مصلحتیں بھی ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ حضور، سرِ پانور، فیض گنجو صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ پُر سرور ہے، جب اللہ عزوجل کا کوئی پیارا دُعاء کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جبرئیل (علیہ السلام) سے ارشاد فرماتا ہے، ”ٹھہرو! ابھی نہ دوتا کہ پھر مانگے کہ مجھ کو اس کی آواز پسند ہے۔“ اور جب کوئی کافریا فاسق دُعاء کرتا ہے، فرماتا ہے، ”اے جبرئیل (علیہ السلام)! اس کا کام جلدی کر دو، تا کہ پھر نہ مانگے کہ مجھ کو اس کی آواز مکروہ (یعنی ناپسند) ہے۔“ (کنز العمال، ج ۲، ص ۳۹، حدیث ۳۲۶۱)

## حکایت

حضرت سیدنا یحییٰ بن سعید بن قطن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اللہ عزوجل کو خواب میں دیکھا، عرض کی، الہی عزوجل! میں اکثر دُعا کرتا ہوں۔ اور تُو قبول نہیں فرماتا؟ حکم ہوا، اے یحییٰ! میں تیری آواز کو دوست رکھتا ہوں۔ اس واسطے تیری دُعا کی قبولیت میں تاخیر کرتا ہوں۔“ (أَحْسَنُ الدُّعَاءِ، ص ۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو حدیث پاک اور حکایت گزری اُس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ عزوجل کو اپنے نیک بندوں کی گریہ و زاری پسند ہے تو یوں بھی بسا اوقات قبولیت دُعا میں تاخیر ہوتی ہے۔ اب اس مصلحت کو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں! بہر حال جلدی نہیں مچانی چاہئے۔

أَحْسَنُ الدُّعَاءِ، ص ۳۳ میں آداب دُعا بیان کرتے ہوئے حضرت رئیس الممتکلمین مولینا تقی علی خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:-

### جلدی مچانے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی!

(دُعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ) دُعا کے قبول میں جلدی نہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ خُداے تعالیٰ تین آدمیوں کی دُعا قبول نہیں کرتا۔ ایک وہ کہ گناہ کی دُعا مانگے۔ دوسرا وہ کہ ایسی بات چاہے کہ قُطع رحم ہو۔ تیسرا وہ کہ قبول میں جلدی کرے کہ میں نے دُعا مانگی اب تک قبول نہیں ہوئی۔ (الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۳۱۴، حدیث ۹)

اس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ ناجائز کام کی دُعا نہ مانگی جائے کہ وہ قبول نہیں ہوتی۔ نیز کسی رشتہ دار کا حق ضائع ہوتا ہو ایسی دُعا بھی نہ مانگیں اور دُعا کی قبولیت کیلئے جلدی بھی نہ کریں ورنہ دُعا قبول نہیں کی جائے گی۔

أَحْسَنُ الدُّعَاءِ لِأَدَابِ الدُّعَاءِ پر اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔ اور اس کا نام ذیل الْمُدْعَا لِأَحْسَنِ الدُّعَاءِ رکھا ہے۔ اسی حاشیہ میں ایک مقام پر دُعا کی قبولیت میں جلدی مچانے والوں کو اپنے مخصوص اور نہایت ہی علمی انداز میں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

### افسروں کے پاس تو بار بار دھکے کھاتے ہو مگر....

سگانِ دُنیا (یعنی دُنوی افسروں) کے اُمیدواروں (یعنی اُن سے کام نہ کھوانے کے آرزو مندوں) کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس تک اُمیدواری (اور انتظار) میں گزارتے ہیں، صُبح و شام اُن کے دروازوں پر دوڑتے ہیں، (دھکے کھاتے ہیں) اور وہ (افسران) ہیں کہ رُخ نہیں ملاتے، جواب نہیں دیتے، جھڑکتے، دل تنگ ہوتے، ناک بھوں چڑھاتے ہیں، اُمیدواری میں لگایا تو بیگار (بے کار محنت) سر پر ڈالی، یہ حضرت گرہ (یعنی اُمیدوار جیب) سے کھاتے، گھر سے منگاتے، بیکار بیگار (فُضول محنت) کی بلاء اُٹھاتے ہیں، اور وہاں (یعنی افسروں کے پاس دھکے کھانے میں) برسوں گزریں ہُنوز (یعنی ابھی تک گویا) روزِ اوّل (ہی) ہے۔ مگر یہ (دُنوی افسروں کے پاس دھکے کھانے والے) نہ اُمید توڑیں، نہ (افسروں کا) پیچھا چھوڑیں۔ اور أَحْکَمُ الْحَاکِمِینَ، اَکْرَمُ الْأَکْرَمِینَ، عَزَّ جَلَّالُہُ کے دروازے پر اوّل تو آتا ہی کون ہے! اور آئے بھی تو اُکتاتے، گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شکایت ہونے لگی، صاحب! پڑھا تو تھا، کچھ اثر نہ ہوا! یہ اِحْمَقُ اپنے لئے اِجَابَت (یعنی قبولیت) کا دروازہ خود بند کر لیتے ہیں۔ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں:

يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يُعَجِّلْ يَقُولُ

دَعْوَتُ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي.

(صحیح البخاری، ج ۴، ص ۲۰۰، حدیث ۶۳۴۰)

ترجمہ: ”تمہاری دُعاء قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو یہ مت کہو کہ میں نے دُعاء کی تھی قبول نہ ہوئی۔“

بعض تو اس پر ایسے جائے سے باہر (یعنی بے قابو) ہو جاتے ہیں کہ اُعمال و اذعیہ (یعنی اوراد اور دُعاؤں) کے اثر سے بے اعتقاد، بلکہ اللہ عزوجل کے وعدہ کرم سے بے اعتماد، وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ الْكَرِيمِ الْجَوَاد۔ ایسوں سے کہا جائے کہ اے بے حیاء! بے شرمو!! ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو۔ اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تم اُس کا ایک کام نہ کرو تو اپنا کام اُس سے کہتے ہوئے اوّل تو آپ لجاؤ (شرماؤ) گے، (کہ) ہم نے تو اُس کا کہنا کیا ہی نہیں اب کس منہ سے اُس سے کام کو کہیں؟ اور اگر غرض دیوانی ہوتی ہے (یعنی مطلب پڑا تو) کہہ بھی دیا اور اُس نے (اگر تمہارا کام) نہ کیا تو اصلاً محکّم شکایت نہ جانو گے (یعنی اس بات پر شکایت کرو گے ہی نہیں ظاہر ہے خود ہی سمجھتے ہو) کہ ہم نے (اُس کا کام) کب کیا تھا جو وہ کرتا۔

اب جانچو، کہ تم مالک علی الاطلاق عزّ جلالہ کے کتنے احکام بجا لاتے ہو؟ اُس کے حکم بجا نہ لانا اور اپنی درخواست کا خواہی نحوّ اہی (ہر صورت میں) قبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے!

او احمق! پھر فرق دیکھ! اپنے سر سے پاؤں تک نظر غور کر! ایک ایک رُوں میں ہر وقت ہر آن کتنی کتنی ہزار درّ ہزار درّ ہزار صد ہزار بے شمار نعمتیں ہیں۔ تو سوتا ہے اور اُس کے معصوم بندے (یعنی فرشتے) تیری حفاظت کو پہرہ دے رہے ہیں، تو گناہ کر رہا ہے اور (پھر بھی) سر سے پاؤں تک صحت و عافیت، بلاؤں سے حفاظت، کھانے کا ہضم، فضلات (یعنی جسم کے اندر کی گندگیوں) کا دفع، خون کی روانی، اعضاء میں طاقت، آنکھوں میں روشنی۔ بے حساب کرم بے مانگے بے چاہے تجھ پر اتر رہے ہیں۔ پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ ہوں، کس منہ سے شکایت کرتا ہے؟ تو کیا جانے کہ تیرے لئے بھلائی کا ہے میں ہے! تو کیا جانے کیسی سخت بلا آنے والی تھی کہ اس (بظاہر نہ قبول ہونے والی) دُعاء نے دفع کی، تو کیا جانے کہ اس دُعاء کے عوض کیسا ثواب تیرے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے، اُس کا وعدہ سچا ہے اور قبول کی یہ تینوں صورتیں ہیں جن میں ہر پہلی، پچھلی سے اعلیٰ ہے۔ ہاں، بے اعتقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور ابلیس لعین نے تجھے اپنا سا کر لیا۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ سُبْحَنَهُ وَتَعَالٰی۔ (اور اللہ کی پناہ وہ پاک ہے اور عظمت والا)

اے ذلیل خاک! اے آبِ ناپاک! اپنا منہ دیکھ اور اس عظیم شرف پر غور کر کہ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے، اپنا پاک، مُتعالیٰ (یعنی بلند) نام لینے، اپنی طرف منہ کرنے، اپنے پکارنے کی تجھے اجازت دیتا ہے۔ لاکھوں مُرادیں اس فضل عظیم پر نثار۔

اوبے صبرے! ذرا بھیک مانگنا سیکھ۔ اس آستانِ رفیع کی خاک پر لوٹ جا۔ اور لپٹا رہ اور ٹکٹکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں! بلکہ پکارنے، اُس سے مناجات کرنے کی لذّت میں ایسا ڈوب جا کہ ارادہ و مُراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اس دروازے سے ہر گز محروم نہ پھر یگا کہ مَنْ دَقَّ بَابَ الْكَرِيمِ انْفَتَحَ (جس نے کریم کے دروازے پر دستک دی تو وہ اس پر کھل گیا) وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ۔ (اور توفیق اللہ عزوجل کی طرف سے ہے) (ذیل المَدَّ عا لا حَسَنِ الوِعاء، ص ۳۴ تا ۳۷)

## دعاء کی قبولیت میں تاخیر تو کرم ہے

حضرت سیدنا مولینا تقی علی خان (علیہ رحمۃ الرحمن) فرماتے ہیں، اے عزیز! تیرا پروردگار عزوجل فرماتا ہے،  
**أَجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ**  
 (پ ۲، البقرہ ۱۸۶)

ترجمہ کنز الایمان: دعا قبول کرتا ہوں  
 پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔  
**فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ**  
 (پ ۲۳، الصف ۷۵)

ترجمہ کنز الایمان: تو ہم کیا ہی اچھے  
 قبول کرنے والے۔  
**ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ**  
 (پ ۲۴، مؤمن ۶۰)

پس یقین سمجھ کہ وہ تجھے اپنے در سے محروم نہیں کرے گا اور اپنے وعدے کو وفا فرمائے گا۔ وہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے  
 فرماتا ہے:

**وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ**  
 (پ ۳۰، الضحیٰ ۱۰)

ترجمہ کنز الایمان: اور منگتا  
 کو نہ جھڑکو۔  
 آپ عزوجل کس طرح اپنے خوانِ کرم سے دور کرے گا۔ بلکہ وہ تجھ پر نظر کرم رکھتا ہے۔ کہ تیری دعا کے قبول کرنے میں دیر کرتا  
 ہے۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ**۔ (احسن الوعاء، ص ۳۳)

## عرق النساء کا درد جاتا رہا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ** تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں  
 عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کر کے دعاء مانگنے والوں کے مسائل حل ہونے کے کافی واقعات سننے کو ملتے ہیں۔ ایک اسلامی  
 بھائی کا بیان اپنے انداز میں عرض کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ ہمارا مدنی قافلہ ٹھٹھہ شہر وارد ہوا، شُرکاء میں سے ایک اسلامی  
 بھائی کو عرق النساء کا شدید درد اٹھتا تھا بے چارے شدتِ درد سے مائی بے آب کی طرح تڑپتے تھے۔ ایک بار درد کے سبب رات بھر  
 سونہ سکے۔ آخری دن امیرِ قافلہ نے فرمایا: آئیے! سب مل کر ان کیلئے دعا کرتے ہیں۔ چنانچہ دعاء شروع ہوئی، ان اسلامی بھائی کا  
 بیان ہے: **الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ** دورانِ دعاء ہی درد میں کمی آئی شروع ہو گئی اور کچھ دیر کے بعد عرق النساء کا درد بالکل جاتا رہا۔  
**الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ** یہ بیان دیتے وقت کافی عرصہ ہو چکا ہے وہ دن آج کا دن مجھے پھر کبھی **عرق النساء** کی تکلیف نہیں ہوئی۔  
**الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ** یہ بیان دیتے وقت مجھے علا قائی مدنی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے مدنی قافلوں کی دھو میں مچانے کی خدمت ملی ہوئی ہے۔

گر ہو عرق النساء یا عارضہ کوئی سا  
 پاؤ گئے صحتیں، قافلے میں چلو  
 ہوں گی بس چل پڑیں، قافلے میں چلو  
 صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!  
 صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مدنی قافلے کی برکت سے **عرق النساء** جیسی مُوزی بیماری سے نجات مل گئی۔ **عرق**  
**النساء** کی پہچان یہ ہے کہ اس میں چڈھے (یعنی ران کے جوڑے) سے لیکر پاؤں کے ٹخنے تک شدید درد ہوتا ہے یہ مرض برسوں تک پیچھا



## عرق النساء کے دوروحانی علاج

﴿۱﴾ درد کے مقام پر ہاتھ رکھ کر اوّل آخر دُرُود شریف، سورۃ الفاتحہ ایک بار اور سات مرتبہ یہ دُعا پڑھ کر دم کر دیجئے: **اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ عَنِّيْ سُوْءَ مَا اَجِدُ** (اے اللہ عزوجل مجھ سے مرض دُور فرما دے) اگر دوسرا دم کرے تو عَنِّيٰ کی جگہ عَنْهُ (یعنی اس سے) کہے۔ (مدّت: تا حصول شفاء)

﴿۲﴾ **یا مُحِیْ** سات بار پڑھ کر گیس ہو یا پیٹھ یا پیٹ میں تکلیف یا عرق النساء یا کسی بھی جگہ درد ہو یا کسی عضو کے ضائع ہو جانے کا خوف ہو، اپنے اوپر دم کر دیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔ (مدّت علاج: تا حصول شفاء)

## ”صدقے یا رسول اللہ“

کے ۴ حُرُوف کی نسبت سے روزہ توڑنے والی باتوں کے 14 پیرے

**مدینہ ۱:** کھانے، پینے یا ہمبستری کرنے سے روزہ جاتا رہتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔ (رُؤُ الخُتار، ج ۳، ص ۳۶۵)

**مدینہ ۲:** حُمّہ، سِگار، سِگریٹ، چُرٹ وغیرہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے۔ اگرچہ اپنے خیال میں حلق تک دھواں نہ پہنچتا ہو۔

(بہارِ شریعت، حصّہ پنجم، ص ۱۱۷)

**مدینہ ۳:** پان یا صر ف تمباکو کھانے سے بھی روزہ جاتا رہے گا اگرچہ آپ بار بار اس کی پیک تھوکتے رہیں۔ کیوں کہ حلق میں اُس کے باریک اُجزاء ضرور پہنچتے ہیں۔ (ایضاً)

**مدینہ ۴:** شکر وغیرہ ایسی چیزیں جو مُنہ میں رکھنے سے گھل جاتی ہیں مُنہ میں رکھی اور تھوک نکل گئے روزہ جاتا رہا۔ (ایضاً)

**مدینہ ۵:** دانتوں کے درمیان کوئی چیز چبنے کے برابر یا زیادہ تھی اُسے کھا گئے یا کم ہی تھی مگر مُنہ سے نکال کر پھر کھالی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (دُرُ الخُتار، ج ۳، ص ۳۹۴)

**مدینہ ۶:** دانتوں سے حُون نکل کر حلق سے نیچے اُتر اور حُون تھوک سے زیادہ یا برابر یا کم تھا مگر اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا تو روزہ جاتا رہا اور اگر کم تھا اور مزہ بھی حلق میں محسوس نہ ہوا تو روزہ نہ گیا۔ (دُرُ الخُتار، ج ۳، ص ۳۶۸)

**مدینہ ۷:** روزہ یاد رہنے کے باوجود حُقنہ (یعنی کسی دوا کی بٹی یا پچکاری پیچھے کے مقام میں چڑھانا جس سے اجابت ہو جائے) لیا۔ یا ناک کے نتھنوں سے دوائی چڑھائی روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۴)

**مدینہ ۸:** گُلی کر رہے تھے بلا قصد پانی حلق سے اُتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ کو چڑھ گیا روزہ جاتا رہا مگر جبکہ روزہ دار ہونا بھول گیا ہو تو نہ ٹوٹے گا اگرچہ قصد اُهو۔ یوں ہی روزے دار کی طرف کسی نے کوئی چیز پھینکی وہ اُس کے حلق میں چلی گئی تو روزہ جاتا رہا۔ (الجوہرۃ النیرۃ، ج ۱، ص ۱۷۸)

**مدینہ ۹:** سوتے میں (یعنی نیند کی حالت میں) پانی پی لیا یا کچھ کھالیا، یا مُنہ کھلا تھا، پانی کا قطرہ یا بارش کا اُؤ لا حلق میں چلا گیا تو روزہ جاتا رہا۔ (الجوہرۃ النیرۃ، ج ۱، ص ۱۷۸)

**مدینہ ۱۰:** دوسرے کا تھوک نکل لیا یا اپنا ہی تھوک ہاتھ میں لے کر نکل لیا تو روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۳)

**مدینہ ۱۱:** جب تک تھوک یا بلغم مُنہ کے اندر موجود ہو اُسے نکل جانے سے روزہ نہیں جاتا، بار بار تھوکتے رہنا ضروری نہیں۔

**مدینہ ۱۲:** منہ میں رنگین ڈورا وغیرہ رکھا جس سے تھوک رنگین ہو گیا پھر وہی رنگین تھوک نکل گئے تو روزہ جاتا رہا۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۳)

**مدینہ ۱۳:** آنسو منہ میں چلا گیا اور آپ اُسے نکل گئے۔ اگر قطرہ دو قطرہ ہے تو روزہ نہ گیا اور زیادہ تھا کہ اُس کی نمکینی پورے منہ میں محسوس ہوئی تو جاتا رہا۔ پسینہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۳)

**مدینہ ۱۴:** فضلے کا مقام باہر نکل آیا تو حکم یہ ہے کہ خوب اچھی طرح کسی کپڑے وغیرہ سے پونچھ کر اٹھیں تاکہ تری باقی نہ رہے۔ اگر کچھ پانی اُس پر باقی تھا اور کھڑے ہو گئے جس کی وجہ سے پانی اندر چلا گیا تو روزہ فاسد ہو گیا۔ اسی وجہ سے فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ دار **اِسْتِنْجَاء** کرنے میں سانس نہ لے۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۴)

## روزہ میں قے ہونا

بعض اوقات جب روزہ میں قے ہو جاتی ہے تو لوگ پریشان ہو جاتے ہیں بلکہ بعض تو سمجھتے ہیں کہ روزہ میں خود بخود قے ہو جانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ چنانچہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور، شافعِ یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ترجمہ: جس کو ماہِ رمضان میں خود بخود قے آئی اس کا روزہ نہ ٹوٹا اور جس نے جان بوجھ کر قے کی اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔ (کنز العمال، ج ۸، ص ۲۳۰، حدیث ۲۳۸۱۴)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا، ”جس کو خود بخود قے آئی اس پر قضاء نہیں اور جس نے جان بوجھ کر قے کی وہ روزہ کی قضاء کرے۔“

(ترمذی، ج ۲، ص ۱۷۳، حدیث ۷۲۰)

## ”کرم یا رب!“

کے سات حُرُوف کی نسبت سے قے کے بارے میں 7 پیرے

**مدینہ ۱:** روزہ میں خود بخود کتنی ہی قے (الٹی) ہو جائے (خواہ بالٹی ہی کیوں نہ بھر جائے) اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(در مختار، ج ۳، ص ۳۹۲)

**مدینہ ۲:** اگر روزہ یاد ہونے کے باوجود قصداً (یعنی جان بوجھ کر) قے کی اور اگر وہ منہ بھر ہے (منہ بھر کی تعریف آگے آتی ہے) تو اب روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (در مختار، ج ۳، ص ۳۹۲)

**مدینہ ۳:** قصداً منہ بھر ہونے والی قے سے بھی اس صورت میں روزہ ٹوٹے گا جبکہ قے میں کھانا یا (پانی) یا صُفراء (یعنی کڑوا پانی) یا حُن آئے۔ (ایضاً)

**مدینہ ۴:** اگر قے میں صرف بلغم نکلا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (ایضاً، ص ۳۹۲)

**مدینہ ۵:** قصداً قے کی مگر تھوڑی سی آئی، منہ بھر نہ آئی تو اب بھی روزہ نہ ٹوٹا۔ (در مختار، ج ۳، ص ۳۹۳)

**مدینہ ۶:** منہ بھر سے کم قے ہوئی اور منہ ہی سے دوبارہ لوٹ گئی یا خود ہی لوٹا دی، ان دونوں صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (ایضاً)

**مدینہ ۷:** منہ بھر قے بلا اختیار ہو گئی تو روزہ نہ ٹوٹا البتہ اگر اس میں سے ایک چنے کے برابر بھی واپس لوٹا دی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور ایک چنے سے کم ہو تو روزہ نہ ٹوٹا۔ (در مختار، ج ۳، ص ۳۹۲)

## مُنہ بھر قے کی تعریف

مُنہ بھر قے کے معنی یہ ہیں، ”اُسے بلا تَکَلُّف نہ روکا جاسکے۔“ (عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۴)

### ”مدینہ“

کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے وضو میں قے کے 5 احکام شرعی

**مدینہ ۱:** وضو کی حالت میں (جان بوجھ کر قے کریں یا خود بخود ہو جائے دونوں صورتوں میں) اگر مُنہ بھر قے آئی اور اس میں کھانا، پانی یا

صُفراء (کڑوا پانی) آیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، ص ۲۶)

**مدینہ ۲:** اگر بَلْعَم کی مُنہ بھر قے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (ایضاً)

**مدینہ ۳:** بہتے خُون کی قے وضو توڑ دیتی ہے۔

**مدینہ ۴:** بہتے خُون کی قے سے وضو اُس وقت ٹوٹتا ہے جبکہ خُون تھوک سے مَغْلُوب نہ ہو۔ (ردالمحتار، ج ۱، ص ۲۶۷)

یعنی خُون کی وجہ سے قے سُرخ ہو رہی ہے تو خُون غالب ہے وضو ٹوٹ گیا اور اگر تھوک زیادہ ہے اور خُون کم تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ خُون کم ہونے کی نشانی یہ ہے کہ پوری قے جو تھوک پر مُشتمل ہے وہ زَرْد (یعنی پیلی) ہوگی۔

**مدینہ ۵:** اگر قے میں جَمَا ہوا خُون نکلا اور وہ مُنہ بھر سے کم ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (مُلخص از بہارِ شریعت، حصہ دوم، ص ۲۶)

### ضروری ہدایت

مُنہ بھر قے (علاوہ بَلْعَم کے) ناپاک ہے۔ اس کا کوئی چھینٹا کپڑے یا جَسْم پر نہ گرنے پائے اس کی احتیاط فرمائیے۔ آج کل لوگ اس میں بڑی بے احتیاطی کرتے ہیں، کپڑوں پر چھینٹے پڑنے کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اور مُنہ وغیرہ پر جو ناپاک قے لگ جاتی ہے اُس کو بھی بلا جھجک اپنے کپڑوں سے پونچھ لیتے ہیں۔ اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نَجاست سے بچنے کا ذہن عنایت فرمائے۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِين صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

### بُھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا

حضرت سَیِّدُنا ابُو ہُرَیْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ جس روزہ دار نے بُھول کر کھایا یا پیا وہ اپنے روزہ کو پورا کرے کہ اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کھلایا اور پلایا۔

(صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۳۶، حدیث ۱۹۳۳)

### ”واہ کیا بات ہے ماہِ رمضان کی“

کے اکیس حُرُوف کی نسبت سے روزہ نہ توڑنے والی چیزوں کے متعلق 21 پیرے

**مدینہ ۱:** بُھول کر کھایا، پیا یا جماع کیا روزہ فاسد نہ ہوا، خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفل۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، رَدُّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۳۶۵)

**مدینہ ۲:** کسی روزہ دار کو ان افعال میں دیکھیں تو یاد دلانا واجب ہے۔ ہاں اگر روزہ دار بہت ہی کمزور ہو کہ یاد دلانے پر وہ کھانا چھوڑ دے گا جس کی وجہ سے کمزوری اتنی بڑھ جائے گی کہ اس کیلئے روزہ رکھنا ہی دُشوار ہو جائے گا اور اگر کھالے گا تو روزہ بھی اچھی طرح پورا کر لے گا اور دیگر عبادتیں بھی بخوبی ادا کر سکے گا (اور چونکہ بُھول کر کھاپی رہا ہے اس لئے اس کا روزہ تو ہو ہی جائے گا) لہذا اس صورت میں یاد نہ دلانا ہی بہتر ہے۔ بَعْضُ مَشَاخِخِ کَرَام (رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی) فرماتے ہیں: ”جو ان کو دیکھے تو یاد دلادے اور بوڑھے کو

دیکھتے تو یاد نہ دلانے میں حرج نہیں۔“ مگر یہ حکم اکثر کے لحاظ سے ہے کیونکہ جو ان اکثر قوی (یعنی طاقتور) ہوتے ہیں اور بوڑھے اکثر کمزور۔ چنانچہ اصل حکم یہی ہے کہ جو انی اور بوڑھے کو کوئی دخل نہیں، بلکہ قوت و ضعف (یعنی طاقت اور کمزوری) کا لحاظ ہے لہذا اگر جوان اس قدر کمزور ہو تو یاد نہ دلانے میں حرج نہیں اور بوڑھا قوی (یعنی طاقتور) ہو تو یاد دلانا واجب ہے۔ (رد المحتار، ج ۳، ص ۳۶۵)

**مدینہ ۳:** روزہ یاد ہونے کے باوجود بھی مکھی یا غبار یا دھواں حلق میں چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ خواہ غبار آٹے کا ہو جو چکی پیسنے یا آٹا چھانسنے میں اڑتا ہے یا غلہ کا غبار ہو یا ہوا سے خاک اڑی یا جانوروں کے کھریا ٹاپ سے۔

(رد المحتار، ج ۳، ص ۳۶۶)

**مدینہ ۴:** اسی طرح بس یا کار کا دھواں یا ان سے غبار اڑ کر حلق میں پہنچا اگرچہ روزہ دار ہونا یا دھواں، روزہ نہیں جائے گا۔

**مدینہ ۵:** اگر بتی سلگ رہی ہے اور اس کا دھواں ناک میں گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں اگر لوہا یا اگر بتی سلگ رہی ہو اور روزہ یاد ہونے کے باوجود منہ قریب لے جا کر اس کا دھواں ناک سے کھینچا تو روزہ فاسد ہو جائیگا۔ (رد المحتار، ج ۳، ص ۳۶۶)

**مدینہ ۶:** بھری سینگی (یہ درد کے علاج کا ایک مخصوص طریقہ ہے جس میں سوراخ کیا ہوا سینک درد کی جگہ رکھ کر منہ کے ذریعہ جسم کی گرمی کھینچتے ہیں۔) لگوائی یا تیل یا سرمہ لگایا تو روزہ نہ گیا اگرچہ تیل یا سرمہ کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو بلکہ تھوک میں سرمہ کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو جب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (الجہزۃ النیرۃ، ج ۱، ص ۱۷۹)

**مدینہ ۷:** غسل کیا اور پانی کی خشکی (یعنی ٹھنک) اندر محسوس ہوئی جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۲۳۰)

**مدینہ ۸:** گھٹی کی اور پانی بالکل پھینک دیا صرف کچھ تری منہ میں باقی رہ گئی تھی تھوک کے ساتھ اسے نگل لیا، روزہ نہیں ٹوٹا۔

(رد المحتار، ج ۳، ص ۳۶۷)

**مدینہ ۹:** دوا گولی اور حلق میں اس کا مزہ محسوس ہو اور روزہ نہیں ٹوٹا۔ (ایضاً)

**مدینہ ۱۰:** کان میں پانی چلا گیا جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ بلکہ خود پانی ڈالا جب بھی نہ ٹوٹا۔ (رد المحتار، ج ۳، ص ۳۶۷)

**مدینہ ۱۱:** تنکے سے کان گھجایا اور اس پر کان کا میل لگ گیا پھر وہی میل لگا ہوا تنکا کان میں ڈالا اگرچہ چند بار ایسا کیا ہو جب بھی روزہ نہ ٹوٹا۔ (ایضاً)

**مدینہ ۱۲:** دانت یا منہ میں خفیف (یعنی معمولی) چیز بے معلوم سی رہ گئی کہ لعاب کیساتھ خود ہی اتر جائے گی اور وہ اتر گئی، روزہ نہیں ٹوٹا۔ (ایضاً)

**مدینہ ۱۳:** دانتوں سے خون نکل کر حلق تک پہنچا مگر حلق سے نیچے نہ اترتا تو روزہ نہ گیا۔ (فتح القدیر، ج ۲، ص ۲۵۸)

**مدینہ ۱۴:** مکھی حلق میں چلی گئی روزہ نہ گیا اور قصداً (یعنی جان بوجھ کر) نگلی تو چلا گیا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۳)

**مدینہ ۱۵:** بھولے سے کھانا کھا رہے تھے، یاد آتے ہی لقمہ پھینک دیا یا پانی پی رہے تھے یاد آتے ہی منہ کا پانی پھینک دیا تو روزہ نہ گیا۔ اگر منہ میں کا لقمہ یا پانی یاد آنے کے باوجود نگل گئے تو روزہ گیا۔ (ایضاً)

**مدینہ ۱۶:** صبح صادق سے پہلے کھایا پی رہے تھے اور صبح ہوتے ہی (یعنی سحری کا وقت ختم ہوتے ہی) منہ میں کاسب کچھ اگل دیا تو روزہ نہ گیا، اور اگر نگل لیا تو جاتا رہا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۳)

**مدینہ ۱۷:** غیبت کی تو روزہ نہ گیا۔ (رد المحتار، ج ۳، ص ۳۶۲)

اگرچہ غیبت سخت کبیرہ گناہ ہے۔ قرآن مجید میں غیبت کرنے کی نسبت فرمایا، ”جیسے اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا۔“ اور حدیث پاک میں فرمایا، ”غیبت زنا سے بھی سخت تر ہے۔“ (الترغیب والترہیب، ج ۳، ص ۳۳۱، حدیث ۲۴)

غیبت کی وجہ سے روزہ کی نورانیت جاتی رہتی ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۵، ص ۶۱۱)

**مدینہ ۱۸: جَنَابَت** (یعنی غسل فرض ہونے) کی حالت میں صُبح کی بلکہ اگرچہ سارے دِن جُنُب (یعنی بے غسل) رہا روزہ نہ گیا۔

(دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۳۷۲)

مگر اتنی دیر تک قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ و حرام ہے۔ حدیث شریف میں فرمایا، جس گھر میں جُنُب ہو اُس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔“ (بہار شریعت، حصہ ۵، ص ۱۱۶)

**مدینہ ۱۹:** تِلْ یَاتِل کے برابر کوئی چیز چبائی اور ٹھوک کے ساتھ حَلَق سے اُتر گئی تو روزہ نہ گیا مگر جب کہ اُس کا مزہ حَلَق میں محسوس ہوتا ہو تو روزہ جاتا رہا۔ (فتح القدیر، ج ۲، ص ۲۵۹)

**مدینہ ۲۰:** ٹھوک یا بلغم منہ میں آیا پھر اُسے نگل گئے تو روزہ نہ گیا۔ (رَدُّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۳۷۳)

**مدینہ ۲۱:** اسی طرح ناک میں رینٹھ جمع ہو گئی، سانس کے ذریعے کھینچ کر نگل جانے سے بھی روزہ نہیں جاتا۔ (ایضاً)

## مکروہاتِ روزہ

اب روزہ کے مکروہات کا بیان کیا جاتا ہے جن کے کرنے سے روزہ ہو تو جاتا ہے مگر اُس کی نورانیت چلی جاتی ہے۔ لفظ ”نبی“ کے تین حُرُوف کی نسبت سے پہلے تین احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔ پھر فقہی احکام عرض کئے جائیں گے۔

﴿۱﴾ حضرت سَیدُنا اَبُو ہُرَیْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمن عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو بُری بات کہنا اور اُس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کی کچھ حاجت نہیں کہ اُس نے کھانا، پینا چھوڑ دیا ہے۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۲۸، حدیث ۱۹۰۳)

﴿۲﴾ حضرت سَیدُنا اَبُو ہُرَیْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، غریبوں کے ہمد صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: روزہ سَپر (یعنی ڈھال) ہے جب تک اُسے پھاڑا نہ ہو۔ عرض کی گئی، کس چیز سے پھاڑے گا؟ ارشاد فرمایا: ”جھوٹ یا غیبت سے۔“ (الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۹۴، حدیث ۳)

﴿۳﴾ حضرت سَیدُنا عَامِر بن رَبِیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: ”میں نے بے شمار بار سرکارِ والا تبار، بِاِذْنِ پروردگار دو جہاں کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو روزہ میں مسواک کرتے دیکھا۔“ (ترمذی، ج ۲، ص ۱۷۶، الحدیث ۷۲۵)

## ”رَمَضانُ الْمُبَارَک“

کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے مکروہاتِ روزہ پر مشتمل ۱۲ پیرے

**مدینہ ۱:** جھوٹ، چُغلی، غیبت، بدنِ گاہی، گالی دینا، بلا اجازتِ شرعی کسی کا دل دُکھانا، داڑھی مُنڈانا وغیرہ چیزیں ویسے بھی ناجائز و حرام ہیں روزہ میں اور زیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزہ میں گراہیت آتی اور روزے کی نورانیت چلی جاتی ہے۔

**مدینہ ۲:** روزہ دار کا بلا عذر کسی چیز کو چکھنا یا چبانا مکروہ ہے۔ چکھنے کے لئے عذر یہ ہے کہ مثلاً عورت کا شوہر بد مزاج ہے کہ نمک کم یا بیش ہوگا تو اُس کی ناراضگی کا باعث ہوگا۔ اس وجہ سے چکھنے میں حَرَج نہیں۔ چبانے کیلئے عذر یہ ہے کہ اتنا چھوٹا بچہ ہے کہ روٹی نہیں



چبا سکتا اور کوئی نرم غذاء نہیں جو اُسے کھلائی جاسکے، نہ حیض و نفاس (حیض و نفاس کی حالت میں عورت کو روزہ، نماز، تلاوت ناجائز و گناہ ہے۔ نماز معاف ہے مگر بعد فراغت روزہ قضاء کرنا لازمی ہے۔) والی یا کوئی اور ایسا ہے کہ اُسے چبا کر دے۔ تو بچہ کے کھلانے کیلئے روٹی وغیرہ چبانا مکروہ نہیں۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۳۹۵)

مگر پوری احتیاط رکھے اگر حلق سے نیچے کچھ اتر گیا تو روزہ گیا۔

### چکھنا کسے کہتے ہیں؟

چکھنے کے معنی وہ نہیں جو آج کل عام محاورہ ہے یعنی کسی چیز کا مزہ دُرِّ یافِت کرنے کیلئے اُس میں سے تھوڑا کھالیا جاتا ہے! کہ یوں ہو تو کراہیت کیسی روزہ ہی جاتا رہے گا۔ بلکہ کفارہ کے شرائط پائے جائیں تو کفارہ بھی لازم ہوگا۔ چکھنے سے مراد یہ ہے کہ صرف زبان پر رکھ کر مزہ دُرِّ یافِت کر لیں اور اُسے تھوک دیں۔ اُس میں سے حلق میں کچھ بھی نہ جانے پائے۔

**مدینہ ۳:** کوئی چیز خریدی اور اُس کا چکھنا ضروری ہے کہ اگر نہ چکھا تو نقصان ہوگا تو ایسی صورت میں چکھنے میں حرج نہیں ورنہ مکروہ ہے۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۳۹۵)

**مدینہ ۴:** بیوی کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدن کو چھونا مکروہ نہیں۔ ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ انزال ہو جائے گا یا جماع میں مبتلا ہوگا اور ہونٹ اور زبان چوسنا روزہ میں مطلقاً مکروہ ہیں۔ یوں ہی مباشرتِ فاحشہ (یعنی شرمگاہ سے شرمگاہ ٹکرانا) (رَدُّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۳۹۶)

(شادی شدگان وغیرہ کی معلومات کیلئے فتاویٰ رضویہ جلد ۲۳ صفحہ نمبر 385.386 پر مسئلہ نمبر 42.41 کا مطالعہ فرمائیں۔)

**مدینہ ۵:** گلاب یا مشک وغیرہ سونگھنا، داڑھی مونچھ میں تیل لگانا اور سرمہ لگانا مکروہ نہیں۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۳۹۷)

**مدینہ ۶:** روزے کی حالت میں ہر قسم کا عطر سونگھ بھی سکتے ہیں اور کپڑوں پر لگا بھی سکتے ہیں۔ (رَدُّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۳۹۷)

**مدینہ ۷:** روزے میں مسواک کرنا مکروہ نہیں بلکہ جیسے اردنوں میں سنت ہے ویسے ہی روزہ میں بھی سنت ہے، مسواک خشک ہو یا تر، اگرچہ پانی سے ترکی ہو، زوال سے پہلے کریں یا بعد، کسی وقت بھی مکروہ نہیں۔ (رَدُّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۳۹۹)

**مدینہ ۸:** اکثر لوگوں میں مشہور ہے کہ دوپہر کے بعد روزہ دار کیلئے مسواک کرنا مکروہ ہے یہ ہمارے مذہب حنفیہ کے خلاف ہے۔ (ایضاً)

**مدینہ ۹:** اگر مسواک چبانے سے ریشے چھوٹیں یا مزہ محسوس ہو تو ایسی مسواک روزے میں نہیں کرنا چاہئے۔

(فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۱۰، ص ۵۱۱)

اگر روزہ یاد ہوتے ہوئے مسواک کا ریشہ یا کوئی جز حلق سے نیچے اتر گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

**مدینہ ۱۰:** وضو و غسل کے علاوہ ٹھنڈک پہنچانے کی غرض سے گلی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا یا ٹھنڈک کیلئے نہانا بلکہ بدن پر بھیرگا کپڑا لپیٹنا بھی مکروہ نہیں۔ ہاں اگر پریشانی ظاہر کرنے کیلئے بھیرگا کپڑا لپیٹنا مکروہ ہے کہ عبادت میں دل تنگ ہونا اچھی بات نہیں۔

(رَدُّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۳۹۹)

**مدینہ ۱۱:** بعض اسلامی بھائی روزہ میں بار بار تھوکتے رہتے ہیں شاید وہ سمجھتے ہیں کہ روزے میں تھوک نہیں نگلنا چاہئے، ایسا نہیں۔

البتہ منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نگل جانا، یہ تو بغیر روزہ کے بھی ناپسندیدہ ہے اور روزہ میں مکروہ۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۵، ص ۱۲۹)

**مدینہ ۱۲:** رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ کے دنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں جس سے ایسا ضَعْف (یعنی کمزوری) آجائے کہ روزہ توڑنے کا ظَنّ غالب ہو۔ لہذا نانبائی کو چاہیے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دن میں آرام کرے۔ (دُرِّ مُخْتَار، ج ۳، ص ۴۰۰)

یہی حُکْمِ مَعْمَار و مزدور اور دیگر مُشَقَّت کے کام کرنے والوں کا ہے۔ زیادہ ضَعْف (کمزوری) کا اندیشہ ہو تو کام میں کمی کر دیں تاکہ روزہ ادا کر سکیں۔

## آسمان پر سے کاغذ کا پرزہ گرا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزوں کے شرعی احکام سیکھنے کا جذبہ اُجاگر کرنے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ ایک بار سفر کر کے تجربہ کر لیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو وہ وہ دینی منافع حاصل ہوں گے کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مَدَنی قافلے کی ایک بہار گوش گزار کی جاتی ہے۔ چنانچہ قصبہ کالونی (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: ”ہمارے خاندان میں لڑکیاں کافی تھیں، چچا جان کے یہاں سات لڑکیاں تو بڑے بھائی جان کے یہاں 9 لڑکیاں! میری شادی ہوئی تو میرے یہاں بھی لڑکی کی ولادت ہوئی۔ سب کو تشویش سی ہونے لگی اور آج کل کے ایک عام ذہن کے مطابق سب کو وہم سا ہونے لگا کہ کسی نے جادو کر کے اولادِ زینہ کا سلسلہ بند کروا دیا ہے! میں نے مَنّت مانی کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو 30 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کروں گا۔ میری مَدَنی مَنّی کی امی نے ایک بار خواب دیکھا کہ آسمان سے کوئی کاغذ کا پرزہ ان کے قریب آ کر گرا، اُٹھا کر دیکھا تو اُس پر لکھا تھا، بلال۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 30 دن کے مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے میرے یہاں مَدَنی مَنّی کی آمد ہو گئی! نہ صرف ایک بلکہ آگے چل کر یکے بعد دیگرے دو مَدَنی مَنّے مزید پیدا ہوئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم دیکھئے! 30 دن کے مَدَنی قافلے کی بَرَکت صرف مجھ تک محدود نہ رہی۔ ہمارے خاندان میں جو بھی اولادِ زینہ سے محروم تھا سب کے یہاں خوشیوں کی بہاریں لٹاتے ہوئے مَدَنی مَنّے تولّد ہوئے۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں علا قائی مَدَنی قافلہ ذمّہ دار کی حیثیت سے مَدَنی قافلوں کی بہاریں لٹانے کی کوششیں کر رہا ہوں۔

آ کے تم با ادب، دیکھ لو فصلِ رب

کھوٹی قسمت کھری، گود ہو گی ہری

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## مانگی مراد نہ ملنا بھی انعام!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے کس طرح مَن کی مُرادیں بر آتی ہیں! اُمیدوں کی سوکھی کھیتیاں ہری ہو جاتی ہیں، دلوں کی پژمردہ کلیاں کھل اٹھتی ہیں اور خانماں بربادوں کی خوشیاں لوٹ آتی ہیں۔ مگر یہ ذہن میں رہے کہ ضروری نہیں ہر ایک کی دلی مُراد لازمی ہی پوری ہو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ بندہ جو طلب کرتا ہے وہ اُس کے حق میں بہتر نہیں ہوتا اور اُس کا سوال پورا نہیں کیا جاتا۔ اُس کی منہ مانگی مراد نہ ملنا ہی اُس کیلئے انعام ہوتا ہے۔ مثلاً یہی کہ وہ اولادِ زینہ مانگتا ہے مگر اُس کو مَدَنی مَنّیوں سے نوازا جاتا ہے اور یہی اُس کے حق میں بہتر بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ پارہ دوسرا سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 216 میں رَبُّ الْعِبَادِ عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

ترجمہ کنزالایمان: قریب  
ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے  
اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو۔

عَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ  
شَرٌّ لَّكُمْ ط

(پ ۲، البقرة ۲۱۶)

## بیٹی کے فضائل

یاد رکھئے! بیٹی کی فضیلت کسی طرح کم نہیں اس ضمن میں ملاحظہ ہوں **تین فرامینِ مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم:-  
﴿۱﴾ جس نے اپنی تین بیٹیوں کی پرورش کی وہ جنت میں جائے گا اور اسے راہِ خدا عزوجل میں اُس جہاد کرنے والے کی مثل اجر ملے گا جس نے دورانِ جہاد روزے رکھے اور نماز قائم کی۔ (الترغیب والترہیب، ج ۳، ص ۴۶، حدیث ۲۶، دارالکتب العلمیہ بیروت)  
﴿۲﴾ جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو داخلِ جنت ہوگا۔

(جامع ترمذی، ج ۳، ص ۳۶۶، حدیث ۱۹۱۹، دارالفکر بیروت)

﴿۳﴾ جو شخص تین بیٹیوں یا بہنوں کی اس طرح پرورش کرے کہ ان کو ادب سکھائے اور ان پر مہربانی کا برتاؤ کرے یہاں تک کہ اللہ عزوجل انہیں بے نیاز کر دے (یعنی وہ بالغ ہو جائیں یا ان کا نکاح ہو جائے یا وہ صاحبِ مال ہو جائیں) (اشعۃ اللمعات، ج ۴، ص ۱۳۲)  
تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب فرما دیتا ہے۔ یہ ارشادِ نبوی سُن کر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، اگر کوئی شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کیلئے بھی یہی اجر و ثواب ہے یہاں تک کہ اگر لوگ ایک کا ذکر کرتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس کے بارے میں بھی یہی فرماتے۔ (شرح السنۃ للبخاری، ج ۶، ص ۴۵۲، حدیث ۳۳۵۱)

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، میرے پاس ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو لے کر مانگنے کے لیے آئی (بعض مجبوریوں میں مانگنا جائز ہے یہ بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھیں مجبوریوں میں پھنسی ہوں گی اس لیے سوال درست تھا)

(مرآۃ المناجیح، ج ۶، ص ۵۴۵)

تو ایک کھجور کے سوا اس نے میرے پاس کچھ نہیں پایا، وہی ایک کھجور میں نے اس کو دے دی۔ تو اس نے اس ایک کھجور کو اپنی دو بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خود نہیں کھایا اور بیٹیوں کے ساتھ چلی گئی۔ اس کے بعد جب رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے اس واقعہ کا تذکرہ حضور سے کیا، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص ان بیٹیوں کے ساتھ مُبتلا کیا گیا اس نے ان بیٹیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لئے آگ (جہنم) سے پردہ اور آڑ بن جائیں گی۔ (صحیح مسلم، ص ۴۱۴، حدیث ۲۶۲۹، دار ابن حزم بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول اور سنتوں بھرے اجتماعات میں رحمتیں کیوں نازل نہ ہوں گی کہ ان عاشقانِ رسول میں نہ جانے کتنے اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ ہوتے ہوں گے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جماعت میں برکت ہے اور دعائے مجمعِ مسلمین اقرب بقبول (یعنی مسلمانوں کے مجمع میں دعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے) علماء فرماتے ہیں، جہاں چالیس مسلمان صالح (یعنی نیک) جمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک ولی اللہ ضرور ہوتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۲۴، ص ۱۸۴، تیسیر شرح جامع صغیر، تحت الحدیث ۷۱۴، ج ۱، ص ۳۱۲، طبعہ دارالحدیث، مصر)

بالفرض دُعاء کی قبولیت کا اثر ظاہر نہ ہو تب بھی حرفِ شکایت زبان پر نہیں لانا چاہئے۔ ہماری بہتری کس بات میں ہے اس کو یقیناً اللہ عزوجل ہم سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں اُس کا شکر گزار بندہ بن کر رہنا چاہئے۔ وہ بیٹا دے تب بھی اُس کا شکر، بیٹی دے تب بھی شکر، دونوں اُدے تب بھی شکر اور نہ دے تب بھی شکر ہر حال میں شکر شکر اور شکر ہی ادا کرنا چاہئے۔

پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر، ۴۹ اور ۵۰ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ط يَهْبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَيَهْبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝

ترجمہ کنزالایمان: اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت پیدا کرتا ہے جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے بیشک وہ علم و قدرت والا ہے۔

(پ ۲۵، الشوریٰ ۴۹، ۵۰)

صدر الافاضل حضرت علامہ مولینا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں، وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے جو چاہے دے۔ انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں۔ حضرت سیدنا ناولو ط علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت سیدنا شعب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف فرزند تھے کوئی دختر ہوئی ہی نہیں اور سیدنا الانبیاء حبیب خدا مُحَمَّد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرت سیدنا محمد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی اولاد ہی نہیں۔

(خزان العرفان، ص ۷۷۷)

## روزہ نہ رکھنے کی مجبوریاں

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بعض مجبوریاں ایسی ہیں جن کے سبب رَمَضانُ الْمُبَارَك میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ مجبوری میں روزہ مُعاف نہیں وہ مجبوری ختم ہو جانے کے بعد اس کی قضاء رکھنا فرض ہے۔ البتہ قضاء کا گناہ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ ”بہارِ شریعت“ میں ”دُرُ الْمُخْتَار“ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ سفر و حمل اور بچہ کو دودھ پلانا اور مرض اور بڑھاپا اور خوفِ ہلاکت و اکراہ یعنی (اگر کوئی جان سے مار ڈالنے یا کسی عضو کے کاٹ ڈالنے یا سخت مار مارنے کی صحیح دھمکی دے کر کہے کہ روزہ توڑ ڈال اگر روزہ دار جانتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے وہ کر گزرے گا تو ایسی صورت میں روزہ فاسد کر دینا یا ترک کرنا گناہ نہیں۔ ”اکراہ سے مراد یہی ہے“) و نقصانِ عقل اور جہاد یہ سب روزہ نہ رکھنے کے عذر ہیں ان وجوہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو گناہ گار نہیں۔ (دُرُ الْمُخْتَار، رَدُّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۰۲)

## سفر کی تعریف

دورانِ سفر بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ سفر کی مقدار بھی ذہن نشین کر لیجئے۔ سیدی و مرشدی امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت، مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی تحقیق کے مطابق شرعاً سفر کی مقدار ساڑھے ستاون میل (یعنی تقریباً نوے کلومیٹر) ہے جو کوئی اتنی مقدار کا فاصلہ طے کرنے کی غرض سے اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہر نکل آیا، وہ اب شرعاً مسافر ہے۔ اُسے روزہ قضاء کر کے



رکھنے کی اجازت ہے اور نماز میں بھی وہ قصر کرے گا۔ مسافر اگر روزہ رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے مگر چار رکعت والی فرض نمازوں میں اُسے قصر کرنا واجب ہے۔ نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ اور جہالتاً (یعنی علم نہ ہونے کی وجہ سے) پوری (چار) پڑھی تو اس نماز کا پھیرنا بھی واجب ہے۔ (مُلَخَّصاً فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۸، ص ۲۷۰)

یعنی معلومات نہ ہونے کی بناء پر آج تک جتنی بھی نمازیں سفر میں پوری پڑھی ہیں ان کا حساب لگا کر چار رکعتی فرض قصر کی نیت سے دودو لوٹانے ہوں گے۔ ہاں مسافر کو مقیم امام کے پیچھے فرض چار پورے پڑھنے ہوتے ہیں سنتیں اور وتر لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ قصر صرف ظہر، عصر اور عشاء کی فرض رکعتوں میں کرنا ہے۔ یعنی ان میں چار رکعت فرض کی جگہ دو رکعت ادا کی جائیں گی۔ باقی سنتوں اور وتر کی رکعتیں پوری ادا کی جائیں گی۔ دوسرے شہر یا گاؤں وغیرہ میں پہنچنے کے بعد جب تک پندرہ دن سے کم مدت تک قیام کی نیت تھی مسافر ہی کہلائے گا اور مسافر کے احکام رہیں گے۔ اور اگر مسافر نے وہاں پہنچ کر پندرہ دن یا اُس سے زیادہ قیام کی نیت کر لی تو اب مسافر کے احکام ختم ہو جائیں گے۔ اور وہ مقیم کہلائے گا۔ اب اسے روزہ بھی رکھنا ہوگا اور نماز بھی قصر نہیں کرے گا۔ سفر کے متعلق ضروری احکام کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کیلئے (بہارِ شریعت حصہ چہارم کے باب ”نماز مسافر کا بیان“) کا مطالعہ فرمائیں۔

### معمولی بیماری کوئی مجبوری نہیں

کوئی سخت بیمار ہو اور اُسے روزہ رکھنے کی صورت میں مرض بڑھ جانے یا دیر میں شفایابی کا گمان غالب ہو تو ایسی صورت میں بھی روزہ قضاء کرنے کی اجازت ہے۔ (اس کے تفصیلی احکام آگے آرہے ہیں) مگر آج کل دیکھا جاتا ہے کہ معمولی نزلہ، بخار یا دیر دیر کی وجہ سے لوگ روزہ ترک کر دیا کرتے ہیں یا معاذ اللہ عزوجل رکھ کر توڑ دیتے ہیں، ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ اگر کسی صحیح شرعی مجبوری کے بغیر کوئی روزہ چھوڑ دے اگرچہ بعد میں ساری عمر بھی روزے رکھے، اُس ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پاسکتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے قبل کہ روزہ نہ رکھنے کے اَعذار (یعنی مجبوریوں) کا تفصیلی بیان کیا جائے گا لفظ ”کرم“ کے تین حُرُوف کی نسبت سے تین احادیثِ مبارکہ بیان کی جاتی ہیں۔

### سفر میں چاہے روزہ رکھو، چاہے نہ رکھو

**مدینہ ۱: اُمُّ الْمُؤْمِنِین** حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، حضرت سیدنا حمزہ بن عمروؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت روزے رکھا کرتے تھے۔ انہوں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جو دو سخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ ربِّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے دریافت کیا، سفر میں روزہ رکھوں؟ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”چاہے رکھو، چاہے نہ رکھو۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۴۰، حدیث ۱۹۴۳)

**مدینہ ۲:** حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سولہویں رَمَضانُ الْمُبَارَک کو سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ہم چہاد میں گئے، ہم میں بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے نہ رکھا۔ نہ تو روزہ داروں نے غیر روزہ داروں پر عیب لگایا اور نہ انہوں نے اُن پر۔ (صحیح مسلم، ص ۵۶۴، حدیث ۱۱۱۶)

**مدینہ ۳:** حضرت سیدنا انس بن مالکؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے کے تاجدار، غریبوں کے غمگسار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ خوشگوار ہے: اللہ عزوجل نے مسافر سے آدھی نماز مُعَاف فرمادی۔ (یعنی چار رکعت والی فرض نماز دو رکعت پڑھے) اور مسافر اور دُودھ پلانے والی اور حاملہ سے روزہ مُعَاف فرمادیا۔ (کہ اجازت ہے اُس وقت نہ رکھیں بعد میں وہ مفقود پوری



کرلیں) (جامع ترمذی، ج ۲، ص ۷۰، حدیث ۷۱۵)

”الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ“

کے تینتیس حُرُوف کی نسبت سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت پڑنی 33 پیرے

(مگر وہ مجبوری ختم ہو جانے کی صورت میں ہر روزہ کے بدلے ایک روزہ قضاء رکھنا ہوگا)

**مدینہ ۱:** مُسافر کو روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۴۰۳)

**مدینہ ۲:** اگر خود اُس مُسافر کو اور اُس کے ساتھ والے کو روزہ رکھنے میں ضرر (یعنی نقصان) نہ پہنچے تو روزہ رکھنا سفر میں بہتر ہے اور

اگر دونوں یا اُن میں سے کسی ایک کو نقصان ہو رہا ہو تو روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۰۵)

**مدینہ ۳:** مُسافر نے ضَحْوَهُ کُبْرٰی (ضَحْوَهُ کُبْرٰی کی تعریف روزے کی نیت کے بیان میں گزر چکی ہے۔) سے پیشتر اقامت کی اور

ابھی کچھ کھایا نہیں تو روزہ کی نیت کر لینا واجب ہے۔ (الْمُحْتَار، ج ۱، ص ۱۸۶)

مثلاً آپ کا گھر پاکستان کے مشہور شہر حیدرآباد میں ہے اور آپ باب المدینہ کراچی سے حیدرآباد کیلئے چلے اور صبح دس بجے پہنچ گئے اور صبح صادق کے بعد راستے میں کچھ کھایا پیا نہ تھا تو اب روزہ کی نیت کر لیجئے۔

**مدینہ ۴:** دِن میں اگر سفر کیا تو اُس دِن کا روزہ چھوڑ دینے کیلئے آج کا سفر عذر نہیں۔ البتہ اگر دورانِ سفر توڑ دیں گے تو کفارہ لازم

نہ آئے گا مگر گناہ ضرور ہوگا۔ (رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۴۱۶) اور روزہ قضا کرنا فرض رہے گا۔

**مدینہ ۵:** اگر سفر شروع کرنے سے پہلے توڑ دیا۔ پھر سفر کیا تو (اگر کفارے کے شرائط پائے گئے تو) کفارہ بھی لازم آئیگا۔ (ایضاً)

**مدینہ ۶:** اگر دِن میں سفر شروع کیا (اور دورانِ سفر روزہ توڑا نہ تھا) اور مکان پر کوئی چیز بھول گئے تھے اسے لینے واپس آئے اور اب

اگر آ کر روزہ توڑ ڈالا تو (شرائط پائے جانے کی صورت میں) کفارہ بھی واجب ہے۔ اگر دورانِ سفر ہی توڑ دیا ہوتا تو صرف قضاء رکھنا فرض

ہوتا جیسا کہ نمبر ۴ میں گزرا۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۷)

**مدینہ ۷:** کسی کو روزہ توڑ ڈالنے پر مجبور کیا گیا تو روزہ توڑ سکتا ہے مگر صَبْر کیا تو اجر ملے گا۔ (مجبوری کی تعریف ماقبل گزر چکی ہے۔)

(رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۴۰۲)

**مدینہ ۸:** سانپ نے دُس لیا اور جان خطرے میں پڑ گئی تو روزہ توڑ دے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۴۰۲)

**مدینہ ۹:** جن لوگوں نے اِن مجبوریوں کے سبب روزہ توڑا اُن پر فرض ہے کہ اُن روزوں کی قضاء رکھیں اور اِن قضاء روزوں میں

ترتیب فرض نہیں۔ لہذا اگر اُن روزوں کی قضا کرنے سے قبل نفل روزے رکھے تو یہ نفلی روزے ہو گئے، مگر حکم یہ ہے کہ عذر جانے

کے بعد آئندہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آنے سے پہلے پہلے قضاء رکھ لیں۔ حدیث پاک میں فرمایا، ”جس پر گزشتہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی

قضاء باقی ہے اور وہ نہ رکھے، اُس کے اِس رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے روزے قبول نہ ہوں گے“ (مجمع الزوائد، ج ۳، ص ۴۱۵)

اگر وقت گزرتا گیا اور قضاء روزے نہ رکھے یہاں تک کہ دوسرا رَمَضَان شریف آ گیا تو اب قضاء روزے رکھنے کی بجائے پہلے اسی

رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے روزے رکھ لیجئے۔ قضاء بعد میں رکھ لیجئے۔ بلکہ اگر غیر مریض و مُسافر نے قضاء کی نیت کی جب بھی قضاء نہیں

بلکہ اسی رَمَضَان شریف کے روزے ہیں۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۰۵)

**مدینہ ۱۰:** حَمَل والی یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر اپنی یا بچہ کی جان جانے کا صحیح اندیشہ ہے تو اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے۔ خواہ دودھ پلانے والی بچہ کی ماں ہو یا دائی، اگرچہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں دودھ پلانے کی نوکری اختیار کی ہو۔

(دُرِّمُخْتَار، رُؤُ الْخُتَار، ج ۳، ص ۴۰۳)

**مدینہ ۱۱:** بھوک اور پیاس ایسی ہو کہ ہلاک کا خوف صحیح ہو یا نقصانِ عَقْل کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھیں۔

(دُرِّمُخْتَار، رُؤُ الْخُتَار، ج ۳، ص ۴۰۲)

**مدینہ ۱۲:** مَرِیض کو مَرَض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تَنْدُرُست کو بیمار ہو جانے کا گُمانِ غَالِب ہو تو اجازت ہے کہ اُس دن روزہ نہ رکھے۔ (بلکہ بعد میں قضا کر لے) (دُرِّمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۰۳)

**مدینہ ۱۳:** اِنْ صُورَتوں میں غَالِبِ گُمان کی قید ہے، مَحْض و ہم ناکافی ہے۔ غَالِبِ گُمان کی تین صورتیں ہیں۔  
﴿۱﴾ پہلی صورت یہ ہے کہ اس کی ظاہری نشانی پائی جاتی ہے۔

﴿۲﴾ دوسری یہ کہ اس شخص کا ذاتی تَجَرِبہ ہے۔

﴿۳﴾ تیسری یہ کہ کسی مُسلمان حَازِق (یعنی تَجَرِبہ کار اور اپنے فَنِّ طِب میں ماہر) طَبِیبِ مَسْتَوِر یعنی غیر فاسِق نے اس کی خبر دی ہو۔ اور اگر نہ کوئی عِلَامَت ہو، نہ تَجَرِبہ، نہ اس قسم کے طَبِیب نے اُسے بتایا بلکہ کسی کافر یا فاسِقِ طَبِیب (مَثَلًا داڑھی مُنڈے ڈاکٹر) کے کہنے سے افطار کر لیا یعنی روزہ توڑ ڈالا تو شرائط پائے جانے کی صورت میں قِضَاء کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم آئے گا۔ (رُؤُ الْخُتَار، ج ۳، ص ۴۰۲)

**مدینہ ۱۴:** حِیض یا نَفَاس کی حالت میں نماز، روزہ حرام ہے اور ایسی حالت میں نماز و روزہ صحیح ہوتے ہی نہیں۔ نیز تلاوتِ قرآن پاک یا قرآنِ پاک کی آیاتِ مُقَدَّسہ یا اُن کا ترجمہ چھونا یہ سب بھی حرام ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۸۸، ۸۹)

**مدینہ ۱۵:** حِیض و نَفَاس والی کے لئے اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا ظاہراً روزہ دار کی طرح رہنا اُس پر ضروری نہیں۔

(الْجَوَاهِرُ النِّیرَةُ، ج ۱، ص ۱۸۶)

**مدینہ ۱۶:** مگر چھپ کر کھانا بہتر ہے خُصُوصاً حِیض والی کے لئے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۵، ص ۱۳۵)

**مدینہ ۱۷:** ”شیخ فانی“، یعنی وہ مُعْتَمَر بُرُگ جن کی عمر اتنی بڑھ چکی ہے کہ اب وہ بے چارے روز بروز کمزور ہی ہوتے چلے جائیں گے۔ جب وہ بالکل ہی روزہ رکھنے سے عاجز ہو جائیں۔ یعنی نہ اب رکھ سکتے ہیں نہ آئندہ روزے کی طاقت آنے کی اُمید ہے۔ اُنہیں اب روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ لہذا ہر روزہ کے بدلہ میں (بطورِ فِدَیہ) ایک صَدَقَۃٔ فِطْر (صدقہ فطر کی مقدار سوا دو سیر یعنی تقریباً دو کلو پیچاس گرام گیہوں یا اُس کا آٹا یا اُن گیہوں کی رقم ہے۔) کی مقدارِ مُسکین کو دیدیں۔ (دُرِّمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۰)

**مدینہ ۱۸:** اگر ایسا بوڑھا گرمیوں میں روزے نہیں رکھ سکتا تو نہ رکھے مگر اس کے بدلے سردیوں میں رکھنا فرض ہے۔

(رُؤُ الْخُتَار، ج ۳، ص ۴۷۲)

**مدینہ ۱۹:** اگر فِدَیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی طاقت آگئی تو دیا ہوا فِدَیہ صدقہ نَقْل ہو گیا۔ اُن روزوں کی قِضَاء رکھیں۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۷)

**مدینہ ۲۰:** یہ اختیار ہے کہ شروعِ رَمَضَان ہی میں پورے رَمَضَان کا ایک دَم فِدَیہ دے دیں یا آخر میں دیں۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۷)

**مدینہ ۲۱:** فِدِیہ دینے میں یہ ضروری نہیں کہ جتنے فِدِیہ ہوں اتنے ہی مساکین کو الگ الگ دیں۔ بلکہ ایک ہی مسکین کو کئی دن کے بھی دیئے جاسکتے ہیں۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۰)

**مدینہ ۲۲:** نفل روزہ قَصْداً شروع کرنے والے پر اب پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے کہ توڑ دیا تو قضاء واجب ہوگی۔

(رَدُّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۱)

**مدینہ ۲۳:** اگر آپ نے یہ گمان کر کے روزہ رکھا کہ میرے ذمہ کوئی روزہ ہے مگر روزہ شروع کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ مجھ پر کسی قسم کا کوئی روزہ نہیں ہے، اب اگر فوراً توڑ دیا تو کچھ نہیں اور یہ معلوم کرنے کے بعد اگر فوراً نہ توڑا، تو اب نہیں توڑ سکتے، اگر توڑیں گے تو قضاء واجب ہوگی۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۱)

**مدینہ ۲۴:** نفل روزہ قَصْداً نہیں توڑا بلکہ بلا اختیار ٹوٹ گیا۔ مثلاً دورانِ روزہ عورت کو حیض آ گیا، جب بھی قضاء واجب ہے۔

(دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۲)

**مدینہ ۲۵:** عیدُ الفطر یا بَقَرِ عید کے چار دن یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ اذوالحجۃ الحرام میں سے کسی بھی دن کا روزہ نفل رکھا تو (چونکہ ان پانچ دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے لہذا) اس روزہ کا پورا کرنا واجب نہیں۔ نہ اس کے توڑنے پر قضاء واجب، بلکہ اس کا توڑ دینا ہی واجب ہے۔ اور اگر ان دنوں میں روزہ رکھنے کی مَنّت مانی تو مَنّت پوری کرنی واجب ہے مگر ان دنوں میں نہیں، بلکہ اور دنوں میں۔

(رَدُّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۲)

**مدینہ ۲۶:** نفل روزہ بلا عذر توڑ دینا ناجائز ہے۔ مہمان کے ساتھ اگر میزبان نہ کھائے گا تو اُسے ناگوار ہوگا یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے گا تو میزبان کو اذیت ہوگی تو نفل روزہ توڑ دینے کیلئے یہ عذر ہے۔ (سُبْحَنَ اللہ شریعت کو احترامِ مسلم کا کس قدر لحاظ ہے) بشرطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ اس کی قضاء رکھ لے گا اور ضَعْوۃ کُبریٰ سے پہلے توڑ دے بعد کو نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۸)

**مدینہ ۲۷:** دعوت کے سبب ضَعْوۃ کُبریٰ سے پہلے روزہ توڑ سکتا ہے جبکہ دعوت کرنے والا محض اس کی موجودگی پر راضی نہ ہو اور اس کے نہ کھانے کے سبب ناراض ہو بشرطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ بعد میں رکھ لے گا، لہذا اب روزہ توڑ لے اور اُس کی قضا رکھے۔ لیکن اگر دعوت کرنے والا محض اس کی موجودگی پر راضی ہو جائے اور نہ کھانے پر ناراض نہ ہو تو روزہ توڑنے کی اجازت نہیں ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۸ کوئٹہ)

**مدینہ ۲۸:** نفل روزہ زَوَال کے بعد ماں باپ کی ناراضگی کے سبب توڑ سکتا ہے۔ اور اس میں عَصْر سے پہلے تک توڑ سکتا ہے بعد عَصْر نہیں۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، رَدُّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۲)

**مدینہ ۲۹:** عورت بغیر شوہر کی اجازت کے نفل اور مَنّت وقسم کے روزے نہ رکھے اور رکھے لئے شوہر ٹوڑا سکتا ہے مگر توڑے گی تو قضاء واجب ہوگی مگر اس کی قضاء میں بھی شوہر کی اجازت درکار ہے۔ یا شوہر اور اُس کے درمیان جدائی ہو جائے یعنی طلاقِ بائن (طلاقِ بائن اُس طلاق کو کہتے ہیں جس سے بیوی نکاح سے باہر ہو جاتی ہے، اب شوہر رجوع نہیں کر سکتا) دے دے یا مرجائے۔ ہاں اگر روزہ رکھنے میں شوہر کا کچھ حرج نہ ہو، مثلاً وہ سفر میں ہے یا بیمار ہے یا احرام میں ہے تو ان حالتوں میں بغیر اجازت کے بھی قضاء رکھ سکتی ہے بلکہ وہ منع کرے جب بھی رکھ سکتی ہے۔ البتہ ان دنوں میں بھی شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔ (رَدُّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۵)

**مدینہ ۳۰:** رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ اور قَضَاءِ رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ کیلئے شوہر کی اجازت کی کچھ ضرورت نہیں بلکہ اُس کی مُمانعت پر بھی رکھے۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۵)

**مدینہ ۳۱:** اگر آپ کسی کے ملازم ہیں یا اُس کے یہاں مزدوری پر کام کرتے ہیں تو اُس کی اجازت کے بغیر نفل روزہ نہیں رکھ سکتے کیوں کہ روزہ کی وجہ سے کام میں سُستی آئے گی۔ ہاں۔ اگر روزہ رکھنے کے باوجود آپ باقاعدہ کام کر سکتے ہیں، اُس کے کام میں کسی قسَم کی کوتاہی نہیں ہوتی، کام پورا ہو جاتا ہے۔ تو اب نفل روزہ کی اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۶)

**مدینہ ۳۲:** نفل روزہ کیلئے بیٹی کو باپ، ماں کو بیٹے، بہن کو بھائی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۶)

**مدینہ ۳۳:** ماں باپ اگر بیٹے کو روزہ نفل سے منع کر دیں اس وجہ سے کہ مَرَض کا اندیشہ ہے تو ماں باپ کی اطاعت کرے۔

(دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۶)

اب ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے ”۱۲ پیرے“ ان چیزوں کے مُتَعَلِّق بیان کئے جاتے ہیں جن کے کرنے سے صرف قِضَاء لازم آتی ہے۔ قِضَاء کا طریقہ یہ ہے کہ ہر روزہ کے بدلے رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ کے بعد قِضَاء کی نیت سے ایک روزہ رکھ لیں۔

### قِضَاء کے بارے میں ۱۲ پیرے

**مدینہ ۱:** یہ گمان تھا کہ صُحْب نہیں ہوئی اور کھایا، پیایا، جماع کیا بعد کو معلوم ہوا کہ صُحْب ہو چکی تھی تو روزہ نہ ہوا، اس روزہ کی قِضَاء کرنا ضروری ہے یعنی اس روزہ کے بدلے میں ایک روزہ رکھنا ہوگا۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۳۸۰)

**مدینہ ۲:** کھانے پر سخت مجبور کیا گیا یعنی اگر اہِ شرعی پایا گیا۔ اب چونکہ مجبوری ہے، لہذا خواہ اپنے ہاتھ سے ہی کھایا ہو صرف قِضَاء لازم ہے۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۰۲)

اس مسئلہ کا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی قتل یا عضو کاٹ ڈالنے یا شدید مار لگانے کی صحیح دھمکی دے کر کہے کہ روزہ توڑ ڈال اگر روزہ دار یہ سمجھے کہ دھمکی دینے والا جو کچھ کہہ رہا ہے وہ کر گزرے گا۔ تو اب ”اکراہِ شرعی“ پایا گیا اور ایسی صورت میں روزہ توڑ ڈالنے کی رخصت ہے مگر بعد میں اس روزہ کی قضا لازمی ہے۔

**مدینہ ۳:** بھول کر کھایا، پیایا جماع کیا تھا یا نظر کرنے سے انزال ہوا تھا یا احتلام ہو یا قے ہوئی اور ان سب صورتوں میں یہ گمان کیا کہ روزہ جاتا رہا۔ اب قِضْد اُکھالیا تو صرف قِضَاء فرض ہے۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۳۷۵)

**مدینہ ۴:** روزہ کی حالت میں ناک میں دوا چڑھائی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اس کی قِضَاء لازم ہے۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۳۷۶)

**مدینہ ۵:** پتھر، کنکر، (ایسی) مٹی (جو عادتاً نہ کھائی جاتی ہو) رُوئی، گھاس، کاغذ وغیرہ ایسی چیزیں کھائیں جن سے لوگ گھن کرتے ہوں۔ ان سے بھی روزہ توڑ ٹوٹ گیا مگر صرف قِضَاء کرنا ہوگا۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۳۷۷)

**مدینہ ۶:** بارش کا پانی یا اُو لائق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قِضَاء لازم ہے۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۳۷۸)

**مدینہ ۶:** بہت سارا پسینہ یا آنسو نکل لیا تو روزہ ٹوٹ گیا، قِضَاء کرنا ہوگا۔ (ایضاً)

**مدینہ ۷:** گمان کیا کہ ابھی تو رات باقی ہے، سَحَری کھاتے رہے اور بعد میں پتا چلا کہ سَحَری کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ اس صورت میں بھی روزہ گیا اور قِضَاء کرنا ہوگا۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۳۸۰)

**مدینہ ۸:** اسی طرح گمان کر کے کہ سورج غروب ہو چکا ہے۔ کھاپی لیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ سورج نہیں ڈوبا تھا جب بھی روزہ ٹوٹ گیا اور قضاء کریں۔ (رد المحتار، ج ۳، ص ۳۸۰)

**مدینہ ۹:** اگر غروب آفتاب سے پہلے ہی سائرن کی آواز گونج اٹھی یا اذانِ مغرب شروع ہو گئی اور آپ نے روزہ افطار کر لیا۔ اور پھر بعد میں معلوم ہوا کہ سائرن یا اذان تو وقت سے پہلے ہی شروع ہو گئے تھے۔ اس میں آپ کا قصور ہو یا نہ ہو بہر حال روزہ ٹوٹ گیا اسے قضاء کرنا ہوگا۔ (ماخوذ من رد المحتار، ج ۳، ص ۳۸۳)

**مدینہ ۱۰:** آج کل چونکہ لا پرواہی کا دور دورہ ہے اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے روزے کی خود حفاظت کرے۔ سائرن، ریڈیو، ٹی.وی. کے اعلان بلکہ مسجد کی اذان پر بھی استفتاء کرنے کے بجائے خود سحری و افطار کے وقت کی صحیح صحیح معلومات حاصل کرے۔

**مدینہ ۱۱:** وضو کر رہے تھے پانی ناک میں ڈالا اور دماغ تک چڑھ گیا یا حلق کے نیچے اتر گیا، روزہ دار ہونا یا د تھا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضاء لازم ہے۔ ہاں اگر اُس وقت روزہ دار ہونا یا د نہیں تھا تو روزہ نہ گیا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۲)

### کفارے کے احکام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضَانُ الْمُبَارَك کا روزہ رکھ کر بغیر کسی صحیح مجبوری کے جان بوجھ کر توڑ دینے سے بعض صورتوں میں صرف قضاء لازم آتی ہے اور بعض صورتوں میں قضاء کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم ہو جاتا ہے۔ اس کے بارے میں چند احکام بیان ہوں اس سے پہلے یہ ذہن نشین کر لیجئے کہ روزہ کا کفارہ کیا ہے۔

### روزہ کے کفارہ کا طریقہ

روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کر سکے مثلاً اس کے پاس نہ لونڈی، غلام ہے نہ اتنا مال کہ خرید سکے، یا مال تو ہے مگر غلام میسر نہیں، جیسا کہ آج کل لونڈی غلام نہیں ملتے۔ تو اب پئے دڑ پئے ساٹھ روزے رکھے۔ یہ بھی اگر ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دونوں وقت کھانا کھلائے یہ ضروری ہے کہ جس کو ایک وقت کھلایا دوسرے وقت بھی اُسی کو کھلائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ساٹھ مساکین کو ایک ایک صدقہ فطر یعنی تقریباً دو کلو ۵۰ گرام گیہوں یا اُس کی رقم کا مالک کر دیا جائے۔ ایک ہی مسکین کو اکٹھے ساٹھ صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔ ہاں یہ کر سکتے ہیں کہ ایک ہی کو ساٹھ دن تک روزانہ ایک ایک صدقہ فطر دیں۔ روزوں کی صورت میں (دورانِ کفارہ) اگر درمیان میں ایک دن کا بھی روزہ چھوٹ گیا تو پھر نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے پہلے کے روزے شاملِ حساب نہ ہوں گے اگرچہ اُنسٹھ رکھ چکا تھا۔ چاہے بیماری وغیرہ کسی بھی عذر کے سبب چھوٹا ہو۔ ہاں عورت کو اگر حیض آجائے تو حیض کی وجہ سے جتنے ناغے ہوئے، یہ ناغے شمار نہیں کئے جائیں گے۔ یعنی پہلے کے روزے اور حیض کے بعد والے دونوں مل کر ساٹھ ہو جانے سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔ (ملخص از رد المحتار، ج ۳، ص ۳۹۰)

جو کوئی رات سے ہی روزے کی نیت کر چکا ہو اور پھر صبح یا دن میں کسی بھی وقت بلکہ اگر افطار سے ایک لمحہ بھی قبل کسی صحیح مجبوری کے غیر کسی ایسی چیز جس سے طبیعتِ انسانی نفرت نہ کرتی ہو (مثلاً کھانا، پانی، چائے، پھل، بسکٹ، شربت، شہد، مٹھائی وغیرہ) سے عمدتاً (یعنی جان بوجھ کر) روزہ توڑ ڈالے تو اب رَمَضَان شریف کے بعد اس روزہ کی قضاء کی نیت سے ایک روزہ رکھنا ہوگا۔ اور پھر اُس کا کفارہ بھی دینا ہوگا۔ جس کا طریقہ گُزرا۔



## ”یا اللہ کرم کر“

کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے کفارہ سے مُتَعَلِّق 11 پیرے

**مدینہ ۱:** رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں کسی عاقل بالغ مُقِم (یعنی جو مُسافر نہ ہو) نے ادائے روزہ رَمَضَان کی نیت سے روزہ رکھا اور بغیر کسی صحیح مجبوری کے جان بوجھ کر جماع کیا یا گروایا، یا کوئی بھی چیز لذت کیلئے کھائی یا پی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اس کی قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ (رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۳۸۸)

**مدینہ ۲:** جس جگہ روزہ توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے، اُس میں شرط یہ ہے کہ رات ہی سے روزہ رَمَضَانِ الْمُبَارَك کی نیت کی ہو۔ اگر دن میں نیت کی اور توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں۔ صرف قضاء کافی ہے۔ (الْجَوَاهِرُ النِّیرَةُ، ج ۱، ص ۱۸۰)

**مدینہ ۳:** قے آئی یا بھول کر کھایا یا جماع کیا اور ان سب صورتوں میں اسے معلوم تھا کہ روزہ نہ گیا پھر بھی کھالیا تو کفارہ لازم نہیں۔ (رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۳۷۵)

**مدینہ ۴:** اِحْتِلَام ہوا اور اسے معلوم بھی تھا کہ روزہ نہ گیا اس کے باوجود کھالیا تو کفارہ لازم ہے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۳۷۵)

**مدینہ ۵:** اپنا عُلاب تھوک کر چاٹ لیا۔ یا دوسرے کا تھوک نگل لیا تو کفارہ نہیں مگر محبوب کا لذت یا مُعْظَم دینی (یعنی بزرگ) کا تَبَرُّک کے طور پر تھوک نگل لیا تو کفارہ لازم ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۳)

**مدینہ ۶:** خُرُوزہ یا تَرَبُوز کا چھلکا کھایا۔ اگر خشک ہو یا ایسا ہو کہ لوگ اس کے کھانے سے گھٹن کرتے ہوں، تو کفارہ نہیں، ورنہ ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۲)

**مدینہ ۷:** کچے چاول، باجرہ، مُسُور، مُونگ کھائی تو کفارہ لازم نہیں، یہی حکم کچے جو کا ہے اور بھنے ہوئے ہوں تو کفارہ لازم۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۲)

**مدینہ ۸:** سَحَری کا نوالہ منہ میں تھا کہ صُبح صادق کا وقت ہو گیا، یا بھول کر کھا رہے تھے، نوالہ منہ میں تھا کہ یاد آ گیا، پھر بھی نگل لیا تو ان دونوں صورتوں میں کفارہ واجب اور اگر نوالہ منہ سے نکال کر پھر کھالیا ہو تو صرف قضاء واجب ہوگی کفارہ نہیں۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۲۰۳)

**مدینہ ۹:** باری سے سُخار آتا تھا اور آج باری کا دن تھا لہذا یہ گمان کر کے کہ سُخار آئے گا، روزہ قَصْداً توڑ دیا تو اس صورت میں کفارہ ساقط ہے (یعنی کفارہ کی ضرورت نہیں صرف قضاء کافی ہے) یوں ہی عورت کو مُعین تاریخ پر حیض آتا تھا اور آج حیض آنے کا دن تھا اُس نے قَصْداً روزہ توڑ دیا اور حیض نہ آیا تو کفارہ ساقط ہو گیا۔ (یعنی کفارہ کی ضرورت نہیں صرف قضاء کافی ہے)۔

(دُرِّ مُخْتَار، رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۳۹۱)

**مدینہ ۱۰:** اگر دو روزے توڑے تو دونوں کیلئے دو کفارے دے اگرچہ پہلے کا ابھی کفارہ ادا نہ کیا تھا جبکہ دونوں دو رَمَضَان کے ہوں اور اگر دونوں روزے ایک ہی رَمَضَان کے ہوں اور پہلے کا کفارہ نہ ادا کیا ہو تو ایک ہی کفارہ دونوں کیلئے کافی ہے۔

(الْجَوَاهِرُ النِّیرَةُ، ج ۱، ص ۱۸۲)

**مدینہ ۱۱:** کفارہ لازم ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسا امر واقع نہ ہوا ہو جو روزہ کے مُنافی ہے یا بغیر اختیار ایسا امر نہ پایا گیا ہو جس کی وجہ سے روزہ توڑنے کی رخصت ہوتی مثلاً عورت کو اس دن حیض یا نفاس آ گیا یا روزہ توڑنے کے

بعد اسی دن میں ایسا بیمار ہوا جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو کفارہ ساقط ہے اور سفر سے ساقط نہ ہوگا کہ یہ اختیاری امر ہے۔

(الْحَجُّ هَرَّةُ النِّيرَةِ، ج ۱، ص ۱۸۱)

**مدینہ ۱۲:** جن صورتوں میں روزہ توڑنے پر کفارہ لازم نہیں ان میں شرط ہے کہ ایک بار ایسا ہوا ہو اور معصیت (یعنی نافرمانی) کا قصد (ارادہ) نہ کیا ہو ورنہ ان میں کفارہ دینا ہوگا۔ (الذُّرُ الْمُخْتَارُ رَوْدُ الْمُخْتَارِ، ج ۳، ص ۴۴۰)

## روزہ برباد ہونے سے بچاؤ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل اسلامی معلومات سے اکثر مسلمان بالکل کورے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور ایسی ایسی غلطیاں کرتے ہیں کہ بعض اوقات عبادت ہی ضائع ہو جاتی ہے۔ افسوس! کہ اب تمام تر توجہ صرف اور صرف دُنویٰ علوم و فنون کے حصول پر ہی ہے۔ آہ! اب سنتیں سیکھنے کیلئے، عبادات کے احکامات کی معلومات حاصل کرنے کیلئے ہماری اکثریت کو فرصت ہے نہ شوق۔ بلکہ اگر کوئی دردمند اسلامی بھائی سمجھانے کی کوشش کرے بھی تو ناگوار گزرتا ہے۔ عبادات میں اس قدر غلط باتیں خلط ملط ہو گئی ہیں کہ پناہ خدا عزوجل! انہیں میں سے سحری اور افطار بھی ہے۔ ان کے بارے میں بھی بعض لوگ طرح طرح کی باتیں بتاتے ہیں اور پھر اُس پر ضد بھی کرتے ہیں۔ مثلاً سحری کے آخری وقت کے بارے میں بعض لوگ کہہ دیتے ہیں، ”جب تک صبح کا اتنا اُجالا پھیل جائے کہ چُونیاں نظر آنے لگیں اُس وقت تک سحری کا وقت باقی رہتا ہے۔“!!! اسی طرح کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک فَجْر کی اذان کی آواز آتی رہے سحری کھانے پینے میں مضائقہ نہیں اور جہاں کئی کئی اذانوں کی آوازیں آتی ہیں وہاں آخری اذان کی آواز ختم ہونے تک کھاتے پیتے رہتے رہیں۔ عجب تماشا ہے! ذرا سوچئے تو سہی! اگر آپ ایسی جگہ ہوں جہاں اذان کی آواز ہی نہ آئے تو اب کیا کریں گے؟ اللہ عزوجل کی عبادت کا ذوق رکھنے والو! اپنی عبادت کو چند منٹوں کی غفلت کے سبب برباد مت کیجئے۔ سحری کے بیان میں بھی سورۃ البقرہ کی یہ آیت مُقَدِّسہ گزری، اس کو پھر بغور ملاحظہ فرمائیے:-

ترجمہ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیو  
یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے  
سپییدی کا دُورا سیاہی کے دُورے سے  
پو پھٹ کر۔ پھر رات آنے تک روزے  
پُورے کرو۔

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ  
الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ  
مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُوا الصِّيَامَ إِلَى  
الَّيْلِ

(پ ۲، البقرہ ۱۸۷)

ظاہر ہے اس آیت مُقَدِّسہ میں نہ چُونیوں کا تذکرہ ہے نہ اذانِ فجر کا۔ بلکہ صبح صادق کا ذکر ہے۔ لہذا اذان کا انتظار نہ کیا کریں، مُعْتَبَرِ نَقْشِہٖ نِظَامُ الْأَوْقَاتِ (ٹائم ٹیبل) میں صبح صادق اور غروب آفتاب کا وقت دیکھ کر اُسی کے مطابق سحری و افطار کیجئے۔ اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں عین شریعت و سنت کے مطابق ماہِ رَمَضَانَ المبارک کا احترام کرنے، اس میں روزے رکھنے، تراویح ادا کرنے، تلاوت کلام پاک اور نوافل کی کثرت کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔ اور ہماری عبادات قبول فرما اور محض اپنے فضل و کرم سے ہماری مغفرت فرما۔

اٰمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## الحمد للہ میں بدل گیا

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کے کیا کہنے اور مَدَنی قافلوں کی بھی کیا بات ہے۔ ترغیب کیلئے ملاحظہ ہو۔ شالیمار ٹاؤن (مرکز الاولیاء لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے میں بے حد بگڑا ہوا انسان تھا، فلموں ڈراموں کا رسیا ہونے کے ساتھ ساتھ جوان لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ خانیاں، اوباش نو جوانوں کے ساتھ دوستیاں، رات گئے تک ان کے ساتھ آوارہ گردیاں وغیرہ میرے معمولات تھے۔ میری حرکاتِ بد کے باعث خاندان والے بھی مجھ سے کتراتے، اپنے گھروں میں میری آمد سے گھبراتے نیز اپنی اولاد کو میری صحبت سے بچاتے تھے۔ میری گناہوں بھری خزاں رسیدہ شام کے صبح بہاراں بننے کی سبیل یوں ہوئی کہ ایک دعوتِ اسلامی والے عاشقِ رسول کی مجھ پر میٹھی نظر پڑ گئی، اُس نے نہایت ہی شفقت کے ساتھ انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی۔ بات میرے دل میں اتر گئی اور میں نے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبتوں نے مجھ پاپی و بدکار کے دل میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا۔ گناہوں سے توبہ کا تحفہ اور سنتوں بھرے مَدَنی لباس کا جذبہ ملا، سر پر سبز سبز عمامہ سجا اور میرے جیسا گنہگار و ابُو الفضول سنتوں کے مَدَنی پھول لٹانے میں مشغول ہو گیا۔ جو عزیز واقربا دیکھ کر کتراتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب وہ گلے لگاتے ہیں۔ پہلے میں خاندان کے اندر بدترین تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے اب عزیز ترین ہو گیا ہوں۔

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا

تُو نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

بے نمازیوں میں بیٹھنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بُری صحبتوں کا کتنا زبردست نقصان ہوتا ہے۔ بُری صحبت میں رہ کر بگڑ جانے والے آدمی پر لوگ ٹھوٹھو کرتے ہیں اور اچھی صحبتوں کی بھی کیا خوب بَرَکت ہے کہ گناہوں سے بھی بچت ہوئی رہتی ہے اور لوگ بھی مَحَبَّت کرتے ہیں۔ ہمیشہ ایسی صحبت اختیار کرنی چاہئے جس سے عبادت کا شوق اور سنت پر عمل کرنے کا ذوق بڑھے۔ ہم نشین ایسا ہو جسے دیکھ کر اللہ عزوجل یاد آ جائے، اس کی باتوں سے نیکیوں کی طرف رغبت بڑھے، دنیا کی مَحَبَّت میں کمی اور آخرت کی اُلُفّت میں زیادتی ہو۔ مُصاحب ایسا ہو کہ اُس کے سبب اللہ عزوجل اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مَحَبَّت میں اضافہ ہو۔ غیر سنجیدہ حرکتیں کرنے والوں، فیشن پرستوں اور بے نمازیوں کی صحبت سے بچنا چاہئے۔ بے نمازیوں کی بابت پوچھے گئے ایک سُوال کے جواب میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: (بے نمازیوں کو) بے نرمی سمجھائیں ترکِ نماز و ترکِ جماعت و ترکِ مسجد پر قرآنِ عظیم و احادیث میں جو سخت وعیدیں ہیں بار بار سُنائیں جن کے دلوں میں ایمان ہے انھیں ضرور نفع پہنچے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۲۷ سورۃ الذّٰرِیّٰت کی آیت نمبر ۵۵ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَی تَنْفَعُ

الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

(پ ۲۷، الذّٰرِیّٰت ۵۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور

سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ

دیتا ہے۔

اللہ کے کلام و احکام یاد دلاؤ کہ بیشک ان کا یاد دلانا ایمان والوں کو نفع دے گا۔ اور جو کسی طرح نہ مانیں اُس پر اگر کسی کا دباؤ ہے اس کے ذریعے سے دباؤ ڈالیں اور یوں بھی باز نہ آئے تو اس سے سلام و کلام، میل جول یک لخت ترک کر دیں، قال اللہ تعالیٰ (یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۷ سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۶۸ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ  
بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝  
(پ ۷، الانعام ۶۸)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے  
شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے  
پاس نہ بیٹھ۔

(فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۶، ص ۱۹۱، ۱۹۲)

دعوتِ اسلامی  
www.dawateislami.net



**فیضانِ رمضان**  
(قرآن شریف)

اس کتاب میں.....

فیضانِ تراویح	احکامِ روزہ	فیضانِ شریعت
فیضانِ عید الفطر	فیضانِ استغاثہ	فیضانِ نیتہ القدر
فیضانِ روزہ	روزہ داروں کی مشکلات	فیضانِ روزہ

مؤلف: شیخ محمد صالح المنجد

**پیشوا الیاس عیسیٰ قادری مدنی**  
مدظلہ العالی

کتابخانہ

فہرستِ کتابخانہ: 4021389-40-01  
Web: www.dawateislami.net, Email: madani@www.dawateislami.net



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

## فیضانِ تراویح

### درود شریف کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”دعاء آسمان و زمین کے درمیان مُعلق رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں چڑھتا (یعنی دعائے قبول نہیں ہوتی) جب تک تو اپنے نبی پر درود نہ بھیجے۔ (جامع ترمذی، ج ۲، ص ۲۸، حدیث ۴۸۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

### سنت کی فضیلت

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ میں جہاں ہمیں بے شمار نعمتیں میسر آتی ہیں انہی میں تراویح کی سنت بھی شامل ہے اور سنت کی عظمت کے کیا کہنے! اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیدہ آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ جنت نشان ہے، ”جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔“ (جامع ترمذی، ج ۴، ص ۳۱۰، حدیث ۲۶۸۷)

### رمضان میں 61 بار ختم قرآن

تراویح سنتِ مؤکدہ ہے اور اس میں کم از کم ایک بار ختم قرآن بھی سنتِ مؤکدہ۔ ہمارے امام اعظم سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ میں اِکسٹھ بار قرآن کریم ختم کیا کرتے۔ تیس دن میں، تیس رات میں اور ایک تراویح میں نیز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پینتالیس برس عشاء کے وُضُو سے نمازِ فجر ادا فرمائی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۴، ص ۳۷)

ایک اور روایت کے مطابق امام اعظم علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْاَكْرَم نے زندگی میں 55 حج کئے اور جس مکان میں وفات پائی اُس میں سات ہزار بار قرآن مجید ختم فرمائے تھے۔ (عقود الجمان، ص ۲۲۱)

### تلاوت اور اہل اللہ

میرے آقا علی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: امامِ الائمہ سیدنا امام اعظم (ابوحنیفہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیس برس کامل ہر رات ایک رکعت میں قرآن کریم ختم کیا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۷، ص ۴۷۶)

علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللَّهُ تعالیٰ نے فرمایا ہے، سلف صالحین (رَحِمَهُمُ اللَّهُ الْمُبِین) میں بعض اکابر دن رات میں دو ختم فرماتے بعض چار بعض آٹھ، میزانِ الشریعہ از امام عبدالوہاب شرعانی (قُدَسَ سِرُّهُ التُّورَانِی) میں ہے کہ سیدی علی مرضی قُدَسَ سِرُّهُ الرَّبَّانِی نے ایک رات دن میں تین لاکھ ساٹھ ہزار ختم فرمائے۔ (المیزانِ الشریعۃ الکبری، ج ۱، ص ۷۹)

آثار میں ہے، امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْکَرِیْم بایاں پاؤں رکاب میں رکھ کر قرآن مجید شروع فرماتے اور دہنا (سیدھا) پاؤں رکاب تک نہ پہنچتا کہ کلام شریف ختم ہو جاتا۔ بلکہ خود حدیث شریف

میں ارشادِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے کہ حضرت سیدِ ناداود عَلَی نَبِیِّنَا وَعَلِیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی سواری تیار کرنے کا حکم فرماتے اور اس سے پہلے کہ سواری پر زین کس دی جائے (یہ) زبور شریف ختم فرمالیتے۔ (صحیح بخاری، ج ۲، ص ۴۴۷، حدیث ۳۴۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کسی کو سوسہ آئے کہ ایک دن میں کئی بار بلکہ لمحہ بھر میں ختم قرآن پاک یا ختم زبور و توراۃ شریف کیسے ممکن ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ کی کرامات اور حضرت سیدِ ناداود عَلَی نَبِیِّنَا وَعَلِیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا معجزہ ہے اور معجزہ اور کرامت وہی ہوتی ہے جو عقلاً محال یعنی ناممکن ہو۔

## حرف چبانا

افسوس! آج کل دینی معاملات میں سُستی کا دور دورہ ہے، عموماً تراویح میں قرآن مجید ایک بار بھی صحیح معنوں میں ختم نہیں ہو پاتا۔ قرآن پاک ترتیل کے ساتھ یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے، مگر حال یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا کرے تو لوگ اُس کے ساتھ تراویح پڑھنے کیلئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ اب وہی حافظ پسند کیا جاتا ہے جو تراویح سے جلد فارغ کر دے۔ یاد رکھیے! تراویح کے علاوہ بھی تلاوت میں حُرَف چبانا حرام ہے۔ اگر جلدی جلدی پڑھنے میں حافظ صاحب پورے قرآن مجید میں سے صرف ایک حُرَف بھی چبا گئے تو ختم قرآن کی سنت ادا نہ ہوگی۔ لہذا کسی آیت میں کوئی حُرَف ”چَب“ گیا یا اپنے ”خُرَج“ سے نہ نکلا تو لوگوں سے شرمائے بغیر پلٹ پڑیے اور دُرُست پڑھ کر پھر آگے بڑھئے۔ ایک افسوس ناک امر یہ بھی ہے کہ حفاظ کی ایک تعداد ایسی ہوتی ہے جسے ترتیل کے ساتھ پڑھنا ہی نہیں آتا! تیزی سے نہ پڑھیں تو بے چارے بھول جاتے ہیں! ایسوں کی خدمت میں ہمدردانہ مددنی مشورہ ہے، لوگوں سے نہ شرمائیں، خدا کی قسم! اللہ عز و جل کی ناراضگی بہت بھاری پڑے گی لہذا بلا تاخیر تجوید کے ساتھ پڑھانے والے کسی قاری صاحب کی مدد سے از ابتداء تا انتہا اپنا حفظ دُرُست فرمالیں۔ مد ولین (واؤ، ی اور الف ساکن اور ماقبل کی حرکت موافق ہو تو اس مد اور واؤ اور ی ساکن ماقبل مفتوح کو لین کہتے ہیں)۔ (نصاب التجوید ص ۹۱ المدینۃ العلمیۃ باب المدینۃ)، (یعنی واؤ کے پہلے پیش اوری کے پہلے زیر اور الف کے پہلے زبر)۔ کا خیال رکھنا لازمی ہے نیز مد، غنم، اظہار، اخفا وغیرہ کی بھی رعایت فرمائیں۔ صاحب بہار شریعت حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، ”فروض میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرے اور تراویح میں مُتَوَسِّط (یعنی درمیانہ) انداز پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے، مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آ سکے یعنی کم سے کم ”مد“ کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے۔ اس لئے کہ ترتیل سے (یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر) قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔“ (الدُّرُّ الْمُخْتَارُ وَرَدُ الْمُخْتَارِ، ج ۲، ص ۲۶۲)

پارہ ۲۹ سورۃُ الْمُزَّمِّل کی چوتھی آیت میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا ۝

ترجمہ کنز الایمان: اور قرآن خوب

ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

میرے آقا علیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کمالین علی حاشیہ جلالین کے حوالے سے ”ترتیل“ کی وضاحت کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں:

یعنی قرآن مجید اس طرح آہستہ اور ٹھہر کر پڑھو کہ سننے والا اس کی آیات والفاظ گن سکے۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۶، ص ۲۷۶)

نیز فرض نماز میں اس طرح تلاوت کرے کہ جدا جدا ہر حرف سمجھ آئے، تراویح میں مُتَوَسِّط طریقے پر اور رات کے نوافل میں اتنی تیز پڑھ سکتا ہے جسے وہ سمجھ سکے۔ (دُرُّ الْمُخْتَارِ، ج ۱، ص ۸۰)

مدارک التنزیل میں ہے: قرآن کو آہستہ اور ٹھہر کر پڑھو، اس کا معنی یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ حروف جدا جدا، وقف کی حفاظت اور تمام حرکات کی ادائیگی کا خاص خیال رکھنا ہے ”ترتیل“ اس مسئلہ میں تاکید پیدا کر رہا ہے کہ یہ بات تلاوت کرنے والے کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔ (تفسیر مدارک التنزیل، ج ۴، ص ۲۰۳، دارالکتب العربیہ بیروت، فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۶، ص ۲۷۸، ۲۷۹)

## تراویح بغیر اجرت پڑھائے

پڑھنے پڑھانے والوں کو اپنے اندر اخلاص پیدا کرنا ضروری ہے اگر حافظ اپنی تیزی دکھانے، خوش آوازی کی داد پانے اور نام چمکانے کیلئے قرآن پاک پڑھے گا تو ثواب تو دور کی بات ہے، الٹا حپ جاہ اور ریاکاری کی تباہ کاری میں جا پڑے گا۔ اسی طرح اجرت کا لین دین بھی نہ ہو۔ طے کرنے ہی کو اجرت نہیں کہتے بلکہ اگر یہاں تراویح پڑھانے اسی لئے آتے ہیں کہ معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچہ طے نہ ہوا ہو تو یہ بھی اجرت ہی ہے۔ اجرت رقم ہی کا نام نہیں بلکہ کپڑے یا غلہ وغیرہ کی صورت میں بھی اجرت، اجرت ہی ہے۔ ہاں اگر حافظ صاحب اصلاح نیت کے ساتھ صاف صاف کہہ دیں کہ میں کچھ نہیں لوں گا یا پڑھوانے والا کہہ دے، نہیں دوں گا۔ پھر بعد میں حافظ صاحب کی خدمت کر دیں تو حرج نہیں کہ حدیث مبارک میں ہے، **إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ** یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶، حدیث ۱)

## تلاوت و ذکر و نعت کی اجرت حرام ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی بارگاہ میں اجرت دے کر میت کے ایصالِ ثواب کیلئے ختمِ قرآن و ذکر اللہ عز و جل کروانے سے متعلق جب استفتاء پیش ہوا تو جواباً ارشاد فرمایا: ”تلاوتِ قرآن و ذکرِ الہی عز و جل پر اجرت لینا دینا دونوں حرام ہے۔ لینے دینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں اور جب یہ فعل حرام کے مرتکب ہیں تو ثواب کس چیز کا اموات (یعنی مرنے والوں) کو بھیجیں گے؟ گناہ پر ثواب کی اُمید اور زیادہ سخت و اشَد (یعنی شدید ترین جرم) ہے۔ اگر لوگ چاہیں کہ ایصالِ ثواب بھی ہو اور طریقہ جائزہ شرعیہ بھی حاصل ہو (یعنی شرعاً جائز بھی رہے) تو اُس کی صورت یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو گھنٹے دو گھنٹے کے لئے نوکر رکھ لیں اور تنخواہ اتنی دیر کی ہر شخص کی مُعین (مقرر) کر دیں۔ مثلاً پڑھوانے والا کہے، میں نے تجھے آج فلاں وقت سے فلاں وقت کیلئے اس اجرت پر نوکر رکھا (کہ) جو کام چاہوں گا لوں گا۔ وہ کہے، میں نے قبول کیا۔ اب وہ اتنی دیر کے واسطے اجیر (یعنی ملازم) ہو گیا۔ جو کام چاہے لے سکتا ہے اس کے بعد اُس سے کہے فلاں میت کے لئے اتنا قرآن عظیم یا اس قدر کلمہ طیبہ یا دُرود پاک پڑھ دو۔ یہ صورت جواز (یعنی جائز ہونے) کی ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۹۳، ۱۹۴)

## تراویح کی اجرت کا شرعی حیلہ

اس مبارک فتویٰ کی روشنی میں تراویح کیلئے حافظ صاحب کی بھی ترکیب ہو سکتی ہے۔ مثلاً مسجد کی کمیٹی والے اجرت طے کر کے حافظ صاحب کو ماہِ رَمَضان المبارک میں نمازِ عشاء کیلئے امامت پر رکھ لیں اور حافظ صاحب بِالتَّبَع یعنی ساتھ ہی ساتھ تراویح بھی پڑھا دیا کریں کیوں کہ رَمَضان المبارک میں تراویح بھی نمازِ عشاء کے ساتھ ہی شامل ہوتی ہے۔ یا یوں کریں کہ ماہِ رَمَضان المبارک میں روزانہ تین گھنٹے کیلئے (مثلاً رات ۸ تا ۱۱) حافظ صاحب کو نوکری کی آفر کرتے ہوئے کہیں کہ ہم جو کام دیں گے وہ کرنا ہوگا، تنخواہ کی رقم بھی بتا دیں۔ اگر حافظ صاحب منظور فرمائیں گے تو وہ ملازم ہو گئے۔ اب روزانہ حافظ صاحب کی ان تین گھنٹوں کے اندر ڈیوٹی لگا دیں کہ وہ

تراویح پڑھا دیا کریں۔ یاد رکھئے! چاہے امامت ہو یا خطابت، مؤذنی ہو یا کسی قسم کی مزدوری جس کام کیلئے بھی اجارہ کرتے وقت یہ معلوم ہو کہ یہاں اُجرت یا تنخواہ کا لین دین یقینی ہے تو پہلے سے رقم طے کرنا واجب ہے، ورنہ دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہوں گے۔ ہاں جہاں پہلے ہی سے اُجرت کی مقررہ رقم معلوم ہو مثلاً بس کا کرایہ، یا بازار میں بوری لادنے، لے جانے کی فی بوری مزدوری کی رقم وغیرہ۔ تو اب بار بار طے کرنے کی حاجت نہیں۔ یہ بھی ذہن میں رکھئے کہ جب حافظ صاحب کو (یا جس کو بھی جس کام کیلئے) نوکر رکھا اُس وقت یہ کہہ دینا جائز نہیں کہ ہم جو مناسب ہو گا دے دیں گے یا آپ کو راضی کر دیں گے، بلکہ صراحۃً یعنی واضح طور پر رقم کی مقدار بتانی ہوگی، مثلاً ہم آپ کو ۱۲ ہزار روپے پیش کریں گے اور یہ بھی ضروری ہے کہ حافظ صاحب بھی منظور فرمالیں۔ اب بارہ ہزار دینے ہی ہوں گے، چاہے چندہ ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ ہاں حافظ صاحب کو مطالبہ کے بغیر اگر اپنی مرضی سے طے شدہ سے زائد دے دیں تب بھی جائز ہے۔ جو حافظ صاحبان، یا نعت خوان بغیر پیسوں کے تراویح، قرآن خوانی یا نعت خوانی میں حصہ نہیں لے سکتے وہ شرم کی وجہ سے ناجائز کام کا ارتکاب نہ کریں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق عمل کر کے پاک روزی حاصل کریں۔ اور اگر سخت مجبوری نہ ہو تو حیلے کے ذریعے بھی رقم حاصل کرنے سے گریز کریں کہ جس کا عمل ہو بے غرض اُس کی جزا کچھ اور ہے۔ ایک امتحان سخت امتحان یہ ہے کہ جو ملنے والی رقم قبول نہیں کرتا اُس کی کافی واہ! واہ! ہوتی ہے اور وہ بے چارہ اپنے آپ کو نہ جانے کس طرح ریاکاری سے بچا پاتا ہوگا! زہے مقدر! ایسا جذبہ نصیب ہو جائے کہ بیان کردہ حیلے کے ذریعے رقم حاصل کر لے اور چُپ چاپ خیرات کر دے مگر اپنے قریبی کسی ایک اسلامی بھائی بلکہ گھر کے کسی فرد کو بھی نہ بتائے، ورنہ ریاکاری سے بچنا دشوار ہو جائے گا۔ لطف تو اسی میں ہے کہ بندہ جانے اور اُس کا رب عَزَّوَجَلَّ جانے۔

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اخلاص ایسا عطا یا الہی

## ختم قرآن اور رقت

جہاں تراویح میں ایک بار قرآن پاک کی تلاوت کی جائے وہاں بہتر یہ ہے کہ ستائیسویں شب کو ختم کریں۔ رقت و سوز کے ساتھ اختتام ہو اور یہ احساس دل کو ترپا کر رکھ دے کہ میں نے صحیح معنوں میں قرآن پاک پڑھا یا سنا نہیں، کوتاہیاں بھی ہوئیں، دل جمعی بھی نہ رہی، اخلاص میں بھی کمی تھی۔ صد ہزار افسوس! دُنیوی شخصیت کا کلام تو توجہ کے ساتھ سنا جاتا ہے مگر سب سے کے خالق و مالک اپنے پیارے پیارے اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کا پاکیزہ کلام دھیان سے نہ سنا، ساتھ ہی یہ بھی غم ہو کہ افسوس! اب ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ چند گھڑیوں کا مہمان رہ گیا، نہ جانے آئندہ سال اس کی تشریف آوری کے وقت اس کی بہاریں لوٹنے کیلئے میں زندہ رہوں گا یا نہیں! اس طرح کے تصوُّرات جما کر اپنی لا پرواہیوں پر خود کو شرمندہ کرے اور ہو سکے تو روئے اگر رونانہ آئے تو رونے کی سی صورت بنائے کہ اچھوں کی نقل بھی اچھی ہے۔ اگر کسی کی آنکھ سے مَحَبَّتِ قرآن و فراقِ رَمَضَان میں ایک آدھ قطرہ آنسو ٹپک کر مقبول بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ ہو گیا تو کیا بعید کہ اُسی کے صَدَقَے خدائے غفار عَزَّوَجَلَّ سبھی حاضرین کو بخش دے۔

لاج رکھ لے گنہگاروں کی نام رَحْمَن ہے ترا یا رب!  
عیب میرے نہ کھول محشر میں نام ستار ہے ترا یا رب!  
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفار ہے ترا یا رب!

تو کریم اور کریم بھی ایسا

کہ نہیں جس کا دوسرا یارب!

## تراویح کی جماعت بدعتِ حسنہ ہے

اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خود بھی تراویح ادا فرمائی اور اس کو خوب پسند بھی فرمایا: چنانچہ صاحبِ قرآن، مدینے کے سلطان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جو ایمان و طلبِ ثواب کے سبب سے رَمَہان میں قیام کرے اُس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (یعنی صغیرہ گناہ) پھر اس اندیشے کی وجہ سے ترک فرمائی کہ کہیں اُمت پر (تراویح) فرض نہ کر دی جائے۔ پھر امیرُ الْمُؤْمِنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اپنے دورِ خلافت میں) ماہِ رَمَضانِ الْمُبَارَک کی ایک رات مسجد میں دیکھا کہ لوگ جُدا جُدا انداز پر (تراویح) ادا کر رہے ہیں، کوئی اکیلا تو کچھ حضرات کسی کی اقتداء میں پڑھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دوں۔ لہذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا اُبَیِّ ابْنِ کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سب کا امام بنادیا۔ پھر جب دوسری رات تشریف لائے اور دیکھا کہ لوگ باجماعت (تراویح) ادا کر رہے ہیں (تو بہت خوش ہوئے اور) فرمایا،

**نِعْمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ۔** یعنی ”یہ اچھی بدعت ہے۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۵۸، حدیث ۲۰۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبوبِ ربِّ ذُو الْجَلَالِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ہمارا کتنا خیال ہے! محض اس خوف سے تراویح پر ہمیشگی نہ فرمائی کہ کہیں اُمت پر فرض نہ کر دی جائے۔ اس حدیثِ پاک سے بعض و سوائس کا علاج بھی ہو گیا۔ مثلاً تراویح کی باقاعدہ جماعت سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی جاری فرما سکتے تھے مگر نہ فرمائی اور یوں اسلام میں اچھے اچھے طریقے رائج کرنے کا اپنے غلاموں کو موقع فراہم کیا۔ جو کام شاہِ خیرِ الانام صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے نہیں کیا وہ کام سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محض اپنی مرضی سے نہیں کیا بلکہ سرکارِ عالمِ مدارِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تاقیامت ایسے اچھے اچھے کام جاری کرتے رہنے کی اپنی حیاتِ ظاہری میں ہی اجازتِ مَرَحْمَتِ فرمادی تھی۔ چنانچہ هُوَ رَاکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رَسُولِ مُحْتَشَم، شَافِعِ اُمَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے، ”جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اُس کو اس کا ثواب ملے گا اور اُس کا بھی جو (لوگ) اس کے بعد اُس پر عمل کریں گے اور اُن کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص اسلام میں بُرا طریقہ جاری کرے اُس پر اس کا گناہ بھی ہے اور ان (لوگوں) کا بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کریں اور اُن کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔“

(صحیح مسلم، ص ۱۱۳۳۸، حدیث ۱۰۱۷)

## ”کرم یا نبی اللہ“ بارہ حُرُوف کی نسبت سے 12 بدعاتِ حسنہ

اس حدیثِ مبارک سے معلوم ہوا، قیامت تک اسلام میں اچھے اچھے نئے طریقے نکالنے کی اجازت ہے اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نکالے بھی جا رہے ہیں جیسا کہ

﴿۱﴾ امیرُ الْمُؤْمِنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراویح کی باقاعدہ جماعت کا اہتمام کیا اور اس کو خود اچھی بدعت بھی قرار دیا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سرکارِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصالِ ظاہری کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی جو اچھا نیا



کام جاری کریں وہ بھی بدعتِ حسنہ کہلاتا ہے۔

﴿۲﴾ مسجد میں امام کیلئے طاق نما محراب نہیں ہوتی تھی سب سے پہلے حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد النبی الشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں محراب بنانے کی سعادت حاصل کی اس نئی ایجاد (بدعتِ حسنہ) کو اس قدر مقبولیت حاصل ہے کہ اب دنیا بھر میں مسجد کی پہچان اسی سے ہے۔

﴿۳﴾ اسی طرح مساجد پر گنبد و مینار بنانا بھی بعد کی ایجاد ہے۔ بلکہ کعبے کے منارے بھی سرکارِ مدینہ و صحابہ کرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم علیہم الرضوان کے دور میں نہیں تھے۔

﴿۴﴾ ایمانِ مفصل

﴿۵﴾ ایمانِ مجمل

﴿۶﴾ چھ کلمے ان کی تعداد و ترکیب کہ یہ پہلا یہ دوسرا اور ان کے نام

﴿۷﴾ قرآنِ پاک کے تیس پارے بنانا، اعراب لگانا ان میں رُکوع بنانا، رُمو زِ اوقاف کی علامات لگانا۔ بلکہ نُقطے بھی بعد میں لگائے گئے، خوبصورت جلدیں چھاپنا وغیرہ۔

﴿۸﴾ احادیثِ مبارکہ کو کتابی شکل دینا، اس کی اسناد پر جرح کرنا، ان کی صحیح، حسن، ضعیف اور موضوع وغیرہ اقسام بنانا۔

﴿۹﴾ فقہ، اصولِ فقہ و علمِ کلام۔

﴿۱۰﴾ زکوٰۃ و فطرہ سکے رائج الوقت بلکہ باتصویر نوٹوں سے ادا کرنا۔

﴿۱۱﴾ اونٹوں وغیرہ کے بجائے سفینے یا ہوائی جہاز کے ذریعے سفرِ حج کرنا۔

﴿۱۲﴾ شریعت و طریقت کے چاروں سلسلے یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اسی طرح قادری نقشبندی، سہروردی اور چشتی۔

## ہر بدعت گمراہی نہیں ہے

ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ ان دو احادیثِ مبارکہ

(۱) **كُلُّ بَدْعَةٍ ضَالَّةٌ وَكُلُّ ضَالَّةٍ فِي النَّارِ** یعنی ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں (لے جانے والی) ہے۔ (سُنَنِ النَّسَائِي، ج ۲، ص ۱۸۹)

(۲) **شَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَالَّةٌ** یعنی بدترین کام نئے طریقے ہیں ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے۔

(صحیح مسلم، ص ۴۳۰، حدیث ۸۶۷)

کے کیا معنی ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں احادیثِ مبارکہ حق ہیں۔ یہاں بدعت سے مراد بدعتِ سیئہ (سَیِّئَةٍ) یعنی بُری بدعت ہے اور یقیناً ہر وہ بدعت بُری ہے جو کسی سنت کے خلاف یا سنت کو مٹانے والی ہو۔ جیسا کہ دیگر احادیث میں اس مسئلے کی مزید وضاحت موجود ہے چنانچہ ہمارے پیارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ گمراہ کرنے والی بدعت جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہ ہو تو اس گمراہی والی بدعت کو جاری کرنے والے پر اس بدعت پر عمل کرنے والوں کی مثل گناہ ہے، اسے گناہ مل جانا لوگوں کے گناہوں میں کمی نہیں کرے گا۔ (جامع ترمذی، ج ۲، ص ۳۰۹، حدیث ۲۶۸۶)

ایک اور حدیث مبارک میں مزید وضاحت ملاحظہ فرمائیے چنانچہ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ“ یعنی ”جو ہمارے دین میں ایسی نئی بات نکالے جو اس (کی اصل) میں سے نہ ہو وہ مردود ہے۔“ (صحیح بخاری شریف، ج ۶، ص ۲۱۱، الحدیث ۲۶۹۷)

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا ایسی نئی بات جو سنت سے دُور کر کے گمراہ کرنے والی ہو، جس کی اصل دین میں نہ ہو وہ بدعتِ سیئہ یعنی بُری بدعت ہے جبکہ دین میں ایسی نئی بات جو سنت پر عمل کرنے میں مدد کرنے والی ہو اور جس کی اصل دین سے ثابت ہو وہ بدعتِ حسنہ یعنی اچھی بدعت ہے۔

حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی حدیث پاک، ”وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ“ کے تحت فرماتے ہیں، جو بدعت کہ اُصول اور قواعدِ سنت کے موافق اور اُس کے مطابق قیاس کی ہوئی ہے (یعنی شریعت و سنت سے نہیں ٹکراتی) اُس کو بدعتِ حسنہ کہتے ہیں اور جو اس کے خلاف ہے وہ بدعتِ ضلالت یعنی گمراہی والی بدعت کہلاتی ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ج اول، ص ۱۳۵)

### بدعتِ حسنہ کے بغیر گزارہ نہیں

بہر حال اچھی اور بُری بدعات کی تقسیم ضروری ہے ورنہ کئی اچھی بدعتیں ایسی ہیں کہ اگر ان کو صرف اس لئے ترک کر دیا جائے کہ قرآنِ ثلاثہ یعنی شاہِ خیر الانام، صحابہ کرام و تابعین عظام، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم و علیہم الرضوان کے ادوار پر انوار میں نہیں تھیں، تو دین کا موجودہ نظام ہی نہ چل سکے۔ جیسا کہ دینی مدارس، ان میں درسِ نظامی، قرآن و احادیث اور اسلامی کتابوں کی پریس میں چھپائی وغیرہ وغیرہ یہ تمام کام پہلے نہ تھے بعد میں جاری ہوئے اور بدعتِ حسنہ میں شامل ہیں۔ بہر حال ربِّ ذُوالجلال عزوجل کی عطا سے اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یقیناً یہ سارے اچھے اچھے کام اپنی حیاتِ ظاہری میں بھی رائج فرما سکتے تھے۔ مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے غلاموں کے لئے ثوابِ جاریہ کمانے کے بے شمار مواقع فراہم کر دیئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں نے صدقہ جاریہ کی خاطر جو شریعت سے نہیں ٹکراتی ہیں ایسی نئی ایجادوں کی دھوم مچادی۔ کسی نے اذان سے پہلے دُرود و سلام پڑھنے کا رواج ڈالا، کسی نے عیدِ میلادِ منانے کا طریقہ نکالا پھر اس میں چراغاں اور سبز سبز پرچموں اور مرحبا کی دھو میں مچاتے مدنی جلوسوں کا سلسلہ ہوا، کسی نے گیارہویں شریف تو کسی نے اعراسِ بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہ المبین کی بنیاد رکھ دی اور اب بھی یہ سلسلے جاری ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی والوں نے سنتوں بھرے اجتماعات وغیرہ میں اُذْکُرُوا اللہ! (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرو!) اور صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! (یعنی حبیب پر دُرود بھیجو!) کے نعرے لگانے کی بالکل نئی ترکیب نکال کر اللہ اللہ اور دُرود و سلام کی پُر کیف صداؤں کا حسین سماں قائم کر دیا!

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

## سبز گنبد کی تاریخ

سبز سبز گنبد جس کے دیدار کے لئے ہر عاشق کا دل بے قرار ہوتا اور آنکھ اشکبار ہو جایا کرتی ہے۔ یہ بھی بدعتِ حسنہ ہے کیوں کہ وہ سرکارِ مصلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصالِ ظاہری کے سینکڑوں برس بعد بنا ہے۔ اس کی مختصر معلومات بھی حاصل کر لیجئے۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضہ انور پر سب سے پہلا گنبد شریف ۶۷۸ھ (1269ء) میں تعمیر ہوا اور اس پر زرد رنگ کروایا گیا اور وہ پیلا گنبد کہلایا، پھر مختلف ادوار میں تَغْيِير و تَبَدُّل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ ۸۸۸ھ (1483ء) میں کالے پتھر سے نیا گنبد بنایا گیا اور اس پر سفید رنگ کروایا گیا۔ عَشَّاق اُس کو **قُبَّةُ الْبَيْضَا** یا ”گنبدِ بیضاء“ یعنی سفید گنبد کہنے لگے۔ ۹۸۰ھ (1572ء) میں انتہائی حسین گنبد بنایا گیا اور اُس کو رنگ برنگے پتھروں سے سجایا گیا۔ اب اس کا ایک رنگ نہ رہا۔ غالباً مینا کاری کے دلکش و جاذبِ نظر منظر کے باعث وہ رنگ برنگ گنبد کہلایا۔ ۱۲۳۳ھ (1818ء) میں از سر نو اس کی تعمیر کی گئی اور اس پر سبز رنگ کیا گیا۔ جو **القُبَّةُ الْخَضْرَاءُ** یعنی سبز گنبد کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کے بعد اب تک کسی نے اس میں رد و بدل نہیں کیا۔ ہاں سبز رنگ کو یہ سعادت ملتی رہتی ہے کہ وہ خُدا ام کے ہاتھوں اُوپر جا کر لپٹ جاتا ہے۔ گنبد خضرا جو کہ یقیناً قطعاً بدعتِ حسنہ ہے وہ اب دنیا بھر کے مسلمانوں کا مَرَجِّع، آنکھوں کا نور اور دل کا سُرور ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں مٹا سکتی۔ جو اس کو عناداً (یعنی بغض کی وجہ سے) مٹانا چاہے گا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وہ خود ہی مٹ جائے گا۔

گنبد خضرا خدا تجھ کو سلامت رکھے

دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں

ان جیسے تمام نوا ایجاد نیک کاموں کی بنیاد وہی حدیثِ پاک ہے جو مُسْلِم شریف کے حوالے سے ماقبل گزری جس میں فرمایا گیا ہے، جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اُس کو اس کا ثواب ملیگا اور اُس کا بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کریں۔ (مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الجنان کی کتاب مستطاب ”جاء الحق وزهق الباطل“ میں بدعات اور ان کی اقسام وغیرہ کے بارے میں مزید تفصیلات دیکھی جاسکتی ہیں۔)

## دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عقائد و اعمال کی اصلاح اور ضروری معلومات کے حصول کی خاطر تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی اہل حق کی سنتوں بھری تحریک ہے اس کی ایک ایمان افروز بہار سنئے اور جھومئے چنانچہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع (ملتان شریف) کے اختتام پر عاشقانِ رسول کے بے شمار مَدَنی قافلے سنتوں کی تربیت کیلئے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر پر روانہ ہوتے ہیں۔ اسی ضَمَن میں بین الاقوامی اجتماع (۱۴۲۶ھ) سے آگرہ تاج کالونی (باب المدینہ کراچی) کا ایک مَدَنی قافلہ سفر کرتا ہوا ترکیب کے مطابق ایک مسجد میں قیام پذیر ہوا۔ شب کو جب سب سو گئے تو مَدَنی قافلے میں شریک ایک نئے اسلامی بھائی کی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی اور ان کو خواب میں مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیدار ہو گیا۔ وہ بہت خوش ہوئے، دعوتِ اسلامی کی حَقَائِیَّت کے دل و جان سے مُعترف ہو کر مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عمر بھر بھی نہ پا سکا

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

## اچھوں سے محبت کے فضائل

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے ایک خوش قسمت اسلامی بھائی کوتا جدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت ہو گئی۔ لہذا ہمیشہ اچھی صحبت اختیار کرنی اور اچھوں سے مَحَبَّت رکھنی چاہئے۔ مَدَنی قافلے میں سفر کرنے والے خوش نصیبوں کو اچھوں سے مَحَبَّت کرنے کا بہترین موقع نصیب ہو جاتا ہے۔ رضائے الہی عز و جل کیلئے اچھوں سے مَحَبَّت رکھنے سے سات فضائل سنئے اور جھومئے۔

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے تھے آج میں اُن کو اپنے سائے میں رکھوں گا آج میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ (صحیح مسلم، ص ۱۳۸۸، حدیث ۲۵۶۶)

﴿۲﴾ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو لوگ میری وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملتے جلتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں اُن سے میری مَحَبَّت واجب ہو گئی۔ (الموطا، ج ۲، ص ۴۳۹، حدیث ۱۸۲۸)

﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں اُن کیلئے نور کے منبر ہونگے۔ انبیاء و شہداء اُن پر غبطہ (یعنی رشک) کریں گے۔ (سنن الترمذی، ج ۴، ص ۱۷۲، حدیث ۲۳۹۷، دار الفکر بیروت)

﴿۴﴾ دو شخصوں نے اللہ کے لئے باہم مَحَبَّت کی اور ایک مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کرے گا اور فرمائے گا یہی وہ ہے جس سے تو نے میرے لیے مَحَبَّت کی تھی۔

(شعب الایمان، ج ۶، ص ۴۹۲، حدیث ۹۰۲۲، دار الکتب العلمیہ بیروت)

﴿۵﴾ جَنّت میں یا قوت کے ستون ہیں اُن پر زبرد کے بالا خانے ہیں وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان میں کون رہے گا فرمایا: وہ لوگ جو اللہ کیلئے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں ایک جگہ بیٹھتے ہیں آپس میں ملتے ہیں۔ (شعب الایمان، ج ۶، ص ۲۸۷، حدیث ۹۰۰۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

﴿۶﴾ اللہ کیلئے مَحَبَّت رکھنے والے عرش کے گرد یا قوت کی کرسی پر ہوں گے۔

(المعجم الکبیر، ج ۴، ص ۱۵۰، حدیث ۳۹۷۳، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

﴿۷﴾ جو کسی سے اللہ کے لیے مَحَبَّت رکھے اللہ کے لیے دشمنی رکھے اور اللہ کے لیے دے اور اللہ کے لیے منع کرے اُس نے اپنا ایمان کامل کر لیا۔ (سنن ابی داود، ج ۴، ص ۲۹۰، حدیث ۴۶۸۱)

”تراویح پڑھئے اور خدا و رسول کی رحمتیں لوٹئے“ کے ۳۵ حُرُوف کی نسبت سے

تراویح کے 35 مَدَنی پھول

**مدینہ ۱** تراویح ہر عاقل و بالغ اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کیلئے سُنّتِ مُوَكَّدہ ہے۔ (دُرُ الْمُخْتَار، ج ۲، ص ۴۹۳) اس کا تَرْک جائز نہیں۔

**مدینہ ۲** تراویح کی بیس رَکْعَتیں ہیں۔ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں بیس رَکْعَتیں ہی پڑھی جاتی تھیں۔

(السُّنَنُ الْکُبْرٰی بیہقی، ج ۲، ص ۶۹۹، حدیث ۴۶۱۷)

**مدینہ ۳** تراویح کی جماعت سُنّتِ مُوَكَّدہ عَلٰی الْکِفَایہ ہے۔ اگر مسجد کے سارے لوگوں نے چھوڑ دی تو سب اِسْأَاءت کے مُرْتَكِب ہوئے (یعنی بُرا کیا) اور اگر چند افراد نے باجماعت پڑھ لی تو تنہا پڑھنے والا جماعت کی فضیلت سے محروم رہا۔

(ہدایہ، ج ۱، ص ۷۰)

**مدینہ ۴** تراویح کا وقت عِشَاء کے فرض پڑھنے کے بعد سے صَبحِ صَادِق تک ہے۔ عِشَاء کے فرض ادا کرنے سے پہلے اگر پڑھ لی تو نہ ہوگی۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۵)

**مدینہ ۵** عِشَاء کے فرض و وِتْر کے بعد بھی تراویح پڑھی جاسکتی ہے۔ (الدُّرُ الْمُخْتَار، ج ۲، ص ۴۹۴) جیسا کہ بعض اوقات ۲۹ کو رُویّتِ ہلال کی شہادت ملنے میں تاخیر کے سبب ایسا ہو جاتا ہے۔

**مدینہ ۶** مُسْتَحَب یہ ہے تراویح میں تنہائی رات تک تاخیر کریں اگر آدھی رات کے بعد پڑھیں تب بھی کراہت نہیں۔

(الدُّرُ الْمُخْتَار، ج ۲، ص ۴۹۵)

www.dawateislami.net

**مدینہ ۷** تراویح اگر فوت ہوئی تو اس کی قِضَاء نہیں۔ (الدُّرُ الْمُخْتَار، ج ۲، ص ۴۹۴)

**مدینہ ۸** بہتر یہ ہے کہ تراویح کی بیس رَکْعَتیں دو دو کر کے دس سلام کے ساتھ ادا کرے۔ (الدُّرُ الْمُخْتَار، ج ۲، ص ۴۹۵)

**مدینہ ۹** تراویح کی بیس رَکْعَتیں ایک سلام کے ساتھ بھی ادا کی جاسکتی ہیں، مگر ایسا کرنا مکروہ ہے، ہر دو رَکْعَت پر قعدہ کرنا فرض ہے۔ ہر قعدہ میں اَلتَّحِيَّاتُ کے بعد دُرُود شریف بھی پڑھے اور طاق رَکْعَت (یعنی پہلی، تیسری، پانچویں وغیرہ) میں ثَنَاء پڑھے اور امام تَعَوُّذُ وَ تَسْمِیَہ بھی پڑھے۔ (الدُّرُ الْمُخْتَار، ج ۲، ص ۴۹۶)

**مدینہ ۱۰** جب دو دو رَکْعَت کر کے پڑھ رہا ہے تو ہر دو رَکْعَت پر الگ الگ نِیّت کرے اور اگر بیس رَکْعَتوں کی ایک ساتھ نِیّت کر لی تب بھی جائز ہے۔ (الدُّرُ الْمُخْتَار، ج ۲، ص ۴۹۴)

**مدینہ ۱۱** بلا عذر تراویح بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو ہوتی ہی نہیں۔

(الدُّرُ الْمُخْتَار، ج ۲، ص ۴۹۹)

**مدینہ ۱۲** تراویح مسجد میں باجماعت ادا کرنا افضل ہے۔ اگر گھر میں باجماعت ادا کی تو تَرْکِ جماعت کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۶)

عِشَاء کے فرض مسجد میں باجماعت ادا کر کے گھریا ہال وغیرہ میں تراویح ادا کیجئے اگر بلا عذر شرعی مسجد کے بجائے گھریا ہال وغیرہ میں عِشَاء



کے فرض کی جماعت قائم کر لی تو ترک واجب کے گناہ گار ہوں گے اس کا تفصیلی مسئلہ فیضان سنت کے باب ”پیٹ کا قفلِ مدینہ“ پر ملاحظہ فرمائیے۔

**مدینہ ۱۳** نابالغ امام کے پیچھے صرف نابالغان ہی تراویح پڑھ سکتے ہیں۔

**مدینہ ۱۴** بالغ کی تراویح (بلکہ کوئی بھی نمازگاہی کہ نفل بھی) نابالغ کے پیچھے نہیں ہوتی۔

**مدینہ ۱۵** تراویح میں پورا کلام اللہ شریف پڑھنا اور سننا سنت مؤکدہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ، ج ۷، ص ۲۵۸)

**مدینہ ۱۶** اگر باشرائط حافظ نہ مل سکے یا کسی وجہ سے ختم نہ ہو سکے تو تراویح میں کوئی سی بھی سورتیں پڑھ لیجئے اگر چاہیں تو اَلَمْ تَرَ سے وَالنَّاسِ دوبار پڑھ لیجئے، اس طرح بیس رُکعتیں یاد رکھنا آسان رہے گا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۸)

**مدینہ ۱۷** ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ طہر کے ساتھ (یعنی اونچی آواز سے) پڑھنا سنت ہے اور ہر سورۃ کی ابتدا میں آہستہ پڑھنا مُسْتَحَب ہے۔ مُتَاَخِرِین (یعنی بعد میں آنے والے فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی) نے ختم تراویح میں تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ شریف پڑھنا مُسْتَحَب کہا نیز بہتر یہ ہے کہ ختم کے دن پچھلی رُکعت میں اَلَمْ سے مُفْلِحُونَ تک پڑھے۔

(بہار شریعت حصہ ۴، ص ۳۷)

**مدینہ ۱۸** اگر کسی وجہ سے (تراویح) کی نماز فاسد ہو جائے تو جتنا قرآن پاک اُن رُکعتوں میں پڑھا تھا اُن کا اعادہ کریں تاکہ ختم میں نقصان نہ رہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۸)

**مدینہ ۱۹** امام غلطی سے کوئی آیت یا سورۃ چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تو مُسْتَحَب یہ ہے کہ اُسے پڑھ کر پھر آگے بڑھے۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۸)

**مدینہ ۲۰** الگ الگ مسجد میں تراویح پڑھ سکتا ہے جبکہ ختم قرآن میں نقصان نہ ہو۔ مثلاً تین مساجد ایسی ہیں کہ ان میں ہر روز سوا پارہ پڑھا جاتا ہے تو تینوں میں روزانہ باری باری جاسکتا ہے۔

**مدینہ ۲۱** دو رُکعت پر بیٹھنا بھول گیا تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے آخر میں سجدہ سہو کر لے۔ اور اگر تیسری کا سجدہ کر لیا تو چار پوری کر لے مگر یہ دو شمار ہوں گی۔ ہاں اگر دو پر قعدہ کیا تھا تو چار ہوں گی۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۸)

**مدینہ ۲۲** تین رُکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا اگر دوسری پر بیٹھا نہیں تھا تو نہ ہوں گی ان کے بدلے کی دو رُکعتیں دوبارہ پڑھے۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۸)

**مدینہ ۲۳** سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوں کوئی کہتا ہے تین، تو امام کو جو یاد ہو اُس کا اعتبار ہے، اگر امام خود بھی تذبذب کا شکار ہو تو جس پر اعتماد ہو اُس کی بات مان لے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۷)

**مدینہ ۲۴** اگر لوگوں کو شک ہو کہ بیس ہوں یا اٹھارہ؟ تو دو رُکعت تنہا تنہا پڑھیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۷)

**مدینہ ۲۵** افضل یہ ہے کہ تمام شُفعوں میں قراءت برابر ہو اگر ایسا نہ کیا جب بھی حرج نہیں اسی طرح ہر شُفع (کہ دو رُکعت پر مشتمل ہوتا ہے اس) کی پہلی اور دوسری رُکعت کی قراءت مساوی (یعنی یکساں) ہو دوسری کی قراءت پہلی سے زائد نہیں ہونی چاہیئے۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۷)

**مدینہ ۲۶** امام مقتدی ہردو رُکعت کی پہلی پرشاء پڑھیں (امام اعوذ اور بسم اللہ بھی پڑھے) اور التَّحِيَّاتُ کے بعد دُرودِ ابراہیم اور دعا بھی۔ (درمختار، ج ۲، ص ۴۹۸)

**مدینہ ۲۷** اگر مقتدیوں پر گرانی ہوتی ہو تو تشہد کے بعد **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ** پراکتفا کرے۔

(درمختار، ج ۲، ص ۴۹۹)

**مدینہ ۲۸** اگر ستائیوں کو (یا اس سے قبل) قرآنِ پاک ختم ہو گیا تب بھی آخرِ رمضان تک تراویح پڑھتے رہیں کہ سنتِ مؤکدہ ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۸)

**مدینہ ۲۹** ہر چار رُکعتوں کے بعد اتنی دیر آرام لینے کیلئے بیٹھنا مُستَحَب ہے جتنی دیر میں چار رُکعت پڑھی ہیں۔ اس وقفے کو تَرْوِيحَہ کہتے ہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۵)

**مدینہ ۳۰** تَرْوِيحَہ کے دوران اختیار ہے کہ چپ بیٹھا رہے یا زکرو دُرود اور تلاوت کرے یا تنہا نفل پڑھے (درمختار، ج ۲، ص ۴۹۷) یہ تسبیح بھی پڑھ سکتے ہیں:-

سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ ۝ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعُظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوتِ ۝ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ ۝ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ۝ اللَّهُمَّ اجِرْنِي مِنَ النَّارِ ۝ يَا مُجِيرُ يَا مُجِيرُ يَا مُجِيرُ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

**مدینہ ۳۱** بیس رُکعتیں ہو چکنے کے بعد پانچواں ترویجہ بھی مُستَحَب ہے، اگر لوگوں پر گراں ہو تو پانچویں بار نہ بیٹھے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۵)

**مدینہ ۳۲** بعض مقتدی بیٹھے رہتے ہیں جب امام رُکوع کرنے والا ہوتا ہے اُس وقت کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ منافقین کی مشابہت ہے۔ چنانچہ (سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۴۲) میں ہے، **وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُتْلَىٰ** (ترجمہ کنز الایمان: اور (منافق) جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے) فرض کی جماعت میں بھی اگر امام رُکوع سے اٹھ گیا تو سجدوں وغیرہ میں فوراً شریک ہو جائیں نیز امام قعدہ اولیٰ میں ہوتب بھی اُس کے کھڑے ہونے کا انتظار نہ کریں بلکہ شامل ہو جائیں۔ اگر قعدہ میں شامل ہو گئے اور امام کھڑا ہو گیا تو التَّحِيَّاتُ پوری کئے بغیر نہ کھڑے ہوں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴، ص ۳۶، غنیۃ الممتلیٰ، ص ۴۱۰)

**مدینہ ۳۳** رمضان شریف میں وتر جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔ مگر جس نے عشاء کے فرض بغیر جماعت کے پڑھے وہ وتر بھی تنہا پڑھے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۴، ص ۳۶)

**مدینہ ۳۴** ایک امام کے پیچھے عشاء کے فرض، دوسرے امام کے پیچھے تراویح اور تیسرے امام کے پیچھے وتر پڑھے اس میں حرج نہیں۔

**مدینہ ۳۵** حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرض و وتر کی جماعت کرواتے تھے۔ اور حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح پڑھاتے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۶)

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عزَّوَجَلَّ! ہمیں نیک، مخلص اور دُرست پڑھنے والے حافظ صاحب کے پیچھے اخلاص و دل جمعی کے ساتھ ہر سال تراویح ادا کرنے کی سعادت نصیب کر اور قبول بھی فرما۔ امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## کینسر کا مریض ٹھیک ہو گیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا بے حد کرم ہے۔ بارہا سننے میں آیا کہ ڈاکٹروں نے جن مریضوں کو لا علاج قرار دے دیا ان کا مَدَنی قافلے میں خیر سے علاج ہو گیا چنانچہ ماڑی پور (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے ایک ایمان افروز واقعہ لکھ کر دیا جس کا مضمون کچھ یوں تھا: ہا کس بے (باب المدینہ کراچی) کے مقیم ایک اسلامی بھائی جو کہ کینسر کے مریض تھے انہوں نے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کی سعادت حاصل کی۔ دورانِ سفر بے چارے کافی سہمے ہوئے اور مایوس سے تھے۔ شُرکائے قافلہ ڈھارس بندھاتے اور ان کیلئے دعائیں بھی فرماتے۔ ایک دن صبح کے وقت بیٹھے بیٹھے اچانک انہیں قے ہوئی اور اُس میں ایک گوشت کی بوٹی حَلَق سے نکل پڑی! قے کے بعد اُن کو کافی سکون مل گیا۔ مَدَنی قافلے سے واپسی پر جب ڈاکٹروں سے رُجوع کیا اور دوبارہ ٹیسٹ کروائے تو حیرت بالائے حیرت کے مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت سے اُن کا کینسر کا مرض ختم ہو چکا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ بالکل رُوبہ صحت ہو گئے۔

دیگا مولیٰ شفا ، قافلے میں چلو

ہوں بفضلِ خدا ، قافلے میں چلو

صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

اَلَسر ہو کینسر یا ہو دردِ کمر

دور بیماریاں ، اور پریشانیاں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !

دعوتِ اسلامی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ  
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

## فیضانِ لیلۃ القدر دُرود شریف کی فضیلت

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے، ”جس نے مجھ پر دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا، وہ مرے گناہیں جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔“

(الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۳۲۸، حدیث ۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لَیْلَةُ الْقَدْرِ انتہائی بَرکت والی رات ہے اس کو لَیْلَةُ الْقَدْرِ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں۔ یعنی فرشتے رجسٹروں میں آئندہ سال ہونے والے معاملات لکھتے ہیں۔ جیسا کہ ”تفسیر صاوی جلد 6 صفحہ نمبر 2398 پر ہے، ”اَيُّ اِظْهَارُهَا فِي دَوَاوِينِ الْمَلَا ءِ الْاَعْلٰی“ ترجمہ: اسے (یعنی امورِ تقدیر کو) مقرب فرشتوں کے رجسٹروں میں ظاہر کر دیا جاتا ہے۔“ اور بھی مُتَعَدِّد شرافتیں اس مُبارک رات کو حاصل ہیں۔ مفسرِ شہیر حکیمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اکتان فرماتے ہیں: ”اس شب کو لَیْلَةُ الْقَدْرِ چند وُجُوہ سے کہتے ہیں۔“

﴿۱﴾ اس میں سالِ آئندہ کے امورِ مقرّر کر کے ملائکہ کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں۔ قَدْر بمعنی تقدیر یا قَدْر بمعنی عزّت یعنی عزّت والی رات۔

﴿۲﴾ اس میں قَدْر والا قرآنِ پاک نازل ہوا۔

﴿۳﴾ جو عبادت اس میں کی جاوے اُس کی قدر ہے۔

﴿۴﴾ قَدْر بمعنی تنگی یعنی ملائکہ اس رات میں اس قَدْر آتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ ان وُجُوہ سے اسے شبِ قدر یعنی قدر والی رات کہتے ہیں۔“ (مواعظِ نعیمیہ، ص ۶۲)

بخاری شریف کی حدیث میں ہے، ”جس نے اس رات میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ قیام کیا تو اس کے عمر بھر کے گزشتہ گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۶۰، حدیث ۲۰۱۴)

## 83 سال 4 ماہ سے زیادہ عبادت کا ثواب

لہذا اس مُقَدَّس رات کو ہر گز ہر گز غفلت میں نہیں گزارنا چاہئے۔ اس رات عبادت کرنے والے کو ایک ہزار ماہ یعنی تراسی سال چار ماہ سے بھی زیادہ عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ اور اس ”زیادہ“ کا علم اللہ عَزَّوَجَلَّ جانے یا اس کے بتائے سے اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جانیں کہ کتنا ہے۔ اس رات میں حضرت سَیِّدُنا جبریل (علیہ السلام) اور فرشتے نازل ہوتے ہیں اور پھر عبادت کرنے والوں سے مُصافحہ کرتے ہیں۔ اس مُبارک شب کا ہر ایک لمحہ سلامتی ہی سلامتی ہے اور یہ سلامتی صبح صادق تک برقرار رہتی ہے۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص انخاص کرم ہے کہ یہ عظیم رات صرف اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو

اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اُمت کو عطا کی گئی ہے۔ اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 0  
 إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ 0  
 وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ 0 لَيْلَةُ  
 الْقَدْرِ لَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ 0 تَنْزِيلُ  
 الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ  
 مِنْ كُلِّ أَمْرِ 0 سَلَامٌ تَهَيَّ حَتَّى مَطْلَعِ  
 الْفَجْرِ 0 (پ ۳۰، سورۃ القدر)  
 ترجمہ کنز الایمان: اللہ (عزوجل) کے  
 نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت  
 والا۔ بے شک ہم نے اسے شبِ قدر میں  
 اتارا اور تم نے کیا جانا، کیا شبِ قدر؟ شبِ  
 قدر ہزار مہینوں سے بہتر، اس میں فرشتے  
 اور جبریل (علیہ السلام) اُترتے ہیں اپنے  
 رب کے حکم سے، ہر کام کیلئے، وہ سلامتی  
 ہے صبح چمکنے تک۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ قدر کس قدر راہم رات ہے کہ اس کی شانِ مبارک میں اللہ عزوجل نے پوری ایک سورت نازل فرمائی۔ جسے ابھی آپ نے ملاحظہ کیا۔ اس سورۃ مبارکہ میں اللہ عزوجل نے اس مبارک رات کی کئی خصوصیات ارشاد فرمائی ہیں۔

مفسرین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اسی سورۃ قدر کے ضمن میں فرماتے ہیں، ”اس رات میں اللہ عزوجل نے قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل فرمایا اور پھر تقریباً 23 برس کی مدت میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر اسے بتدریج نازل کیا۔“ (از تفسیر صاوی، ج ۶، ص ۲۳۹۸)

### سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رنجیدہ ہو گئے

”تفسیر عزیزی“ میں ہے کہ جب ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی اُمتوں کی طویل عُمروں اور اپنی اُمت کی قلیل عُمروں کو ملاحظہ فرمایا تو غمخوار اُمت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مبارک دل شفقت سے بھر آیا اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رنجیدہ ہو گئے کہ میرے اُمتی اگر خوب خوب نیکیاں کریں جب بھی اُن کی برابری نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ اللہ عزوجل کی رحمت جوش پر آئی اور اُس نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو لیلۃ القدر عطا فرمائی۔ (تفسیر عزیزی، ج ۴، ص ۴۳۴)

### ایمان افروز حکایت

سورۃ قدر کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے بعض مفسرین کرام نے ایک نہایت ہی ایمان افروز حکایت بیان کی ہے۔ اس کا مضمون کچھ اس طرح ہے، کہ حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہزار ماہ اس طرح عبادت کی کہ رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ عزوجل کی راہ میں کُفّار کے ساتھ جہاد بھی کرتے۔ وہ اس قدر طاقتور تھے کہ لوہے کی وزنی اور مضبوط زنجیروں کو اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالتے تھے۔



گُفَّارِ نَاہنجار نے جب دیکھا کہ حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر کوئی بھی خربہ کار گرنے نہیں ہوتا تو باہم مشورہ کرنے کے بعد بہت سارے مال و دولت کا لالچ دیکر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ کسی رات نیند کی حالت میں پائے تو انہیں نہایت ہی مضبوط رسیوں سے خوب اچھی طرح جکڑ کر ان کے حوالے کر دے۔ چنانچہ بے وفا بیوی نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیدار ہوئے اور اپنے آپ کو رسیوں سے بندھا ہوا پایا تو فوراً اپنے اعضاء کو خڑکت دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے رسیاں ٹوٹ گئیں اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آزاد ہو گئے۔ پھر اپنی بیوی سے استفسار کیا، ”مجھے کس نے باندھ دیا تھا؟ بے وفا بیوی نے وفاداری کی نقلی ادائوں سے جھوٹ موٹ کہہ دیا کہ میں تو آپ کی طاقت کا اندازہ کر رہی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان رسیوں سے کس طرح اپنے آپ کو آزاد کرواتے ہیں۔“ بات رفع دفع ہو گئی۔ ایک بار ناکام ہونے کے باوجود بے وفا بیوی نے ہمت نہیں ہاری اور مسلسل اس بات کی تاک میں رہی کہ کب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر نیند طاری ہو اور وہ انہیں باندھ دے۔

آخر کار ایک بار پھر موقع مل ہی گیا۔ لہذا جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر نیند کا غلبہ ہوا تو اُس ظالمہ نے نہایت ہی چالاکی کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لوہے کی زنجیروں میں اچھی طرح جکڑ دیا۔ جوں ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھ کھلی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک ہی جھٹکے میں زنجیر کی ایک ایک کڑی الگ کر دی اور بآسانی آزاد ہو گئے۔ بیوی یہ منظر دیکھ کر سٹپٹا گئی مگر پھر مکاری سے کام لیتے ہوئے وہی بات دہرا دی کہ میں تو آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو آزما رہی تھی۔ دورانِ گفتگو (حضرت) شمعون (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے اپنی بیوی کے آگے اپنا راز افشاء کر دیا کہ مجھ پر اللہ عز و جل کا بڑا کرم ہے اُس نے مجھے اپنی ولایت کا شرف عنایت فرمایا ہے۔ مجھ پر دُنیا کی کوئی چیز اثر نہیں کر سکتی مگر ہاں، ”میرے سر کے بال“۔ چالاک عورت ساری بات سمجھ گئی۔

آہ! اُسے دُنیا کی مَحَبَّت نے اندھا کر دیا تھا۔ آخر ایک بار موقع پا کر اُس نے آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ہی کے اُن آٹھ گیسوؤں سے باندھ دیا جن کی درازی زمین تک تھی۔ (یہ اگلی امت کے بزرگ تھے۔ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنت گیسو زیادہ سے زیادہ شانوں تک ہے) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آنکھ کھلنے پر بڑا زور لگایا مگر آزاد نہ ہو سکے۔ دُنیا کی دولت کے نشہ میں بد مست بے وفا عورت نے اپنے نیک اور پارسا شوہر کو دشمنوں کے حوالے کر دیا۔

گُفَّارِ بَد اُطوار نے حضرت شمعون (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو ایک سٹون سے باندھ دیا اور انتہائی بے دردی اور سفاکی سے اُن کے ناک، کان کاٹ ڈالے اور آنکھیں نکال لیں۔ اپنے ولیِ کامل کی بے گسی پر رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی غیرت کو جوش آیا۔ قہرِ قہار و غَضَبِ جَبَّار نے ظالم کافروں کو زمین کے اندر دھنسا دیا اور دُنیا کے لالچ میں آکر بے وفائی کرنے والی بد نصیب بیوی پر قَهْرُ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کی بجلی گری اور وہ بھی خاکستر ہو گئی۔ (ماخوذ از مِکَاشِفَةُ الْقُلُوبِ، ص ۳۰۶)

## ہماری عمریں تو بہت قلیل ہیں

حضراتِ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جب حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عبادات و جہاد و تکالیف و مصائب کا تذکرہ سنا تو انہیں حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر بڑا رشک آیا اور ماہِ نبوت، آقائے رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں عرض کی، ”یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہمیں تو بہت تھوڑی عمریں ملی ہیں۔ اس میں بھی کچھ حصہ نیند میں گزرتا ہے تو کچھ طلبِ معاش میں، کھانے پکانے میں اور دیگر اُمورِ دُنیوی میں بھی کچھ وقت صرف ہو جاتا ہے۔ لہذا ہم

**تو حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح عبادت کر ہی نہیں سکتے۔** یوں بنی اسرائیل ہم سے عبادت میں بڑھ جائیں گے۔“ اُمّت کے غمخوار آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہ سن کر غمگین ہو گئے۔ اُسی وقت حضرت سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر خدمت بابرکت ہوئے اور اللہ عزّوجلّ کی جانب سے سورۃ قدر پیش کی۔ اور تسلی دے دی گئی کہ پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رنجیدہ نہ ہوں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اُمّت کو ہم نے ہر سال میں ایک ایسی رات عنایت فرمادی کہ اگر وہ اُس رات میں میری عبادت کریں گے تو حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہزار ماہ کی عبادت سے بھی بڑھ جائیں گے۔ (ماخوذ از تفسیر عزیز، ج ۴، ص ۴۴۴)

## آہ! ہمیں قدر کہاں؟

اللہ اکبر عزّوجلّ! میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدائے رحمن عزّوجلّ اپنے محبوب ذیشان، رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اُمّت پر کس قدر مہربان ہے اور اُس نے ہم غلاموں پر ہمارے میٹھے میٹھے آقائی آخرا الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے کس قدر عظیم الشان احسان فرمایا کہ اگر شپ قدر میں عبادت کر لیں تو ایک ہزار ماہ سے بھی زیادہ کی عبادت کا ثواب پالیں۔ مگر آہ! ہمیں شپ قدر کی قدر کہاں! ایک صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی تو تھے کہ اُن کی حسرت پر ہم سب کو اتنا بڑا انعام بغیر کسی خواہش کے مل گیا۔ اُنہوں نے تو اس کی قدر بھی کی مگر ہم ناقذروں کو تو عبادت کی فرصت ہی نہیں ملتی۔ آہ! ہر سال ملنے والے اس عظیم الشان انعام کو ہم غفلت کی نذر کر دیتے ہیں۔

## مدنی انعامات کے کارڈ کی برکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شپ قدر کی دل میں عظمت بڑھانے کیلئے تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزّوجلّ سنّتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات و اخلاقیات کے تعلق سے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طلبہ علم دین کیلئے 92 دینی طالبات کیلئے 83 اور مدنی مئوں اور مئوں کیلئے 40 مدنی انعامات سوالات کی صورت میں مرتب کئے گئے ہیں۔ فکرِ مدینہ (یعنی اپنے اعمال کا محاسبہ) کرتے ہوئے روزانہ مدنی انعامات کا کارڈ پُر کر کے دعوتِ اسلامی کے مقامی ذمہ دار کو ہر مدنی ماہ یعنی اسلامی مہینے کی ابتدائی 10 تاریخ کے اندر اندر جمع کروانا ہوتا ہے۔ مدنی انعامات نے نہ جانے کتنے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے! اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو چنانچہ نیوکراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مدنی انعامات کا ایک کارڈ تحفے میں دیا۔ وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے کارڈ میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولہ دے دیا گیا ہے! مدنی انعامات کا کارڈ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُن کو نماز کا جذبہ ملا اور نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا کارڈ بھی پُر کرتے ہیں۔

مدنی انعامات کے حامل پہ ہر دم ہر گھڑی

یا الہی! خوب برسا رحمتوں کی تو جھڑی

## عاملینِ مدنی انعامات کے لئے بشارتِ عظمیٰ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی انعامات کا کارڈ پُر کرنے والے کس قدر خوش قسمت ہوتے ہیں اس کا اندازہ اس مدنی بہار سے لگائیے چٹانچہ حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ بیان ہے کہ ماہِ رجب المرجب ۱۴۲۶ھ کی ایک شب مجھے خواب میں مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لبھائے مبارکہ کو جنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مدنی انعامات سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مغفرت فرمادے گا۔

مدنی انعامات کی بھی مرجبا کیا بات ہے

قربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تمام بھائیوں سے محروم کون؟

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک بار جب ماہِ رَمَضان شریف تشریف لایا تو سلطانِ دو جہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ دیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے پاس ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اُس رات سے محروم رہ گیا، گویا تمام کی تمام بھلائی سے محروم رہ گیا اور اُس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتہً محروم ہے۔“ (سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۲۹۸، حدیث ۱۶۴۲)

ایک ہزار شہزادے

سُورَةُ الْقَدْرِ کا ایک اور شانِ نُوول مشہور تابعی حضرت سیدنا کعبُ الا حبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔ چٹانچہ سیدنا کعبُ الا حبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بنی اسرائیل میں ایک نیک خصلت بادشاہ تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس زمانے کے نبی علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں سے کہو کہ اپنی تمنا بیان کرے۔ جب اس کو پیغام ملا تو اس نے عرض کی، ”اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ میری تمنا ہے کہ میں اپنے مال، اولاد اور جان کے ساتھ جہاد کروں۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ایک ہزار لڑکے عطا فرمائے۔ وہ اپنے ایک ایک شہزادے کو اپنے مال کے ساتھ لشکر کیلئے تیار کیا کرتا اور پھر اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مجاہد بنا کر بھیج دیتا۔ وہ ایک ماہ جہاد کرتا اور شہید ہو جاتا۔ پھر دوسرے شہزادے کو لشکر میں تیار کرتا تو ہر ماہ ایک شہزادہ شہید ہو جاتا۔ اس کے ساتھ ساتھ بادشاہ رات کو قیام کرتا اور دن کو روزہ رکھا کرتا۔ ایک ہزار مہینوں میں اس کے ہزار شہزادے شہید ہو گئے۔ پھر خود آگے بڑھ کر جہاد کیا اور شہید ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ اس بادشاہ کا مرتبہ کوئی شخص نہیں پاسکتا۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی کہ ”لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ“ (ترجمہ کنز الایمان: شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر) یعنی اس بادشاہ کے ہزار مہینوں سے جو کہ اس نے رات کے قیام، دن کے روزوں اور مال، جان اور اولاد کے ساتھ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد کر کے گزارے اس سے بہتر ہے۔

(تفسیر قرطبی، ج ۲۰، پ ۳۰، ص ۱۲۲)

## ہزار شہروں کی بادشاہت

حضرت سیدنا ابوبکر و راق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا سلیمان علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملک میں پانچ سو شہر تھے اور سیدنا ذوالقرنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملک میں بھی پانچ سو شہر۔ یوں ان دونوں کی ملک میں ایک ہزار شہر ہوئے۔ تو اللہ عز و جل نے اس رات کے عمل کو جو اسے پائے اُس کیلئے ان دونوں کی ملک سے بہتر بنایا ہے۔ (تفسیر قرطبی، ج ۲۰، پ ۳۰، ص ۱۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ رات ہر طرح سے خیریت و سلامتی کی ضامن ہے۔ یہ رات اول تا آخر رحمت ہی رحمت ہے۔ مفسرین کرام رَحْمَهُمُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ”یہ رات سانپ و کچھو، آفات و بلیات اور شیاطین سے بھی محفوظ ہے اس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔“

## پرچم کشائی

روایت ہے کہ شبِ قدر میں سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی کے فرشتوں کی فوج حضرت جبریل علیہ السلام کی سرداری میں زمین پر اترتی ہے، اور ان کے ساتھ چار جھنڈے ہوتے ہیں، ایک جھنڈا حضورِ انور، شافعِ محشر، مدینے کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی قبر منور پر، ایک جھنڈا بیت المقدس کی چھت پر۔ اور ایک جھنڈا کعبہ معظمہ کی چھت پر، ایک جھنڈا طورِ سینا پر لہراتے ہیں پھر یہ فرشتے مسلمانوں کے گھروں میں تشریف لے جا کر ہر مؤمن مرد و عورت کو سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں، سلام عز و جل (سلام اللہ عز و جل کا صفاتی نام ہے) تم پر سلامتی بھیجتا ہے۔ مگر جن گھروں میں شرابی یا خنزیر کا گوشت کھانے والا یا بلا وجہ شرعی اپنی رشتہ داری کاٹ دینے والا رہتا ہو ان گھروں میں یہ فرشتے داخل نہیں ہوتے۔“ (تفسیر صاوی، ج ۶، ص ۲۴۰)

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ”ان فرشتوں کی تعداد رُوئے زمین کی کنکریوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور یہ سب سلام و رحمت لے کر نازل ہوتے ہیں۔“ (تفسیر درمنثور، ج ۸، ص ۵۷۹)

## سبز جھنڈا

ایک اور طویل حدیث جسے حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کیا ہے، اس میں شبِ قدر کے بارے میں نبی کریم، رؤف رحیم، محبوب ربِّ عظیم عز و جل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا یہ فرمانِ عالیشان نقل کیا گیا ہے۔ ”جب شبِ قدر آتی ہے تو اللہ عز و جل کے حکم سے حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک سبز جھنڈا لے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نازل فرماتے ہیں اور اُس سبز جھنڈے کو کعبہ معظمہ پر لہا دیتے ہیں۔ حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا زوہیں، جن میں سے دو بار و صر ف اسی رات کھولتے ہیں۔ وہ باؤ و مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قیام، نماز یا ذکر اللہ عز و جل میں مشغول ہے اُس سے سلام و مصافحہ کرو۔ نیز ان کی دُعاؤں پر آمین بھی کہو۔ چنانچہ صبح تک یہی سلسلہ رہتا ہے۔ صبح ہونے پر حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فرشتوں کو واپسی کا حکم صادر فرماتے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں، اے جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ عز و جل کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اُمت کی حاجات کے بارے میں کیا کیا؟ حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، ”اللہ عز و جل نے ان لوگوں پر خصوصی نظرِ کرم فرمائی اور چار قسم کے لوگوں کے علاوہ تمام لوگوں کو معاف فرما دیا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہ چار قسم کے لوگ کون سے ہیں؟“ ارشاد فرمایا:

﴿۱﴾ ایک تو عادی شرابی۔

﴿۲﴾ دوسرے والدین کے نافرمان۔

﴿۳﴾ تیسرے قطع رحمی کرنے والے (یعنی رشتہ داروں سے تعلقات توڑنے والے) اور

﴿۴﴾ چوتھے وہ لوگ جو آپس میں بغض و کینہ رکھتے ہیں اور آپس میں قطع تعلق کرنے والے۔“

(شُعَبُ الْإِيمَان، ج ۳، ص ۳۳۶، حدیث ۳۶۹۵)

## بد نصیب لوگ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ شَبِّ قَدَر کس قدر عظمت والی رات ہے۔ اس رات میں ہر خاص و عام کو بخش دیا جاتا ہے۔ تاہم عادی شرابی، ماں باپ کے نافرمان، قطع رحمی کرنے والے اور بلا مصلحت شرعی آپس میں کینہ رکھنے والے اور اس سبب سے آپس میں تعلقات منقطع کرنے والے اس عام بخشش سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔

## توبہ کرلو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قہر قہار و غضب جبار عز و جل سے لرز جانے کیلئے کیا یہ بات کافی نہیں؟ اور شَبِّ قَدَر جیسی بابرکت رات بھی جن مجرموں کی بخشش نہیں کی جا رہی وہ کس قدر شدید مجرم ہوں گے؟ ہاں اگر ان گناہوں سے صدقِ دل سے توبہ کر لی جائے اور حقوق العباد والے معاملات بھی حل کر لئے جائیں تو اللہ عز و جل کا فضل و کرم بے حد و بے انتہا ہے۔

## لڑائی کا وبال

حضرت سیدنا عبدہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم باہر تشریف لائے تاکہ ہم کو شَبِّ قَدَر کے بارے میں بتائیں (کہ کس رات میں ہے) دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں اس لئے آیا تھا کہ تمہیں شَبِّ قَدَر بتاؤں لیکن فلاں فلاں شخص جھگڑ رہے تھے۔ اس لئے اس کا تعین اٹھالیا گیا۔ اور ممکن ہے کہ اسی میں تمہاری بہتری ہو۔ اب اس کو (آخری عشرے کی) نویں، ساتویں، اور پانچویں راتوں میں ڈھونڈو۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۶۳، حدیث ۲۰۲۳)

## ہم تو شریف کے ساتھ شریف اور.....

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث پاک میں ہمارے لئے کس قدر دُرُسِ عبرت ہے کہ میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بتانے ہی والے تھے کہ شَبِّ قَدَر کون سی رات ہے کہ دو مسلمانوں کا باہم لڑنا مانع ہو گیا اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے شَبِّ قَدَر کو بخفی کر دیا گیا۔ اس سے اندازہ لگائیے کہ مسلمانوں کا آپس میں لڑائی جھگڑا کرنا رحمت سے کس قدر دُوری کا سبب بن جاتا ہے۔ مگر آہ! اب کون کس کو سمجھائے؟ آج تو بڑے فخر سے کہا جا رہا ہے کہ ”میاں اس دُنیا میں شریف رہ کر تو گزارہ ہی نہیں، ہم تو شریفوں کے ساتھ شریف اور بد معاش کے ساتھ بد معاش ہیں!“ صرف اس قول ہی پر اکتفا نہیں۔ اب تو معمولی سی بات پر پہلے زبان درازی، پھر دست اندازی، اس کے بعد چاقو بازی بلکہ گولیاں تک چل جاتی ہیں۔ افسوس! آج کل بعض مسلمان کبھی پٹھان بن کر کبھی پنجابی کہلا کر، کبھی مہاجر ہو کر، کبھی سندھی اور بلوچ قومیت کا نعرہ لگا کر ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی املاک و اموال کو آگ لگا



رہے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف صرف نسلی اور لسانی فرق کی بناء پر محاذ آرائی ہو رہی ہے۔ مسلمانو! آپ تو ایک دوسرے کے محافظ تھے آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان تو یہ ہے کہ ”مؤمنوں کی مثال تو ایک جسم کی طرح ہے کہ اگر ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔“

(صحیح بخاری، ج ۴، ص ۱۰۳، حدیث ۶۰۱۱)

ایک شاعر نے کتنے پیارے انداز میں سمجھایا ہے

مُبْتَلائے دزد کوئی عضو ہو روتی ہے آنکھ

کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے کے بجائے ایک دوسرے کی ہمدردی اور غمگساری کرنی چاہیے۔ مسلمان ایک دوسرے کو مارنے، کاٹنے اور لوٹنے، ایک دوسرے کی دکانیں اور اسبابِ جلا نے والا نہیں ہوتا۔

### مسلمان مومن اور مہاجر کی تعریف

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جو وسخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ ربِّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حَجَّةُ الْوَدَاع کے موقع پر ارشاد فرمایا: ”کیا تمہیں مؤمن کے بارے میں خبر نہ دوں؟“ پھر ارشاد فرمایا: مؤمن وہ ہے جس سے دوسرے مسلمان اپنی جان اور اپنے اموال سے بے خوف ہوں اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مجاہد وہ ہے جس نے اطاعتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کیا اور مہاجر وہ ہے جس نے خطا اور گناہوں سے علیحدگی اختیار کی۔“ (المستدرک للحاکم، ج ۱، ص ۱۵۸)

اور ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کی طرف (یا اُس کے بارے میں) اس قسم کے اشارے، کنائے سے کام لے جو اُس کی دل آزاری کا باعث ہو۔ اور یہ بھی حلال نہیں کہ کوئی ایسی حرکت کی جائے جو کسی مسلمان کو ہراساں یا خوفزدہ کر دے۔ (اتحاف السادة المتقين، ج ۷، ص ۱۷۷)

طریقِ مصطفیٰ کو چھوڑنا ہے وجہِ بربادی

اسی سے قوم دنیا میں ہوئی بے اقتدار اپنی

### ناقابلِ برداشت خارش

حضرت سیدنا مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بعض دوزخیوں کو ایسی خارش میں مبتلا کر دے گا کہ گھجاتے گھجاتے اُن کی کھال اُدھر جائے گی یہاں تک کہ اُن کی ہڈیاں ظاہر ہو جائیں گی۔ پھر ندامت دے گی کہ کہو، کیسی رہی یہ تکلیف؟ وہ کہیں گے کہ انتہائی سخت اور ناقابلِ برداشت ہے۔ تب انہیں بتایا جائے گا۔ کہ ”دُنیا میں جو تم مسلمانوں کو ستایا کرتے تھے یہ اُس کی سزا ہے۔“ (اتحاف السادة المتقين، ج ۷، ص ۱۷۵)

## تکلیف دور کرنے کا ثواب

خُصُّوْا کَرَم، نُورِ مُجَسِّم، شاہ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں نے ایک شخص کو جنت میں گھومتے ہوئے دیکھا کہ جدھر چاہتا تھا نکل جاتا تھا۔ جانتے ہو کیوں؟ صرف اس لئے کہ اُس نے اس دنیا میں ایک دَرخت راستے سے اس لئے کاٹ دیا تھا کہ مسلمانوں کو راہ چلنے میں تکلیف نہ ہو۔“ (صحیح مسلم، ص ۱۴۱۰، حدیث ۱۹۱۲)

## لڑنا ہے تو نفس کے ساتھ لڑو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مبارکہ سے دَرس حاصل کیجئے اور آپس میں لڑائی جھگڑا اور لُٹ مار سے پرہیز کیجئے۔ اگر لڑنا ہی ہے تو مَر دُودِ شیطان سے لڑیئے، **نَفْسِ اَمَارَہ** سے لڑائی کیجئے۔ بوقتِ جہاد دین کے دشمنوں سے قتال کیجئے۔ مگر آپس میں بھائی بھائی بن کر رہئے۔ آپس میں جھگڑا کرنے کا نقصانِ عظیم تو آپ نے دیکھ ہی لیا کہ شَبِّ قَذْر کی تَعْيِین اُٹھالی گئی۔ اس کے علاوہ بھی آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے سے نہ جانے کیسی کیسی عظیم نعمتوں اور رحمتوں سے ہمیں محروم کیا جاتا ہوگا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حالِ زار پر رحم فرمائے اور اس بات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اگرچہ پنجابی، پٹھان، سندھی، بلوچ، سرائیکی، مہاجر، بنگالی، بہاری وغیرہ قومیت سے تعلق رکھتے ہوں مگر ہیں ”عَرَبِی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے غلام۔“ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نہ ”پٹھان“ ہیں، نہ ”پنجابی“، نہ ”بلوچ“، ہیں، نہ ”سندھی“۔ بلکہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تو ”عَرَبِی“ ہیں۔ اے کاش! ہم حقیقی معنوں میں عَرَبِی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دامنِ کرم سے لپٹ کر رہیں اور تمام نسلی اور لسانی اختلافات کو بھلا کر ایک اور نیک بن جائیں۔

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں

موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

## مدنی انعامات کے کارڈز کو دیکھ کر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسکرا رہے تھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں کسی قسم کا لسانی اور قومی اختلاف نہیں، ہر زبان بولنے والا اور ہر بڑاوری سے تعلق رکھنے والا عَرَبِی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دامنِ کرم ہی میں پناہ گزیں ہے۔ آپ بھی ہر دم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور عشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں ڈوبی ہوئی زندگی گزارنے کیلئے اپنے آپ کو مدنی انعامات کے سانچے میں ڈھال لیجئے۔ ترغیب و تحریریں کیلئے ایک خوشگوار و خوشبودار مدنی بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے چنانچہ 5 فروری 2005 میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں مدنی قافلہ کورس کرنے کیلئے تشریف لائے ہوئے راولپنڈی کے ایک مبلغ نے جو کچھ حلفیہ لکھ کر دیا اس کا خلاصہ ہے کہ میں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں سورہاتھا، سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دل کی آنکھیں کھل گئیں، عالمِ خواب میں دیکھا کہ سرکارِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک بلند چوترے پر جلوہ افروز ہیں، قریب ہی مدنی انعامات کے کارڈز کی بوریاں رکھی ہوئی ہیں۔ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مدنی انعامات کے ایک ایک کارڈ کو مسکراتے ہوئے بغور ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

مَدَنی انعامات سے عطار ہم کو پیار ہے  
 ان شاء اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## جادوگر کا جادو ناکام

حضرت سیدنا اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں، ”یہ رات سلامتی والی رات ہے یعنی اس میں بہت سی چیزوں سے سلامتی ہے۔ اس رات میں بیماری، شر اور آفات سے سلامتی ہے، اسی طرح آندھی، بجلی وغیرہ ایسی باتیں جن سے ڈر پیدا ہوتا ہو ان سے بھی سلامتی ہے، بلکہ اس رات میں جو کچھ نازل ہوتا ہے وہ سلامتی، نفع اور خیر پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور نہ ہی اس میں شیطان بُرائی کروانے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ ہی جادوگر کا جادو اس میں چلتا ہے بس اس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔“ (رُوحُ البیان، ج ۱۰، ص ۲۸۵)

## علاماتِ شبِ قدر

حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکارِ والا تبار، باذنِ پروردگار دو جہاں کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں شبِ قدر کے بارے میں سوال کیا تو سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”شبِ قدر رَمَضَانَ الْمُبَارَكَ کے آخری عشرہ کی طاق راتوں یعنی اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، یا اثنیسویں شب یا رَمَضان کی آخری شب میں ہے۔ تو جو کوئی ایمان کیساتھ بہ نیتِ ثواب اس مبارک رات میں عبادت کرے، اُس کے تمام گزشتہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ اُس کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ مبارک شب گھلی ہوئی، روشن اور بالکل صاف و شفاف ہوتی ہے۔ اس میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سردی بلکہ یہ رات معتدل ہوتی ہے، گویا کہ اس میں چاند کھلا ہوا ہوتا ہے، اس پوری رات میں شیاطین کو آسمان کے ستارے نہیں مارے جاتے۔ مزید نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس رات کے گزرنے کے بعد جو صبح آتی ہے اُس میں سورج بغیر شُعاع کے طلوع ہوتا ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے گویا کہ چودھویں کا چاند۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس دن طلوعِ آفتاب کے ساتھ شیطان کو نکلنے سے روک دیا ہے۔ (اس ایک دن کے علاوہ ہر روز سورج کے ساتھ ساتھ شیطان بھی نکلتا ہے)۔

(مسندِ امام احمد، ج ۸، ص ۴۱۴، حدیث ۲۲۸۲۹)

## سمندر کا پانی میٹھا ہو جاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ رَمَضَانَ الْمُبَارَكَ کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں یا آخری رات میں سے چاہے وہ ۳۰ ویں شب ہو کوئی ایک رات شبِ قدر ہے۔ اس رات کو کھٹی رکھنے میں ہزار ہا حکمتیں ہیں۔ جن میں یقیناً ایک حکمت یہ بھی ہے کہ مسلمان ہر رات اسی رات کی جستجو میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں گزارنے کی کوشش کریں کہ نہ جانے کون سی رات، شبِ قدر ہو۔ اسی حدیثِ پاک میں شبِ قدر کی بعض علامات بھی ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ ان علامات کے علاوہ بھی دیگر روایات میں مزید علاماتِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ کا بیان کیا گیا ہے۔ ان علامات کو پالینا سب کے بس کی بات نہیں۔ بلکہ یہ تو صرف اہلِ نظر ہی کا حصہ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ بسا اوقات اپنے خاص بندوں پر ان کا ظہور فرماتا ہے۔ شبِ قدر کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس رات میں سمندر کا کھاری پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔ نیز انسان و جنات کے علاوہ کائنات کی ہر شے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بزرگی کے اعتراف میں سجدہ ریز

ہو جاتی ہے مگر یہ ہر ایک کو نظر نہیں آتا۔

## حکایت

حضرت سیدنا عبید ابن عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”میں ایک رات بُحیرۃ قُلُوم (قُلُوم نامی سمندر) کے کنارے پر تھا اور اُسی کھاری پانی سے وُضُو کرنے لگا۔ جب میں نے وہ پانی چکھا تو شہد سے بھی زیادہ میٹھا معلوم ہوا۔ مجھے بے حد تَعَجُّب ہوا۔ میں نے جب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: ”اے عبید! رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ لَیْلَةُ الْقَدَر ہوگی۔“ مزید فرمایا: ”جس شخص نے یہ رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد میں گزاری اُس نے گویا ہزار ماہ سے بھی زیادہ عرصہ عبادت کی اور اللہ تعالیٰ اُس کے تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا۔“ (تذکرۃ الوا عظیمین، ص ۶۲۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

## حکایت

حضرت سیدنا عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام نے اُن سے عرض کی، ”اے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ! مجھے کشتی بانی کرتے ایک عرصہ گزرا۔ میں نے دریا کے پانی میں ایک عجیب بات محسوس کی۔ جس کو میری عقل تسلیم کرنے سے انکار کرتی ہے۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا ”وہ کیا عجیب بات ہے؟“ عرض کی، ”اے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ! ہر سال ایک ایسی رات بھی آتی ہے کہ جس میں سمندر کا پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غلام سے فرمایا، ”اس بار خیال رکھنا جیسے ہی رات میں پانی میٹھا ہو جائے تو مجھے مُطْلَع کرنا۔ جب رَمَضان کی ستائیسویں رات آئی تو غلام نے آقا سے عرض کی کہ آقا! آج سمندر کا پانی میٹھا ہو چکا ہے۔“

(رُوحُ الْبَیَان، ج ۱۰، ص ۴۸۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

## ہمیں علامات کیوں نظر نہیں آتیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ قَدْر کی مُتَعَدَّد علامات کا ذکر گزرا۔ ہمارے ذہن میں یہ سوال ابھر سکتا ہے کہ ہماری عمر کے کافی سال گزرے ہر سال شبِ قَدْر آتی رہتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہمیں کبھی اس کی علامات نظر نہیں آتیں؟ اس کے جواب میں علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ان باتوں کا علم ہر ایک کو نہیں ہو سکتا کیوں کہ ان کا تَعَلُّق کشف و کرامت سے ہے۔ اسے تو وہی دیکھ سکتا ہے جس کو بصیرت (یعنی قلبی نظر) کی نِعْمَت حاصل ہو۔ ہر وقت مَعْصِیَت کی خُوسْت میں لَت پَت رہنے والا گنہگار انسان ان نظاروں کو کیسے دیکھ سکتا ہے؟

آنکھ والا ترے جو بن کا تماشہ دیکھے  
دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

## طاق راتوں میں ڈھونڈو

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی مَشِیَّت کے تحت شَبِ قَدْر کو پوشیدہ رکھا ہے۔ لہذا ہمیں یقین کیساتھ نہیں معلوم کہ شَبِ قَدْر کون سی رات ہوتی ہے۔

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدَتُنَا عائِشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”شَبِ قَدْر کو رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں یعنی اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، اور انیسویں راتوں میں تلاش کرو۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۶۲، حدیث ۲۰۲۰)

## آخری سات راتوں میں تلاش کرو

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بحر و بر کے بادشاہ، دو عالم کے شہنشاہ، اُمّت کے خیر خواہ، آمَنہ کے مہر و ماہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے چند افراد کو خواب میں آخری سات راتوں میں شَبِ قَدْر دکھائی گئی۔ بیٹھے بیٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں میں مُتَّفِق ہو گئے ہیں۔ اس لئے اس کا تلاش کرنے والا اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۶۰، حدیث ۲۰۱۵)

## لیلۃ القدر پوشیدہ کیوں؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سُنَّتِ کریمہ ہے کہ اُس نے بعض اہم ترین معاملات کو اپنی مَشِیَّت سے بندوں پر پوشیدہ رکھا ہے۔ جیسا کہ منقول ہے، ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رضا کو نیکیوں میں، اپنی ناراضگی کو گناہوں میں اور اپنے اولیاء رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کو اپنے بندوں میں پوشیدہ رکھا ہے۔“ اس کا خلاصہ یہی ہے کہ بندہ کسی بھی نیکی کو چھوٹی سمجھ کر چھوڑ نہ دے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کس نیکی پر راضی ہو جائے۔ ہو سکتا ہے کہ نیکی بظاہر بُہت ہی چھوٹی نظر آتی ہو اُسی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہو جائے۔ مُتَعَدِّد احادیثِ مبارکہ سے یہی پتا چلتا ہے۔ مثلاً قیامت کے روز ایک بدکار عورت صرف اس نیکی کے عوض بخش دی جائے گی کہ اُس نے ایک پیاسے گتے کو دُنیا میں پانی پلا دیا تھا۔ اسی طرح اپنی ناراضگی کو گناہوں میں پوشیدہ رکھنے کی حکمت یہی ہے کہ بندہ کسی گناہ کو چھوٹا تھوکر کے کرنے بیٹھے بلکہ ہر گناہ سے بچتا ہی رہے۔ چُونکہ بندہ نہیں جانتا کہ اللہ تَبَارَک و تَعَالٰی کس گناہ سے ناراض ہو جائے گا۔ لہذا وہ ہر گناہ سے پرہیز ہی کرے۔ اسی طرح اولیاء رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کو بندوں میں اسی لئے پوشیدہ رکھا ہے کہ انسان ہر نیک مسلمان کی رِعايَت و تَعظیم بجالائے اور سوچے کہ ہو سکتا ہے کہ ”یہ“ وَلِیُّ اللہ ہو۔ ہو سکتا ہے، ”وہ“ وَلِیُّ اللہ ہو۔ اور ظاہر ہے جب ہم نیک لوگوں کا اَدَب و تَعظیم کرنا سیکھ لیں گے، بدگمانی کی عادت نکال دیں گے اور سب مسلمانوں کو اپنے سے اچھا تھوکر نے لگیں گے تو ہمارا مُعاشرہ بھی صحیح ہو جائے گا اور اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری عاقبت بھی سُور جائے گی۔

## حکمتوں کے مدنی پھول

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور تفسیر، تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شَبِ قَدْر کو چند دُجُوہ کی بناء پر پوشیدہ رکھا ہے۔ اوّل یہ کہ جس طرح دیگر اشیاء کو پوشیدہ رکھا، مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رضا کو اطاعتوں میں پوشیدہ فرمایا تا کہ بندے ہر



اطاعت میں رغبت حاصل کریں۔ اپنے غُصَب کو گُناہوں میں پوشیدہ فرمایا کہ ہر گناہ سے بچتے رہیں۔ اپنے ولی کو لوگوں میں پوشیدہ رکھتا کہ لوگ سب کی تعظیم کریں، قبولیتِ دعاء کو دعاؤں میں پوشیدہ رکھا کہ سب دعاؤں میں مُبالغہ کریں اور اسمِ اعظم کو اَسماء میں پوشیدہ رکھا کہ سب اسماء کی تعظیم کریں۔ اور صلوٰۃ وُسطیٰ کو نمازوں میں پوشیدہ رکھا کہ تمام نمازوں پر محافظت کریں اور قبولِ توبہ کو پوشیدہ رکھا کہ مُکَلَّف (بندہ) توبہ کی تمام اقسام پر ہمیشگی اختیار کرے۔ اور موت کا وقت پوشیدہ رکھا کہ مُکَلَّف (بندہ) خوف کھاتا رہے۔ اسی طرح شَبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی تمام راتوں کی تعظیم کریں۔ دوسرے یہ کہ گویا اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے، ”اگر میں شَبِ قَدْر کو مُعَيَّن کر دیتا اور یہ کہ میں گناہ پر تیری جُرأت کو بھی جانتا ہوں تو اگر کبھی شہوت تجھے اس رات میں معصیت کے کنارے لا چھوڑتی اور تو گُناہ میں مبتلا ہو جاتا تو تیرا اس رات کو جاننے کے باوجود گناہ کرنا لاعلمی کے ساتھ گناہ کرنے سے بڑھ کر سخت ہوتا۔ پس اس سبب سے میں نے اسے پوشیدہ رکھا۔ مروی ہے کہ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص کو سوئے ہوئے ملاحظہ فرمایا، ارشاد فرمایا: ”اے علی کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہُہُ الْکَرِیْمُ اسے اُٹھاؤ کہ وُضُو کر لے۔ حضرت علی کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہُہُ الْکَرِیْمُ نے اسے بیدار فرمایا، پھر عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تو نیکی کی طرف زیادہ سبقت فرمانے والے ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خود اسے بیدار کیوں نہ فرمایا؟ ارشاد فرمایا، ”اس لئے کہ اسکا تجھے انکار کر دینا کُفر نہیں لہذا میں نے اس کے جُرم میں تخفیف کیلئے ایسا کیا۔“ تو جب رحمتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا یہ حال ہے تو اب اسی پر رب تعالیٰ کی رحمت کو قیاس کرو کہ اس کا کیا عالم ہوگا! گویا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرما رہا ہے، ”اگر تو شَبِ قَدْر کو جانتا اور اس میں عبادت کرتا تو ہزار ماہ سے زیادہ کا ثواب کماتا اور اگر اس میں معصیت (گناہ) کرتا تو ہزار مہینے کی سزا پاتا اور سزا کا دَفْع کرنا ثواب لینے سے اُوّلٰی (یعنی بہتر) ہے۔ تیسرے یہ کہ میں نے اس رات کو پوشیدہ رکھا تا کہ مُکَلَّف (بندہ) اس کی طلب میں محنت کرے اور اس محنت کا ثواب کمائے۔ چوتھے یہ کہ جب بندے کو شَبِ قَدْر کا یقین حاصل نہ ہوگا تو رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی ہر رات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں کوشش کریگا اس امید پر کہ ہو سکتا ہے کہ یہی رات شَبِ قَدْر ہو۔ تو ان کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرشتوں کو تنبیہ (تم۔ ہی۔ ہ) فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم ان (انسانوں) کے بارے میں کہتے تھے کہ جھگڑا کریں گے اور خون بہائیں گے، حالانکہ یہ تو اس کی اس گمان شدہ رات میں محنت و کوشش ہے اگر میں اسے اس رات کا علم عطا کر دیتا تو پھر کیسا ہوتا.....؟ تو یہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس قول کا بھید گھلا کہ جو فرشتوں کو جواباً ارشاد فرمایا تھا۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ

ترجمہ کنز الایمان: ”میں زمین

میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔“

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ

خَلِیْفَةً ط (پ، البقرہ، ۳۰)

تو فرشتوں نے عرض کی:-

قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا  
وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ  
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ط  
(پ، البقرہ، ۳۰)

ترجمہ کنز الایمان: بولے، کیا ایسے کو  
نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے  
اور خونریزیاں کرے اور ہم تجھے سراہتے  
ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی  
بولتے ہیں۔“

تو پھر یہ ارشاد فرمایا کہ:-

قَالَ إِنِّي أَغْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝  
(پ، البقرہ، ۳۰)

ترجمہ کنز الایمان: فرمایا، مجھے معلوم  
ہے جو تم نہیں جانتے۔“

تو آج اسی قول کا بھید کھولا گیا۔ (تفسیر کبیر، ج ۱۱، ص ۲۲۹)

### سال میں کوئی بھی رات شب قدر ہو سکتی ہے

چنانچہ بے شمار مصلحتوں کی بناء پر لیلۃ القدر کو پوشیدہ رکھا گیا ہے تاکہ اللہ عز و جل کے نیک بندے اُس کی تلاش میں سارا سال ہی لگے رہیں اور یوں ہر حال میں وہ نیکیاں کمانے میں کوشاں رہیں۔ اس کے تعین میں علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ کا بے حد اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض بزرگوں رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو شب قدر پورے سال میں پھرتی رہتی ہے۔ مثلاً حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے، شب قدر کو وہی شخص پاسکتا ہے جو سارا ہی سال راتوں کو مُتَوَجِّہ رہے۔ اسی قول کی تائید کرتے ہوئے امام العارفین سیدنا شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں شب (یعنی شب براءت) اور ایک بار شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ہی کی انیسویں شب میں شب قدر کو پایا ہے۔ نیز رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی تیرہویں شب اور اٹھارہویں شب کو بھی دیکھا۔ اور مختلف سالوں میں رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ کی ہر طاق رات میں اس کو پایا ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اگرچہ زیادہ تر شب قدر رَمَضَان شریف میں ہی پائی جاتی ہے تاہم میرا تجربہ تو یہی ہے کہ یہ پورا سال گھومتی رہتی ہے۔ یعنی ہر سال کیلئے اس کی کوئی ایک ہی رات مخصوص نہیں ہے۔

### رحمت کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بمع شیعین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جلوہ گری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے اعتکاف کی خوب بہاریں ہوتی ہیں دنیا کے مختلف مقامات پر اسلامی بھائی مساجد میں اور اسلامی بہنیں ”مسجد بیت“ میں اعتکاف کی سعادت حاصل کرتے اور خوب جلوے سمیٹتے ہیں ترغیب کیلئے ایک بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے۔ چنانچہ تحصیل لیاقت پور، ضلع رحیم یار خان (پنجاب، پاکستان) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی حلقہ قافلہ ذمہ دار کے بیان کالپ لباب ہے: میں فلموں کا ایسا رسیا تھا کہ ہمارے گاؤں کی سی ڈیز کی دکان کی تقریباً آدھی سی ڈیز دیکھ چکا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مجھے طلبانی گاؤں کی مدنی مسجد میں آخری عشرہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۲ھ، ۲۰۰۱ء) کے اعتکاف کی سعادت نصیب ہو گئی۔ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکتوں کے کیا کہنے! 27 رَمَضَانُ الْمُبَارَك کا ناقابل

فراموش ایمان افروز واقعہ تحدیثِ نعمت کیلئے عرض کرتا ہوں: شب بھر بیدار رہ کر میں نے خوب رورو کر سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے دیدار کی بھیک مانگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صبح دم بابِ کرم کھل گیا، میں نے عالمِ غنودگی میں اپنے آپ کو کسی مسجد کے اندر پایا، اتنے میں اعلان کیا گیا: ”سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائیں گے اور نماز کی امامت فرمائیں گے“ کچھ ہی دیر میں رحمتِ کونین، سلطانِ دارین، نانائے حسنین، ہم دکھیا دلوں کے چین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما بجمع شیخینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جلوہ نما ہو گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ صرف ایک جھلک نظر آتے ہی وہ حسین جلوہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا، اس پر دل ایک دم بھر آیا اور آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہو گیا یہاں تک کہ روتے روتے میری ہچکیاں بندھ گئیں اے کاش!

اتنی دیر تک دیدِ مصحفِ عارضِ نصیب

حفظ کر لوں ناظرہ پڑھ پڑھ کے قرآنِ جمال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بعد میرے دل میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی محبت اور بڑھ گئی بلکہ میں دعوتِ اسلامی ہی کا ہو کر رہ گیا۔ گھر سے ترکیب بنا کر میں نے بابِ المدینہ کراچی کا رخ کیا اور درسِ نظامی کرنے کیلئے جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے لیا۔ یہ بیان دیتے وقت درجہ اولیٰ میں علمِ دین حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی طور پر ایک ذیلی حلقے کے قافلہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی دھو میں مچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

جلوہ یار کی آرزو ہے اگر، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو اقوال

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بارے میں دو قول منقول ہیں:

﴿۱﴾ لَیْلَةُ الْقَدْرِ رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ ہي میں ہے لیکن کوئی رات مُعَيَّن نہیں۔ جبکہ سیدنا امام ابو یوسف اور سیدنا امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک رَمَضَان کی آخری پندرہ راتوں میں لَیْلَةُ الْقَدْرِ ہوتی ہے۔

﴿۲﴾ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مشہور قول یہ ہے کہ لَیْلَةُ الْقَدْرِ پورے سال گھومتی رہتی ہے کبھی ماہِ رَمَضَان المبارک میں ہوتی ہے اور کبھی دوسرے مہینوں میں یہی قول سیدنا عبد اللہ ابن عباس سیدنا عبد اللہ ابن مسعود اور سیدنا عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بھی منقول ہے۔ (عمدۃ القاری، ج ۸، ص ۲۵۳، حدیث ۲۰۱۵)

سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک شبِ قدر رَمَضَان الْمُبَارَك کے عشرہ اخیرہ میں ہے اور اسکا دن مُعَيَّن ہے اس میں قیامت تک تبدیلی نہیں ہوگی۔ (عمدۃ القاری، ج ۸، ص ۲۵۳، الحدیث ۲۰۱۵)

شبِ قدر بدلتی رہتی ہے

سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک شبِ قدر رَمَضَان الْمُبَارَك کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔ مگر اس کیلئے کوئی ایک رات مخصوص نہیں، ہر سال ان طاق راتوں میں گھومتی رہتی ہے، یعنی کبھی اکیسویں شبِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ہو جاتی ہے تو کبھی

تیسویں، کبھی پچیسویں تو کبھی ستائیسویں اور کبھی کبھی اُنیسویں شب بھی شَبِ قَدْر ہو جایا کرتی ہے۔ (تفسیر صاوی، ج ۶، ص ۲۴۰۰)

### ابوالحسن عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شبِ قدر

بعض بزرگوں نے حضرت سیدنا شیخ ابو الحسن عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں جب سے بالغ ہوا ہوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے شبِ قَدْر کو نہ دیکھا ہو۔ پھر اپنا تجربہ ارشاد فرماتے ہیں، ”جب کبھی اتوار یا بدھ کو پہلا روزہ ہوا تو اُنیسویں شب، اگر پیر کا پہلا روزہ ہوا تو اکیسویں شب، اگر پہلا روزہ منگل یا جمعہ کو ہوا تو ستائیسویں شب اگر پہلا روزہ جمعرات کو ہوا تو پچیسویں شب اور اگر پہلا روزہ ہفتہ کو ہوا تو میں نے تیسویں شب میں شبِ قَدْر کو پایا۔ (نزہۃ المجالس، ج ۱، ص ۲۲۳)

### ستائیسویں رات کو شبِ قدر

اگرچہ بزرگانِ دین اور مُفسّرین و مُحَدِّثین رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اجماعاً کا شبِ قَدْر کے تَعین میں اختلاف ہے۔ تاہم بھاری اکثریت کی رائے یہی ہے کہ ہر سال شَبِ قَدْر ماہِ رَمَضَانَ المبارک کی ستائیسویں شب کو ہی ہوتی ہے۔ حضرت سیدنا اُبَی بن کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ستائیسویں شبِ رَمَضَانَ ہی کو شَبِ قَدْر کہتے ہیں۔ (تفسیر صاوی، ج ۶، ص ۲۴۰۰) حُصُونِ غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قُدّس سرُّہ الرّبّانی بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی یہی فرماتے ہیں۔

حضرت سیدنا شاہ عبد العزیز مُحَدِّثِ دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی بھی فرماتے ہیں کہ شَبِ قَدْر رَمَضَانَ شریف کی ستائیسویں رات ہی کو ہوتی ہے۔ اپنے بیان کی تائید کیلئے انہوں نے دو دلائل بیان فرمائے ہیں، اَوَّلَیْہِ کہ ”لَيْلَةُ الْقَدْرِ“ کا لفظ نو حروف پر مُشْتَمِل ہے اور یہ کلمہ سُورَةُ الْقَدْرِ میں تین مرتبہ استعمال کیا گیا ہے۔ اس طرح ”تین“ کو ”نو“ سے ضرب دینے سے حاصلِ ضرب ”ستائیس“ آتا ہے۔ جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ شبِ قَدْر ستائیسویں کو ہوتی ہے۔ دوسری توجیہ یہ پیش کرتے ہیں کہ اس سورہ مبارکہ میں تیس کلمات (یعنی تیس الفاظ) ہیں۔ ستائیسواں کلمہ ”ہی“ ہے جس کا مرکز لَيْلَةُ الْقَدْرِ ہے۔ گویا اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی طرف سے نیک لوگوں کیلئے یہ اشارہ ہے کہ رَمَضَانَ شریف کی ستائیسویں کو شَبِ قَدْر ہوتی ہے۔ (تفسیر عزیزی، ج ۴، ص ۴۳۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شبِ قَدْر کو پوشیدہ رکھ کر گویا اپنے بندوں کو ہر رات میں کچھ نہ کچھ عبادت کرنے کی ترغیب عنایت فرمائی ہے۔ اگر وہ شَبِ قَدْر کیلئے کسی ایک رات کو مخصوص فرما کر صراحتاً اس کا علم ہمیں عطا فرمادیتا تو پھر اس بات کا امکان تھا کہ ہم سال کی دیگر راتوں کے معاملہ میں غافل ہو جاتے۔ صرف اُسی ایک رات کا اہتمام کرتے۔ اب چونکہ اسے مخفی رکھا گیا ہے۔ اس لئے عَقْلَمندو ہی ہے جو تمام سال اس عظیم الشان رات کی جُستجو میں رہے کہ نہ جانے کون سی رات شَبِ قَدْر ہو۔ واقعی اگر کوئی صدقِ دل سے اس کو تمام سال تلاش کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کی محنت کو ضائع نہیں فرماتا۔ وہ ضرور اپنے فضل و کرم سے اُسے اس رات کی سعادت عطا فرمادے گا۔

### ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

”غرائب القرآن“ ص ۱۸۷ پر ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ جو شخص رات میں یہ دُعاء تین مرتبہ پڑھ لے گا۔ تو اُس نے گویا شَبِ

قَدْر کو پالیا۔ لہذا ہر رات اس دُعا کو پڑھ لینا چاہیے۔ دُعا یہ ہے:-

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَنَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. یعنی! خدائے حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

رِضائے الٰہی عزَّوَجَلَّ کے خواہشمند! ہو سکے تو سارا ہی سال ہر رات میں خصوصی اہتمام کے ساتھ کچھ نہ کچھ نیک عمل ضرور کر لینا چاہیے۔ کہ نہ جانے کب شَبِ قَدْر ہو جائے۔ ہر رات میں دو فرض نمازیں آتی ہیں، دیگر نمازوں کے ساتھ ساتھ مغرب و عشاء کی نمازوں کی جماعت کا بھی خوب اہتمام ہونا چاہئے کہ اگر شَبِ قَدْر میں ان کی جماعت نصیب ہوگئی تو ان شاء اللہ عزَّوَجَلَّ بیڑا ہی پار ہے۔ بلکہ اسی طرح پانچوں نمازوں کے ساتھ ساتھ روزانہ عشاء و فجر کی جماعت کی بھی خُصُوصیت کے ساتھ عادت ڈال لیجئے۔ مدینے کے سلطان، رحمت عالمیان، سرورِ ایشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ”جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اُس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اُس نے گویا پوری رات قیام کیا۔“

(صحیح مسلم، ص ۳۲۹، حدیث ۶۵۶)

امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشانِ نقل کرتے ہیں، ”جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی تحقیق اُس نے لَیْلَةُ الْقَدْرِ سے اپنا حصہ حاصل کر لیا۔“ (الجامع الصغیر، ص ۵۳۲، حدیث ۸۷۹۶)

## ستائیسویں شب کی قدر کریں

اللہ عزَّوَجَلَّ کی رحمت کے متلاشیو! اگر تمام سال یہی عادت جماعت رہی تو شَبِ قَدْر میں بھی ان دنوں نمازوں کی جماعت ان شاء اللہ عزَّوَجَلَّ نصیب ہو جائے گی۔ اور رات بھر سوئے رہنے کے باوجود بھی ان شاء اللہ عزَّوَجَلَّ روزانہ کی طرح شَبِ قَدْر میں بھی تمام رات عبادت کرنے کا ثواب مل جائے گا۔

## اگر قَدْر دانی تو ہر شب، شَبِ قَدْر آست

جن راتوں میں شَبِ قَدْر ہونے کا زیادہ امکان ہے مثلاً رَمَضَانُ الْمُبَارَك کا آخری عشرہ یا کم از کم اُس کی طاق راتیں ان میں تو عبادت کا خاص اہتمام ہونا چاہیے اور خاص کر ستائیسویں شب کہ اس رات کے بارے میں قوی تر گمان شَبِ قَدْر ہونے کا ہے۔ اس رات کو تو غفلت میں گنونا ہی نہیں چاہئے۔ ستائیسویں رات تو خُصُوصاً توبہ و استغفار اور دُرُود و اذکار کی تکرار میں گزارنا چاہئے۔

## شب قدر میں پڑھئے

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہُہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں، ”جو کوئی شَبِ قَدْر میں سورۃ الْقَدْر سات بار پڑھتا ہے اللہ عزَّوَجَلَّ اُسے ہر بلا سے محفوظ فرما دیتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کیلئے جَنَّت کی دُعا کرتے ہیں اور جو کوئی (سال بھر میں جب کبھی) جُمُعہ کے روز نمازِ جُمُعہ سے قبل تین بار پڑھتا ہے اللہ عزَّوَجَلَّ اُس روز کے تمام نماز پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھتا ہے۔“ (نُزْہَةُ الْحَجَّالِ، ج ۱، ص ۲۲۳)

## شب قدر کی دعا

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیِّدَتُنَا عَائِشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، میں نے اپنے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ



علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں عرض کی، ”یا رسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! اگر مجھے شبِ قدر کا علم ہو جائے تو کیا پڑھوں؟“ سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس طرح دُعاء مانگو۔  
**اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي** یعنی، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ بیشک تُو معاف فرمانے والا ہے اور مُعافی دینے کو پسند بھی کرتا ہے لہذا مجھے بھی مُعاف فرمادے۔ (جامع ترمذی، ج ۵، ص ۳۰۶، حدیث ۳۵۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! روزانہ رات کو ہم اس دُعاء کو کم از کم ایک بار ہی پڑھ لیا کریں کہ کبھی تو شبِ قدر نصیب ہو جائے گی۔ ورنہ کم از کم ستائیسویں شب تو اس دُعاء کو بار بار پڑھنا چاہئے۔ اس کے علاوہ بھی ستائیسویں شب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ توفیق دے تو شبِ بیداری کر کے دُرود و سلام کی کثرت کیجئے، **اجتماعِ ذکر و نعتِ مُیسر** آئے تو اُس میں بھی شرکت فرمائیے اور نوافل میں وقت گزارنے کی کوشش کیجئے۔

### شب قدر کے نوافل

حضرت سیدنا اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”تفسیرِ رُوح البیان“ میں یہ روایت نقل کرتے ہیں، جو شبِ قدر میں اخلاصِ نیت سے نوافل پڑھے گا۔ اُس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (رُوح البیان، ج ۱۰، ص ۲۸۰)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب رَمَضانُ المبارک کے آخری دس دن آتے تو عبادت پر کمر باندھ لیتے ان میں راتوں کو جاگا کرتے اور اپنے اہل کو جاگایا کرتے۔ (سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۳۵۷، حدیث ۱۷۶۸)

حضرت سیدنا اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں کہ یو رگان دین رَحِمَهُمُ اللہ المبین اس عشرے کی ہر رات میں دو رکعت نفل شبِ قدر کی نیت سے پڑھا کرتے تھے۔ نیز بعض اکابر سے منقول ہے کہ جو ہر رات دس آیاتِ اس نیت سے پڑھ لے تو اس کی بَرَکت اور ثواب سے محروم نہ ہوگا۔ اور فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، شبِ قدر کی کم سے کم نماز دو رکعت ہے اور زیادہ سے زیادہ ہزار رکعت (نوافل) اور درمیانہ درجہ دو سو رکعت ہے، اور ہر رکعت میں اوسط قِرَاءَتِ ث یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ قدر اور تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے اور سلام کے بعد سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر دُرودِ پاک بھیجے اور پھر نماز کے لئے کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ اپنا دو سو رکعت کا یا اس سے کم یا اس سے زیادہ کا جو ارادہ کیا ہو پورا کرے تو ایسا کرنا اس شبِ قدر کی جلالِ قدر جو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیان فرمائی اور جو سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کے قیام کے متعلق ارشاد فرمایا ہے اس کے لئے اسے کفایت کریگا۔ (رُوح البیان، ج ۱۰، ص ۲۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ رات مُنہجِ بَرَکات ہے۔ چنانچہ حضورِ انور، شافعِ مَحشر، مدینے کے تاجور، باذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر محبوبِ داوَر عز و جل صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم پر ایک ایسا مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس رات سے محروم رہ گیا وہ پوری بھلائی سے محروم رہ گیا۔ اور شبِ قدر کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر اُصلی محروم۔

(مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۳۷۲، حدیث ۱۹۶۴)

ایسی رَحمتوں اور بَرَکتوں والی رات کو گنونا بہت بڑے محروم ہونے کی دلیل ہے۔ لہذا سب کو چاہئے کہ شبِ قدر کی پورے رَمَضانُ المبارک میں تلاش کریں ورنہ کم از کم ستائیسویں شب کو تو ضرور، عبادت میں گزاریں۔

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عزَّوَجَلَّ اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طفیل ہم گنہگاروں کو لَیْلَةُ الْقَدَر کی برکتوں سے مالا مال کر اور زیادہ سے زیادہ اپنی عبادت کی توفیقِ مَرَحْمَت فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

لَیْلَةُ الْقَدَر میں مَطْلَعِ الْفَجْرِ حق

(حدائقِ بخشش)

مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

## بیداری میں دیدار ہو گیا... کس کا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کا معمول بنائیے اِنْ شَاءَ اللہ عزَّوَجَلَّ شبِ قدر پانے کا جذبہ نصیب ہوگا۔ ترغیب کے لئے مَدَنی قافلے کی ایک خوشبودار بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چنانچہ نیوکراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں نے پہلی بار 12 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی، نواب شاہ (باب الاسلام سندھ) کی ایک مسجد میں ہمارا مَدَنی قافلہ قیام پذیر ہوا۔ نیکیوں کی طرف رغبت کم ہونے کے سبب دل اُچاٹ سا تھا۔ ایک دن صحنِ مسجد میں جدول کے مطابق سنتوں بھرا حلقہ قائم تھا کہ دھوپ آگئی۔ ایک اسلامی بھائی اٹھ کر مسجد کے اندرونی حصے میں چلے گئے۔ کچھ ہی دیر بعد مسجد کے اندرونی حصے میں ایک آواز بلند ہوئی۔ سب اُس طرف مُتَوَجِّہ ہوئے اتنے میں وہی اسلامی بھائی روتے ہوئے برآمد ہوئے اور کہنے لگے، ابھی ابھی جاگتی حالت میں مجھے سبز سبز عمامہ سجائے ہوئے، روشن چہرے والے ایک بزرگ نظر آئے جو کچھ اس طرح فرما رہے تھے، ”صحن کے اندر دھوپ میں سنتیں سیکھنے والے زیادہ ثواب کما رہے ہیں۔“ یہ سن کر تمام شرکائے مَدَنی قافلہ اشکبار ہو گئے اور میں بھی بہت ہی متاثر ہوا اور میں نے دل ہی دل میں ٹھان لی کہ اب کبھی دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نہیں چھوڑوں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزَّوَجَلَّ اب تو مَدَنی قافلوں میں سفر کی عادت میری فطرتِ ثانیہ بن چکی ہے۔ ایک بار ہمارا مَدَنی قافلہ میرپور خاص (باب الاسلام سندھ) میں ٹھہرا ہوا تھا۔ ایک عاشقِ رسول نے بتایا کہ تہجد کے وقت میں نے دیکھا سارے قافلے والوں پر نور کی برسات ہو رہی ہے۔ اس سے مزید جذبہ ملا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے ہوئے مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں سے مَدَنی انعامات کی علاقائی ذمہ داری ملی ہوئی ہے۔

## آدھی دھوپ میں نہ بیٹھیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلے والوں پر کیا خوب کرم کی بارشیں ہوتی ہیں! غالباً وہ موسمِ سخت گرمیوں کا نہیں ہوگا اور صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی دھوپ میں دیوانے سنتیں سیکھنے میں مشغول ہوں گے۔ اور ان کی حوصلہ افزائی کی ترکیب بنی ہوگی۔ ورنہ بلا وجہ سخت دھوپ میں سنتیں سیکھنے کا حلقہ لگانا مناسب نہیں کہ اس سے یکسوئی حاصل نہیں ہوگی اور سیکھنے میں بھی غلط فہمیوں کا امکان رہے گا۔ تحصیلِ علم دین کیلئے پرسکون ماحول ہونا چاہئے۔ جسم کے کچھ حصے پر دھوپ آرہی ہو تو سنت یہ ہے کہ وہاں سے ہٹ جائے۔ یعنی یا تو مکمل چھاؤں میں رہے یا پھر مکمل دھوپ میں۔

چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لیب، طبیبوں کے طبیب عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ شفقت نشان ہے، جب کوئی شخص سائے میں ہو اور سایہ سمٹ گیا، کچھ سائے میں ہو گیا کچھ دھوپ میں تو وہاں سے اٹھ جائے۔ (سنن ابی داؤد، ج ۴، ص ۳۳۸، حدیث ۴۸۲۱)

اولیا کا کرم ، خوب لوٹیں گے ہم      آؤ مل کر چلیں ، قافلے میں چلو  
دھوپ میں چھاؤں میں ، جاؤں میں آؤں میں      سب یہ نیت کریں ، قافلے میں چلو  
ہوتی ہیں سب سینیں نور کی بارشیں  
سب نہانے چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !      صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

## فیضانِ عید الفطر

### درود شریف کی فضیلت

ایک بار کسی بھکاری نے گُفّار سے سوال کیا، اُنہوں نے مذاقاً امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے۔ اُس نے حاضر ہو کر دستِ سوال دراز کیا۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے دس بار دُرود شریف پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر دم کر دیا اور فرمایا، مٹھی بند کر لو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے اُن کے سامنے جا کر کھول دو۔ (گُفّار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے!) مگر جب سائل نے اُن کے سامنے جا کر مٹھی کھولی تو وہ سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی! یہ کرامت دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔ (رَاحَتُ الْقُلُوب، ص ۷۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رَمَضان شریف کے مُبَارَک مہینہ کے مُتَعَلِّق ارشاد فرمایا ہے کہ اس مہینے کا پہلا عشرہ رَحمت، دوسرا مَغْفِرَت اور تیسرا عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے۔ (صحیح ابن خُزیمہ، ج ۳، ص ۱۹۱، حدیث ۱۸۸۷)

معلوم ہوا کہ رَمَضانُ الْمُبَارَک رَحمت و مَغْفِرَت اور جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے، لہذا اس بَرَکتوں والے مہینے کے فوراً بعد ہمیں عید سعید کی خوشی منانے کا موقع فراہم کیا گیا ہے اور عیدُ الْفِطْرِ کے روز خوشی کا اظہار کرنا مُسْتَحَب ہے۔ لہذا ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و رَحمت پر ضرور اظہارِ مُسَرَّت کرنا چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و رَحمت پر خوشی کرنے کی تَرْغِیْب تو ہمیں خود اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سچا کلام بھی دے رہا ہے۔ چنانچہ (پارہ ۱۱، سورۃ یونس کی آیت نمبر ۵۸) میں ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ

فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ط

(پ ۱۱، یونس ۵۸)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی کے فَضْل اور

اُسی کی رَحمت اور اسی پر چاہئے

کہ خوشی کریں۔

### ہم عید کیوں نہ منائیں؟

دیکھئے! جب کوئی طالبِ علم امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ کس قدر خوش ہوتا ہے۔ ماہِ رَمَضانُ الْمُبَارَک کی بَرَکتوں اور رَحمتوں کے تو کیا کہنے! یہ تو وہ عَظِیْمُ الشَّانِ مہینہ ہے۔ جس میں بنی نوعِ انسان کی فلاح و بہبودی، اصلاح و ترقی اور نجات اُخْرَوٰی (اُخْرَ - وی) کیلئے ایک ”خُدائی قانون“ یعنی قرآن مجید نازل ہوا۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہر مسلمان کی حرارتِ ایمان کا امتحان لیا جاتا ہے۔ پس زندگی کا ایک بہترین دستور الْعَمَل پا کر اور ایک مہینے کے سَختِ اِمْتِحَان میں کامیاب ہو کر ایک مسلمان کا خوش ہونا فطری بات ہے۔

## معافی کا اعلان عام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم بالائے کرم ہے کہ اس نے ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے فوراً ہی بعد ہمیں عید الفطر کی نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز فرمایا۔ اس عید سعید کی بے حد فضیلت ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت میں یہ بھی ہے: جب عید الفطر کی مبارک رات تشریف لاتی ہے تو اسے ”لَيْلَةُ الْجَائِزَةِ“ یعنی ”انعام کی رات“ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے معصوم فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے، چنانچہ وہ فرشتے زمین پر تشریف لا کر سب گلیوں اور راہوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس طرح ندا دیتے ہیں، ”اے اُمّتِ مُحَمَّد! صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُس ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کی طرف چلو! جو بہت ہی زیادہ عطا کرنے والا اور بڑے سے بڑا گناہ معاف فرمانے والا ہے“۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں سے یوں مخاطب ہوتا ہے: ”اے میرے بندو! مانگو! کیا مانگتے ہو؟ میری عزّت و جلال کی قسم! آج کے روز اس (نماز عید کے) اجتماع میں اپنی آخرت کے بارے میں جو کچھ سوال کرو گے وہ پورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کے بارے میں مانگو گے اُس میں تمہاری بھلائی کی طرف نظر فرماؤں گا (یعنی اس معاملہ میں وہ کروں گا جس میں تمہاری بہتری ہو) میری عزّت کی قسم! جب تک تم میرا لحاظ رکھو گے میں بھی تمہاری خطاؤں پر پردہ پوشی فرماتا رہوں گا۔ میری عزّت و جلال کی قسم! میں تمہیں حد سے بڑھنے والوں (یعنی مجرموں) کے ساتھ رُسوانہ کروں گا۔ بس اپنے گھروں کی طرف مَغْفِرَتِ یَا فَتَہ لوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں بھی تم سے راضی ہو گیا۔“ (الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۶۰، حدیث ۲۳)

## عید ملنے کی رات

سُبْحَنَ اللّٰہ! (عَزَّوَجَلَّ)، سُبْحَنَ اللّٰہ! (عَزَّوَجَلَّ) پیارے اسلامی بھائیو! خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ ہم گنہگاروں پر کس قدر مہربان ہے۔ ایک تو رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں سارا مہینہ وہ ہم پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہی رہتا ہے۔ پھر جو ہی یہ مبارک مہینہ ہم سے جدا ہوتا ہے، فوراً ہمیں عید سعید کی خوشیاں عطا فرماتا ہے۔ گزشتہ حدیث مبارک میں شَوَّالُ الْمَكْرَم کی چاند رات یعنی شبِ عید الفطر کو ”لَيْلَةُ الْجَائِزَةِ“ یعنی ”انعام کی رات“ قرار دیا گیا ہے۔ یہ رات نیک لوگوں کو انعام ملنے گویا ”عیدی“ دیئے جانے کی رات ہے۔ اس مبارک رات کی بے حد فضیلت ہے۔ چنانچہ

## دل زندہ رہے گا

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان محبوبِ رحمن عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ برکت نشان ہے، جس نے عیدین کی رات (یعنی شبِ عید الفطر اور شبِ عید الاضحیٰ) طلبِ ثواب کیلئے قیام کیا، اُس دن اُس کا دل نہیں مرے گا، جس دن (لوگوں کے) دل مر جائیں گے۔ (سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۳۶۵، حدیث ۱۷۸۲)

## جنت واجب ہو جاتی ہے

ایک اور مقام پر حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں، جو پانچ راتوں میں شبِ بیداری کرے اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ذی الحجّہ شریف کی آٹھویں نویں اور دسویں رات (اس طرح تین راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی عید الفطر کی رات، پانچویں شعبان المعظم کی پندرہویں رات (یعنی شبِ براءت)۔



سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کردہ طویل حدیث پاک (جو آگے گزری) میں یہ مضمون بھی ہے کہ عید کے روز مَعْصُوم فرشتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطاؤں اور بخششوں کا اعلان کرتے ہیں۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ خود بھی بے حد کرم فرماتا ہے اور اپنی عنایت و رحمت سے نماز عید کیلئے جمع ہونے والے مسلمانوں کی مَغْفِرَت فرمادیتا ہے۔ مزید بڑا آں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے یہ بھی فرمایا جاتا ہے کہ جسے جو کچھ دُنیا و آخرت کی خیر مانگنی ہے وہ سوا کرے، اُس پر ضرور کرم کیا جائے گا۔ کاش! ایسے مانگنے کے مواقع پر ہمیں مانگنا آجائے، کیونکہ عموماً لوگ ان موقعوں پر صرف دُنیا کی خیر، روزی میں بَرَکت اور نہ جانے کیا کیا دنیا کے معاملات پر سوال کرتے ہیں۔ دنیا کی خیر کے ساتھ ساتھ آخرت کی خیر زیادہ مانگنی چاہئے۔ دین پر استقامت اور خاتمہ بالْخیر وہ بھی مدینے میں وہ بھی سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قدموں میں وہ بھی بصورتِ شہادت اور مدفنِ جَنَّتِ البقیع میں اور بلا حساب و کتاب مغفرت اور جنت الفردوس میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس بھی مانگ لینا چاہئے۔

### کوئی سائل مایوس نہیں جاتا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! غور تو فرمائیے! عیدُ الْفِطْرِ کا دن کس قدر اہم ترین ہے۔ اِس دن اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت نہایت ہی جوش پر ہوتی ہے، دربارِ حُجْدِ اوندی عَزَّوَجَلَّ سے کوئی سائل مایوس نہیں لوٹایا جاتا۔ ایک طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے پایاں رحمتوں اور بخششوں پر خوشیاں منارہے ہوتے ہیں۔ تو دوسری طرف مومنوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اتنی کرم نوازیاں دیکھ کر انسان کا بدترین دشمن شیطان آگ بگولہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ

### شیطان کی بدحواسی

حضرت سیدنا وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ (مُنَبِّہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جب بھی عید آتی ہے، شیطان چلا چلا کر روتا ہے۔ اِس کی بدحواسی دیکھ کر تمام شیاطین اُس کے گرد جمع ہو کر پوچھتے ہیں، اے آقا! آپ کیوں غصبناک اور اُداس ہیں؟ وہ کہتا ہے، ہائے افسوس! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آج کے دن اُمّتِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بخش دیا ہے۔ لہذا تم انہیں لذات اور نفسانی خواہشات میں مشغول کر دو۔ (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ، ص ۳۰۸)

### کیا شیطان کامیاب ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ شیطان پر عید کا دن کس قدر رگراں گزرتا ہے۔ لہذا وہ اپنی دُرِّیَّت کو حُکْم صادر کر دیتا ہے کہ تم مسلمانوں کو لذاتِ نفسانی میں مشغول کر دو۔ آہ! فی زمانہ شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہوتا نظر آ رہا ہے۔ آہ! صد آہ!! عید کی آمد پر ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ عبادات و حسنات کی کثرت و بہتات کر کے اللہ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کا زیادہ سے زیادہ شُکْر ادا کیا جاتا۔ مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! اب مسلمان عیدِ سَعید کا حقیقی مقصد ہی بھلا بیٹھے ہیں۔ وَاحْشَرْنَا! اب تو عید منانے کا یہ انداز ہو گیا ہے کہ بے ہودہ قسم کے لئے سیدھیڈ بزنس والے بلکہ مَعَاذِ اللہ عَزَّوَجَلَّ جانداروں تک کی تصاویر والے بھڑکیلے کپڑے پہنے جاتے ہیں (بہارِ شریعت میں ہے کہ جانور یا انسان کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام) ہے ایسے کپڑے تبدیل کر کے یا

اوپر دوسرا کوئی لباس پہن کر نماز دوبارہ ادا کرنا واجب ہے۔ نماز کے علاوہ بھی جاندار کی تصویر والا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ (خلاصہ از بہار شریعت، حصہ ۳، ص ۱۴۱ تا ۱۴۲) رقص و سرود (س، ر، و، د) کی محفلیں گرم کی جاتی ہیں، بے ڈھنگے میلوں، گندے کھیلوں، ناچ گانوں اور فلموں ڈراموں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اور جی کھول کر وقت و دولت دونوں کو خلاف سنت و شریعت افعال میں برباد کیا جاتا ہے۔ افسوس! صد ہزار افسوس! اب اس مبارک دن کو کس قدر غلط کاموں میں گزارا جانے لگا ہے۔ میرے اسلامی بھائیو! ان خلاف شرع باتوں کے سبب ہو سکتا ہے کہ یہ عید سعید ناشکروں کے لئے ”یوم و عید“ بن جائے۔ للہ! اپنے حال پر رحم کیجئے! فیشن پرستی اور فضول خرچی سے باز آجائیے! دیکھئے تو سہی! اللہ عز و جل نے فضول خرچوں کو قرآن پاک میں شیطانوں کا بھائی قرار دیا ہے۔ چنانچہ (پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 26 اور 27) میں ارشاد ہوتا ہے:-

وَلَا تُبْذِرْ تَبْذِيرًا ۚ إِنَّ  
الْمُبْذِرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ  
الشَّيْطَانِ ط وَكَانَ الشَّيْطَانُ  
لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝  
(پ ۱۵، بنی اسرائیل، ۲۶، ۲۷)

ترجمہ کنزالایمان: اور فضول نہ  
اڑا بے شک اڑانے والے  
شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان  
اپنے رب کا بڑا ناشکر ہے۔

### انسان و حیوان کا فرق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ فضول خرچی کرنے کی کس قدر مذمت قرآن پاک میں وارد ہوئی ہے۔ یاد رکھئے! ان فضول خرچیوں سے ہرگز ہرگز اللہ عز و جل خوش نہیں ہوتا۔ یاد رکھئے! انسان اور حیوان میں جو ما بہ الامتیاز (یعنی فرق کرنے والی چیز) ہے وہ عقل و تدبیر، دُور بینی اور دُور اندیشی ہے۔ عموماً حیوان کو ”کل“ کی فکر نہیں ہوتی، اور عام طور پر اُس کی کوئی حرکت کسی حکمتِ عملی کے ماتحت نہیں ہوتی۔ برخلاف انسانوں کے، کہ انہیں نہ صرف کل ہی کی بلکہ مسلمان کو تو اس دُنیوی زندگی کے بعد والی اُخروی (اُخ۔ ر، وی) زندگی کی بھی فکر ہوتی ہے۔ پس سمجھدار انسان وہی ہے بلکہ حقیقتاً انسان ہی وہ ہے جو ”کل“، یعنی آخرت کی بھی فکر کرے اور حکمتِ عملی سے کام لے مگر افسوس! آج کل حکمتِ عملی کا تو نام تک نہیں رہا، اس فانی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے آخرت کیلئے کوئی انتظام نہیں کیا جاتا۔ آہ! اب تو لوگ اپنی زندگی کا مقصد مال کمانا، خوب ڈٹ کر کھانا اور پھر خوب غفلت کی نیند سو جانا ہی سمجھتے ہیں۔

کیا کہوں احباب کیا کار نمایاں کر گئے!

B.A کیا، نوکر ہوئے، پنشن ملی پھر مر گئے!!

### زندگی کا مقصد کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کا مقصد صرف بڑی بڑی دُگریاں حاصل کرنا، کھانا پینا، اور مزے اڑانا نہیں ہے۔

اللہ عز و جل نے آخر ہمیں زندگی کیوں مرحمت فرمائی؟ آئیے! قرآن پاک کی خدمت میں عرض کریں کہ اے اللہ عز و جل کی سچی کتاب! تُو ہی ہماری رہنمائی فرما کہ ہمارے جینے اور مرنے کا مقصد کیا ہے؟ قرآنِ عظیم سے جواب مل رہا ہے کہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:-

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ  
لِيُلَوِّكُمُ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا  
(پ ۲۹، الملک، آیت ۲)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جس  
نے موت اور زندگی پیدا کی کہ  
تمہاری جانچ ہو (دُنیاوی زندگی  
میں) تم میں کس کا کام زیادہ اچھا

ہے۔

یعنی اس موت و حیات کو اس لئے تخلیق (پیدا) کیا گیا تاکہ آزمایا جائے کہ کون زیادہ مطیع (فرماں بردار) اور مخلص ہے۔

## گھر پر ہی ولادت ہو گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کے وار سے بچنے کی کوشش کے ضمن میں عید کی حسین ساعتیں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں گزارئیے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک سچا واقعہ عرض کرتا ہوں: جہلم (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ شادی کے کم و بیش 6 ماہ بعد گھر میں ”امید“ کے آثار ظاہر ہوئے۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ کا کیس پیچیدہ ہے، خون کی بھی کافی کمی ہے، ہو سکتا ہے آپ پریشن کرنا پڑے! میں نے اُسی وقت 30 دن کیلئے مدنی قافلے کا مسافر بننے کی نیت کر لی اور چند روز کے بعد عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر پر روانہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے کی برکت سے ایسا کرم ہو گیا کہ نہ اسپتال جانے کی نوبت آئی اور نہ ہی کسی ڈاکٹر کو دکھانا پڑا، گھر ہی میں خیریت کے ساتھ مدنی مننے کی ولادت ہو گئی۔

گھر میں ”امید“ ہو، اس کی تمہید ہو جلد ہی چل پڑیں، قافلے میں چلو  
زچہ کی خیر ہو، بچہ کی خیر ہو اُٹھئے ہمت کریں، قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## حفاظتِ حمل کے 2 روحانی علاج

﴿۱﴾ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ 11 بار کسی رکابی (یا کاغذ) پر لکھ کر دھو کر عورت کو پلا دیتے ہیں ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ حمل کی حفاظت ہوگی۔ جس عورت کو دودھ نہ آتا ہو یا کم آتا ہو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے بھی یہ عمل مفید ہے۔ چاہیں تو ایک ہی دن پلائیں یا کئی روز تک روزانہ ہی لکھ کر پلائیں ہر طرح سے اختیار ہے۔

﴿۲﴾ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ 111 بار کسی کاغذ پر لکھ کر حاملہ کے پیٹ پر باندھ دیتے ہیں اور ولادت کے وقت تک باندھے رہتے۔ (ضرورتاً کچھ دیر کیلئے کھولنے میں رَج نہیں) ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ حمل بھی محفوظ رہے گا اور بچہ بھی صحت مند پیدا ہوگا۔

## عید یا وعید

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لائقِ عذاب کاموں کا ارتکاب کر کے ”یومِ عید“ کو اپنے لئے ”یومِ وعید“ نہ بنائیے۔ اور یاد رکھئے! ے

لَيْسَ الْعِيدُ لِمَنْ لَبَسَ الْجَدِيدَ اِنَّمَا الْعِيدُ لِمَنْ خَافَ الْوَعِيدَ

(یعنی عید اُس کی نہیں، جس نے نئے کپڑے پہن لئے۔ عید تو اُس کی ہے جو عذابِ الہی عزوجل سے ڈر گیا)

## اولیائے کرام رحمہ اللہ تعالیٰ بھی تو عید مناتے رہے ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل گویا لوگ صرف نئے نئے کپڑے پہننے اور عُمَدہ کھانے تناول کرنے کو ہی مَعَاذَ اللہ عید سمجھ بیٹھے ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے! ہمارے بُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمَبِین بھی تو آخر عید مناتے رہے ہیں۔ مگر ان کے عید منانے کا انداز ہی نرالا رہا ہے۔ وہ دُنیا کی لذتوں سے کوسوں دُور بھاگتے رہے ہیں اور ہر حال میں اپنے نَفْس کی مُخَالَفَت کرتے رہے ہیں۔ چُنانچہ

### عید کا انوکھا کھانا

حضرت سَیِّدُ نَاذُو النُّونِ مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دس برس تک کوئی لذیذ کھانا تناول نہ فرمایا، نَفْس چاہتا رہا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَفْس کی مُخَالَفَت فرماتے رہے، ایک بار عید مبارک کی مُقَدَّس رات کو دل نے مشورہ دیا کہ کل اگر عیدِ سعید کے روز کوئی لذیذ کھانا کھا لیا جائے تو کیا حرج ہے؟ اس مشورہ پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی دل کو آزمائش میں مُبتَلّا کرنے کی غرض سے فرمایا، ”میں اَوَّلَاد و رَحْمَتِ نَفْلِ میں پورا قرآنِ پاک ختم کروں گا، اے میرے دل! تو اگر اس بات میں میرا ساتھ دے تو کل لذیذ کھانا مل جائے گا۔“ لہذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو رَکعت ادا کی اور ان میں پورا قرآنِ مجید ختم کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل نے اس امر میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ساتھ دیا۔ (یعنی دونوں رَکعتیں دلِ نَمَی کے ساتھ ادا کر لی گئیں) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عید کے دِن لذیذ کھانا منگوایا۔ نوالہ اُٹھا کر مُنہ میں ڈالنا ہی چاہتے تھے کہ بے قرار ہو کر پھر رکھ دیا اور نہ کھایا۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا، جس وقت میں نوالہ مُنہ کے قریب لایا تو میرے نَفْس نے کہا، دیکھا؟ میں آخر اپنی دس سال پُرانی خواہش پوری کرنے میں کامیاب ہو گیا نا! میں نے اُسی وقت کہا، کہ اگر یہ بات ہے تو میں تجھے ہرگز کامیاب نہ ہونے دوں گا اور ہرگز ہرگز لذیذ کھانا نہ کھاؤں گا۔ چُنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لذیذ کھانا کھانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اتنے میں ایک شخص لذیذ کھانے کا طباق اٹھائے ہوئے حاضر ہوا اور عرض کی، یہ کھانا میں نے رات کو اپنے لئے تیار کیا تھا۔ رات جب سویا تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، خواب میں تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ میرے پیارے پیارے اور بیٹھے بیٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا، اگر تو کل قیامت کے روز بھی مجھے دیکھنا چاہتا ہے تو یہ کھانا ذُو النُّونِ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پاس لے جا اور اُن سے جا کر کہہ کہ ”حضرت مُحَمَّد بن عبد اللہ بن عبد المطلب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہما) فرماتے ہیں، کہ دَم بھر کیلئے نَفْس کے ساتھ صلح کر لو اور چند نوالے اس لذیذ کھانے سے کھا لو۔“ حضرت سَیِّدُ نَاذُو النُّونِ مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ پیغام رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سُن کر جھوم اُٹھے، اور کہنے لگے! ”میں فرمانبردار ہوں، میں فرمانبردار ہوں۔“ اور لذیذ کھانا کھانے لگے۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۱۷)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

رَبِّ ہے معطی یہ ہیں قاسم رِزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں  
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

(حدائقِ بخشش شریف)

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب !

**سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کھلاتے ہیں**

**سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پلاتے ہیں**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے عید کے روز سعید بھی نفس کی پیروی سے کس قدر دُور رہتے ہیں، یقیناً یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندے نفسانی خواہشات کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے اور ہر آن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہی میں راضی رہتے ہیں اور اُن کی یہ شان ہوتی ہے کہ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خاطر وہ لَذَائِدِ دُنْیوی سے مُجْتَنِب رہتے ہیں۔ ایسے خوش بختوں کو خصوصیت کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کھلاتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مدینے کے تاجور، محبوب ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی اُمّت کے حالات سے آج بھی باخبر ہیں آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے محبوب غلام حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات ملاحظہ فرما رہے تھے جہی تو اپنے ایک غلام کو حکم فرما کر حضرت کو پیغام بھجوایا اور اپنے کرم سے کھانا کھلایا۔

**سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں**

**سُلطان و گدا سب کو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نبھاتے ہیں**

**روح کو بھی سبائے**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ عید کے دن غُسل کرنا، نئے یا دھلے ہوئے کپڑے پہننا اور عطر لگانا سُنّت ہے۔ یہ سُنّتیں ہمارے ظاہری بدن کی صفائی کیلئے ہیں۔ لیکن ہمارے اِن صاف، اُجلے اور نئے کپڑوں اور نہائے ہوئے اور خوشبو ملے ہوئے جسم کے ساتھ ساتھ ہماری روح بھی، ہم پر ہمارے ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان خُداائے رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبّت و اطاعت اور سرکارِ والا تبار، بِاِذْنِ پروردگارِ دو جہاں کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اُلْفَت و سُنّت سے خوب خوب سچی ہوئی ہوئی چاہیے۔

**نجاست پر چاندی کا ورق**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سوچئے تو سہی! روزہ ایک بھی نہ رکھا ہو، سارا ماہِ رَمَضان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں میں گُزارا ہو، بجائے مسجد میں یا عبادات میں گزارنے کے ساری راتیں اُدھم بازی اُچھل کود، کرکٹ کھیلنے یا اُس کا تماشہ دیکھنے، ٹیبل فُٹبال اور وِڈیو گیمز کھیلنے یا آوارہ گردی کرنے میں گُزاری ہوں۔ بجائے تلاوت کلامِ پاک کے رومانی ناولیں پڑھی ہوں اور بجائے نعتیں سُننے کے ٹیپ ریکارڈ پر خوب فلمی گانے سُنے ہوں اور یوں اپنے جسم و روح کو دن رات گُناہوں میں مُلوث رکھا ہو اور آج عید کے دن فرنگی طرز کے انگلش فیشن والے بے ڈھنگے کپڑے پہن بھی لئے تو اسے یوں سمجھئے کہ گویا ایک نجاست تھی جس پر چاندی کا ورق چسپاں کر کے اُس کی نُمائش کر دی گئی۔

**عید کس کے لئے ہے؟**

سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مَحَبّت سے سرشار دیوانو! سچی بات تو یہی ہے کہ عید اُن خوش بخت مسلمانوں کا حصّہ ہے جنہوں نے ماہِ مُحَرَّم، رَمَضانُ الْمُعْظَم کو رُوزوں، نمازوں اور دیگر عبادتوں میں گزارا۔ تو یہ عید اُن کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے



مزدوری ملنے کا دن ہے۔ ہمیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا چاہئے کہ آہ! محترم ماہ کا ہم حق ادا ہی نہ کر سکے۔

## سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عید

عید کے دن چند حضرات مکانِ عالی شان پر حاضر ہوئے تو کیا دیکھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازہ بند کر کے زار و قطار رو رہے ہیں۔ لوگوں نے حیران ہو کر عرض کی، یا امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آج تو عید ہے جو کہ خوشی منانے کا دن ہے، خوشی کی جگہ یہ رونا کیسا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنسو پونچھتے ہوئے فرمایا، ”هَذَا يَوْمُ الْعِيدِ وَ هَذَا يَوْمُ الْوَعِيدِ“ یعنی اے لوگو! یہ عید کا دن بھی ہے اور وعید کا دن بھی۔ آج جس کے نماز و روزہ مقبول ہو گئے بلاشبہ اُس کے لئے آج عید کا دن ہے۔ لیکن آج جس کے نماز و روزہ کو رد کر کے اُس کے منہ پر مار دیا گیا ہو اُس کیلئے تو آج وعید ہی کا دن ہے۔ اور میں تو اس خوف سے رو رہا ہوں کہ آہ!

”أَنَا لَا أَذْرِي أَمِنْ الْمَقْبُولِينَ أَمْ مِنَ الْمَطْرُودِينَ.“

یعنی مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں مقبول ہوا ہوں یا رد کر دیا گیا ہوں۔

عید کے دن عمر یہ رو رو کر

بولے نیکوں کی عید ہوتی ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

## ہمارا خوش فہمی

اللہ اکبر! (عَزَّوَجَلَّ) مَحَبَّتِ والو! ذرا سوچئے! خوب غور فرمائیے! وہ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو مالِکِ جَنَّت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی حیاتِ ظاہری ہی میں جَنَّت کی بشارتِ عنایت فرمادی تھی۔ خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کا آپ پر کس قدر غلبہ تھا کہ صرف یہ سوچ سوچ کر تھڑارہے تھے کہ نہ معلوم میری رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی طاعتیں قبول ہوئیں یا نہیں۔ سُبْحَنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! عیدِ الفطر کی خوشی منانا جن کا حقیقی حق تھا اُن کے خوف و شہیت کا تو یہ عالم ہوا اور ہم جیسے نکمے اور باتوئی لوگوں کی یہ حالت ہے کہ نیکی کے ”ن“ کے نقطے تک تو پہنچ نہیں پاتے مگر خوش فہمی کا حال یہ ہے کہ ہم جیسا نیک اور پارسا تو شاید اب کوئی رہا ہی نہ ہو۔ اس رِقت انگیز حکایت سے اُن نادانوں کو خصوصاً درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے جو اپنی عبادات پر ناز کرتے ہوئے پھولے نہیں سماتے اور اپنے نیک اعمال مثلاً نماز، روزہ، حج، مساجد کی خدمت، خَلْقِ خدا کی مدد اور سماجی فلاح و بہبود وغیرہ وغیرہ کاموں کا ہر جگہ اعلان کرتے پھرتے، دُھندورا پیٹتے نہیں تھکتے، بلکہ اپنے نیک کاموں کی مَعَاذِ اللہ عَزَّوَجَلَّ اخبارات و رسائل میں تصاویر تک چھپوانے سے گریز نہیں کرتے۔ آہ! اِن کا ذہن کس طرح بنایا جائے۔ اِن کو تعمیری و اخلاقی سوچ کس طرح فراہم کی جائے! انہیں کس طرح باور کرایا جائے کہ اس طرح بلا ضرورت اپنی نیکیوں کا اعلان کرنے میں ریاکاری کی آفت میں پڑنے کا خدشہ ہے۔ ایسا کرنے سے بعض صورتوں میں نہ صرف اعمال برباد ہوتے ہیں بلکہ ریاکاری میں سراسر جہنم کی حقاری ہے۔ اور اپنا فوٹو چھپوانا؟ توبہ! توبہ! ریاکاری پر سینہ زوری! اپنے اعمال کی نمائش کا اتنا شوق کہ فوٹو جیسے حرام ذریعے کو بھی نہ چھوڑا گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ریاکاری کی تباہ کاری، ”میں میں“ کی مصیبت اور انانیت کی آفت سے ہم سب مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## شہزادے کی عید

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ عید کے دن اپنے شہزادے کو پرانی قمیص پہنے دیکھا تو رو پڑے، بیٹے نے عرض کی، پیارے ابا جان! کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: میرے لال! مجھے اندیشہ ہے کہ آج عید کے دن جب لڑکے تجھے اس پرانی قمیص میں دیکھیں گے تو تیرا دل ٹوٹ جائے گا۔ بیٹے نے جواباً عرض کی، دل تو اُس کا ٹوٹے جو رضائے الہی عزوجل کے کام میں ناکام رہا ہو یا جس نے ماں یا باپ کی نافرمانی کی ہو۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رضامندی کے طفیل اللہ عزوجل بھی مجھ سے راضی ہو جائے گا۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہزادے کو گلے لگایا اور اُس کیلئے دُعا فرمائی۔ (مُلَخَّصاً کاشِفَةُ الْقُلُوبِ، ص ۳۰۸)

اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

## شہزادوں کی عید

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عید سے ایک دن قبل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہزادیاں حاضر ہوئیں اور بولیں، ”بابا جان! کل عید کے دن ہم کون سے کپڑے پہنیں گی؟“ فرمایا، ”یہی کپڑے جو تم نے پہن رکھے ہیں، انہیں دھولو، گل پہن لینا!“، ”نہیں! بابا جان! آپ ہمیں نئے کپڑے بنواد دیجئے“، بچوں نے ضد کرتے ہوئے کہا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ”میری بچیو! عید کا دن اللہ رب العزت عزوجل کی عبادت کرنے، اُس کا شکر بجالانے کا دن ہے، نئے کپڑے پہننا ضروری تو نہیں۔“ ”بابا جان! آپ کا فرمانا بیشک دُرست ہے لیکن ہماری سہیلیاں ہمیں طعنے دیں گی کہ تم امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکیاں ہو اور عید کے روز بھی وہی پُرانے کپڑے پہن رکھے ہیں!“ یہ کہتے ہوئے بچوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ بچوں کی باتیں سن کر امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل بھی بھر آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خازن (وزیر مالیات) کو بلا کر فرمایا: ”مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی لا دو۔“ خازن نے عرض کی، ”خُصو! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”جَزَاكَ اللہ! تو نے بیشک عُمده اور صحیح بات کہی۔“ خازن چلا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچوں سے فرمایا، ”پیارے بیٹیو! اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا پر اپنی خواہشات کو قَرَبان کر دو۔“

(مَعْدِنِ اخلاق، حصہ اول، ص ۲۵۷ تا ۲۵۸)

اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

## عید صرف اجلے لباس پہننے کا نام نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ گزشتہ دونوں حکایات سے ہمیں یہی درس ملا کہ اُجلے کپڑے پہن لینے کا نام ہی عید نہیں۔ اس کے بغیر بھی عید منائی جاسکتی ہے۔ اللہ اکبر عزوجل! امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس قدر غریب و مسکین خلیفہ تھے اتنی بڑی سلطنت کے حاکم ہونے کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی رقم جمع نہ کی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن بھی کس قدر دیانتدار تھے اور انہوں نے کیسے خوبصورت انداز میں پیشگی تنخواہ دینے سے انکار کر دیا۔ اس حکایت سے ہم سب کو بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے اور پیشگی تنخواہ یا اجرت لینے سے پہلے خوب اچھی طرح غور کر لینا چاہیے کہ ہم جتنی

مَدّت کی پیشگی تنخواہ لے رہے ہیں آیا اتنی مدت تک زندہ بھی رہیں گے یا نہیں اور اگر زندہ رہ بھی گئے تو کام کاج کے قابل بھی رہیں گے یا نہیں! ظاہر ہے انسان حادثہ یا بیماری کے سبب ناکارہ بھی تو ہو سکتا ہے۔ احتیاطوں بھر مَدّنی ذہن بنانے کیلئے مَدّنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ مَدّنی قافلے کی برکتوں کے کیا کہنے! آپ کا ایمان تازہ کرنے کیلئے مَدّنی قافلے کی ایک خوشگوار و مشکبار مَدّنی بہار پیش کرتا ہوں چٹانچہ

## والد مرحوم پر کرم

نَشْرُ بَسْتی (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے جو کچھ بیان کیا وہ بِالتَّصَرُّفِ عَرَض کرتا ہوں: میں نے اپنے والدِ مرحوم کو خواب میں انتہائی کمزوری کی حالت میں بَرہُنہ (ب۔ رَہ۔ نہ) کسی کے سہارے پر چلتا ہوا دیکھا۔ مجھے تشویش ہوئی۔ میں نے ایصالِ ثواب کی نیت سے ہر ماہ تین دن کے مَدّنی قافلے میں سفر کی نیت کر لی اور سفر شروع بھی کر دیا۔ تیسرے ماہ مَدّنی قافلے سے واپسی کے بعد جب گھر پر سویا تو میں نے خواب میں یہ دلکش منظر دیکھا کہ والدِ مرحوم سبز سبز لباس زیب تن کئے بیٹھے مسکرا رہے ہیں اور ان پر بارش کی ہلکی پھلکی پُھوار برس رہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدّنی قافلے میں سفر کی اَہَمِّیَّتِ مجھ پر خوب اُجاگر ہوئی اور اب پکی نیت ہے کہ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ تین دن کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر جاری رکھوں گا۔

مانگو آ کر دُعا، قافلے میں چلو  
پاؤ گے مَدّعا، قافلے میں چلو  
خوب ہو گا ثواب، اور ٹلے گا عذاب  
از پئے مصطفیٰ، قافلے میں چلو  
فوتنگی ہو گئی، گم گیا ہے کوئی  
مانگنے کو دعا، قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سعادت مند بیٹے نے والدِ مرحوم کی ہمدردی میں مَدّنی قافلے میں سفر کی بروقت نیت کرنے کا کیسا پیارا فیصلہ کیا! اور اس کو مَدّنی قافلے کی برکتوں کا کتنا زبردست نتیجہ دکھایا گیا۔ مُعَبَّرِیْنَ (م۔ عَب۔ برین) یعنی تعبیر بیان کرنے والے علماء فرماتے ہیں: برزخ میں جھوٹ نہیں ہے، مُردہ خواب میں آ کر کبھی جھوٹی خبر نہیں سنا سکتا۔ نیز کہتے ہیں، مرنے والے کو خواب میں بیمار یا کمزور یا غصّہ کرتا ہوا دیکھنا اُس کے عذاب میں مبتلا ہونے کی نشانی ہے جبکہ سفید یا سبز لباس میں دیکھنا راحت میں ہونے کی علامت ہے۔

## کیا خواب سے یقینی علم حاصل ہو جاتا ہے؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اچھے خواب بے شک اچھے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! نبی کا خواب وحی پر مشتمل ہوتا ہے جب کہ غیری نبی کے خواب کی یہ حیثیت نہیں اور اس کا خواب حُجَّت یعنی دلیل نہیں ہوتا۔ مثلاً آپ نے خواب میں بارگاہِ رسالت سے یہ بشارت سُنی ہے کہ ”آپ جَنَّتِی ہیں“ اس سے قَطْعی جَنَّتِی ہونا مُراد نہیں لیا جائے گا کیوں کہ مُعاملہ خواب کا ہے۔ بے شک اللہ عزوجل کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جس نے خواب میں دیکھا اُس نے حق دیکھا کہ شیطان آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صورتِ مبارکہ میں نہیں آ سکتا۔ جو بات ارشاد فرمائیں وہ بھی حق اور حق کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ تاہم خواب میں چونکہ حواس مُضْمَحِل (یعنی کمزور) ہوتے ہیں اس لئے یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جو کچھ فرمایا گیا وہ خواب دیکھنے والے نے حرف بہ حرف دُرست سنا، سننے اور سمجھنے

میں غلط فہمی کا ہر امکان موجود ہے، لہذا خواب میں دیئے ہوئے حکم پر عمل کرنے سے پہلے حکم شریعت کو دیکھنا ہوگا۔ اگر خواب والی بات شریعت سے نہیں ٹکراتی تو بے شک اُس پر عمل کیا جاسکتا ہے تاہم خواب میں ملے ہوئے حکم پر عمل کرنا شرعاً واجب نہیں اور اگر وہ بات ہی خلاف شرع ہے تو عمل نہیں کیا جائے گا۔ اس بات کو اس مثال سے سمجھئے جس میں۔۔۔۔۔

## خواب میں شراب نوشی کا حکم دیا یا منع فرمایا؟

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجددِ دین وملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ایک شخص نے خواب دیکھا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (معاذ اللہ) اسے شراب نوشی کا حکم دے رہے ہیں۔ سیدنا امام جعفر صادق علیہ رحمۃ اللہ الرازق کی خدمت میں معاملہ پیش کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا، ”رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تجھے شراب پینے سے روکا ہے، تیرے سننے میں اُلٹا آیا۔“ اور یہ بھی یاد رکھا جائے کہ اس معاملے میں فاسق و متقی برابر ہیں۔ چنانچہ نہ تو متقی کا خواب میں کسی حکم کا سننا، اس حکم کے صحیح ہونے کی دلیل ہے اور نہ ہی فاسق کا بیان یقینی طور پر جھوٹا، بلکہ ضابطہ یہی ہے جو مذکور ہوا۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۵، ص ۱۰۰)

## حضور غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی عید

اللہ عزوجل کے مقبول بندوں کی ایک ایک ادا ہمارے لئے موجبِ صد درجہِ عبرت ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حضور سیدنا غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی شان بے حد ارفع و اعلیٰ ہے، اس کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے لئے کیا چیز پیش فرماتے ہیں! سنئے اور عبرت حاصل کیجئے۔

خَلْقِ گُوید کہ فردا روزِ عید اُسٹ خوشی در رُوح ہر مؤمن پدِید اُسٹ  
دراں روزے کہ باایمان بزمِ مرادِ ملک خوداں روزِ عید اُسٹ

یعنی ”لوگ کہہ رہے ہیں، ”کل عید ہے! کل عید ہے!“ اور سب خوش ہیں۔ لیکن میں تو جس دن اس دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر گیا، میرے لئے تو وہی دن عید ہوگا۔“

سُبْحَنَ اللّٰہُ! (عَزَّوَجَلَّ) سُبْحَنَ اللّٰہُ! (عَزَّوَجَلَّ) کیا شانِ تقویٰ ہے! اتنی بڑی شان کہ اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کے سردار! اور اس قدر تواضع و انکسار!! اس میں ہمارے لئے بھی درجہِ عبرت ہے اور ہمیں سمجھایا جا رہا ہے کہ خبردار! ایمان کے معاملہ میں غفلت نہ کرنا، ہر وقت ایمان کی حفاظت کی فکر میں لگے رہنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری غفلت اور معصیت کے سبب ایمان کی دولت تمہارے ہاتھ سے نکل جائے۔

رضا کا خاتمہ بالخیر ہوگا

اگر رحمت تری شامل ہے یا غوث

(حدائق بخشش)

## ایک ولی کی عید

حضرت سیدنا شیخ نجیب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مُتَوَكِّل، حضرت سیدنا شیخ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی اور خلیفہ ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب مُتَوَكِّل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ستر برس شہر میں رہے مگر کوئی ظاہری ذریعہ معاش نہ ہونے کے باوجود ان کے اہل و عیال نہایت اطمینان سے زندگی بسر کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کی یاد میں اس قدر مُسْتَغْرَق رہتے تھے کہ یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ آج کون سا دن ہے؟ اور یہ کون سا مہینہ ہے؟ اور سیکہ کتنی مالیت کا ہے؟ ایک بار عید کے دن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں بہت سے مہمان جمع ہو گئے۔ اتفاق سے اُس روز آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں خور و نوش (یعنی کھانے پینے) کا کوئی سامان نہیں تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بالا خانے پر جا کر یادِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں مشغول ہو گئے اور دل ہی دل میں یہ کہہ رہے تھے، ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ آج عید کا دن ہے اور میرے گھر مہمان آئے ہوئے ہیں۔“ اچانک ایک شخص چھت پر ظاہر ہوا، اُس نے کھانوں سے بھرا ہوا ایک خوان پیش کیا اور کہا، اے نجیب الدین! تمہارے تو کُل کی دھوم ملاءِ اعلیٰ (یعنی فرشتوں) میں مچی ہوئی ہے اور تمہارا حال یہ ہے کہ تم ایسے خیال (یعنی کھانا طبعی) میں مشغول ہو؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، حق تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے کہ میں نے اپنی ذات کے لئے یہ خیال نہیں کیا، بلکہ اپنے مہمانوں کے باعث اس طرف مُتَوَجِّہ ہو گیا تھا۔ حضرت سیدنا نجیب الدین مُتَوَكِّل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحبِ کرامت ہونے کے باوجود انتہائی مُنکسر المزاج تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی انگساری کا یہ عالم تھا کہ ایک روز ایک فقیر بہت دُور سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملاقات کیلئے آیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ کیا نجیب الدین مُتَوَكِّل (یعنی تَوَكُّل کرنے والا) آپ ہی ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انگسار اُفرمایا کہ بھائی! میں تو نجیب الدین مُتَأَكِّل (یعنی بہت زیادہ کھانے والا) ہوں۔ (اخبارِ الاخیار، ص ۶۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

## کرامت کا ایک شعبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں اور ولیوں کی عید کس قدر سادہ ہوا کرتی ہے۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دوستوں کی ضروریات کا غیب سے انتظام فرما دیتا ہے۔ یہ سب اُس کے کرم کے گریشے ہیں۔ بوقتِ ضرورت کھانا، پانی وغیرہ ضروریاتِ زندگی کا اچانک حاضِر ہو جانا بزرگوں سے کرامت کے طور پر وقوع میں آتا ہے۔ چنانچہ ”شرح عقائدِ نسفیہ“ میں جہاں کرامت کی چند اقسام کا بیان ہے وہاں یہ بھی مذکور ہے کہ ضرورت کے وقت کھانے پانی کا حاضِر ہو جانا بھی کرامت ہی کا ایک شعبہ ہے۔ بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمَبِین کے خُدادادِ تَصَرُّفَات و کرامات کا کیا کہنا؟ یہ ایسے مَقْبُولانِ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ ہوتے ہیں کہ اُن کی زبانِ پاک سے نکلی ہوئی بات اور دل میں پیدا ہونے والی خواہشاتِ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے پوری ہو کر رہتی ہیں۔

## ایک سخی کی عید

سیدنا عبدُا لرحمن بن عمرو الاوزاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عیدُ الفطر کی شب دروازے پر دستک ہوئی، دیکھا تو میرا ہمسایہ کھڑا تھا۔ میں نے کہا، کہو بھائی! کیسے آنا ہوا؟ اُس نے کہا، ”کل عید ہے لیکن خرچ کیلئے کچھ نہیں، اگر آپ کچھ



عنایت فرمادیں تو عزّت کے ساتھ ہم عید کا دن گزار لیں گے۔“ میں نے اپنی بیوی سے کہا، ہمارا فلاں پڑوسی آیا ہے اُس کے پاس عید کیلئے ایک پیسہ تک نہیں، اگر تمہاری رائے ہو تو جو پچیس درہم ہم نے عید کیلئے رکھ چھوڑے ہیں وہ ہمساہ کو دے دیں ہمیں اللہ تعالیٰ اور دیدے گا۔ نیک بیوی نے کہا، بہت اچھا۔ چنانچہ میں نے وہ سب درہم اپنے ہمساہ کے حوالے کر دیئے اور وہ دُعا میں دیتا ہوا چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے جونہی دروازہ کھولا، ایک آدمی آگے بڑھ کر میرے قدموں پر گر پڑا اور رورو کر کہنے لگا، میں آپ کے والد کا بھاگا ہوا غلام ہوں، مجھے اپنی حرکت پر بہت ندامت لاحق ہوئی تو حاضر ہو گیا ہوں، یہ پچیس دینار میری کمائی کے ہیں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں قبول فرمالیجئے، آپ میرے آقا ہیں اور میں آپ کا غلام۔ میں نے وہ دینار لے لئے اور غلام کو آزاد کر دیا۔ پھر میں نے اپنی بیوی سے کہا، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی شان دیکھو! اُس نے ہمیں درہم کے بدلے دینار عطا فرمائے (پہلے درہم چاندی کے اور دینار سونے کے ہوتے تھے)!

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

### سلام اس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان بھی کتنی نرالی ہے کہ اُس نے پچیس درہم (چاندی کے سکے) دینے والے کو اُن کی آن میں پچیس دینار (سونے کے سکے) عطا فرمادیئے۔ اور بُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہ المبین کا ایثار بھی خوب تھا کہ وہ اپنی تمام تر آسائشوں کو دوسرے مسلمانوں کی خاطر فُربان کر دیتے تھے۔ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے والہانہ مَحَبَّت تھی۔ انہیں معلوم تھا کہ اسلام ہمیں باہمی ہمدردی کا پیغام دیتا ہے۔ ہمارے حضور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غیور، صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رحمت عالم ہیں، آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رحمت سے کوئی محروم نہیں رہا۔ ہمارے پیارے سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم غُرباء و مساکین اور یتیموں کی طرف نظرِ خاص رکھتے اور ہر طرح سے اُن کی دُجوئی فرمایا کرتے تھے۔

سلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی

سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سُبْحَنَ اللہ! (عَزَّوَجَلَّ) اتنی بڑی شان کہ ”بعد از خدا بُزرگ تو ہی قصہ مُختَصَر“ اور اس قدر تَوَاضُع کہ جس کا کوئی نہیں اُس کے حضور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں۔ کیا خوب فرمایا میرے آقا اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے۔

گَنْزِ ہر بیکس و بے نوا پر دُرود جزِ ہر رَفْتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں دُرود مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

خَلْق کے داد رس سب کے فریاد رس

کَہْفِ روزِ مُصِیبت پہ لاکھوں سلام

## قوتِ سماعت بحال ہو گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں عظمتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بڑھانے، سینے میں شمعِ اُلفتِ مصطفیٰ جلانے اور عیدِ سعید کی حقیقی خوشیاں پانے کیلئے ہو سکے تو چاند رات ہی کو ہاتھوں ہاتھ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ مَدَنی قافلے کی برکتیں تو دیکھئے! بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، کوئٹہ میں ہونے والے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ایک بھرے اسلامی بھائی نے ہاتھوں ہاتھ تین دن کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کی سعادت حاصل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دورانِ سفر ہی ان کی قوتِ سماعت بحال ہو گئی اور وہ عام لوگوں کی طرح سننے لگے۔

کان بہرے ہیں گر، رکھو رب پر نظر      ہو گا لطفِ خدا، قافلے میں چلو  
دُنیوی آفتیں، اُخروی شامتیں      دور ہوں گی ذرا، قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!      صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## صدقہ فطر واجب ہے

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جا کر مکہ معظمہ کے گلی گلوچوں میں اعلان کر دو، ”صَدَقَہ فِطْر واجب ہے۔“ (جامع ترمذی، ج ۲، ص ۱۵۱، حدیث ۶۷۴)

## صدقہ فطر لغو باتوں کا کفارہ ہے

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، مَدَنی سرکار، غریبوں کے غمخوار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صَدَقَہ فِطْر مقرر فرمایا تاکہ فضول اور بیہودہ کلام سے روزوں کی طہارت (یعنی صفائی) ہو جائے۔ نیز مساکین کی خوراک (یعنی خواراک) بھی ہو جائے۔ (سنن ابی داود، ج ۲، ص ۱۵۸، حدیث ۱۶۰۹)

## روزہ معلق رہتا ہے

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِإِذْنِ پروردگار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، جب تک صَدَقَہ فِطْر ادا نہیں کیا جاتا، بندے کا روزہ زَیْن و آسمان کے درمیان مُعَلَّق (یعنی لٹکا ہوا) رہتا ہے۔ (کنز العمال، ج ۸، ص ۲۵۳، حدیث ۲۴۱۲۴)

## ”عید کی خوشیاں مبارک“

کے 16 حُرُوف کی نسبت سے فطرہ کے ۱۶ مَدَنی پھول

**مدینہ ۱** صَدَقَہ فِطْر ان تمام مسلمان مَرَد و عورت پر واجب ہے جو ”صاحبِ نصاب“ ہوں اور اُن کا نصاب ”حاجاتِ اَصْلَیَّہ (یعنی ضروریاتِ زندگی سے)“ فارغ ہو۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۹۱)

**مدینہ ۲** جس کے پاس ساڑھے سات تو لے سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی رقم یا اتنی مالیت کا مال

تجارت ہو (اور یہ سب حاجاتِ اَصْلِیَّہ سے فارغ ہوں) اُس کو صاحبِ نصاب کہا جاتا ہے۔ (صاحبِ نصاب، ”غنی“، ”فقیر“ حاجاتِ اَصْلِیَّہ وغیرہ اصطلاحات کی تفصیلی معلوماتِ فقہِ حنفی کی مشہور کتاب ”بہارِ شریعت حصہ پنجم میں ملاحظہ فرمائیے)

**مدینہ ۳** صَدَقَہٗ فِطْر واجب ہونے کیلئے، ”عَاقِل و بالغ“ ہونا شرط نہیں۔ بلکہ بچہ یا مَجْنُون (یعنی پاگل) بھی اگر صاحبِ نصاب ہو تو اُس کے مال میں سے اُن کا ولی (یعنی سرپرست) ادا کرے۔ (ردُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۳۱۲)

”صَدَقَہٗ فِطْر“ کے لئے مقدارِ نصاب تو وہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے جیسا کہ مذکور ہوا لیکن فرق یہ ہے کہ ”صَدَقَہٗ فِطْر“ کے لئے مال کے نامی (یعنی اس میں بڑھنے کی صلاحیت) ہونے اور سال گزرنے کی شرط نہیں اسی طرح جو چیزیں ضرورت سے زیادہ ہیں (مثلاً وہ گھریلو سامان جو روزانہ کام میں نہیں آتا) اور ان کی قیمتِ نصاب کو پہنچتی ہو تو ان اشیاء کی وجہ سے ”صَدَقَہٗ فِطْر“ واجب ہے۔ زکوٰۃ اور ”صَدَقَہٗ فِطْر“ کے نصاب میں یہ فرق کیفیت کے اعتبار سے ہے۔ (وقار الفتاویٰ، ج ۲، ص ۳۸۵)

**مدینہ ۴** مالکِ نصاب مرد پر اپنی طرف سے، اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے اور اگر کوئی مَجْنُون (یعنی پاگل) اولاد ہے (چاہے پھر وہ پاگل اولاد بالغ ہی کیوں نہ ہو) تو اُس کی طرف سے بھی صَدَقَہٗ فِطْر واجب ہے، ہاں اگر وہ بچہ یا مَجْنُون خود صاحبِ نصاب ہے تو پھر اُس کے مال میں سے فطرہ ادا کر دے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۹۲)

**مدینہ ۵** مرد صاحبِ نصاب پر اپنی بیوی یا ماں باپ یا چھوٹے بھائی بہن اور دیگر رشتہ داروں کا فطرہ واجب نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۹۳)

**مدینہ ۶** والد نہ ہو تو دادا جان والد صاحب کی جگہ ہیں۔ یعنی اپنے فقیر و یتیم پوتے پوتیوں کی طرف سے اُن پہ صَدَقَہٗ فِطْر دینا واجب ہے۔ (درمختار، ردُّ الْمُحْتَار، ج ۲، ص ۳۱۵)

**مدینہ ۷** ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صَدَقَہٗ فِطْر دینا واجب نہیں۔ (ردُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۳۱۵)

**مدینہ ۸** باپ پر اپنی عاقل بالغ اولاد کا فطرہ واجب نہیں۔ (درمختار مع ردِّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۳۱۷)

**مدینہ ۹** کسی صحیح شرعی مجبوری کے تحت روزے نہ رکھ سکا یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بدنصیب نے بغیر مجبوری کے رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے روزے نہ رکھے اُس پر بھی صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں صَدَقَہٗ فِطْر واجب ہے۔

(ردُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۳۱۵)

**مدینہ ۱۰** بیوی یا بالغ اولاد جن کا نفقہ وغیرہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ کا خرچ) جس شخص کے ذمہ ہے وہ اگر ان کی اجازت کے بغیر ہی ان کا فطرہ ادا کر دے تو ادا ہو جائے گا۔ ہاں اگر نفقہ اُس کے ذمہ نہیں ہے۔ مثلاً بالغ بیٹے نے شادی کر کے گھر الگ بسا لیا اور اپنا گزارہ خود ہی کر لیتا ہے تو اب اپنے نان نفقہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ) کا خود ہی ذمہ دار ہو گیا ہے۔ لہذا ایسی اولاد کی طرف سے بغیر اجازتِ فطرہ دے دیا تو ادا نہ ہوگا۔

**مدینہ ۱۱** بیوی نے بغیر حَلَم شوہر اگر شوہر کا فطرہ ادا کر دیا تو ادا نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت، حصہ پنجم، ص ۶۹)

**مدینہ ۱۲** عِیدُ الْفِطْرِ کی صبح صادق طلوع ہوتے وقت جو صاحبِ نصاب تھا اُسی پر صَدَقَہٗ فِطْر واجب ہے۔ اگر صبح صادق کے بعد صاحبِ نصاب ہوا تو اب واجب نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۹۲)

**مدینہ ۱۳** صدقہ فطر ادا کرنے کا افضل وقت تو یہی ہے کہ عید کو صبح صادق کے بعد عید کی نماز ادا کرنے سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے۔ اگر چاند رات یا رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے کسی بھی دن بلکہ رَمَضَان شریف سے پہلے بھی اگر کسی نے ادا کر دیا تب بھی **فطرہ** ادا ہو گیا اور ایسا کرنا بالکل جائز ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۹۲)

**مدینہ ۱۴** اگر عید کا دن گزر گیا اور **فطرہ** ادا نہ کیا تھا تب بھی **فطرہ** ساقط نہ ہوا۔ بلکہ عُمربھر میں جب بھی ادا کریں ادا ہی ہے (ایضاً)

**مدینہ ۱۵** صدقہ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔ یعنی جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں انہیں **فطرہ** بھی دے سکتے ہیں اور جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اُن کو **فطرہ** بھی نہیں دے سکتے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۹۲)

**مدینہ ۱۶** ساداتِ کرام کو صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔

### صدقہ فطر کی مقدار آسان لفظوں میں

”ایک سو پچھتر روپے اٹھنی بھر“ (یعنی دوسیر تین چھٹانک آدھا تولہ، یادو کلو اور تقریباً پچاس گرام) وزن گاہوں یا اُس کا آٹا یا اتنے گاہوں کی قیمت ایک صدقہ فطر کی مقدار ہے۔

### قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوں

منقول ہے کہ جو شخص عید کے دن تین سو مرتبہ ”سُبْحَنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ“ پڑھے اور فوت شدہ مسلمانوں کی اُروح کو اس کا ایصالِ ثواب کرے تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب وہ پڑھنے والا خود مرے گا، اللہ تعالیٰ اُس کی قبر میں بھی ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا۔ (یہ دو دونوں عیدین میں کیا جاسکتا ہے) (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب، ص ۳۰۸)

### نماز عید سے قبل کی ایک سنت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب اُن باتوں کا بیان کیا جاتا ہے جو عیدین (یعنی عید الفطر اور بقر عید دونوں ہی) میں سنت ہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جو دو سخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ ربِّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔ اور عید الاضحیٰ کے روز اُس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جاتے۔ (جامع ترمذی، ج ۲، ص ۷۰، حدیث ۵۴۲)

اور ”بخاری“ کی روایت حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ عید الفطر کے دن (نماز عید کیلئے) تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ تناول فرمالیتے اور وہ طاق ہوتیں۔ (صحیح البخاری، ج ۱، ص ۳۲۸، حدیث ۹۵۳)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت، شفیع امت، شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عید کو (نماز عید کیلئے) ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔

(جامع ترمذی، ج ۲، ص ۶۹، حدیث ۵۴۱)

## نماز عید کا طریقہ

پہلے اس طرح نیت کیجئے: ”میں نیت کرتا ہوں دو رُکعت نماز عید الفطر (یا عید الاضحیٰ) کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ عزوجل کے، پیچھے اس امام کے“ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اللہ اکبر کہہ کر حسب معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثناء پڑھئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے۔ پھر ہاتھ کانوں تک اٹھائیے اور اللہ اکبر کہہ کر لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اللہ اکبر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد دوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکائیے اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لیجئے۔ اس کو یوں یاد رکھئے کہ جہاں قیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھئے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں (ماخوذ از دُرِّ مختار، رد المحتار، ج ۳، ص ۶۶)

پھر امام تَعَوُّذ اور تَسْمِیَہ آہستہ پڑھ کر الحمد شریف اور سورۃ جہر (یعنی بلند آواز) کیساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔ دوسری رُکعت میں پہلے الحمد شریف اور سورۃ جہر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہئے اور ہاتھ نہ باندھئے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتے ہوئے رُکوع میں جائیے اور قاعدے کے مطابق نماز مکمل کر لیجئے۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار ”سُبْحَنَ اللہ“ کہنے کی مقدار چپ کھڑا رہنا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۱۵۰)

## عید کی ادھوری جماعت ملی تو.....؟

پہلی رُکعت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا تو اُس وقت (تکبیر تحریمہ کے علاوہ مزید) تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو اور تین ہی کہے اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہہ لے اور اگر امام کو رُکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رُکوع میں پالیکا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رُکوع میں جائے ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھالیا تو باقی ساقط ہو گئیں (یعنی بقیہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رُکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بَقِیَّہ) پڑھے اُس وقت کہے۔ اور رُکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رُکعت میں شامل ہوا تو پہلی رُکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اُس وقت کہے۔ دوسری رُکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فُجھا (یعنی تو بہتر)۔ ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رُکعت کے بارے میں مذکور ہوئی۔ (ماخوذ از دُرِّ مختار و رد المحتار، ج ۳، ص ۵۵، ۵۶، ۵۷)

## عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟

امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا تھا یا شامل تو ہوا مگر اُس کی نماز فاسد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ (بغیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رُکعت چاشت کی نماز پڑھے۔

(دُرِّ مختار، ج ۳، ص ۵۸، ۵۹)



## عید کے خطبے کے احکام

نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خطبہ جمعہ میں جو چیزیں سنت ہیں اس میں بھی سنت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ۔ صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر 9 بار اور دوسرے کے پہلے 7 بار اور منبر سے اترنے کے پہلے 14 بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔ (دُرِّ مختار، ج ۳، ص ۵۷، ۵۸، بہار شریعت، حصہ ۲، ص ۱۰۹، مدینۃ المرشد بریلی شریف)

### ”عید میں غریبوں کو مت بھولو“

کے 21 حُرُوف کی نسبت سے عید کے اکیس مستحب

﴿۱﴾ حجامت بنوانا، (مگر زلفیں بنوائے نہ کہ انگریزی بال)

﴿۲﴾ ناخن ترشوانا۔

﴿۳﴾ غُسل کرنا۔

﴿۴﴾ مسواک کرنا (یہ اُس کے علاوہ ہے جو وضو میں کی جاتی ہے)

﴿۵﴾ اچھے کپڑے پہننا، نئے ہوں تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے۔

﴿۶﴾ خوشبو لگانا۔

﴿۷﴾ انگوٹھی پہننا، (اسلامی بھائی جب کبھی انگوٹھی پہنیں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ صرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وژن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی

پہنیں۔ ایک سے زیادہ نہ پہنیں اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں اور بغیر نگینے کی بھی نہ پہنیں۔ نگینے کے وژن کی کوئی قید

نہیں۔ چاندی یا کسی اور دھات کا پھلّہ یا چاندی کے بیان کردہ وژن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا پھلّہ مرد نہیں پہن سکتا)

﴿۸﴾ نماز فجر مسجد محلّہ میں پڑھنا۔

﴿۹﴾ عید الفطر کی نماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھا لینا۔ تین، پانچ، سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی

چیز کھا لیجئے۔ اگر نماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گناہ نہ ہوا۔ مگر عشاء تک نہ کھایا تو عتاب (لامت) کیا جائے گا۔

﴿۱۰﴾ نماز عید، عید گاہ میں ادا کرنا۔

﴿۱۱﴾ عید گاہ پیدل جانا۔

﴿۱۲﴾ سواری پر بھی جانے میں خرچ نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اُس کیلئے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی پر سواری پر آنے

میں خرچ نہیں۔

﴿۱۳﴾ نماز عید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا۔

﴿۱۴﴾ عید کی نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا۔ (افضل تو یہی ہے مگر عید کی نماز سے قبل نہ دے سکے تو بعد میں دیدیں)

﴿۱۵﴾ خوشی ظاہر کرنا۔

﴿۱۶﴾ کثرت سے صدقہ دینا۔

﴿۱۷﴾ عید گاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ کئے جانا۔

﴿۱۸﴾ آپس میں مبارک باد دینا۔

﴿۱۹﴾ بعد نماز عیدِ مضافہ (یعنی ہاتھ ملانا) اور مُعَانَقَہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اظہارِ مسرّت ہے (بہارِ شریعت، حصہ ۴، ص ۷۱) مگر اُمردِ خوبصورت سے گلے ملنا محکِلِ فتنہ ہے۔

﴿۲۰﴾ عیدُ الْأَضْحٰی (یعنی بقرِ عید) تمام احکام میں عیدُ الْفِطْرِ (یعنی میٹھی عید) کی طرح ہے۔ صرف بعض باتوں میں فرق ہے۔ مثلاً اس میں (یعنی بقرِ عید میں) مُسْتَحَب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے قربانی کرے یا نہ کرے اور اگر کھالیا تو کراہت بھی نہیں۔

﴿۲۱﴾ عیدُ الْفِطْرِ (یعنی میٹھی عید) کی نماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ سے تکبیر کہئے اور نمازِ عیدُ الْأَضْحٰی کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بلند آواز سے تکبیر کہئے۔ تکبیر یہ ہے:-

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ط

ترجمہ: اللہ عزّوجلّ سب سے بڑا ہے، اللہ عزّوجلّ سب سے بڑا ہے، اللہ عزّوجلّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ عزّوجلّ سب سے بڑا ہے اللہ عزّوجلّ سب سے بڑا ہے اور اللہ عزّوجلّ ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔

### میں عید کی نماز بھی نہیں پڑھتا تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر سال رَمَضانُ الْمُبَارَک میں اعتِکاف کی سعادت اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبَارَک کی خوب برکتیں لوٹے پھر عید کی خوشیاں دوبالا کرنے کیلئے اور عید کے دنوں میں معاذِ اللہ عزّوجلّ آج کل کئے جانے والے طرح طرح کے گناہوں سے بچنے کیلئے ایامِ عید میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سنتوں بھر اسفر اختیار کیجئے۔ ترغیب و تحرّیص کی خاطر ایک نہایت ہی خوشگوار مدنی بہار آپ کے گوش گزار کر رہا ہوں۔ چنانچہ بابُ المدینہ کراچی کے مین کورنگی روڈ کے قریب مُقیم ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً ۲۵ برس) کے بیان کا لُبُّ لُبّ ہے: میں ایک گیراج (GARAGE) پر کام کرتا تھا۔ اگرچہ فی نفسہ گیراج یعنی گاڑیوں کی مرمت کا کام غلط نہیں، مگر آج کل گناہوں بھرے حالات ہیں۔ جن کو واسطہ پڑا ہوگا وہ جانتے ہوں گے کہ اکثر گیراج کا ماحول کس قدر گندا ہوتا ہے، فی زمانہ گیراج میں کام کرنے والوں کیلئے حلال روزی کا حصول جوئے شیر لانے کے مُترادِف (مُ-ت-را-دِف) ہے۔ گندے ماحول گندی روزی کی نحوست کا عالم تو دیکھئے کہ مجھ بدنصیب کو بیچ وقتہ نماز گجا مجھے بلکہ عیدین کی نمازوں کی بھی توفیق نہیں تھی، رات گئے تک T.V. پر مختلف فلمیں ڈرامے دیکھنے میں مشغول رہتا بلکہ ہر قسم کی چھوٹی بڑی بُرائیاں میرے اندر موجود تھیں۔ میری اصلاح کے اسباب یوں ہوئے کہ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے سنتوں بھرے بیان ”اللہ عزّوجلّ کی حُفّیہ تدبیر“ کی کیسیٹ سنی جس نے مجھے سرتاپا ہلا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد رَمَضانُ الْمُبَارَک میں اعتِکاف کی سعادت حاصل ہوئی اور عاشقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کا شرف ملا۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ عزّوجلّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو چکا ہوں، پانچوں وقت نمازوں کی پابندی ہے، اللہ عزّوجلّ کا کروڑ ہا کروڑ احسان کہ مجھ جیسا گنہگار بے نمازی انسان جو عید کے بہانے بھی مسجد کا رخ نہیں کرتا تھا یہ بیان دیتے وقت تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مطابق ایک مسجد کی ذیلی مشاورت کے نگران کی حیثیت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے کی جستجو میں رہتا ہوں۔

بھائی گر چاہتے ہو نمازیں پڑھوں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
 نیکیوں میں تمنا ہے آگے بڑھوں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

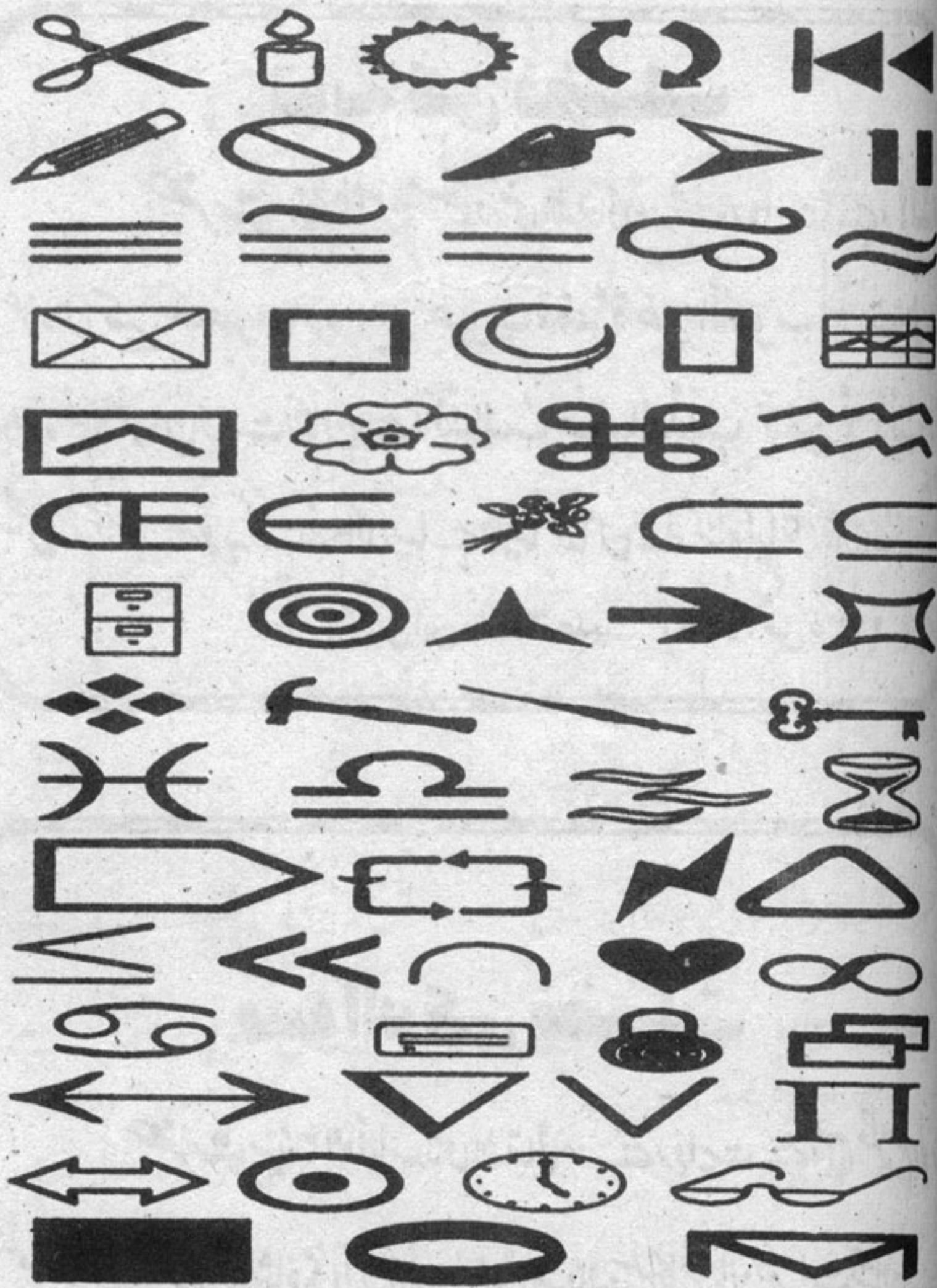
یَارَبِّ مُصْطَفٰے عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! ہمیں عیدِ سعید کی خوشیاں سُنّت کے مطابق منانے کی توفیق  
 عطا فرما۔ اور ہمیں حج شریف اور دیارِ مدینہ و تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دید کی مَدَنی عید بار بار نصیب فرما۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 تری جبکہ دید ہوگی جیسی میری عید ہوگی  
 مرے خواب میں تُو آنا مَدَنی مدینے والے

### مجھ گنہگار پر بھی کرم کے چھینٹے پڑے

کورنگی باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی (عمر ۲۲ سال) کی تحریر کا خلاصہ ہے: افسوس! میں ایک بے نمازی اور فلموں ڈراموں  
 کا شوقین بگڑا ہوا نوجوان تھا۔ بُرے ہم نشینوں کے ساتھ فیشن کی اندھیرویوں میں بھٹک رہا تھا، بُری صحبت کی وجہ سے زندگی کے شب و  
 روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ ہلالِ ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک (۱۴۲۶ھ) آسمانِ دنیا پر ظاہر ہوا رحمتِ خُداوندی عزوجل کی چھماچھم  
 بارشیں برسنے لگیں، مجھ پاپی و بدکار پر بھی کرم کے چھینٹے پڑے اور میں کریمہ قادریہ مسجد کورنگی نمبر ڈھائی، باب المدینہ کراچی میں  
 ہونے والے اجتماعیِ اعتکاف میں رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے آخری عشرہ میں مُعْتَكِف ہو گیا۔ میری خُواں رَسیدہ زندگی کی شام میں صبح  
 بہاراں کے مَدَنی پھول کھلنے لگے، مجھ گنہگار کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نمازی بن گیا، داڑھی اور عمامہ شریف  
 سجانے کی سعادت مل گئی، تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے 30 دن کے مَدَنی  
 قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھر اسفر نصیب ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وقت ایک مسجد کے اندر ذیلی قافلہ  
 ذمہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں حصّہ لینے کی سعادت حاصل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے میری پیاری پیاری  
 دعوتِ اسلامی میں آخری دم تک استقامت نصیب فرمائے۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 مرضِ عصیاں سے چھٹکارا گر چاہئے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
 بندگی کی بھی لذّت اگر چاہئے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

## فیضانِ عید الفطر

### درود شریف کی فضیلت

ایک بار کسی بھکاری نے کُفار سے سوال کیا، اُنہوں نے مذاقاً امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے۔ اُس نے حاضر ہو کر دستِ سوال دراز کیا۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے دس بار دُرود شریف پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر دم کر دیا اور فرمایا، مٹھی بند کر لو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے اُن کے سامنے جا کر کھول دو۔ (کُفار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے!) مگر جب سائل نے اُن کے سامنے جا کر مٹھی کھولی تو وہ سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی! یہ کرامت دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔ (رَاحَةُ الْقُلُوبِ، ص ۷۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رَمَضان شریف کے مُبارک مہینہ کے مُتَعَلِّق ارشاد فرمایا ہے کہ اس مہینے کا پہلا عشرہ رَحمت، دوسرا مَغْفِرَت اور تیسرا عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے۔ (صحیح ابنِ خُزیمہ، ج ۳، ص ۱۹۱، حدیث ۱۸۸۷)

معلوم ہوا کہ رَمَضانُ الْمُبَارَک رَحمت و مَغْفِرَت اور جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے، لہذا اس بَرَکتوں والے مہینے کے فوراً بعد ہمیں عید سعید کی خوشی منانے کا موقع فراہم کیا گیا ہے اور عیدُ الْفِطْرِ کے روز خوشی کا اظہار کرنا مُستحب ہے۔ لہذا ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و رَحمت پر ضرور اظہارِ مُسَرَّت کرنا چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و رَحمت پر خوشی کرنے کی ترغیب تو ہمیں خود اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سچا کلام بھی دے رہا ہے۔ چنانچہ (پارہ ۱۱، سورۃ یونس کی آیت نمبر ۵۸) میں ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ

فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ط

(پ ۱۱، یونس ۵۸)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی کے فَضْل اور

اُسی کی رَحمت اور اسی پر چاہئے

کہ خوشی کریں۔

### ہم عید کیوں نہ منائیں؟

دیکھئے! جب کوئی طالبِ علم امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ کس قدر خوش ہوتا ہے۔ ماہِ رَمَضانُ الْمُبَارَک کی بَرَکتوں اور رَحمتوں کے تو کیا کہنے! یہ تو وہ عَظِیْمُ الشَّانِ مہینہ ہے۔ جس میں بنی نوعِ انسان کی فلاح و بہبودی، اصلاح و ترقی اور نجات اُخْرٰوی (اُخْرٰوی) کیلئے ایک ”خُدائی قانون“ یعنی قرآن مجید نازل ہوا۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہر مسلمان کی حرارتِ ایمان کا امتحان لیا جاتا ہے۔ پس زندگی کا ایک بہترین دستور الْعَمَلِ پا کر اور ایک مہینے کے سخت امتحان میں کامیاب ہو کر ایک مسلمان کا خوش ہونا فطری بات ہے۔



## معافی کا اعلان عام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم بالائے کرم ہے کہ اس نے ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے فوراً ہی بعد ہمیں عیدِ الْفِطْرِ کی نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز فرمایا۔ اس عیدِ سعید کی بے حد فضیلت ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت میں یہ بھی ہے: جب عیدِ الْفِطْرِ کی مبارک رات تشریف لاتی ہے تو اسے ”لَيْلَةُ الْجَائِزَةِ“ یعنی ”انعام کی رات“ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے معصوم فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے، چنانچہ وہ فرشتے زمین پر تشریف لا کر سب گلیوں اور راہوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس طرح ندا دیتے ہیں، ”اے اُمّتِ مُحَمَّد! صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُس ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کی طرف چلو! جو بہت ہی زیادہ عطا کرنے والا اور بڑے سے بڑا گناہ معاف فرمانے والا ہے“۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں سے یوں مخاطب ہوتا ہے: ”اے میرے بندو! مانگو! کیا مانگتے ہو؟ میری عزّت و جلال کی قسم! آج کے روز اس (نمازِ عید کے) اجتماع میں اپنی آخرت کے بارے میں جو کچھ سوال کرو گے وہ پورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کے بارے میں مانگو گے اُس میں تمہاری بھلائی کی طرف نظر فرماؤں گا (یعنی اس معاملہ میں وہ کروں گا جس میں تمہاری بہتری ہو) میری عزّت کی قسم! جب تک تم میرا لحاظ رکھو گے میں بھی تمہاری خطاؤں پر پردہ پوشی فرماتا رہوں گا۔ میری عزّت و جلال کی قسم! میں تمہیں حد سے بڑھنے والوں (یعنی مجرموں) کے ساتھ رُسوانہ کروں گا۔ بس اپنے گھروں کی طرف مَغْفِرَتِ یَا فَتَہ لُوطِ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں بھی تم سے راضی ہو گیا۔“ (الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۶۰، حدیث ۲۳)

## عید ملنے کی رات

سُبْحَنَ اللّٰہ! (عَزَّوَجَلَّ)، سُبْحَنَ اللّٰہ! (عَزَّوَجَلَّ) پیارے اسلامی بھائیو! خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ ہم گنہگاروں پر کس قدر مہربان ہے۔ ایک تو رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں سارا مہینہ وہ ہم پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہی رہتا ہے۔ پھر جو ہی یہ مبارک مہینہ ہم سے جدا ہوتا ہے، فوراً ہمیں عیدِ سعید کی خوشیاں عطا فرماتا ہے۔ گزشتہ حدیثِ مبارک میں شَوَّالُ الْمَكْرَم کی چاند رات یعنی شبِ عیدِ الْفِطْرِ کو ”لَيْلَةُ الْجَائِزَةِ“ یعنی ”انعام کی رات“ قرار دیا گیا ہے۔ یہ رات نیک لوگوں کو انعام ملنے گویا ”عیدی“ دیئے جانے کی رات ہے۔ اس مبارک رات کی بے حد فضیلت ہے۔ چنانچہ

## دل زندہ رہے گا

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان محبوبِ رحمن عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، جس نے عیدین کی رات (یعنی شبِ عیدِ الْفِطْرِ اور شبِ عیدِ الْاَضْحٰی) طلبِ ثواب کیلئے قیام کیا، اُس دن اُس کا دل نہیں مرے گا، جس دن (لوگوں کے) دل مر جائیں گے۔ (سُنَنِ ابْنِ ماجہ، ج ۲، ص ۳۶۵، حدیث ۱۷۸۲)

## جنت واجب ہو جاتی ہے

ایک اور مقام پر حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں، جو پانچ راتوں میں شبِ بیداری کرے اُس کے لئے جَنّت واجب ہو جاتی ہے۔ ذی الْحِجَّہ شریف کی آٹھویں نویں اور دسویں رات (اس طرح تین راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی عیدِ الْفِطْرِ کی رات، پانچویں شَعْبَانَ الْمُعْظَم کی پندرہویں رات (یعنی شبِ بَرَاءَت)۔

سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کردہ طویل حدیث پاک (جو آگے گزری) میں یہ مضمون بھی ہے کہ عید کے روز مَعْصُوم فرشتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطاؤں اور بخششوں کا اعلان کرتے ہیں۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ خود بھی بے حد کرم فرماتا ہے اور اپنی عنایت و رحمت سے نماز عید کیلئے جمع ہونے والے مسلمانوں کی مَغْفِرَت فرمادیتا ہے۔ مزید بڑا آں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے یہ بھی فرمایا جاتا ہے کہ جسے جو کچھ دُنیا و آخرت کی خیر مانگنی ہے وہ سوا کرے، اُس پر ضرور کرم کیا جائے گا۔ کاش! ایسے مانگنے کے مواقع پر ہمیں مانگنا آجائے، کیونکہ عموماً لوگ ان موقعوں پر صرف دُنیا کی خیر، روزی میں بَرکت اور نہ جانے کیا کیا دنیا کے معاملات پر سوال کرتے ہیں۔ دنیا کی خیر کے ساتھ ساتھ آخرت کی خیر زیادہ مانگنی چاہئے۔ دین پر استقامت اور خاتمہ بالْخیر وہ بھی مدینے میں وہ بھی سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پَسنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قدموں میں وہ بھی بصورتِ شہادت اور مدفنِ جَنّت البقیع میں اور بلا حساب و کتاب مغفرت اور جنت الفردوس میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس بھی مانگ لینا چاہئے۔

### کوئی سائل مایوس نہیں جاتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور تو فرمائیے! عیدُ الْفِطْرِ کا دن کس قدر اہم ترین ہے۔ اِس دن اللہ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتِ نہایت ہی جوش پر ہوتی ہے، دربارِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے کوئی سائل مایوس نہیں لوٹا یا جاتا۔ ایک طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے پایاں رحمتوں اور بخششوں پر خوشیاں منا رہے ہوتے ہیں۔ تو دوسری طرف مومنوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اتنی کرم نوازیاں دیکھ کر انسان کا بدترین دشمن شیطان آگ بگولہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ

### شیطان کی بدحواسی

حضرت سیدنا وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ (مُنَبِّہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جب بھی عید آتی ہے، شیطان چلا چلا کر روتا ہے۔ اِس کی بدحواسی دیکھ کر تمام شیاطین اُس کے گرد جمع ہو کر پوچھتے ہیں، اے آقا! آپ کیوں غصبناک اور اُداس ہیں؟ وہ کہتا ہے، ہائے افسوس! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آج کے دن اُمّتِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بخش دیا ہے۔ لہذا تم انہیں لذات اور نفسانی خواہشات میں مشغول کر دو۔ (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ، ص ۳۰۸)

### کیا شیطان کامیاب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ شیطان پر عید کا دن کس قدر رگراں گزرتا ہے۔ لہذا وہ اپنی دُرِّیّت کو حُکْم صادر کر دیتا ہے کہ تم مسلمانوں کو لذاتِ نفسانی میں مشغول کر دو۔ آہ! فی زمانہ شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہوتا نظر آ رہا ہے۔ آہ! صد آہ!! عید کی آمد پر ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ عبادات و حسنات کی کثرت و بہتات کر کے اللہ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کا زیادہ سے زیادہ شُکْر ادا کیا جاتا۔ مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! اب مسلمان عیدِ سَعید کا حقیقی مقصد ہی بھلا بیٹھے ہیں۔ وَاحْشَرْنَا! اب تو عید منانے کا یہ انداز ہو گیا ہے کہ بے ہودہ قسم کے لئے سیدھیڈ بیزائن والے بلکہ مَعَاذِ اللہ عَزَّوَجَلَّ جانداروں تک کی تصاویر والے بھڑکیلے کپڑے پہنے جاتے ہیں (بہارِ شریعت میں ہے کہ جانور یا انسان کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام) ہے ایسے کپڑے تبدیل کر کے یا

اوپر دوسرا کوئی لباس پہن کر نماز دوبارہ ادا کرنا واجب ہے۔ نماز کے علاوہ بھی جاندار کی تصویر والا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ (خلاصہ از بہار شریعت، حصہ ۳، ص ۱۴۱ تا ۱۴۲) رقص و سرود (س، ر، و، د) کی محفلیں گرم کی جاتی ہیں، بے ڈھنگے میلوں، گندے کھیلوں، ناچ گانوں اور فلموں ڈراموں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اور جی کھول کر وقت و دولت دونوں کو خلاف سنت و شریعت افعال میں برباد کیا جاتا ہے۔ افسوس! صد ہزار افسوس! اب اس مبارک دن کو کس قدر غلط کاموں میں گزارا جانے لگا ہے۔ میرے اسلامی بھائیو! ان خلاف شرع باتوں کے سبب ہو سکتا ہے کہ یہ عید سعید ناشکروں کے لئے ”یوم و عید“ بن جائے۔ للہ! اپنے حال پر رحم کیجئے! فیشن پرستی اور فضول خرچی سے باز آجائیے! دیکھئے تو سہی! اللہ عز و جل نے فضول خرچوں کو قرآن پاک میں شیطانوں کا بھائی قرار دیا ہے۔ چنانچہ (پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 26 اور 27) میں ارشاد ہوتا ہے:-

وَلَا تُبْذِرْ تَبْذِيرًا ۚ إِنَّ  
الْمُبْذِرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ  
الشَّيْطَانِ ط وَكَانَ الشَّيْطَانُ  
لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝  
(پ ۱۵، بنی اسرائیل، ۲۶، ۲۷)

ترجمہ کنزالایمان: اور فضول نہ  
اڑا بے شک اڑانے والے  
شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان  
اپنے رب کا بڑا ناشکر ہے۔

### انسان و حیوان کا فرق

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ فضول خرچی کرنے کی کس قدر مذمت قرآن پاک میں وارد ہوئی ہے۔ یاد رکھئے! ان فضول خرچیوں سے ہرگز ہرگز اللہ عز و جل خوش نہیں ہوتا۔ یاد رکھئے! انسان اور حیوان میں جو ما بہ الامتیاز (یعنی فرق کرنے والی چیز) ہے وہ عقل و تدبیر، دُور بینی اور دُور اندیشی ہے۔ عموماً حیوان کو ”کل“ کی فکر نہیں ہوتی، اور عام طور پر اُس کی کوئی حرکت کسی حکمتِ عملی کے ماتحت نہیں ہوتی۔ برخلاف انسانوں کے، کہ انہیں نہ صرف کل ہی کی بلکہ مسلمان کو تو اس دُنیوی زندگی کے بعد والی اُخروی (اُخ۔ ر، وی) زندگی کی بھی فکر ہوتی ہے۔ پس سمجھدار انسان وہی ہے بلکہ حقیقتاً انسان ہی وہ ہے جو ”کل“ یعنی آخرت کی بھی فکر کرے اور حکمتِ عملی سے کام لے مگر افسوس! آج کل حکمتِ عملی کا تو نام تک نہیں رہا، اس فانی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے آخرت کیلئے کوئی انتظام نہیں کیا جاتا۔ آہ! اب تو لوگ اپنی زندگی کا مقصد مال کمانا، خوب ڈٹ کر کھانا اور پھر خوب غفلت کی نیند سو جانا ہی سمجھتے ہیں۔

کیا کہوں احباب کیا کار نمایاں کر گئے!

B.A کیا، نوکر ہوئے، پنشن ملی پھر مر گئے!!

### زندگی کا مقصد کیا ہے؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کا مقصد صرف بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرنا، کھانا پینا، اور مزے اڑانا نہیں ہے۔

اللہ عز و جل نے آخر ہمیں زندگی کیوں مرحمت فرمائی؟ آئیے! قرآن پاک کی خدمت میں عرض کریں کہ اے اللہ عز و جل کی سچی کتاب! تُو ہی ہماری رہنمائی فرما کہ ہمارے جینے اور مرنے کا مقصد کیا ہے؟ قرآنِ عظیم سے جواب مل رہا ہے کہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:-

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ  
لِيَلْزِمَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا  
(پ ۲۹، الملک، آیت ۲)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جس  
نے موت اور زندگی پیدا کی کہ  
تمہاری جانچ ہو (دُنیاوی زندگی  
میں) تم میں کس کا کام زیادہ اچھا

ہے۔

یعنی اس موت و حیات کو اس لئے تخلیق (پیدا) کیا گیا تاکہ آزمایا جائے کہ کون زیادہ مطیع (فرماں بردار) اور مخلص ہے۔

## گھر پر ہی ولادت ہو گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کے وار سے بچنے کی کوشش کے ضمن میں عید کی حسین ساعتیں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں گزاریں۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک سچا واقعہ عرض کرتا ہوں: جہلم (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ شادی کے کم و بیش 6 ماہ بعد گھر میں ”امید“ کے آثار ظاہر ہوئے۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ کا کیس پیچیدہ ہے، خون کی بھی کافی کمی ہے، ہو سکتا ہے آپ پریشن کرنا پڑے! میں نے اُسی وقت 30 دن کیلئے مدنی قافلے کا مسافر بننے کی نیت کر لی اور چند روز کے بعد عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر پر روانہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے کی برکت سے ایسا کرم ہو گیا کہ نہ اسپتال جانے کی نوبت آئی اور نہ ہی کسی ڈاکٹر کو دکھانا پڑا، گھر ہی میں خیریت کے ساتھ مدنی مننے کی ولادت ہو گئی۔

گھر میں ”امید“ ہو، اس کی تمہید ہو جلد ہی چل پڑیں، قافلے میں چلو  
زچہ کی خیر ہو، بچہ کی خیر ہو اُٹھئے ہمت کریں، قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## حفاظتِ حمل کے 2 روحانی علاج

﴿۱﴾ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ 11 بار کسی رکابی (یا کاغذ) پر لکھ کر دھو کر عورت کو پلا دیتے ہیں ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ حمل کی حفاظت ہوگی۔ جس عورت کو دودھ نہ آتا ہو یا کم آتا ہو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے بھی یہ عمل مفید ہے۔ چاہیں تو ایک ہی دن پلائیں یا کئی روز تک روزانہ ہی لکھ کر پلائیں ہر طرح سے اختیار ہے۔

﴿۲﴾ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ 11 بار کسی کاغذ پر لکھ کر حاملہ کے پیٹ پر باندھ دیتے ہیں اور ولادت کے وقت تک باندھے رہتے۔ (ضرورتاً کچھ دیر کیلئے کھولنے میں حرج نہیں) ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ حمل بھی محفوظ رہے گا اور بچہ بھی صحت مند پیدا ہوگا۔

## عید یا وعید

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لائقِ عذاب کاموں کا ارتکاب کر کے ”یومِ عید“ کو اپنے لئے ”یومِ وعید“ نہ بنائیے۔ اور یاد رکھئے! ے

لَيْسَ الْعِيدُ لِمَنْ لَبَسَ الْجَدِيدَ اِنَّمَا الْعِيدُ لِمَنْ خَافَ الْوَعِيدَ

(یعنی عید اُس کی نہیں، جس نے نئے کپڑے پہن لئے۔ عید تو اُس کی ہے جو عذابِ الہی عزوجل سے ڈر گیا)

## اولیائے کرام رحمہ اللہ تعالیٰ بھی تو عید مناتے رہے ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل گویا لوگ صرف نئے نئے کپڑے پہننے اور عُمَدہ کھانے تناول کرنے کو ہی مَعَاذَ اللہ عید سمجھ بیٹھے ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے! ہمارے بُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمَبِین بھی تو آخر عید مناتے رہے ہیں۔ مگر ان کے عید منانے کا انداز ہی نرالا رہا ہے۔ وہ دُنیا کی لذتوں سے کوسوں دُور بھاگتے رہے ہیں اور ہر حال میں اپنے نَفْس کی مُخَالَفَت کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ

### عید کا انوکھا کھانا

حضرت سَیِّدُ نَاذُو النُّونِ مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دس برس تک کوئی لذیذ کھانا تناول نہ فرمایا، نَفْس چاہتا رہا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَفْس کی مُخَالَفَت فرماتے رہے، ایک بار عید مبارک کی مُقَدَّس رات کو دل نے مشورہ دیا کہ کل اگر عیدِ سعید کے روز کوئی لذیذ کھانا کھالیا جائے تو کیا حَرَج ہے؟ اس مشورہ پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی دل کو آزمائش میں مُبتَلّا کرنے کی غرض سے فرمایا، ”میں اَوَّلَاد و رَحْمَتِ نَفْلِ میں پورا قرآنِ پاک ختم کروں گا، اے میرے دل! تو اگر اس بات میں میرا ساتھ دے تو کل لذیذ کھانا مل جائے گا۔“ لہذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو رَکعت ادا کی اور ان میں پورا قرآنِ مجید ختم کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل نے اس امر میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ساتھ دیا۔ (یعنی دونوں رَکعتیں دلِ نَمَی کے ساتھ ادا کر لی گئیں) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عید کے دِن لذیذ کھانا منگوایا۔ نوالہ اُٹھا کر مُنہ میں ڈالنا ہی چاہتے تھے کہ بے قرار ہو کر پھر رکھ دیا اور نہ کھایا۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا، جس وقت میں نوالہ مُنہ کے قریب لایا تو میرے نَفْس نے کہا، دیکھا؟ میں آخر اپنی دس سال پُرانی خواہش پوری کرنے میں کامیاب ہو گیا نا! میں نے اُسی وقت کہا، کہ اگر یہ بات ہے تو میں تجھے ہرگز کامیاب نہ ہونے دوں گا اور ہرگز ہرگز لذیذ کھانا نہ کھاؤں گا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لذیذ کھانا کھانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اتنے میں ایک شخص لذیذ کھانے کا طباق اٹھائے ہوئے حاضر ہوا اور غرض کی، یہ کھانا میں نے رات کو اپنے لئے تیار کیا تھا۔ رات جب سویا تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، خواب میں تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ میرے پیارے پیارے اور بیٹھے بیٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا، اگر تو کل قیامت کے روز بھی مجھے دیکھنا چاہتا ہے تو یہ کھانا ذُو النُّونِ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پاس لے جا اور اُن سے جا کر کہہ کہ ”حضرت مُحَمَّد بن عبد اللہ بن عبد المطلب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہما) فرماتے ہیں، کہ دَم بھر کیلئے نَفْس کے ساتھ صلح کر لو اور چند نوالے اس لذیذ کھانے سے کھا لو۔“ حضرت سَیِّدُ نَاذُو النُّونِ مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ پیغام رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سُن کر جھوم اُٹھے، اور کہنے لگے! ”میں فرمانبردار ہوں، میں فرمانبردار ہوں۔“ اور لذیذ کھانا کھانے لگے۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۱۷)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

رَبِّ ہے معطی یہ ہیں قاسم رِزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں  
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

(حدائقِ بخشش شریف)

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب !



**سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کھلاتے ہیں**

**سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پلاتے ہیں**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے عید کے روز سعید بھی نفس کی پیروی سے کس قدر دُور رہتے ہیں، یقیناً یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندے نفسانی خواہشات کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے اور ہر آن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہی میں راضی رہتے ہیں اور اُن کی یہ شان ہوتی ہے کہ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خاطر وہ لَذَائِدِ دُنْیوی سے مُجْتَنِب رہتے ہیں۔ ایسے خوش بختوں کو خصوصیت کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کھلاتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مدینے کے تاجور، محبوب ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی اُمّت کے حالات سے آج بھی باخبر ہیں آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے محبوب غلام حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات ملاحظہ فرما رہے تھے جہی تو اپنے ایک غلام کو حکم فرما کر حضرت کو پیغام بھجوایا اور اپنے کرم سے کھانا کھلایا۔

**سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں**

**سُلطان و گدا سب کو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نبھاتے ہیں**

**روح کو بھی سبائے**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ عید کے دن غُسل کرنا، نئے یا دھلے ہوئے کپڑے پہننا اور عطر لگانا سُنّت ہے۔ یہ سُنّتیں ہمارے ظاہری بدن کی صفائی کیلئے ہیں۔ لیکن ہمارے اِن صاف، اُجلے اور نئے کپڑوں اور نہائے ہوئے اور خوشبو ملے ہوئے جسم کے ساتھ ساتھ ہماری روح بھی، ہم پر ہمارے ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان خُداائے رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبّت و اطاعت اور سرکارِ والا تبار، بِاِذْنِ پروردگارِ دو جہاں کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اُلُفّت و سُنّت سے خوب خوب سچی ہوئی ہوئی چاہیے۔

**نجاست پر چاندی کا ورق**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سوچئے تو سہی! روزہ ایک بھی نہ رکھا ہو، سارا ماہِ رَمَضان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں میں گُزارا ہو، بجائے مسجد میں یا عبادات میں گزارنے کے ساری راتیں اُدھم بازی اُچھل کود، کرکٹ کھیلنے یا اُس کا تماشہ دیکھنے، ٹیبل فُٹبال اور وِڈیو گیمز کھیلنے یا آوارہ گردی کرنے میں گُزری ہوں۔ بجائے تلاوت کلامِ پاک کے رومانی ناولیں پڑھی ہوں اور بجائے نعتیں سُننے کے ٹیپ ریکارڈ پر خوب فلمی گانے سُنے ہوں اور یوں اپنے جسم و روح کو دن رات گُناہوں میں مُلوث رکھا ہو اور آج عید کے دن فرنگی طرز کے انگلش فیشن والے بے ڈھنگے کپڑے پہن بھی لئے تو اسے یوں سمجھئے کہ گویا ایک نجاست تھی جس پر چاندی کا ورق چسپاں کر کے اُس کی نُمائش کر دی گئی۔

**عید کس کے لئے ہے؟**

سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مَحَبّت سے سرشار دیوانو! سچی بات تو یہی ہے کہ عید اُن خوش بخت مسلمانوں کا حصّہ ہے جنہوں نے ماہِ مُحَرَّم، رَمَضانُ الْمُعَظَّم کو روزوں، نمازوں اور دیگر عبادتوں میں گزارا۔ تو یہ عید اُن کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے

مزدوری ملنے کا دن ہے۔ ہمیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا چاہئے کہ آہ! محترم ماہ کا ہم حق ادا ہی نہ کر سکے۔

## سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عید

عید کے دن چند حضرات مکانِ عالی شان پر حاضر ہوئے تو کیا دیکھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازہ بند کر کے زار و قطار رو رہے ہیں۔ لوگوں نے حیران ہو کر عرض کی، یا امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آج تو عید ہے جو کہ خوشی منانے کا دن ہے، خوشی کی جگہ یہ رونا کیسا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنسو پونچھتے ہوئے فرمایا، ”هَذَا يَوْمُ الْعِيدِ وَ هَذَا يَوْمُ الْوَعِيدِ“ یعنی اے لوگو! یہ عید کا دن بھی ہے اور وعید کا دن بھی۔ آج جس کے نماز و روزہ مقبول ہو گئے بلاشبہ اُس کے لئے آج عید کا دن ہے۔ لیکن آج جس کے نماز و روزہ کو رد کر کے اُس کے منہ پر مار دیا گیا ہو اُس کیلئے تو آج وعید ہی کا دن ہے۔ اور میں تو اس خوف سے رو رہا ہوں کہ آہ!

”أَنَا لَا أَذْرِي أَمِنْ الْمَقْبُولِينَ أَمْ مِنَ الْمَطْرُودِينَ.“

یعنی مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں مقبول ہوا ہوں یا رد کر دیا گیا ہوں۔

عید کے دن عمر یہ رو رو کر

بولے نیکوں کی عید ہوتی ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

## ہمارے خوش فہمی

اللہ اکبر! (عَزَّوَجَلَّ) مَحَبَّتِ والو! ذرا سوچئے! خوب غور فرمائیے! وہ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو مالِکِ جَنَّت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی حیاتِ ظاہری ہی میں جَنَّت کی بشارتِ عنایت فرمادی تھی۔ خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کا آپ پر کس قدر غلبہ تھا کہ صرف یہ سوچ سوچ کر تھڑارہے تھے کہ نہ معلوم میری رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی طاعتیں قبول ہوئیں یا نہیں۔ سُبْحَنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! عیدِ الفطر کی خوشی منانا جن کا حقیقی حق تھا اُن کے خوف و شہیت کا تو یہ عالم ہوا اور ہم جیسے نکمے اور باتوئی لوگوں کی یہ حالت ہے کہ نیکی کے ”ن“ کے نقطے تک تو پہنچ نہیں پاتے مگر خوش فہمی کا حال یہ ہے کہ ہم جیسا نیک اور پارسا تو شاید اب کوئی رہا ہی نہ ہو۔ اس رِقت انگیز حکایت سے اُن نادانوں کو خصوصاً درسِ عبرت حاصل کرنا چاہیے جو اپنی عبادات پر ناز کرتے ہوئے پھولے نہیں سماتے اور اپنے نیک اعمال مثلاً نماز، روزہ، حج، مساجد کی خدمت، خَلْقِ خدا کی مدد اور سماجی فلاح و بہبود وغیرہ وغیرہ کاموں کا ہر جگہ اعلان کرتے پھرتے، دُھندورا پیٹتے نہیں تھکتے، بلکہ اپنے نیک کاموں کی مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اخبارات و رسائل میں تصاویر تک چھپوانے سے گریز نہیں کرتے۔ آہ! اِن کا ذہن کس طرح بنایا جائے۔ اِن کو تعمیری و اخلاقی سوچ کس طرح فراہم کی جائے! انہیں کس طرح باور کرایا جائے کہ اس طرح بلا ضرورت اپنی نیکیوں کا اعلان کرنے میں ریاکاری کی آفت میں پڑنے کا خدشہ ہے۔ ایسا کرنے سے بعض صورتوں میں نہ صرف اعمال برباد ہوتے ہیں بلکہ ریاکاری میں سراسر جہنم کی حقاری ہے۔ اور اپنا فوٹو چھپوانا؟ توبہ! توبہ! ریاکاری پر سینہ زوری! اپنے اعمال کی نمائش کا اتنا شوق کہ فوٹو جیسے حرام ذریعے کو بھی نہ چھوڑا گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ریاکاری کی تباہ کاری، ”میں میں“ کی مصیبت اور انا نیت کی آفت سے ہم سب مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

## شہزادے کی عید

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ عید کے دن اپنے شہزادے کو پرانی قمیص پہنے دیکھا تو رو پڑے، بیٹے نے عرض کی، پیارے ابا جان! کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: میرے لال! مجھے اندیشہ ہے کہ آج عید کے دن جب لڑکے تجھے اس پرانی قمیص میں دیکھیں گے تو تیرا دل ٹوٹ جائے گا۔ بیٹے نے جواباً عرض کی، دل تو اُس کا ٹوٹے جو رضائے الہی عز و جل کے کام میں ناکام رہا ہو یا جس نے ماں یا باپ کی نافرمانی کی ہو۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رضامندی کے طفیل اللہ عز و جل بھی مجھ سے راضی ہو جائے گا۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہزادے کو گلے لگایا اور اُس کیلئے دُعا فرمائی۔ (مُلَخَّصًا مَّا شَفَّهُ الْقُلُوبُ، ص ۳۰۸)

اللہ عز و جل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

## شہزادوں کی عید

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عید سے ایک دن قبل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہزادیاں حاضر ہوئیں اور بولیں، ”بابا جان! کل عید کے دن ہم کون سے کپڑے پہنیں گی؟“ فرمایا، ”یہی کپڑے جو تم نے پہن رکھے ہیں، انہیں دھولو، گل پہن لینا!“، ”نہیں! بابا جان! آپ ہمیں نئے کپڑے بنواد دیجئے“، بچوں نے ضد کرتے ہوئے کہا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ”میری بچو! عید کا دن اللہ رب العزت عز و جل کی عبادت کرنے، اُس کا شکر بجالانے کا دن ہے، نئے کپڑے پہننا ضروری تو نہیں۔“ ”بابا جان! آپ کا فرمانا بیشک دُرست ہے لیکن ہماری سہیلیاں ہمیں طعنے دیں گی کہ تم امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکیاں ہو اور عید کے روز بھی وہی پُرانے کپڑے پہن رکھے ہیں!“ یہ کہتے ہوئے بچوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ بچوں کی باتیں سن کر امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل بھی بھر آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خازن (وزیر مالیات) کو بلا کر فرمایا: ”مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی لا دو۔“ خازن نے عرض کی، ”خُصُور! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”جَزَاكَ اللہ! تو نے بیشک عُمَدہ اور صحیح بات کہی۔“ خازن چلا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچوں سے فرمایا، ”پیارے بیٹو! اللہ و رسول عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا پر اپنی خواہشات کو قَرَبان کر دو۔“

(مَعْدَنِ اخْلَاق، حصہ اول، ص ۲۵۷ تا ۲۵۸)

اللہ عز و جل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

## عید صرف اجلے لباس پہننے کا نام نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ گزشتہ دونوں حکایات سے ہمیں یہی درس ملا کہ اُجلے کپڑے پہن لینے کا نام ہی عید نہیں۔ اس کے بغیر بھی عید منائی جاسکتی ہے۔ اللہ اکبر عز و جل! امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس قدر غریب و مسکین خلیفہ تھے اتنی بڑی سلطنت کے حاکم ہونے کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی رقم جمع نہ کی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن بھی کس قدر دیانتدار تھے اور انہوں نے کیسے خوبصورت انداز میں پیشگی تنخواہ دینے سے انکار کر دیا۔ اس حکایت سے ہم سب کو بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے اور پیشگی تنخواہ یا اجرت لینے سے پہلے خوب اچھی طرح غور کر لینا چاہیے کہ ہم جتنی

مَدّت کی پیشگی تنخواہ لے رہے ہیں آیا اتنی مدت تک زندہ بھی رہیں گے یا نہیں اور اگر زندہ رہ بھی گئے تو کام کاج کے قابل بھی رہیں گے یا نہیں! ظاہر ہے انسان حادثہ یا بیماری کے سبب ناکارہ بھی تو ہو سکتا ہے۔ احتیاطوں بھر مَدّنی ذہن بنانے کیلئے مَدّنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ مَدّنی قافلے کی برکتوں کے کیا کہنے! آپ کا ایمان تازہ کرنے کیلئے مَدّنی قافلے کی ایک خوشگوار و مشکبار مَدّنی بہار پیش کرتا ہوں چٹانچہ

## والد مرحوم پر کرم

نَشْرُ بَسْتی (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے جو کچھ بیان کیا وہ بِالتَّصَرُّفِ عَرَض کرتا ہوں: میں نے اپنے والدِ مرحوم کو خواب میں انتہائی کمزوری کی حالت میں بَرَّہُنہ (ب۔ رَہ۔ نہ) کسی کے سہارے پر چلتا ہوا دیکھا۔ مجھے تشویش ہوئی۔ میں نے ایصالِ ثواب کی نیت سے ہر ماہ تین دن کے مَدّنی قافلے میں سفر کی نیت کر لی اور سفر شروع بھی کر دیا۔ تیسرے ماہ مَدّنی قافلے سے واپسی کے بعد جب گھر پر سویا تو میں نے خواب میں یہ دلکش منظر دیکھا کہ والدِ مرحوم سبز سبز لباس زیب تن کئے بیٹھے مسکرا رہے ہیں اور ان پر بارش کی ہلکی پھلکی پُھوار برس رہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدّنی قافلے میں سفر کی اَہَمِّیَّتِ مجھ پر خوب اُجاگر ہوئی اور اب پکی نیت ہے کہ ان شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ تین دن کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر جاری رکھوں گا۔

مانگو آ کر دُعا، قافلے میں چلو  
پاؤ گے مَدّعا، قافلے میں چلو  
خوب ہو گا ثواب، اور ٹلے گا عذاب  
از پئے مصطفیٰ، قافلے میں چلو  
فوتنگی ہو گئی، گم گیا ہے کوئی  
مانگنے کو دعا، قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سعادت مند بیٹے نے والدِ مرحوم کی ہمدردی میں مَدّنی قافلے میں سفر کی بروقت نیت کرنے کا کیسا پیارا فیصلہ کیا! اور اس کو مَدّنی قافلے کی برکتوں کا کتنا زبردست نتیجہ دکھایا گیا۔ مُعَبَّرِینَ (م۔ عِب۔ یرین) یعنی تعبیر بیان کرنے والے علماء فرماتے ہیں: برزخ میں جھوٹ نہیں ہے، مُردہ خواب میں آ کر کبھی جھوٹی خبر نہیں سنا سکتا۔ نیز کہتے ہیں، مرنے والے کو خواب میں بیمار یا کمزور یا غصّہ کرتا ہوا دیکھنا اُس کے عذاب میں مبتلا ہونے کی نشانی ہے جبکہ سفید یا سبز لباس میں دیکھنا راحت میں ہونے کی علامت ہے۔

## کیا خواب سے یقینی علم حاصل ہو جاتا ہے؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اچھے خواب بے شک اچھے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! نبی کا خواب وحی پر مشتمل ہوتا ہے جب کہ غیری نبی کے خواب کی یہ حیثیت نہیں اور اس کا خواب حُجَّت یعنی دلیل نہیں ہوتا۔ مثلاً آپ نے خواب میں بارگاہِ رسالت سے یہ بشارت سنی ہے کہ ”آپ جنتی ہیں“ اس سے قَطْعی جنتی ہونا مُراد نہیں لیا جائے گا کیوں کہ مُعاملہ خواب کا ہے۔ بے شک اللہ عزوجل کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جس نے خواب میں دیکھا اُس نے حق دیکھا کہ شیطان آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صورتِ مبارکہ میں نہیں آ سکتا۔ جو بات ارشاد فرمائیں وہ بھی حق اور حق کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ تاہم خواب میں چونکہ حواس مُضْمَحِل (یعنی کمزور) ہوتے ہیں اس لئے یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جو کچھ فرمایا گیا وہ خواب دیکھنے والے نے حرف بہ حرف دُرست سنا، سننے اور سمجھنے

میں غلط فہمی کا ہر امکان موجود ہے، لہذا خواب میں دیئے ہوئے حکم پر عمل کرنے سے پہلے حکم شریعت کو دیکھنا ہوگا۔ اگر خواب والی بات شریعت سے نہیں ٹکراتی تو بے شک اُس پر عمل کیا جاسکتا ہے تاہم خواب میں ملے ہوئے حکم پر عمل کرنا شرعاً واجب نہیں اور اگر وہ بات ہی خلاف شرع ہے تو عمل نہیں کیا جائے گا۔ اس بات کو اس مثال سے سمجھئے جس میں۔۔۔۔۔

## خواب میں شراب نوشی کا حکم دیا یا منع فرمایا؟

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجددِ دین وملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ایک شخص نے خواب دیکھا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (معاذ اللہ) اسے شراب نوشی کا حکم دے رہے ہیں۔ سیدنا امام جعفر صادق علیہ رحمۃ اللہ الرازق کی خدمت میں معاملہ پیش کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا، ”رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تجھے شراب پینے سے روکا ہے، تیرے سننے میں اُلٹا آیا۔“ اور یہ بھی یاد رکھا جائے کہ اس معاملے میں فاسق و متقی برابر ہیں۔ چنانچہ نہ تو متقی کا خواب میں کسی حکم کا سننا، اس حکم کے صحیح ہونے کی دلیل ہے اور نہ ہی فاسق کا بیان یقینی طور پر جھوٹا، بلکہ ضابطہ یہی ہے جو مذکور ہوا۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۵، ص ۱۰۰)

## حضور غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی عید

اللہ عزوجل کے مقبول بندوں کی ایک ایک ادا ہمارے لئے موجبِ صد درجہِ عبرت ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حضور سیدنا غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی شان بے حد ارفع و اعلیٰ ہے، اس کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے لئے کیا چیز پیش فرماتے ہیں! سنئے اور عبرت حاصل کیجئے۔

خَلْقِ گُوید کہ فردا روزِ عید اُسٹ خوشی در رُوح ہر مؤمن پدِید اُسٹ  
دراں روزے کہ باایمان بُمیزم مرادِ مُلک خوداں روزِ عید اُسٹ

یعنی ”لوگ کہہ رہے ہیں، ”کل عید ہے! کل عید ہے!“ اور سب خوش ہیں۔ لیکن میں تو جس دن اس دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر گیا، میرے لئے تو وہی دن عید ہوگا۔“

سُبْحَنَ اللّٰہ! (عَزَّوَجَلَّ) سُبْحَنَ اللّٰہ! (عَزَّوَجَلَّ) کیا شانِ تقویٰ ہے! اتنی بڑی شان کہ اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کے سردار! اور اس قدر تواضع و انکسار!! اس میں ہمارے لئے بھی درجہِ عبرت ہے اور ہمیں سمجھایا جا رہا ہے کہ خبردار! ایمان کے معاملہ میں غفلت نہ کرنا، ہر وقت ایمان کی حفاظت کی فکر میں لگے رہنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری غفلت اور معصیت کے سبب ایمان کی دولت تمہارے ہاتھ سے نکل جائے۔

رضا کا خاتمہ بالخیر ہوگا

اگر رحمت تری شامل ہے یا غوث

(حدائق بخشش)



## ایک ولی کی عید

حضرت سیدنا شیخ نجیب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مُتَوَكِّل، حضرت سیدنا شیخ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی اور خلیفہ ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب مُتَوَكِّل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ستر برس شہر میں رہے مگر کوئی ظاہری ذریعہ معاش نہ ہونے کے باوجود ان کے اہل و عیال نہایت اطمینان سے زندگی بسر کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کی یاد میں اس قدر مُسْتَغْرَق رہتے تھے کہ یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ آج کون سا دن ہے؟ اور یہ کون سا مہینہ ہے؟ اور سیکہ کتنی مالیت کا ہے؟ ایک بار عید کے دن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں بہت سے مہمان جمع ہو گئے۔ اتفاق سے اُس روز آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں خور و نوش (یعنی کھانے پینے) کا کوئی سامان نہیں تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بالا خانے پر جا کر یادِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں مشغول ہو گئے اور دل ہی دل میں یہ کہہ رہے تھے، ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ آج عید کا دن ہے اور میرے گھر مہمان آئے ہوئے ہیں۔“ اچانک ایک شخص چھت پر ظاہر ہوا، اُس نے کھانوں سے بھرا ہوا ایک خوان پیش کیا اور کہا، اے نجیب الدین! تمہارے تو کُل کی دھوم ملاءِ اعلیٰ (یعنی فرشتوں) میں مچی ہوئی ہے اور تمہارا حال یہ ہے کہ تم ایسے خیال (یعنی کھانا طبعی) میں مشغول ہو؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، حق تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے کہ میں نے اپنی ذات کے لئے یہ خیال نہیں کیا، بلکہ اپنے مہمانوں کے باعث اس طرف مُتَوَجِّہ ہو گیا تھا۔ حضرت سیدنا نجیب الدین مُتَوَكِّل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحبِ کرامت ہونے کے باوجود انتہائی مُنکسر المزاج تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی انگساری کا یہ عالم تھا کہ ایک روز ایک فقیر بہت دُور سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملاقات کیلئے آیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ کیا نجیب الدین مُتَوَكِّل (یعنی تَوَكُّل کرنے والا) آپ ہی ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انگسار اُفرمایا کہ بھائی! میں تو نجیب الدین مُتَأَكِّل (یعنی بہت زیادہ کھانے والا) ہوں۔ (اخبارِ الاخیار، ص ۶۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

## کرامت کا ایک شعبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں اور ولیوں کی عید کس قدر سادہ ہوا کرتی ہے۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دوستوں کی ضروریات کا غیب سے انتظام فرما دیتا ہے۔ یہ سب اُس کے کرم کے گریز شمع ہیں۔ بوقتِ ضرورت کھانا، پانی وغیرہ ضروریاتِ زندگی کا اچانک حاضِر ہو جانا بزرگوں سے کرامت کے طور پر وقوع میں آتا ہے۔ چنانچہ ”شرح عقائدِ نسفیہ“ میں جہاں کرامت کی چند اقسام کا بیان ہے وہاں یہ بھی مذکور ہے کہ ضرورت کے وقت کھانے پانی کا حاضِر ہو جانا بھی کرامت ہی کا ایک شعبہ ہے۔ بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمَبِین کے خُدادادِ تَصَرُّفَات و کرامات کا کیا کہنا؟ یہ ایسے مَقْبُولانِ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ ہوتے ہیں کہ اُن کی زبانِ پاک سے نکلی ہوئی بات اور دل میں پیدا ہونے والی خواہشاتِ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے پوری ہو کر رہتی ہیں۔

## ایک سخی کی عید

سیدنا عبدُا لرحمن بن عمرو الاوزاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عیدُ الفطر کی شب دروازے پر دستک ہوئی، دیکھا تو میرا ہمسایہ کھڑا تھا۔ میں نے کہا، کہو بھائی! کیسے آنا ہوا؟ اُس نے کہا، ”کل عید ہے لیکن خرچ کیلئے کچھ نہیں، اگر آپ کچھ

عنایت فرمادیں تو عزّت کے ساتھ ہم عید کا دن گزار لیں گے۔“ میں نے اپنی بیوی سے کہا، ہمارا فلاں پڑوسی آیا ہے اُس کے پاس عید کیلئے ایک پیسہ تک نہیں، اگر تمہاری رائے ہو تو جو پچیس درہم ہم نے عید کیلئے رکھ چھوڑے ہیں وہ ہمساہ کو دے دیں ہمیں اللہ تعالیٰ اور دیدے گا۔ نیک بیوی نے کہا، بہت اچھا۔ چنانچہ میں نے وہ سب درہم اپنے ہمساہ کے حوالے کر دیئے اور وہ دُعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے جونہی دروازہ کھولا، ایک آدمی آگے بڑھ کر میرے قدموں پر گر پڑا اور رو کر کہنے لگا، میں آپ کے والد کا بھاگا ہوا غلام ہوں، مجھے اپنی حرکت پر بہت ندامت لاحق ہوئی تو حاضر ہو گیا ہوں، یہ پچیس دینار میری کمائی کے ہیں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں قبول فرمالیجئے، آپ میرے آقا ہیں اور میں آپ کا غلام۔ میں نے وہ دینار لے لئے اور غلام کو آزاد کر دیا۔ پھر میں نے اپنی بیوی سے کہا، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی شان دیکھو! اُس نے ہمیں درہم کے بدلے دینار عطا فرمائے (پہلے درہم چاندی کے اور دینار سونے کے ہوتے تھے)!

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

### سلام اس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان بھی کتنی بڑی ہے کہ اُس نے پچیس درہم (چاندی کے سکہ) دینے والے کو اُن کی آن میں پچیس دینار (سونے کے سکہ) عطا فرمادیئے۔ اور بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمَبِینُ کا ایثار بھی خوب تھا کہ وہ اپنی تمام تر آسائشوں کو دوسرے مسلمانوں کی خاطر فُربان کر دیتے تھے۔ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے والہانہ مَحَبَّت تھی۔ انہیں معلوم تھا کہ اسلام ہمیں باہمی ہمدردی کا پیغام دیتا ہے۔ ہمارے حضور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غیور، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رحمتِ عالم ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رحمت سے کوئی محروم نہیں رہا۔ ہمارے پیارے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غُرباء و مساکین اور یتیموں کی طرف نظرِ خاص رکھتے اور ہر طرح سے اُن کی دُجوئی فرمایا کرتے تھے۔

سلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی

سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سُبْحَنَ اللہ! (عَزَّوَجَلَّ) اتنی بڑی شان کہ ”بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مُختَصَر“ اور اس قدر تَوَاضُع کہ جس کا کوئی نہیں اُس کے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ کیا خوب فرمایا میرے آقا اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے۔

گَنْزِ ہر بیکس و بے نوا پر دُرود جزِ ہر رَفْتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں دُرود مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

خَلْق کے داد رس سب کے فریاد رس

کَہْفِ روزِ مُصِیبت پہ لاکھوں سلام

## قوتِ سماعت بحال ہو گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں عظمتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بڑھانے، سینے میں شمعِ اُلفتِ مصطفیٰ جلائے اور عیدِ سعید کی حقیقی خوشیاں پانے کیلئے ہو سکے تو چاند رات ہی کو ہاتھوں ہاتھ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کیجئے۔ مَدَنی قافلے کی برکتیں تو دیکھئے! بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، کوئٹہ میں ہونے والے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ایک بھرے اسلامی بھائی نے ہاتھوں ہاتھ تین دن کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کی سعادت حاصل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دورانِ سفر ہی ان کی قوتِ سماعت بحال ہو گئی اور وہ عام لوگوں کی طرح سننے لگے۔

کان بہرے ہیں گر، رکھو رب پر نظر      ہو گا لطفِ خدا، قافلے میں چلو  
دُنیوی آفتیں، اُخروی شامتیں      دور ہوں گی ذرا، قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!      صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## صدقہ فطر واجب ہے

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جا کر مکہ معظمہ کے گلی گلوچوں میں اعلان کر دو، ”صَدَقَہ فِطْر واجب ہے۔“ (جامع ترمذی، ج ۲، ص ۱۵۱، حدیث ۶۷۴)

## صدقہ فطر لغو باتوں کا کفارہ ہے

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، مَدَنی سرکار، غریبوں کے غمخوار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صَدَقَہ فِطْر مقرر فرمایا تاکہ فضول اور بیہودہ کلام سے روزوں کی طہارت (یعنی صفائی) ہو جائے۔ نیز مساکین کی خورش (یعنی خواراک) بھی ہو جائے۔ (سنن ابی داود، ج ۲، ص ۱۵۸، حدیث ۱۶۰۹)

## روزہ معلق رہتا ہے

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِإِذْنِ پروردگار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، جب تک صَدَقَہ فِطْر ادا نہیں کیا جاتا، بندے کا روزہ زمین و آسمان کے درمیان مُعَلَّق (یعنی لٹکا ہوا) رہتا ہے۔ (کنز العمال، ج ۸، ص ۲۵۳، حدیث ۲۴۱۲۴)

## ”عید کی خوشیاں مبارک“

کے 16 حُرُوف کی نسبت سے فطرہ کے ۱۶ مَدَنی پھول

**مدینہ ۱** صَدَقَہ فِطْر ان تمام مسلمان مَرَد و عورت پر واجب ہے جو ”صاحبِ نصاب“ ہوں اور اُن کا نصاب ”حاجاتِ اَصْلَیَّہ (یعنی ضروریاتِ زندگی سے)“ فارغ ہو۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۹۱)

**مدینہ ۲** جس کے پاس ساڑھے سات تو لے سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی رقم یا اتنی مالیت کا مال

تجارت ہو (اور یہ سب حاجاتِ اَصْلِیَّہ سے فارغ ہوں) اُس کو صاحبِ نصاب کہا جاتا ہے۔ (صاحبِ نصاب، ”غنی“، ”فقیر“ حاجاتِ اَصْلِیَّہ وغیرہ اصطلاحات کی تفصیلی معلوماتِ فقہِ حنفی کی مشہور کتاب ”بہارِ شریعت حصہ پنجم میں ملاحظہ فرمائیے)

**مدینہ ۳** صدقہٴ فطر واجب ہونے کیلئے، ”عاقِل و بالغ“ ہونا شرط نہیں۔ بلکہ بچہ یا مَجْنُون (یعنی پاگل) بھی اگر صاحبِ نصاب ہو تو اُس کے مال میں سے اُن کا ولی (یعنی سرپرست) ادا کرے۔ (ردُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۳۱۲)

”صدقہٴ فطر“ کے لئے مقدارِ نصاب تو وہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے جیسا کہ مذکور ہوا لیکن فرق یہ ہے کہ ”صدقہٴ فطر“ کے لئے مال کے نامی (یعنی اس میں بڑھنے کی صلاحیت) ہونے اور سال گزرنے کی شرط نہیں اسی طرح جو چیزیں ضرورت سے زیادہ ہیں (مثلاً وہ گھریلو سامان جو روزانہ کام میں نہیں آتا) اور ان کی قیمتِ نصاب کو پہنچتی ہو تو ان اشیاء کی وجہ سے ”صدقہٴ فطر“ واجب ہے۔ زکوٰۃ اور ”صدقہٴ فطر“ کے نصاب میں یہ فرق کیفیت کے اعتبار سے ہے۔ (وقار الفتاویٰ، ج ۲، ص ۳۸۵)

**مدینہ ۴** مالکِ نصاب مرد پر اپنی طرف سے، اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے اور اگر کوئی مَجْنُون (یعنی پاگل) اولاد ہے (چاہے پھر وہ پاگل اولاد بالغ ہی کیوں نہ ہو) تو اُس کی طرف سے بھی صدقہٴ فطر واجب ہے، ہاں اگر وہ بچہ یا مَجْنُون خود صاحبِ نصاب ہے تو پھر اُس کے مال میں سے فطرہ ادا کر دے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۹۲)

**مدینہ ۵** مرد صاحبِ نصاب پر اپنی بیوی یا ماں باپ یا چھوٹے بھائی بہن اور دیگر رشتہ داروں کا فطرہ واجب نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۹۳)

**مدینہ ۶** والد نہ ہو تو دادا جان والد صاحب کی جگہ ہیں۔ یعنی اپنے فقیر و یتیم پوتے پوتیوں کی طرف سے اُن پہ صدقہٴ فطر دینا واجب ہے۔ (درمختار، ردُّ الْمُحْتَار، ج ۲، ص ۳۱۵)

**مدینہ ۷** ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہٴ فطر دینا واجب نہیں۔ (ردُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۳۱۵)

**مدینہ ۸** باپ پر اپنی عاقِل و بالغ اولاد کا فطرہ واجب نہیں۔ (درمختار مع ردِّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۳۱۷)

**مدینہ ۹** کسی صحیح شرعی مجبوری کے تحت روزے نہ رکھ سکا یا معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بدنصیب نے بغیر مجبوری کے رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے روزے نہ رکھے اُس پر بھی صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں صدقہٴ فطر واجب ہے۔

(ردُّ الْمُحْتَار، ج ۳، ص ۳۱۵)

**مدینہ ۱۰** بیوی یا بالغ اولاد جن کا نفقہ وغیرہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ کا خرچ) جس شخص کے ذمہ ہے وہ اگر ان کی اجازت کے بغیر ہی ان کا فطرہ ادا کر دے تو ادا ہو جائے گا۔ ہاں اگر نفقہ اُس کے ذمہ نہیں ہے۔ مثلاً بالغ بیٹے نے شادی کر کے گھر الگ بسا لیا اور اپنا گزارہ خود ہی کر لیتا ہے تو اب اپنے نان نفقہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ) کا خود ہی ذمہ دار ہو گیا ہے۔ لہذا ایسی اولاد کی طرف سے بغیر اجازتِ فطرہ دے دیا تو ادا نہ ہوگا۔

**مدینہ ۱۱** بیوی نے بغیر حَلَم شوہر اگر شوہر کا فطرہ ادا کر دیا تو ادا نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت، حصہ پنجم، ص ۶۹)

**مدینہ ۱۲** عیدُ الْفِطْرِ کی صبح صادق طلوع ہوتے وقت جو صاحبِ نصاب تھا اُسی پر صدقہٴ فطر واجب ہے۔ اگر صبح صادق کے بعد صاحبِ نصاب ہوا تو اب واجب نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۹۲)

**مدینہ ۱۳** صدقہ فطر ادا کرنے کا افضل وقت تو یہی ہے کہ عید کو صبح صادق کے بعد عید کی نماز ادا کرنے سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے۔ اگر چاند رات یا رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے کسی بھی دن بلکہ رَمَضَان شریف سے پہلے بھی اگر کسی نے ادا کر دیا تب بھی **فطرہ** ادا ہو گیا اور ایسا کرنا بالکل جائز ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۹۲)

**مدینہ ۱۴** اگر عید کا دن گزر گیا اور **فطرہ** ادا نہ کیا تھا تب بھی **فطرہ** ساقط نہ ہوا۔ بلکہ غم بھر میں جب بھی ادا کریں ادا ہی ہے (ایضاً)

**مدینہ ۱۵** صدقہ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔ یعنی جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں انہیں **فطرہ** بھی دے سکتے ہیں اور جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے ان کو **فطرہ** بھی نہیں دے سکتے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۹۲)

**مدینہ ۱۶** ساداتِ کرام کو صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔

### صدقہ فطر کی مقدار آسان لفظوں میں

”ایک سو پچھتر روپے اٹھنی بھر“ (یعنی دوسیر تین چھٹانک آدھا تولہ، یادو کلو اور تقریباً پچاس گرام) وزن گہوں یا اُس کا آٹا یا اتنے گہوں کی قیمت ایک صدقہ فطر کی مقدار ہے۔

### قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوں

منقول ہے کہ جو شخص عید کے دن تین سو مرتبہ ”سُبْحَنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ“ پڑھے اور فوت شدہ مسلمانوں کی اَرْواح کو اس کا ایصالِ ثواب کرے تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب وہ پڑھنے والا خود مرے گا، اللہ تعالیٰ اُس کی قبر میں بھی ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا۔ (یہ ورد دونوں عیدین میں کیا جاسکتا ہے) (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب، ص ۳۰۸)

### نماز عید سے قبل کی ایک سنت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب اُن باتوں کا بیان کیا جاتا ہے جو عیدین (یعنی عید الفطر اور بقر عید دونوں ہی) میں سنت ہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جو دو سخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ ربِّ الْعَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔ اور عید الاضحیٰ کے روز اُس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جاتے۔ (جامع ترمذی، ج ۲، ص ۷۰، حدیث ۵۴۲)

اور ”بخاری“ کی روایت حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ عید الفطر کے دن (نماز عید کیلئے) تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ تناول فرمالیتے اور وہ طاق ہوتیں۔ (صحیح البخاری، ج ۱، ص ۳۲۸، حدیث ۹۵۳)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت، شفیعِ امت، شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عید کو (نماز عید کیلئے) ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔

(جامع ترمذی، ج ۲، ص ۶۹، حدیث ۵۴۱)



## نماز عید کا طریقہ

پہلے اس طرح نیت کیجئے: ”میں نیت کرتا ہوں دو رُکعت نماز عید الفطر (یا عید الاضحیٰ) کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ عزوجل کے، پیچھے اس امام کے“ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اللہ اکبر کہہ کر حسب معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثناء پڑھئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے۔ پھر ہاتھ کانوں تک اٹھائیے اور اللہ اکبر کہہ کر لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اللہ اکبر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد دوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکائیے اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لیجئے۔ اس کو یوں یاد رکھئے کہ جہاں قیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھئے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں (ماخوذ از دُرِّ مختار، رد المحتار، ج ۳، ص ۶۶)

پھر امام تَعَوُّذ اور تَسْمِیَہ آہستہ پڑھ کر الحمد شریف اور سورۃ جہر (یعنی بلند آواز) کیساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔ دوسری رُکعت میں پہلے الحمد شریف اور سورۃ جہر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہئے اور ہاتھ نہ باندھئے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتے ہوئے رُکوع میں جائیے اور قاعدے کے مطابق نماز مکمل کر لیجئے۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار ”سُبْحَنَ اللہ“ کہنے کی مقدار چپ کھڑا رہنا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۱۵۰)

## عید کی ادھوری جماعت ملی تو.....؟

پہلی رُکعت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا تو اُسی وقت (تکبیر تحریمہ کے علاوہ مزید) تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو اور تین ہی کہے اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہہ لے اور اگر امام کو رُکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رُکوع میں پالیکا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رُکوع میں جائے ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھالیا تو باقی ساقط ہو گئیں (یعنی بقیہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رُکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بَقِیَّہ) پڑھے اُس وقت کہے۔ اور رُکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رُکعت میں شامل ہوا تو پہلی رُکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہوا اُس وقت کہے۔ دوسری رُکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فُجھا (یعنی تو بہتر)۔ ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رُکعت کے بارے میں مذکور ہوئی۔ (ماخوذ از دُرِّ مختار و رد المحتار، ج ۳، ص ۵۵، ۵۶، ۵۷)

## عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟

امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا تھا یا شامل تو ہوا مگر اُس کی نماز فاسد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ (بغیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رُکعت چاشت کی نماز پڑھے۔

(دُرِّ مختار، ج ۳، ص ۵۸، ۵۹)

## عید کے خطبے کے احکام

نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خطبہ جمعہ میں جو چیزیں سنت ہیں اس میں بھی سنت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ۔ صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر 9 بار اور دوسرے کے پہلے 7 بار اور منبر سے اترنے کے پہلے 14 بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔ (دُرِّ مختار، ج ۳، ص ۵۷، ۵۸، بہار شریعت، حصہ ۲، ص ۱۰۹، مدینۃ المرشد بریلی شریف)

**”عید میں غریبوں کو مت بھولو“ کے 21 حُرُوف کی نسبت سے عید کے اکیس مستحب**

۱ ﴿حَاجَاتِ بَنَوَانَا﴾ (مگر زلفیں بنوائے نہ کہ انگریزی بال)

۲ ﴿نَاخِنَ تَرَشَوَانَا﴾

۳ ﴿غُسْلَ کرنا۔

۴ ﴿مَسَواک کرنا﴾ (یہ اُس کے علاوہ ہے جو دُھو میں کی جاتی ہے)

۵ ﴿اچھے کپڑے پہننا، نئے ہوں تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے۔

۶ ﴿خُوشبو لگانا۔

۷ ﴿انگوٹھی پہننا﴾ (اسلامی بھائی جب کبھی انگوٹھی پہنیں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ صرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وژن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی

پہنیں۔ ایک سے زیادہ نہ پہنیں اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں اور بغیر نگینے کی بھی نہ پہنیں۔ نگینے کے وژن کی کوئی قید

نہیں۔ چاندی یا کسی اور دھات کا پھلّہ یا چاندی کے بیان کردہ وژن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا پھلّہ مرد نہیں پہن سکتا)

۸ ﴿نَمَازِ فَجْرِ مسجدِ محلّہ میں پڑھنا۔

۹ ﴿عیدِ الفطر کی نماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھا لینا۔ تین، پانچ، سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی

چیز کھا لیجئے۔ اگر نماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گناہ نہ ہوا۔ مگر عشاء تک نہ کھایا تو عتاب (لامت) کیا جائے گا۔

۱۰ ﴿نَمَازِ عید، عید گاہ میں ادا کرنا۔

۱۱ ﴿عید گاہ پیدل جانا۔

۱۲ ﴿سُواری پر بھی جانے میں حَرَج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قُدَرَت ہو اُس کیلئے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی پر سُواری پر آنے

میں حَرَج نہیں۔

۱۳ ﴿نَمَازِ عید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا۔

۱۴ ﴿عید کی نماز سے پہلے صَدَقَہ فطر ادا کرنا۔﴾ (افضل تو یہی ہے مگر عید کی نماز سے قبل نہ دے سکے تو بعد میں دیدیں)

۱۵ ﴿خُوشی ظاہر کرنا۔

۱۶ ﴿کثرت سے صَدَقَہ دینا۔

۱۷ ﴿عید گاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ کئے جانا۔

﴿۱۸﴾ آپس میں مبارک باد دینا۔

﴿۱۹﴾ بعد نماز عیدِ مضافہ (یعنی ہاتھ ملانا) اور مُعَانَقَہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اظہارِ مسرت ہے (بہارِ شریعت، حصہ ۴، ص ۷۱) مگر اُمُردِ خوبصورت سے گلے ملنا محکِ فتنہ ہے۔

﴿۲۰﴾ عیدُ الاضحی (یعنی بقرِ عید) تمام احکام میں عیدُ الفطر (یعنی میٹھی عید) کی طرح ہے۔ صرف بعض باتوں میں فرق ہے۔ مثلاً اس میں (یعنی بقرِ عید میں) مُسْتَحَب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے فربانی کرے یا نہ کرے اور اگر کھالیا تو کراہت بھی نہیں۔

﴿۲۱﴾ عیدُ الفطر (یعنی میٹھی عید) کی نماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ سے تکبیر کہئے اور نمازِ عیدُ الاضحی کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بلند آواز سے تکبیر کہئے۔ تکبیر یہ ہے:-

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ط

ترجمہ: اللہ عز و جل سب سے بڑا ہے، اللہ عز و جل سب سے بڑا ہے، اللہ عز و جل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ عز و جل سب سے بڑا ہے اللہ عز و جل سب سے بڑا ہے اور اللہ عز و جل ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔

### میں عید کی نماز بھی نہیں پڑھتا تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر سال رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں اعتکاف کی سعادت اور ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی خوب برکتیں لوٹے پھر عید کی خوشیاں دوبالا کرنے کیلئے اور عید کے دنوں میں معاذ اللہ عز و جل آج کل کئے جانے والے طرح طرح کے گناہوں سے بچنے کیلئے ایامِ عید میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سنتوں بھر اسفر اختیار کیجئے۔ ترغیب و تحریر کی خاطر ایک نہایت ہی خوشگوار مدنی بہار آپ کے گوش گزار کر رہا ہوں۔ چنانچہ باب المدینہ کراچی کے مین کورنگی روڈ کے قریب مُقیم ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً ۲۵ برس) کے بیان کا لُب لُب ہے: میں ایک گیراج (GARAGE) پر کام کرتا تھا۔ اگرچہ فی نفسہ گیراج یعنی گاڑیوں کی مرمت کا کام غلط نہیں، مگر آج کل گناہوں بھرے حالات ہیں۔ جن کو واسطہ پڑا ہوگا وہ جانتے ہوں گے کہ اکثر گیراج کا ماحول کس قدر گندا ہوتا ہے، فی زمانہ گیراج میں کام کرنے والوں کیلئے حلال روزی کا حصول جوئے شیر لانے کے مُترادف (م۔ت۔ر۔ا۔ف) ہے۔ گندے ماحول گندی روزی کی نحوست کا عالم تو دیکھئے کہ مجھ بد نصیب کو بیچ وقت نمازِ کُجا مُعہ بلکہ عیدین کی نمازوں کی بھی توفیق نہیں تھی، رات گئے تک T.V پر مختلف فلمیں ڈرامے دیکھنے میں مشغول رہتا بلکہ ہر قسم کی چھوٹی بڑی بُرائیاں میرے اندر موجود تھیں۔ میری اصلاح کے اسباب یوں ہوئے کہ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے سنتوں بھرے بیان ”اللہ عز و جل کی حُفِیہ تدبیر“ کی کیسیٹ سنی جس نے مجھے سرتاپا ہلا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں اعتکاف کی سعادت حاصل ہوئی اور عاشقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کا شرف ملا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عز و جل دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو چکا ہوں، پانچوں وقت نمازوں کی پابندی ہے، اللہ عز و جل کا کروڑ ہا کروڑ احسان کہ مجھ جیسا گنہگار بے نمازی انسان جو عید کے بہانے بھی مسجد کا رخ نہیں کرتا تھا یہ بیان دیتے وقت تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مطابق ایک مسجد کی ذیلی مشاورت کے نگران کی حیثیت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے کی جُستجو میں رہتا ہوں۔

بھائی گر چاہتے ہو نمازیں پڑھوں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
 نیکیوں میں تمنا ہے آگے بڑھوں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یَارَبِّ مُصْطَفٰے عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! ہمیں عیدِ سعید کی خوشیاں سُنّت کے مطابق منانے کی توفیق  
 عطا فرما۔ اور ہمیں حج شریف اور دیارِ مدینہ و تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دید کی مَدَنی عید بار بار نصیب فرما۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 تری جبکہ دید ہوگی جیسی میری عید ہوگی  
 مرے خواب میں تُو آنا مَدَنی مدینے والے

### مجھ گنہگار پر بھی کرم کے چھینٹے پڑے

کورنگی باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی (عمر ۲۲ سال) کی تحریر کا خلاصہ ہے: افسوس! میں ایک بے نمازی اور فلموں ڈراموں  
 کا شوقین بگڑا ہوا نوجوان تھا۔ بُرے ہم نشینوں کے ساتھ فیشن کی اندھیرویوں میں بھٹک رہا تھا، بُری صحبت کی وجہ سے زندگی کے شب و  
 روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ ہلالِ ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک (۱۴۲۶ھ) آسمانِ دنیا پر ظاہر ہوا رحمتِ خُداوندی عزوجل کی چھماچھم  
 بارشیں برسنے لگیں، مجھ پاپی و بدکار پر بھی کرم کے چھینٹے پڑے اور میں کریمہ قادریہ مسجد کورنگی نمبر ڈھائی، باب المدینہ کراچی میں  
 ہونے والے اجتماعیِ اعتکاف میں رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے آخری عشرہ میں مُعْتَكِف ہو گیا۔ میری خُواں رَسیدہ زندگی کی شام میں صبح  
 بہاراں کے مَدَنی پھول کھلنے لگے، مجھ گنہگار کو توبہ کی توفیق نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نمازی بن گیا، داڑھی اور عمامہ شریف  
 سجانے کی سعادت مل گئی، تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے 30 دن کے مَدَنی  
 قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھر اسفر نصیب ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وقت ایک مسجد کے اندر ذیلی قافلہ  
 ذمہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں حصہ لینے کی سعادت حاصل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے میری پیاری پیاری  
 دعوتِ اسلامی میں آخری دم تک استقامت نصیب فرمائے۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 مرضِ عصیاں سے چھٹکارا گر چاہئے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
 بندگی کی بھی لذت اگر چاہئے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

## نفل روزوں کے فضائل

### درود شریف کی فضیلت

رسول اکرم، نورِ مجسم، رحمتِ عالم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: قیامت کے روز اللہ عزوجل کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ عزوجل کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا

(۱) وہ شخص جو میرے امتی کی پریشانی کو دور کرے۔

(۲) میری سنت کو زندہ کرنے والا۔

(۳) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السافرة فی امور الآخرة للسيوطی رحمہ اللہ، حدیث ۳۶۶، ص ۱۳۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

### نفل روزوں کے دینی و دنیوی فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرض روزوں کے علاوہ نفل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہئے کہ اس میں بے شمار دینی و دنیوی فوائد ہیں۔ اور ثواب تو اتنا ہے کہ جی چاہتا ہے بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ مزید دینی فوائد میں ایمان کی حفاظت، جہنم سے نجات اور جنت کا حصول شامل ہیں اور جہاں تک دنیوی فوائد کا تعلق ہے تو روزہ میں دن کے اندر کھانے پینے میں صرف ہونے والے وقت اور اخراجات کی بچت، پیٹ کی اصلاح اور بہت سارے امراض سے حفاظت کا سامان ہے۔ اور تمام فوائد کی اصل یہ ہے کہ اس سے اللہ عزوجل راضی ہوتا ہے۔

### روزہ داروں کیلئے بخشش کی بشارت

اللہ تبارک و تعالیٰ (پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۳۵) میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور روزے والے

اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ

رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو

بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں

ان سب کیلئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب

تیار کر رکھا ہے۔

وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَفِظِينَ

فُرُوجَهُمْ وَالْحَفِظَاتِ وَالذَّكِرِينَ اللَّهَ

كَثِيرًا وَالذَّكِرَاتِ ۚ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ

مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝

(پ ۲۲، الاحزاب ۳۵)



اللہ تبارک و تعالیٰ (پارہ ۲۹ سورۃ الحاقہ کی آیت نمبر ۲۴) میں ارشاد فرماتا ہے:

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي  
الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝  
(پ ۲۹، الحاقہ ۲۴)  
ترجمہ کنزالایمان: کھاؤ اور پیو رچتا  
ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں  
آگے بھیجا۔

حضرت سیدنا کعب علیہ رحمۃ السمیع فرماتے ہیں، اس آیت کریمہ میں ”گزرے ہوئے دنوں سے مُراد روزوں کے دن ہیں کہ  
لوگ ان میں کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں۔“ (المختار الرانخ فی ثواب العمل الصالح، ص ۳۳۵، دار خضر بیروت)  
”یا اللہ ہمیں نیک بنا دے“

کے اٹھارہ حُرُوف کی نسبت سے نفلی روزوں کے 18 فضائلِ جَنّت کا انوکھا دَرَحْتُ

**مدینہ ۱:** حضرت سیدنا قیس بن زید جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ  
الْغُيُوبِ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جَنّت نشان ہے: جس نے ایک نفلی روزہ رکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے جَنّت  
میں ایک دَرَحْتُ لگائے گا جس کا پھل اُناڑ سے چھوٹا اور سیب سے بڑا ہوگا۔ وہ (موم سے الگ نہ کئے ہوئے) شہد جیسا بیٹھا اور (موم سے  
الگ کئے ہوئے خالص شہد کی طرح) خوش ذائقہ ہوگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ بِرِوَز قیامت روزہ دار کو اس دَرَحْتُ کا پھل کھلائے گا۔

(طبرانی کبیر، ج ۱۸، ص ۳۶۶، حدیث ۹۳۵)

#### 40 سال کا فاصلہ دوزخ سے دُور

**مدینہ ۲:** تاجدارِ رسالت، شفیع روزِ قیامت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے: ”جس نے ثواب کی اُمید رکھتے  
ہوئے ایک نفل روزہ رکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے دوزخ سے چالیس سال (کا فاصلہ) دُور فرمادے گا۔“

(کنز العمال، ج ۸، ص ۲۵۵، حدیث ۲۴۱۴۸)

#### 50 سال مسافت دُور

**مدینہ ۳:** اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی، مکی مدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عافیت نشان ہے: ”جس نے رضائے  
الہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے ایک دن کا نفل روزہ رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسکے اور دوزخ کے درمیان ایک تیز رفتار سوار کی پچاس سالہ مسافت  
کا فاصلہ فرمادے گا۔“ (کنز العمال، ج ۸، ص ۲۵۵، حدیث ۲۴۱۴۹)

#### زمین بھر سونے سے بھی زیادہ ثواب

**مدینہ ۴:** اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، ہم گناہوں کے مریضوں کے طبیب عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا  
فرمانِ رَغبت نشان ہے: ”اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا اس کا  
ثواب توقیامت ہی کے دن ملے گا۔“ (ابویعلیٰ، ج ۵، ص ۳۵۳، حدیث ۶۱۰۴)

## جہنم سے بہت زیادہ دوری

**مدینہ ۵:** حضرت سیدنا عتبہ بن عبدِ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیدہ آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ”جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایک دن کا فرض روزہ رکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنم سے اتنا دُور کر دے گا جتنا ساتوں زمینوں اور آسمانوں کے مابین (یعنی درمیانی) فاصلہ ہے۔ اور جس نے ایک دن کا نفل روزہ رکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنم سے اتنا دُور کر دے گا جتنا زمین و آسمان کا درمیانی فاصلہ ہے۔ (طبرانی معجم کبیر، ج ۱، ص ۱۲۰، حدیث ۲۹۵)

## ایک روزہ رکھنے کی فضیلت

**مدینہ ۶:** حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رُؤُوفٌ رَحِیمٌ، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنم سے اتنا دُور کر دیتا ہے جتنا فاصلہ ایک کو ا بچپن سے بوڑھا ہو کر مرنے تک مسلسل اُڑتے ہوئے طے کر سکتا ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، ج ۳، ص ۶۱۹، حدیث ۱۰۸۱۰)

## بہترین عمل

**مدینہ ۷:** حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! مجھے کوئی عمل بتائیے۔“ ارشاد فرمایا: روزے رکھا کرو کیونکہ اس جیسا عمل کوئی نہیں۔“ میں نے پھر عرض کی، ”مجھے کوئی عمل بتائیے۔“ فرمایا: ”روزے رکھا کرو کیونکہ اس جیسا کوئی عمل نہیں۔“ میں نے پھر عرض کی، ”مجھے کوئی عمل بتائیے۔“ فرمایا: ”روزے رکھا کرو کیونکہ اس کا کوئی مثل نہیں۔ (نسائی، ج ۴، ص ۱۶۶)

**مدینہ ۸:** ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسولِ اکرم، رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَمِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ مکرَّم میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وُصِّلَی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! مجھے کسی ایسے کام کا حکم دیجئے جس کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے نفع دے۔“ فرمایا: روزے کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ اس کی کوئی مثل نہیں۔ (ایضاً)

**مدینہ ۹:** ایک روایت میں ہے کہ میں نے عرض کی، ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے ایسا عمل بتائیے جس کے سبب جنت میں داخل ہو جاؤں۔“ فرمایا: ”روزے کو خود پر لازم کر لو کیونکہ اس کی مثل کوئی عمل نہیں۔“

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، ج ۵، ص ۱۷۹، حدیث ۳۴۱۶)

راوی کہتے ہیں، ”حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر دن کے وقت مہمان کی آمد کے علاوہ کبھی دُھواں نہ دیکھا گیا۔ (یعنی آپ دن کو کھانا کھاتے ہی نہ تھے روزہ رکھتے تھے) (المختار الرائج فی ثواب العمل الصالح، ص ۳۳۸)

## سفر کرو مالدار ہو جاؤ گے

**مدینہ ۱۰:** حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پسینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جہاد کیا کرو خود کفیل ہو جاؤ گے، روزے رکھو تندرست ہو جاؤ گے اور سفر کیا کرو غنی (یعنی مالدار) ہو جاؤ

گے۔“ (المعجم الاوسط، ج ۶، ص ۱۲۶۰، حدیث ۸۳۱۲)

## محشر میں روزہ داروں کے مزے

**مدینہ ۱۱:** حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن روزے دار قبروں سے نکلیں گے تو وہ روزے کی بُس پہچانے جائیں گے اور پانی کے کوزے جن پر مشک سے مہر ہوگی انہیں کہا جائے گا کھاؤ کل تم بھوکے تھے، پیو کل تم پیاسے تھے، آرام کرو کل تم تھکے ہوئے تھے پس وہ کھائیں گے اور آرام کریں گے حالانکہ لوگ حساب کی مشقت اور پیاس میں مبتلا ہوں گے۔

(کنز العمال، ج ۸، ص ۳۱۳، حدیث ۲۳۶۳۹، والتدوین فی اخبار قزوین، ج ۲، ص ۳۲۶)

## سونے کے دسترخوان

**مدینہ ۱۲:** حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: روزہ دار کا ہر بال اس کے لئے تسبیح کرتا ہے، بروز قیامت عرش کے نیچے روزے داروں کے لئے موتیوں اور جو اہر سے جڑا ہوا سونے کا ایسا دسترخوان بچھایا جائے گا جو احاطہ دُنیا کے برابر ہوگا، اس پر قسم قسم کے جنتی کھانے، مشروب اور پھل فروٹ ہوں گے وہ کھائیں پیئیں گے اور عیش و عشرت میں ہوں گے حالانکہ لوگ سخت حساب میں ہوں گے۔

(الفردوس بمأثور الخطاب، ج ۵، ص ۴۹۰، حدیث ۸۸۵۳)

## قیامت میں روزہ دار کھائیں گے

**مدینہ ۱۳:** حضرت سیدنا عبداللہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (قیامت میں) دسترخوان بچھائے جائیں گے، سب سے پہلے روزے دار ان پر سے کھائیں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۲، ص ۴۲۴، حدیث ۱۰)

## روزہ رکھے وہ جنتی ہے

**مدینہ ۱۴:** حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ عزوجل وصلى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے محض اللہ عزوجل کی رضا کیلئے کلمہ پڑھا وہ جنت میں داخل ہوگا اور اس کا خاتمہ بھی کلمہ پر ہوگا۔ اور جس نے کسی دن اللہ عزوجل کی رضا کیلئے روزہ رکھا تو اُس کا خاتمہ بھی اسی پر ہوگا اور وہ داخل جنت ہوگا۔ اور جس نے اللہ عزوجل کی رضا کیلئے صدقہ کیا اس کا خاتمہ بھی اسی پر ہوگا اور وہ داخل جنت ہوگا۔“ (مسند امام احمد، ج ۹، ص ۹۰، حدیث ۲۳۳۸۴)

## سخت گرمی میں روزے کی فضیلت

**مدینہ ۱۵:** حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک سمندری جہاد میں بھیجا۔ ایک اندھیری رات میں جب کشتی کے بادبان اٹھا دیئے گئے تو ہاتھ غیب سے ایک آواز آئی، ”اے سفینے والو! رکو میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ کرم پر کیا لیا ہے؟“ حضرت سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، ”اگر تم بتا سکتے ہو تو ضرور بتاؤ؟“ اُس نے کہا، اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ کرم پر لے لیا ہے کہ جو شدید گرمی کے دن اپنے آپ کو اللہ عزوجل کے لئے پیاسا رکھے اللہ عزوجل اسے سخت پیاس والے دن (یعنی قیامت) میں سیراب کرے گا۔“ امام ابوبکر عبداللہ المبروف ابن ابی اللہ نیا ”کتاب الجوع“ میں فرماتے ہیں کہ اس دن کے بعد سے حضرت سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاص اُس دن بھی روزہ رکھا کرتے کہ اتنی گرمی ہوتی کہ انسان اپنے فاضل کپڑے بھی گرمی کی وجہ سے

اُتارنے پر مجبور ہو جائے۔ (الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۵۱، حدیث ۱۸)

## دوسروں کو کھاتا دیکھ دیکھ کر صبر کرنے والے روزہ دار کا ثواب

**مدینہ ۱۶:** حضرت سیدتنا ام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، سلطانِ دو جہان شہنشاہ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: ”تم بھی کھاؤ۔“ میں نے عرض کی، ”میں روزے سے ہوں۔“ تو رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جب تک روزے دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس روزہ دار کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔“ ایک روایت میں ہے، ”کھانے والا جب تک پیٹ بھر لے۔ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، ج ۵، ص ۱۸۱، حدیث ۳۴۲۱)

**مدینہ ۱۷:** حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی رحمت، شفیع امت مالکِ جنت، محبوبِ رب العزت عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (حضرت سیدنا) بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، ”اے بلال! آؤ ناشتہ کریں۔“ تو (حضرت سیدنا) بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، ”میں روزہ سے ہوں۔“ تو رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا رزق جنت میں بڑھ رہا ہے۔“ پھر فرمایا، اے بلال! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جتنی دیر تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو اس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور ملائکہ اس کیلئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔“

(ابن ماجہ، ج ۲، ص ۳۴۸، حدیث ۱۷۴۹)

## روزہ کی حالت میں مرنے کی فضیلت

**مدینہ ۱۸:** ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، جو روزے کی حالت میں مرا، اللہ تعالیٰ قیامت تک کیلئے اس کے حساب میں روزے لکھ دے گا۔ (الفردوس بمأثور الخطاب، ج ۳، ص ۵۰۴، حدیث ۵۵۵۷)

## نیک کام کے دوران موت کی سعادت

سبحنَ اللہ عزوجل! خوش نصیب ہے وہ مسلمان جسے روزے کی حالت میں موت آئے۔ بلکہ کسی بھی نیک کام کے دوران موت آنا نہایت ہی اچھی علامت ہے۔ مثلاً باوضو یا دورانِ نماز مرنے، سفرِ مدینہ کے دوران بلکہ مدینہ منورہ میں روح قبض ہونا، دورانِ حج مکہ مکرمہ، منی، مژدلفہ یا عرفات شریف میں فوتگی، دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں بھرے سفر کے دوران دنیا سے رخصت ہونا، یہ سب ایسی عظیم سعادتیں ہیں کہ صرف خوش نصیبوں ہی کو حاصل ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی نیک تمنائیں بیان کرتے ہوئے حضرت سیدنا خیشمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام علیہم الرضوان اس بات کو پسند کرتے تھے کہ انتقال کسی اچھے کام مثلاً حج، عمرہ، غزوہ (جہاد)، رمضان کے روزے وغیرہ کے بعد ہو۔

## کالوچا کی ایمان افروز وفات

اچھے کام کے دوران موت سے ہم آغوش ہونے کی سعادت مُقدّر والوں ہی کا حصّہ ہے۔ اس ضمن میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اعتکاف کی ایک مدّنی بہار ملاحظہ فرمائیے اور زندگی بھر کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدّنی ماحول سے وابستہ رہنے کا عزمِ مُصمّم کر لیجئے۔ چنانچہ مدینۃ الاولیاء احمد آباد شریف (گجرات، الہند) کے کالوچا (عمر تقریباً 60 برس) رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۵ھ، 2004ء) کے آخری عشرے میں شاہی مسجد (شاہ عالم، احمد آباد شریف) میں ہونے والے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اعتکاف میں مُعتکِف ہو گئے۔ یوں تو یہ پہلے ہی سے دعوتِ اسلامی کے مدّنی ماحول سے وابستہ تھے مگر عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اعتکاف میں شمولیت پہلی ہی بار نصیب ہوئی تھی۔ اعتکاف میں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا اور ساتھ ہی ساتھ دعوتِ اسلامی کے 72 مدّنی انعامات میں سے پہلی صف میں نماز پڑھنے کی ترغیب والے دوسرے مدّنی انعام کا خوب جذبہ ملا۔ چنانچہ انہوں نے پہلی صف میں نماز پڑھنے کی عادت بنالی۔ ۲ شوال المکرم یعنی عیدُ الفطر کے دوسرے روز تین دن کے مدّنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں بھرا سفر کیا۔ مدّنی قافلہ سے واپسی کے پانچ یا چھ دن کے بعد یعنی 11 شوال المکرم ۱۴۲۵ھ (2004ء) کو کسی کام سے بازار جانا ہوا، مصروفیت بھی تھی مگر تاخیر کی صورت میں پہلی صف فوت ہو جانے کا خدشہ تھا۔ لہذا سارا کام چھوڑ کر مسجد کا رخ کیا اور اذان سے قبل ہی مسجد میں پہنچ گئے، وضو کر کے جُوں ہی کھڑے ہوئے کہ گر پڑے، کلمہ شریف اور دُرودِ پاک پڑھتے ہوئے اُن کی رُوحِ قَفَسِ عُنْصُرِی سے پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی اعتکاف کی بَرَکت سے مدّنی انعامات کے دوسرے مدّنی انعام پہلی صف میں نماز پڑھنے کے ملے ہوئے جذبے نے کالوچا کو انتقال کے وقت بازار کی غفلت بھری فضاؤں سے اُٹھا کر مسجد کی رحمت بھری فضاؤں میں پہنچا دیا اور کیسی خوشی نصیبی کہ آخری وقت کلمہ و دُرود نصیب ہو گیا۔ سُبْحَنَ اللّٰہ! اور جس کو مرتے وقت کلمہ شریف نصیب ہو جائے اُس کا قَبْر و حَشْر میں بیڑا پار ہے۔ چنانچہ نئی رحمت، شفیعِ اُمّت، مالکِ جَنّت، محبوبِ رَبِّ الْعِزّتِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنّت نشان ہے: جس کا آخری کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو، وہ داخلِ جَنّت ہوگا۔ (ابوداؤد، ج ۳، ص ۱۳۲، حدیث ۳۱۱۶)

مزید دعوتِ اسلامی کے مدّنی ماحول کی بَرَکت سنئے: چنانچہ انتقال کے چند روز بعد ان کے فرزند نے خواب میں دیکھا کہ مرحوم کالوچا چا سفید لباس میں ملبوس سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے مُسکراتے ہوئے فرما رہے ہیں: بیٹا! دعوتِ اسلامی کے مدّنی کاموں میں لگے رہو کہ اسی مدّنی ماحول کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا ہے۔

موتِ فضلِ خدا عزوجل ہو ایمان پر، مدّنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
رب کی عزوجل رحمت سے پاؤ گے جَنّت میں گھر، مدّنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد



## عاشوراء کے روزہ کے فضائل

”یا شہیدِ کربلا ہو دور ہر رنج و بلا“

کے پچیس حُرُوف کی نسبت عاشوراء کی 25 خصوصیات

(۱) 10 محرم الحرام عاشوراء کے روز حضرت سیدنا آدم صَفِيُّ اللّٰهِ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلِیْهِ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَام کی توبہ قبول کی گئی۔

(۲) اسی دن انہیں پیدا کیا گیا۔

(۳) اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا۔

(۴) اسی دن عرش

(۵) گرسی

(۶) آسمان

(۷) زمین

(۸) سورج

(۹) چاند

(۱۰) ستارے اور

(۱۱) جنت پیدا کئے گئے۔

(۱۲) اسی دن حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔

(۱۳) اسی دن انہیں آگ سے نجات ملی۔

(۱۴) اسی دن حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی اُمّت کو نجات ملی اور فرعون اپنی قوم سمیت غرق ہوا۔

(۱۵) حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کئے گئے۔

(۱۶) اسی دن انہیں آسمانوں کی طرف اٹھایا گیا۔

(۱۷) اسی دن حضرت سیدنا نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی کو ہجودی پر ٹھہری۔

(۱۸) اسی دن حضرت سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملکِ عظیم عطا کیا گیا۔

(۱۹) اسی دن حضرت سیدنا یونس علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے۔

(۲۰) اسی دن حضرت سیدنا یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی پینائی کا ضعف دور ہوا۔

(۲۱) اسی دن حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام گہرے کنوئیں سے نکالے گئے۔

(۲۲) اسی دن حضرت سیدنا ایوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکلیف رفع کی گئی۔

(۲۳) آسمان سے زمین پر سب سے پہلی بارش اسی دن نازل ہوئی اور

(۲۴) اسی دن کا روزہ اُمتوں میں مشہور تھا یہاں تک کہ یہ بھی کہا گیا کہ اس دن کا روزہ ماہِ رَمَضانُ الْمُبَارَک سے پہلے فرض تھا پھر منسوخ کر دیا گیا۔ (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ، ص ۳۱۱)

(۲۵) امامُ الہمام، امامِ عالی مقام، امامِ عرشِ مقام، امامِ تَشَنُّہ کام سَیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بمعِ شہزادگان و رُفقاء تین دن بھوکا رکھنے کے بعد اسی عاشوراء کے روزِ دشتِ کربلا میں انتہائی سفاکی کے ساتھ شہید کیا گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”یا حُسَیْن“

کے چھ رُوف کی نسبت سے مُحَرَّم الحرام اور عاشوراء کے روزوں کے 6 فضائل

**مدینہ ۱:** حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خُصْر اِکرم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ”رَمَضان کے بعد مُحَرَّم کا روزہ افضل ہے اور فرض کے بعد افضل نماز صَلوۃُ اللَّیْلِ (یعنی رات کے نوافل) ہے۔ (صحیح مسلم، ص ۸۹۱، حدیث ۱۱۶۳)

**مدینہ ۲:** طبیبوں کے طبیب، اللہ کے حبیب، حبیبِ لیبِ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: مُحَرَّم کے ہر دن کا روزہ ایک مہینہ کے روزوں کے برابر ہے۔ (طَبْرانی فی الصغیر، ج ۲، ص ۸۷، حدیث ۱۵۸۰)

یومِ موسیٰ علیہ السلام

**مدینہ ۳:** حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشادِ گرامی ہے، ”رسولُ اللہ (عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جب مَدِیْنَةُ الْمُنَوَّرَہ زَاذَہَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں تشریف لائے، یہو د کو عاشوراء کے دن روزہ دار پایا تو ارشاد فرمایا: یہ کیا دن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ غرض کی، یہ عظمت والا دن ہے کہ اسمیں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُن کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے نجات دی اور فرعون اور اُس کی قوم کو ڈبو دیا۔ لہذا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بطورِ شکرانہ اس دن کا روزہ رکھا، تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی موافقت کرنے میں بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حقدار اور زیادہ قریب ہیں۔ تو سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور اس کا حُکْم بھی فرمایا۔ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۵۶، حدیث ۲۰۰۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی خاص نعمت عطا فرمائے اُس کی یادگار قائم کرنا دُرست و محبوب ہے کہ اس طرح اُس نعمتِ عظمیٰ کی یاد تازہ ہوگی۔ اور اُس کا شکر ادا کرنے کا سبب بھی ہوگا خود قرآنِ عظیم میں ارشاد فرمایا:-

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيِّمِ اللّٰہِ ط

ترجمہ کنزالایمان: اور

انھیں اللہ کے دن یاد دلا۔

(پ ۱۳، ابراہیم ۵)

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ اَیْمِ اللّٰہ سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں پر انعام کئے جیسے کہ بنی اسرائیل کے لئے مَنْ و سَلَوٰی اُتارنے کا دن، حضرت سَیِّدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے دریا میں راستہ بنانے کا دن۔ ان ایام میں سب سے بڑی نعمت کے دن سَیِّد

عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ولادت و معراج کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے۔“

(مُلَخَّصًا خَزَائِنُ الْعِرْفَان، ص ۴۰۹)

## عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور دعوتِ اسلامی

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہم مسلمانوں کیلئے سلطانِ مدینہ منورہ، شہنشاہِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے یومِ ولادت سے بڑھ کر کون سا دن ”یومِ انعام“ ہوگا؟ تمام نعمتیں انہیں کے طفیل تو ہیں اور یہ دن عید سے بھی بہتر کہ انہیں کے صدقہ میں عید بھی عید ہوئی۔ اسی وجہ سے پیر شریف کے دن روزہ رکھنے کا سبب ارشاد فرمایا: **فِيهِ وُلِدْتُ** یعنی اس دن میری ولادت ہوئی۔

(صحیح مسلم، ص ۵۹۱، حدیث ۱۱۶۲)

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے دنیا کے بے شمار ممالک کے لاتعداد مقامات پر ہر سال عیدِ میلادِ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شاندار طریقے پر منائی جاتی ہے۔ ربیع الثور شریف کی ۱۲ ویں شب کو عظیم الشان اجتماع میلاد کا انعقاد ہوتا ہے اور بالخصوص میرے حُسنِ ظن کے مطابق اُس رات دنیا کا سب سے بڑا اجتماع میلاد باب المدینہ کراچی میں منعقد ہوتا ہے۔ اور عید کے روز مرحبا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دھو میں مچاتے ہوئے بے شمار جلوس میلاد نکالے جاتے ہیں جن میں لاکھوں عاشقانِ رسول شریک ہوتے ہیں۔

عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تو عید کی بھی عید ہے

بالیقین ہے عید عیدِ عیدِ میلادِ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

عاشوراء کا روزہ

**مدینہ ۴:** حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، ”میں نے سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کسی دن کے روزہ کو اور دن پر فضیلت دیکر جستجو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ کہ عاشوراء کا دن اور یہ کہ رمضان کا مہینہ۔“ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۵۷، حدیث ۲۰۰۶)

## یہودیوں کی مخالفت کرو

**مدینہ ۵:** نبی رحمت، شفیعِ امت، شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یومِ عاشوراء کا روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں کی مخالفت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔ (مسند امام احمد، ج ۱، ص ۵۱۸، حدیث ۲۱۵۴)

**مدینہ ۶:** حضرت سیدنا ابوقتاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عاشوراء کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم، ص ۵۹۰، حدیث ۱۱۶۲)

## سارا سال آنکھیں دکھیں نہ بیمار ہو

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان فرماتے ہیں، مُحَرَّم کی نویں اور دسویں کو روزہ رکھے تو بہت ثواب پائے گا۔ بال بچوں کیلئے دسویں مُحَرَّم کو خوب اچھے اچھے کھانے پکائے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ سال بھر تک گھر میں برکت رہے گی۔ بہتر

ہے کہ کھچڑا پکا کر حضرت شہید کر بلا سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرے بہت مُجرب (یعنی موثر و آزمودہ) ہے۔ اسی تاریخ یعنی ۱۰ محرم الحرام کو غسل کرے تو تمام سال ان شاء اللہ عزّوجلّ بیماریوں سے امن میں رہے گا کیونکہ اس دن آبِ زم زم تمام پانیوں میں پہنچتا ہے۔ (تفسیر روح البیان، ج ۴، ص ۱۴۲، کوئٹہ، اسلامی زندگی، ص ۹۳)

سروِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص یومِ عاشوراء اٹھ سرمہ آنکھوں میں لگائے تو اس آنکھیں کبھی بھی نہ دھکیں گی۔ (شعب الایمان، ج ۳، ص ۳۶۷، حدیث ۳۷۹۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## رجب المرجب کے روزے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزّوجلّ! کے نزدیک چار مہینے خصوصیت کے ساتھ حرمت والے ہیں۔ چنانچہ سورۃ التوبہ میں ارشاد ہوتا ہے،

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقِيمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں، جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں، یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ (عزّوجلّ) پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔

(پ ۱۰، التوبہ ۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیت مبارکہ میں قمری مہینوں کا ذکر ہے جن کا حساب چاند سے ہوتا ہے، احکامِ شرع کی بنا بھی قمری مہینوں پر ہے۔ مثلاً رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے روزے، زکوٰۃ، مناسک حج شریف وغیرہ نیز اسلامی تہوار مثلاً عیدِ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، عید الفطر، عید الاضحی، شبِ معراج، شبِ برأت، گیارہویں شریف، اعراسِ بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمُبِین وغیرہ بھی قمری مہینوں کے حساب سے منائے جاتے ہیں افسوس! آج کل جہاں مسلمان بے شمار سنتوں سے دور جا پڑا ہے وہاں اسلامی تاریخوں سے بھی بالکل نا آشنا ہوتا جا رہا ہے۔ غالباً ایک لاکھ مسلمانوں کے اجتماع میں اگر یہ سوال کیا جائے کہ ”بتاؤ آج کس ہجری سن کے کون سے مہینے کی کتنی تاریخ ہے؟“ تو شاید بمشکل سو مسلمان ایسے ہوں گے جو صحیح جواب دے سکیں گے۔ آیتِ گزشتہ کے تحت حضرت سیدنا صَدْرُ الْاَفْضَل مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: (چار حرمت والے مہینوں سے مراد) تین متّصل (یعنی یکے بعد دیگرے) ذُو الْقَعْدہ، ذُو الْحِجّہ، مُحَرَّم اور ایک جُدا وَجَب۔ عرب لوگ زمانہ جاہلیت میں بھی ان میں قتال (یعنی جنگ) حرام جانتے تھے۔ اسلام میں ان مہینوں کی حرمت و عظمت اور زیادہ کی گئی۔ (خزائن العرفان ص ۳۰۹)

## ایمان افروز حکایت

حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور کا واقعہ ہے کہ ایک شخص مدت سے کسی عورت پر عاشق تھا۔ ایک بار اُس نے اپنی معشوقہ پر قابو پالیا۔ لوگوں کی ہلچل سے اُس نے اندازہ لگایا کہ لوگ چاند دیکھ رہے ہیں، اُس نے اُس عورت سے پوچھا، لوگ کس ماہ کا چاند دیکھ رہے ہیں؟ اُس نے کہا، ”رَجَب کا۔“ یہ شخص حالانکہ کافر تھا مگر رَجَب شریف کا نام سنتے ہی تعظیماً فوراً الگ ہو گیا اور زنا سے باز رہا۔ حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا کہ ہمارے فلاں بندے کی زیارت کو جاؤ۔ آپ تشریف لے گئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم اور اپنی تشریف آوری کا سبب ارشاد فرمایا۔ یہ سنتے ہی اُس کا دل نورِ اسلام سے جگمگا اٹھا اور اُس نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔ (انیس الواعظین، ص ۱۷۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھی آپ نے رجب کی بہاریں! رَجَبُ الْمُرَجَّب کی تعظیم کر کے ایک کافر کو ایمان کی دولت نصیب ہو گئی۔ تو جو مسلمان ہو کر رَجَبُ الْمُرَجَّب کا احترام کریگا اُس کو نہ جانے کیا کیا انعام ملیں گے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ رَجَب شریف کا خوب احترام کیا کریں۔ قرآنِ پاک میں بھی حرمت والے مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے سے روکا گیا ہے۔  
 ”وَالْعَرَفَان“ میں **فَلَا تَظْلِمُوا فِيْهِنَّ أَنْفُسَكُمْ** (ترجمہ کنز الایمان: تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو) کے تحت ہے۔ ”یعنی خصوصیت سے ان چار مہینوں میں گناہ نہ کرو کہ ان میں گناہ کرنا اپنے اوپر ظلم ہے یا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔“

(نور العرفان، ص ۳۰۶)

دعوتِ اسلامی  
 www.dawateislami.net

## دو سال کا ثواب

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سالار، شہنشاہِ ابرار، دو عالم کے مالک و مختارِ باذنِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مشکبار ہے: ”جس نے ماہِ حرام میں تین دن جُمُعرات، جُمُعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھا اسکے لئے دو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔“ (مجمع الزوائد، ج ۳، ص ۲۳۸، حدیث ۵۱۵۱)

تیرے کرم سے اے کریم مجھے کون سی شے ملی نہیں  
 جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

## رجب کی بہاریں

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب“ میں فرماتے ہیں: ”رجب“ دراصل تَرَجِيب سے مُشْتَق (یعنی نکلا) ہے اس کے معنی ہیں، ”تعظیم کرنا۔“ اس کو الْأَصَبُ (یعنی سب سے تیز بہاؤ) بھی کہتے ہیں اس لئے کہ اس ماہِ مبارک میں توبہ کرنے والوں پر رحمت کا بہاؤ تیز ہو جاتا ہے اور عبادت کرنے والوں پر قبولیت کے انوار کا فیضان ہوتا ہے۔ اسے الْأَصَمُ (یعنی خوب بہرا) بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں جنگ و جدل کی آواز بالکل سنائی نہیں دیتی۔ اسے رَجَب بھی کہا جاتا ہے کہ جنت کی ایک نہر کا نام ”رَجَب“ ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے، اس نہر سے وہی پئے گا جو رَجَب کے مہینے میں روزے رکھے گا۔ (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب، ص ۳۰۱، دارالکتب العلمیۃ بیروت)



غُثْيَةُ الطَّالِبِينَ میں ہے کہ اس ماہ کو ”شہرِ رَحْم“ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں شیطانوں کو رَجْم یعنی سنگسار کیا جاتا ہے تاکہ وہ مسلمانوں کو ایذا نہ دیں۔ اس ماہ کو اَصَمّ (یعنی خوب بُہرا) بھی کہتے ہیں کیونکہ اس ماہ میں کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کے نازل ہونے کے بارے میں نہیں سنا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ امتوں کو ہر مہینے میں عذاب دیا اور اس ماہ میں کسی قوم کو عذاب نہ دیا۔

(غُثْيَةُ الطَّالِبِينَ، ص ۲۲۹)

## رجب کے تین حروف

سُبْحَنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَجَبِ الْمُرَجَّب کی بہاروں کی تو کیا بات ہے! ”مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب“ میں ہے، بُرْگَانِ دین رَحْمَتُ اللّٰهِ الْمُبِين فرماتے ہیں، ”رَجَب“ میں تین حُرُوف ہیں۔ ر، ج، ب، ”ر“ سے مُرَاد رَحْمَتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، ”ج“ سے مُرَاد بندے کا جُرم، ”ب“ سے مُرَاد بَرّ یعنی احسان و بھلائی۔ گویا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے، میرے بندے کے جُرم کو میری رحمت اور بھلائی کے درمیان کر دو۔ (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب، ص ۳۰۱)

عصیاں سے کبھی ہم نے گنہگار نہ کیا  
پر تُو نے دل آزر دہ ہمارا نہ کیا  
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تجویز  
لیکن تری رحمت نے گوارا نہ کیا

## بیج بونے کا مہینہ

حضرت سیدنا علامہ صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: رَجَبُ الْمُرَجَّب بیج بونے کا، شَعْبَانُ الْمُعْظَم آبپاشی کا اور رَمَضَانُ الْمُبَارَك فصل کاٹنے کا مہینہ ہے۔ لہذا جو رَجَبُ الْمُرَجَّب میں عبادت کا بیج نہیں بوتا اور شَعْبَانُ الْمُعْظَم میں آنسوؤں سے سیراب نہیں کرتا وہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں فصلِ رحمت کیوں کر کاٹ سکے گا؟ مزید فرماتے ہیں، رَجَبُ الْمُرَجَّب جِسْم کو، شَعْبَانُ الْمُعْظَم دل کو اور رَمَضَانُ الْمُبَارَك رُوح کو پاک کرتا ہے۔ (نُزْہَةُ الْمَجَالِس، ج ۱، ص ۱۵۵)

## جو ساری زندگی نہ سیکھ سکا وہ دس دن میں سیکھ لیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رجب المرجب میں عبادت اور روزوں کا ذہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مرہو ط رہئے۔ سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں کے مسافر بنئے اور دعوتِ اسلامی کی جانب سے کئے جانے والے اجتماعی اعتکاف میں حصہ لیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آپ کی زندگی میں مَدَنی انقلاب آجایگا۔ ترغیباً ایک خوشگوار مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ سعید آباد بلدیہ ٹاؤن باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کچھ اس طرح تھی، میں اُن دنوں میٹرک کا طالب علم تھا، اپنے مکان کے مالک جو کہ دعوتِ اسلامی والے تھے کی انفرادی کوشش سے اُن کے ساتھ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت غوثیہ مسجد نیو سعید آباد مین کالونی میں ہونے والے رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرے کے اعتکاف میں بیٹھ گیا۔ عاشقانِ رسول کے ساتھ اعتکاف کرنے کی برکتیں بیان سے باہر ہیں۔ المختصر میں نے اُن دس دنوں میں وہ کچھ سیکھا جو پچھلی تمام زندگی میں نہ سیکھ پایا تھا۔ میں نے اعتکاف ہی میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو مضبوطی سے اپنایا، وہیں سے مستقل عمامہ شریف سجالیا، عید کے دوسرے دن عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلے میں سنتوں بھرا سفر کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر مَدَنی رنگ چڑھتا چلا گیا اور یہ بیان قلمبند کرتے وقت تنظیمی طور پر مَدَنی انعامات کا ذمہ دار ہوں۔

رحمتیں لوٹنے کے لئے آؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
سنتیں سیکھنے کیلئے آؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### پانچ بابرکت راتیں

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، رُؤُفٌ رَّحِیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظیم ہے، ”پانچ راتیں ایسی ہیں جس میں دُعاؤں نہیں کی جاتی

﴿۱﴾ رَجَب کی پہلی رات

﴿۲﴾ پندرہ شعبان

﴿۳﴾ جُمُعرات اور جُمُعہ کی درمیانی رات

﴿۴﴾ عیدُ الفِطْرِ کی رات

﴿۵﴾ عیدُ الْأَضْحٰی کی رات۔“ (الجامع الصَّغیر، ص ۲۴۱، حدیث ۳۹۵۲)

حضرت سیدنا خالد بن معدان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”سال میں پانچ راتیں ایسی ہیں جو ان کی تصدیق کرتے ہوئے بہ نیتِ ثواب ان کو عبادت میں گزارے تو اللہ تعالیٰ اُسے داخلِ جنت فرمائے گا۔

﴿۱﴾ رَجَب کی پہلی رات کہ اس رات میں عبادت کرے اور اسکے دن میں روزہ رکھے۔

﴿۲،۳﴾ عیدین (یعنی عیدُ الفِطْرِ اور عیدُ الْأَضْحٰی) کی راتیں کہ ان راتوں میں عبادت کرے اور دن میں روزہ نہ رکھے (عیدین کے دن روزہ رکھنا ناجائز ہے)

﴿۴﴾ شعبان کی پندرہویں رات کہ اس رات میں عبادت کرے اور دن میں روزہ رکھے۔

﴿۵﴾ اور شبِ عاشوراء (یعنی مُحَرَّم الحرام کی دسویں شب) کہ اس رات میں عبادت کرے اور دن میں روزہ رکھے۔

(عُنْیۃ الطالِبِین، ص ۲۳۶، دار احیاء التراث العربی بیروت)

### پہلا روزہ تین سال کے گناہوں کا کفارہ

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بے چین دلوں کے چین، سرورِ کونین، نبیُّ الحرمین، سیدُّ الثَّقَلین، امامُ القِبْلَتین، صاحبِ قَابِ قَوْسَین، نانائے حَسَنین، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمانِ رَحْمَتِ نِشَان ہے، ”رَجَب کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفارہ ہے، اور دوسرے دن کا روزہ دو سالوں کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کفارہ ہے،

پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفارہ ہے۔“ (الجامع الصَّغیر، حدیث ۵۰۵۱، ص ۳۱۱)

## ایک جنتی نہر کا نام رجب ہے

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جنت میں ایک نہر ہے جسے ”رَجَب“ کہا جاتا ہے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے تو جو کوئی رَجَب کا ایک روزہ رکھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس نہر سے سیراب کرے گا۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان، ج ۳، ص ۳۶۷، حدیث ۳۸۰۰)

## نورانی پہاڑ

ایک بار حضرت سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا گزرا ایک جگہ گاتے نورانی پہاڑ پر ہوا۔ آپ علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس پہاڑ کو قوتِ گویائی عطا فرما۔ وہ پہاڑ بول پڑا، یا رُوح اللہ! (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا، اپنا حال بیان کر۔ پہاڑ بولا، ”میرے اندر ایک آدمی رہتا ہے۔“ سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو مجھ پر ظاہر فرمادے۔ یکا یک پہاڑ شق ہو گیا اور اُس میں سے چاند سا چہرہ چمکاتے ہوئے ایک بزرگ برآمد ہوئے۔ انہوں نے عرض کی، ”میں حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کا اُمّتی ہوں میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے یہ دُعا کی ہوئی ہے کہ وہ مجھے اپنے پیارے محبوب، نبیِ آخر الزمان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ تک زندہ رکھے تاکہ میں اُن کی زیارت بھی کروں اور ان کا اُمّتی بننے کا شرف بھی حاصل کروں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اس پہاڑ میں چھ سو سال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول ہوں۔“

حضرت سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیا رُوح زمین پر کوئی بندہ اس شخص سے بڑھ کر بھی تیرے یہاں مُکَرَّم ہے؟ ارشاد ہوا، اے عیسیٰ (علیہ السلام)! اُمّتِ محمدی میں سے جو ماہِ رَجَب کا ایک روزہ رکھے وہ میرے نزدیک اس سے بھی زیادہ مُکَرَّم ہے۔

(نُزْہۃ المجالس، ج ۱، ص ۱۵۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

## ایک روزے کی فضیلت

مُحَقِّق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ انقوی نقل کرتے ہیں کہ سلطانِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: **ماہِ رَجَبِ حُرْمَتِ والے مہینوں میں سے ہے اور چھٹے آسمان کے دروازے پر اس مہینے کے دن لکھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص رَجَب میں ایک روزہ رکھے اور اُسے پرہیزگاری سے پورا کرے تو وہ دروازہ اور وہ (روزہ والا) دن اس بندے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کریں گے اور عرض کریں گے، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس بندے کو بخش دے اور اگر وہ شخص بغیر پرہیزگاری کے روزہ گزارتا ہے تو پھر وہ دروازہ اور دن اُس کی بخشش کی درخواست نہیں کریں گے اور اُس شخص سے کہتے ہیں، ”اے بندے! تیرے نفس نے تجھے دھوکا دیا۔“ (مَا شَبَّهَ بِالسَّنَةِ، ص ۳۴۲)**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ روزہ سے مقصود صرف بھوک پیاس نہیں، تمام اعضاء کو گناہوں سے بچانا بھی ضروری ہے، اگر روزہ رکھنے کے باوجود بھی گناہوں کا سلسلہ جاری رہا تو پھر سخت محرومی ہے۔

## کشتی نوح میں رجب کے روزے کی بہار

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے رَجَب کا ایک روزہ رکھا تو وہ ایک سال کے روزوں کی طرح ہوگا۔ جس نے سات روزے رکھے اُس پر جہنم کے سات دروازے بند کر دیئے جائیں گے، جس نے آٹھ روزے رکھے اُس کیلئے جَنَّت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس نے دس روزے رکھے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جو کچھ مانگے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے عطا فرمائے گا۔ اور جس نے پندرہ روزے رکھے تو آسمان سے ایک مُنادی ندا کرتا ہے کہ تیرے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے پس تُو از سرِ نو عمل شروع کر کہ تیری بُرائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ اور جو زائد کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے زیادہ دے۔ اور رَجَب میں نوح (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کشتی میں سوار ہوئے تو خود بھی روزہ رکھا اور ہمراہیوں کو بھی روزے کا حکم دیا۔ ان کی کشتی دس مُہرَم تک چھ ماہ برسرِ سفر رہی۔ (شُعَبُ الْاِيْمَان، ج ۳، ص ۳۶۸، حدیث ۳۸۰۱)

## جنتی محل

حضرت سیدنا ابوقلہبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رَجَب کے روزہ داروں کیلئے جَنَّت میں ایک مَحَل ہے۔“

(شُعَبُ الْاِيْمَان، ج ۳، ص ۳۶۸، حدیث ۳۸۰۲)

## پریشانی دور کرنیکی فضیلت

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ”جو ماہِ رَجَب میں کسی مسلمان کی پریشانی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اُسکو جَنَّت میں ایک ایسا محل عطا فرمائے گا جو حدِ نظر تک وسیع ہوگا۔ تم رَجَب کا اکرام کرو اللہ تعالیٰ تمہارا ہزار کرامتوں کے ساتھ اکرام فرمائے گا۔ (غنیۃ الطالبین، ص ۲۳۴)

## سو برس کے روزوں کا ثواب

۲۷ ویں رَجَبُ الْمُرَجَّب کی عظمتوں کے کیا کہنے! اسی تاریخ کو ہمارے پیارے پیارے، میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر پہلی بار وحی نازل ہوئی اور اسی تاریخ کو معراج کا عظیم الشان مُعْجَزہ رونما ہوا۔ چنانچہ ۲۷ ویں رَجَب شریف کے روزے کی بڑی فضیلت ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا سلمان فارسی سے مروی ہے کہ: سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رَجَب میں ایک دن اور رات ہے، جو اُس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافل میں گزارے، یہ سو برس کے روزوں کے برابر ہو۔ اور وہ ۲۷ ویں رَجَب ہے۔ اسی تاریخ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کو مُبْعُوْث فرمایا۔ (شُعَبُ الْاِيْمَان، ج ۳، ص ۳۷۳، حدیث ۳۸۱۱)

## ایک نیکی سو سال کی نیکیوں کے برابر

رَجَب میں ایک رات ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والے کو سو برس کی نیکیوں کا ثواب ہے اور وہ رجب کی ستائیسویں شَب ہے۔ جو اس میں بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سی ایک سورت اور ہر دو رکعت پر التَّحِيَّات پڑھے اور بارہ پوری ہونے پر سلام پھیرے، اس کے بعد ۱۰۰ بار یہ پڑھے: **سُبْحَنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ**، استغفار سو بار، دُرود شریف سو بار پڑھے اور اپنی دنیا و آخرت سے جس چیز کی چاہے دعاء مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی سب دُعائیں

قبول فرمائے سوائے اُس دُعاء کے جو گناہ کے لئے ہو۔ (شُعَبُ الْإِيمَان، ج ۳، ص ۳۷۴، حدیث ۳۸۱۲)

## ۲۷ ویں کا روزہ دس برس کے گناہوں کا کفارہ

میرے آقا علیحضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجِدِّ دین وملت، حامی سنت، ماجی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں کہ فوائد ہند میں حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، رءُ وُفَّ رَّحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ستائیس وَجَب کو مجھے نُبُوَّت عطا ہوئی جو اس دن کا روزہ رکھے اور افطار کے وقت دُعا کرے دس برس کے گناہوں کا کفارہ ہو۔“ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۱۰، ص ۶۴۸)

## 60 ماہ کے روزوں کا ثواب

حدیث پاک میں ہے، جو ستائیسویں رَجَب کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ساٹھ مہینے کے روزوں کا ثواب لکھے اور یہ وہ دن ہے جس میں جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام (حضرت) مُحَمَّد صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیلئے پیغمبری لے کر نازل ہوئے۔

(تنزیہ الشریعہ، ج ۲، ص ۱۶۱، حدیث ۴۱)

## سوسال کے روزے کا ثواب

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اللہ کے محبوب، دانا غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوب عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”وَجَب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے سوسال کے روزہ رکھے اور یہ وَجَب کی ستائیس تاریخ ہے۔ اسی دن مُحَمَّد صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مَبْعُوث فرمایا۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان، ج ۳، ص ۳۷۴، حدیث ۳۸۱۱)

## دعوتِ اسلامی اور جشنِ معراج النبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

میٹھے اسلامی بھائیو! رجب المرجب کو ایک خصوصیت یہ بھی حاصل ہے کہ اس کی ستائیسویں شب کو ہمارے میٹھے مکی مدنی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ربُّ العُلَّی کی طرف سے معراج کا مُعْجَزہ عطا ہوا، آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ستائیسویں رات مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) اور پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر فرمائی۔ جنت و دوزخ کے عجائبات مُلاحظہ فرمائے۔ عرش کو اپنی قدم بوسی کا شرف بخشا اور عین بیداری کے عالم میں گھلی آنکھوں سے اپنے پروردگار عزوجل کا دیدار کیا۔ یہ سارا سفر آن کی آن میں طے فرما کر واپس تشریف لے آئے۔ رجب المرجب کی ستائیسویں شب بے حد عظمت والی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہر سال ستائیسویں شب کو جشنِ معراج النبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سلسلے میں دنیا کے مُتَعَدِّ دُمَالِک میں بے شمار مقامات پر اجتماع ذکر و نعت کا انعقاد کیا جاتا ہے جن سے لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول فیضیاب ہوتے ہیں۔ میرے حسن ظن کے مطابق جشنِ معراج کا دنیا کا سب سے بڑا اجتماع سالہا سال سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ باب المدینہ کراچی میں ہوتا ہے جو کہ تقریباً ساری رات جاری رہتا ہے۔



خدا کی قدرت سے چاند حق کے ، کروڑوں منزل میں جلوہ کر کے  
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی ، کہ نور کے تڑکے آ لئے تھے

### کفن کی واپسی

بصرہ کی ایک نیک خاتون نے بوقتِ وفات اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ مجھے اُس کپڑے کا کفن دینا جسے پہن کر میں رَجَبُ الْمُرجَّب میں عبادت کیا کرتی تھی۔ بعد از وفات بیٹے نے کسی اور کپڑے میں کفنا کر دفن دیا۔ جب وہ قبرستان سے گھر آیا تو یہ دیکھ کر تھڑا اٹھا کہ جو کفن اُس نے پہنایا تھا وہ گھر میں موجود تھا! جب اُس نے گھبرا کر ماں کی وصیت والے کپڑے تلاش کئے تو وہ اپنی جگہ سے غائب تھے۔ اتنے میں ایک غیبی آواز گونج اٹھی، ”اپنا کفن واپس لے لو ہم نے اُس کو اُسی کپڑے میں کفنا دیا ہے (جس کی اُس نے وصیت کی تھی) جو رَجَب کے روزے رکھتا ہے ہم اُس کو قبر میں رنجیدہ نہیں رہنے دیتے۔“ (تُزِيَةُ الْمَجَالِس، ج ۱، ص ۲۰۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### لاڈ پیار نے مجھے ڈھیٹ بنا دیا تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَجَبُ الْمَرْجَّب کے روزوں کی مدنی سوچ بنانے، گناہوں کی عادت چھڑانے اور عبادت کی لذت پانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے چنانچہ شاہدِ رَہ (مرکز الاولیاء لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لباب ہے، میں اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا، زیادہ لاڈ پیار نے مجھے حدِ رَجَبِ ڈھیٹ اور ماں باپ کا سخت نافرمان بنا دیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صبح دیر تک سویا رہتا۔ ماں باپ سمجھاتے تو اُن کو جھاڑ دیتا۔ وہ بے چارے بعض اوقات رو پڑتے۔ دعائیں مانگتے مانگتے ماں کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام جس ”لمحے“ میں مجھے دعوتِ اسلامی والے ایک عاشقِ رسول سے ملاقات کی سعادت ملی اور اُس نے مَحَبَّت اور پیار سے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھ پاپی و بدکار کو مدنی قافلے میں سفر کیلئے تیار کیا۔ چنانچہ میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین دن کے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ نہ جانے ان عاشقانِ رسول نے تین دن کے اندر کیا گھول کر پلا دیا کہ مجھ جیسے ڈھیٹ انسان کا ہتھرمُما دل جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ پگھلتا تھا موم بن گیا، میرے قلب میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا اور میں مدنی قافلے سے نمازی بن کر لوٹا۔ گھر آ کر میں نے سلام کیا، والد صاحب کی دست بوسی کی اور اُمی جان کے قدم چومے۔ گھر والے حیران تھے! اس کو کیا ہو گیا ہے کہ کل تک جو کسی کی بات سننے کیلئے تیار نہیں تھا وہ آج اتنا باادب بن گیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سابقہ بے نمازی کو مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کی یعنی صدائے مدینہ لگانے ذمہ داری ملی ہوئی ہے۔ (دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے اُٹھانے کو صدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں)

گرچہ اعمالِ بد، اور افعالِ بد نے ہے رُسوا کیا ، قافلے میں چلو  
مگنو چل کر دُعا ، قافلے میں چلو

## صحبت کے متعلق تین روایات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عاشقانِ رسول کی صحبت نے کس طرح ایک بے نمازی نوجوان کو دوسروں کو نماز کی دعوت دینے والا بنادیا! اس میں کوئی شک نہیں کہ صحبتِ ضرور رنگ لاتی ہے، اچھی صحبت اچھا اور بُری صحبت بُرا بناتی ہے۔ لہذا ہمیشہ عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کرنی چاہئے۔ اس ضمن میں تین احادیثِ مبارکہ ذکر کی جاتی ہیں:

﴿۱﴾ اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خُدا عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تُو بھولے تو وہ یاد دلائے

(الجامع الصغیر للسیوطی، ص ۲۴۴، حدیث ۳۹۹۹)

﴿۲﴾ اچھا ہمنشین (یعنی اچھا ساتھی) وہ ہے کہ اُس کو دیکھنے سے تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے اور اُس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (ایضاً، ص ۲۴۷، حدیث ۴۰۶۳)

﴿۳﴾ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے لیے مفید نہ ہو اور دشمن سے الگ رہو اور دوست سے بچتے رہو مگر جبکہ وہ امین (یعنی امانت دار) ہو کہ امین کی برابری کا کوئی نہیں اور امین وہی ہے جو اللہ سے ڈرے۔ اور فاجر (یعنی اللہ و رسول کا نافرمان) کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمہیں فُجُور (نافرمانی) سکھائے گا اور اُس کے سامنے بھید کی بات نہ کہو اور اپنے کام میں اُن سے مشورہ لو جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔ (کنز العمال، ج ۹، ص ۷۵، الحدیث ۲۵۵۶۵)

## برو صحبت کی ممانعت

بے نمازیوں، گالیاں بکنے والوں، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے والوں، جھوٹ، غیبت، چُغلی، وعدہ خلافی کرنے والوں، چوروں، رشوت خوروں، ثراییوں، فاسقوں اور فاجروں نیز بد مذہبوں اور کافروں کی صحبتوں کی شریعت میں ممانعت ہے بلا کسی مصلحت شرعی بلا عذر صحیح جان بوجھ کر ان کی صحبت میں بیٹھنے والا گنہگار ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۲۳۷) پر ہے، میرے آقا علی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں استفسار کیا گیا: زانی اور دیوث (یعنی جو اپنی بیوی یا کسی بھی حرمہ کی بے پردگی پر غیرت نہ کھاتا ہو، حتیٰ الوسع منع نہ کرتا ہو) سے کہاں تک احتراز کرنا چاہئے؟ جواباً ارشاد فرمایا: زانی و دیوث فاسق ہیں اُن کے پاس اٹھنے بیٹھنے میل جول سے احتراز چاہئے۔ یہ جواب دینے کے بعد آپ نے پارہ ۷ سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۶۸ تحریر فرمائی جس میں ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے، پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

وَمَا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

(پ ۷، الانعام ۶۸)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ بُری صحبت سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ بُرا یار برے سانپ سے بدتر ہے کہ بُرا سانپ جان لیتا ہے اور بُرا یار ایمان برباد کرتا ہے۔ (نور العرفان، ص ۲۱۵)

رجب کا واسطہ ہم سب کی مغفرت فرما

الہی جنتِ فردوس مرحمت فرما

شعبان المعظم کے روزے

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مہینہ

رسول اکرم، نور مجسم، شاہِ نبی آدم، شافعِ اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا شعبان المعظم کے بارے میں فرمانِ مکرّم ہے، شعبان میرا مہینہ ہے اور رَمَضانُ الْمُبَارَك، اللہ عزّوجلّ کا مہینہ ہے۔ (الجامع الصغیر، الحدیث ۷۷۹، ص ۳۰۱)

شعبان کی تجلیات و برکات

لفظِ شعبان میں پانچ حُرُوف ہیں ہ، ش، ع، ب، ا، ن۔ ”ش“ سے مراد شرف یعنی بُرُزگی، ع سے مراد علو یعنی بلندی، ب سے مراد برّ یعنی بھلائی و احسان، ا سے مراد اُلفت اور ن سے مراد نُور ہے تو یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس مہینے میں عطا فرماتا ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، برکات کا نزول ہوتا ہے، خطائیں ترک کر دی جاتی ہیں اور گناہوں کا کفارہ ادا کیا جاتا ہے، اور خیر البریہ سیدُ النورای جنابِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر دُرودِ پاک کی کثرت کی جاتی ہے، اور یہ نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر دُرود بھیجنے کا مہینہ ہے۔“ (غنیۃ الطالبین، ج ۱، ص ۲۴۶)

صحابہ کرام علیہم الرضون کا جذبہ

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”ماہ شعبان المعظم کا چاند نظر آتے ہی صحابہ کرام علیہم الرضون تلاوت قرآنِ پاک میں مشغول ہو جاتے، اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ کمزور و مسکین لوگ ماہِ رمضان المبارک کے روزوں کے لئے تیاری کر سکیں، حکام قیدیوں کو طلب کر کے جس پر ”حد“ (سزا) قائم کرنا ہوتی اُس پر حد قائم کرتے بقیہ کو آزاد کر دیتے، تاجر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وصول کر لیتے۔ (یوں ماہِ رمضان المبارک کا چاند نظر آنے سے قبل ہی اپنے آپ کو فارغ کر لیتے) اور رمضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غسل کر کے (بعض حضرات سارے ماہ کے لئے) اعتکاف میں بیٹھ جاتے۔“ (غنیۃ الطالبین، ج ۱، ص ۲۴۶)

موجودہ مسلمانوں کا جذبہ

سُبْحَنَ اللہِ عزّوجلّ! پہلے کے مسلمانوں کو عبادت کا کس قدر ذوق تھا! مگر افسوس! آج کل کے مسلمانوں کو زیادہ تر حصولِ مال ہی کا شوق ہے۔ پہلے کے مدنی سوچ رکھنے والے مسلمان مُتَبَرِّکِ اِیّام میں ربُّ الانام عزّوجلّ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کر کے اُس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے اور آج کل کے مسلمان مبارک اِیّام خصوصاً ماہِ صیام (یعنی رمضان شریف) میں دنیا کی ذلیل دولت کمانے کی نئی نئی ترکیبیں سوچتے ہیں۔ اللہ عزّوجلّ اپنے بندوں پر مہربان ہو کر نیکیوں کا اجر و ثواب خوب بڑھا دیتا ہے۔ لیکن بد نصیب لوگ رمضان المبارک میں اپنی اشیاء کا بھاؤ بڑھا کر اپنے ہی مسلمان بھائیوں میں لوٹ مار مچا دیتے ہیں۔ آہ! آہ! آہ!

اُمّت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے

بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

اے خاصہ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے

فریاد ہے اے کشتی اُمّت کے نگہباں

## تعظیم رمضان کیلئے شعبان کے روزے

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعطرِ پسینہ، باعثِ نُزولِ سیکینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، ”رَمَضان کے بعد سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں، تعظیمِ رَمَضان کیلئے“۔

(شُعْبُ الْإِيمَان، ج ۳، ص ۳۷۷، حدیث ۳۸۱۹)

## شعبان کے اکثر روزے رکھنا سنت ہے

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سَيِّدَتُنَا عَائِشَةُ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں: خُصُّوا رَاكِرْم، نُورِ مُجَسِّم، شَاہِ بَنِي آدَم، رَسُولِ مُحْتَشَم، شَافِعِ أُمَمِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو میں نے شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزہ رکھتے نہ دیکھا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سوائے چند دن کے پورے ہی ماہ کے روزے رکھا کرتے تھے۔ (تَرْمِذِي، ج ۲، ص ۱۸۲، حدیث ۷۳۶)

## مرنے والوں کی فہرس بنائی جاتی ہے

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سَيِّدَتُنَا عَائِشَةُ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں: ”خُصُّوا رَاكِرْم، شَافِعِ مُحَشَّر، مَدِينَةِ كِتَابِ جَوْر، بِأَذْنِ رَبِّ الْكَرْبِ غُيُوبٍ سے باخبر، محبوبِ دَاوَرِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پورے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔“ فرماتی ہیں: میں نے عرض کی، ”يَا رَسُولَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! کیا سب مہینوں میں آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شعبان کے روزے رکھنا ہے؟“ تو شفیعِ روزِ شُمارِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وقتِ رُخْصَتِ آئے اور میں روزہ دار ہوں۔“

(مُسْنَدُ ابُو يَعْلَى، ج ۴، ص ۲۷۷، حدیث ۲۸۹۰)

## پسندیدہ مہینہ

حضرت سَيِّدُنا عَبْدِ اللہ بن ابی قیس رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ انہوں نے حضرت سَيِّدَتُنَا عَائِشَةَ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنَا، رَسُولُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پسندیدہ مہینہ شَعْبَانُ الْمُعْظَم تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمَضان سے ملا دیتے۔ (ابوداؤد، ج ۲، ص ۴۷۶، حدیث ۲۴۳۱)

## لوگ شعبان کی اہمیت سے غافل ہیں

حضرت سَيِّدُنا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، میں نے عرض کی، يَا رَسُولَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو شعبان کے روزے رکھتے ہوئے دیکھتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کسی بھی مہینے میں اس طرح روزے نہیں رکھتے۔ فرمایا: ”رَجَب اور رَمَضان کے بیچ میں یہ مہینہ ہے، لوگ اس سے غافل ہیں۔ اس میں لوگوں کے اَعْمَالُ اللہِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں۔ اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔“ (سُنَنِ نَسَائِي، ج ۴، ص ۲۰۰)

## طاقت کے مطابق عمل کیجیئے

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں: رسول اللہ (عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھا کرتے تھے کہ پورے شعبان کے ہی روزے رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس وقت تک اپنا فضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتانہ جاؤ۔ بے شک اس کے نزدیک پسندیدہ (نفل) نماز وہ ہے کہ جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے اگرچہ کم ہو۔ تو پس جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوئی نماز (نفل) پڑھتے تو اس پر ہمیشگی اختیار فرماتے۔ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۲۸، حدیث ۱۹۷۰)

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: مذکورہ حدیث پاک میں پورے ماہِ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے روزوں سے مراد اکثر شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے روزے ہیں۔ (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب، ص ۳۰۳)

اگر کوئی پورے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے روزے رکھنا چاہے تو اُس کو ممانعت بھی نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے کئی اسلامی بھائی اور اسلامی بہنوں میں رَجَبُ الْمُرَجَّب اور شَعْبَانُ الْمُعَظَّم دونوں مہینوں میں روزے رکھنے کی ترکیب ہوتی ہے اور مسلسل روزے رکھتے ہوئے یہ حضرات رَمَضَانُ الْمُبَارَك سے مل جاتے ہیں۔ آپ بھی روزوں اور سنتوں پر استقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔ ترغیب کے لئے ایک مشکبار مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ

## میں پتنگ بازی کا شوقین تھا

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر پر لبَّ لَتَصْرِفُ پیش کرتا ہوں: افسوس! میری کچھلی زندگی سخت گناہوں میں گزری، میں پتنگ بازی کا شوقین تھا نیز وڈیو گیمز اور گولیاں کھیلنا وغیرہ میرے مشاغل میں شامل تھا۔ ہر ایک کے معاملے میں ٹانگ اڑانا، خواجواہ لوگوں سے لڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا وغیرہ میرے معمولات تھے۔ خوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش پر میں رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرے میں علاقے کی مسجد میں مُعْتَكِف ہو گیا۔ مجھے بہت اچھے اچھے خواب نظر آئے اور خوب سُکون ملا۔ میں نے مزید دو سالِ اِعتِکاف کی سعادت حاصل کی۔ ایک بار ہماری مسجد کے مُؤَدِّن صاحبِ انفرادی کوشش کر کے مجھے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں لے آئے۔ ایک مبلغ بیان کر رہے تھے، سفید لباس اور کتھنی چادر میں ملبوس، چہرے پر ایک مُشت داڑھی اور سر پر عمامہ شریف کے تاج والا ایسا بارونق چہرہ میں نے زندگی میں پہلی بار ہی دیکھا تھا۔ مبلغ کے چہرے کی کشش اور نورانیت نے میرا دل موہ لیا اور میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آ گیا اور اب دو سال سے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ) ہی میں اِعتِکاف کرتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے ایک مٹھی داڑھی بھی سجالی ہے۔

دیدے الفت کا جام یا اللہ  
بہر شاہِ انام یا اللہ  
صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

مست ہر دم رہوں میں  
بھیک دیدے غمِ مدینہ کی  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !



## رمضان کے بعد کونسا مہینہ افضل ہے؟

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار، محبوب پروردگار عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کی گئی کہ رَمَضان کے بعد کونسا روزہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ”تَعْظِیمِ رَمَضان کیلئے شَعْبَان کا۔“ پھر عرض کی گئی، کونسا صَدَقہ افضل ہے؟ فرمایا: رَمَضان کے ماہ میں صَدَقہ کرنا۔ (جامع ترمذی، ج ۲، ص ۱۲۵، حدیث ۶۶۳)

## پندرہویں شب میں تجلی

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت، سراپا رحمت، محبوب رب العزت عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ شَعْبَان کی پندرہویں شب میں تجلی فرماتا ہے۔ اِسْتِغْفَار (یعنی توبہ) کرنے والوں کو بخش دیتا اور طالعِ رحمت پر رحم فرماتا اور عداوت والوں کو جس حال پر ہیں اُسی پر چھوڑ دیتا ہے۔“

(شُعْبُ الْاِيْمَان، ج ۳، ص ۳۸۲، حدیث ۳۸۳۵)

## عداوت والے کی شامت

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سلطانِ مدینہ منورہ، شہنشاہِ مَکَّہ مُکَرَّمہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، ”شَعْبَان کی پندرہویں شب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر کافر اور عداوت والے کو (نہیں بخشتا)۔“ (صحیح ابن حبان، ج ۷، ص ۴۷۰، حدیث ۵۶۳۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن دو مسلمانوں میں کوئی دُنیوی عداوت ہو تو انہیں چاہئے کہ شبِ بَرَاءت آنے سے پہلے پہلے مُعَانِی تِلْکَافِی کر لیں تاکہ مغفرتِ الہی عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی شامل ہو۔ انہیں احادیثِ مبارکہ کی بنا پر بخمدہ تعالیٰ مدینۃُ المُرشد بریلی شریف میں میرے آقا علیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ طریقہ مقرر فرمایا تھا کہ 14 شَعْبَانُ الْمُعْظَم کورات آنے سے پہلے مسلمان آپس میں ملتے اور ایک دوسرے سے قُصُور مُعَاف کرواتے تھے۔ مَدَنی التجاء ہے کہ ہر جگہ اسلامی بھائی بھی ایسا ہی کریں اور اسلامی بہنیں بھی فون وغیرہ کے ذریعے آپس میں مُعَانِی تِلْکَافِی کر لیں۔

## پیامِ امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شبِ بَرَاءت قریب ہے، اس رات تمام بندوں کے اُعمال حضرت عِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عَزَّوَجَلَّ بِطَفِیلِ حُضُورِ پُر نور، شافعِ یَوْمِ النُّشُور، علیہ افضل الصَّلَوةِ وَالسَّلَام مسلمانوں کے ذُنُوب (گناہ) مُعَاف فرماتا ہے مگر چند ان میں وہ دو مسلمان جو باہم دُنیوی وجہ سے رَجْش رکھتے ہیں فرماتا ہے، ان کو رہنے دو۔ جب تک آپس میں صَلَاح نہ کر لیں۔ ایک دوسرے کے حُقوق ادا کر دیں یا مُعَاف کر لیں کہ بِإِذْنِہِ تَعَالٰی حُقوقِ الْعِبَادِہِ سے صَحَافِ اَعْمَالِ (یعنی اعمالِ نامے) خالی ہو کر بارگاہِ عِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ میں پیش ہوں۔ حُقوقِ مولیٰ تعالیٰ کے لئے توبہ صَادِقہ کافی ہے۔ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں) ایسی حالت میں بِإِذْنِہِ تَعَالٰی ضرور اس شب میں اُمیدِ مغفرتِ تَامَّہ (تام۔ مہ) ہے بشرطِ صِحَّتِ عَقِیدہ۔ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِیم۔ یہ سَنَّتِ مُصَالَحَتِ اِخْوَان (یعنی بھائیوں میں صَلَاح کروانا) و معافی حُقوقِ بِحَمْدِہِ تَعَالٰی یہاں سالہائے دراز سے جاری ہے۔ اُمید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اِجْرَاء کر کے مَن سُنَّ فِی الْاِسْلَام سُنَّةٌ حَسَنَةٌ فَلَهُ اَجْرُهَا وَاجْرَمَنْ عَمِلَ بِهَا

**إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ** (یعنی جو اسلام میں اچھی راہ نکالے اُس کیلئے اس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اسکے نامہ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے) کے مصداق۔ اور اس فقیر کیلئے عفو و عافیت دارین کی دُعا فرمائیں۔ فقیر آپ کے لئے دُعا کرتا ہے اور کرے گا۔ (ان شاء اللہ عزوجل) سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وہاں نہ خالی زبان دیکھی جاتی ہے نہ نفاق پسند ہے۔ صلح و معافی سب سچے دل سے ہو۔ والسلام

فقیر احمد رضا قادری از بریلی

## شب براءت میں محروم رہنے والے افراد

سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، حضور سرپا نور، فیض گنج جود، شاہ غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس جبریل (علیہ السلام) آئے اور کہا یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے اسمیں اللہ تعالیٰ جہنم سے اتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافر اور عداوت والے اور رشتہ کاٹنے والے اور (تکبر کے ساتھ ٹخنوں سے نیچے) کپڑا لٹکانے والے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔ (شُعْبُ الْإِيمَان، ج ۳، ص ۳۸۳، حدیث ۳۸۳۷)

حضرت سیدنا امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت کی اُس میں قاتل کا بھی ذکر ہے۔ (مسند امام احمد، ج ۲، ص ۵۸۹، حدیث ۶۶۵۳)

## سب کی مغفرت سوائے....

حضرت سیدنا کثیر بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت، سرپا رحمت، محبوب رب العزت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل شعبان کی پندرہویں شب میں تمام زمین والوں کو بخش دیتا ہے سوائے کافر اور عداوت والے کے۔ (الْمُتَجَرِّدُ الرَّانِج، ص ۳۷۶، حدیث ۷۶۹)

## شب براءت میں جو چاہو مانگ لو!

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے، ”نئی پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں:“جب شعبان کی پندرہویں رات آجائے تو اُس رات کو قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو کہ رب تبارک و تعالیٰ غروبِ آفتاب سے آسمان دُنیا پر خاص تجلّی فرماتا اور کہتا ہے، ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دوں، ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافیت بخشوں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ طلوع فجر تک فرماتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۱۶۰، حدیث ۱۳۸۸)

## حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم شعبان المعظم کی پندرہویں رات اکثر باہر تشریف لاتے۔ ایک بار اسی طرح شبِ براءت میں باہر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا، ”ایک مرتبہ اللہ عزوجل کے نبی حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے شعبان کی پندرہویں رات آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا، یہ وہ وقت ہے کہ اس وقت میں جس شخص نے اللہ عزوجل سے جو دعا مانگی اُسکی دعا اللہ

عَزَّوَجَلَّ نے قبول فرمائی اور جس نے مغفرت طلب کی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسکی مغفرت فرمادی بشرطیکہ دُعا کرنے والا عَشَّار (ظُلماً ٹیکس لینے والا)، جادوگر، کاہن، جُجومی، (ظالم) پولیس والا، حاکم کے سامنے پُجھلی کھانے والا، گویا اور باجا بجانے والا نہ ہو، پھر یہ دعا کی: **اَللّٰهُمَّ رَبَّ دَاوُدَ اغْفِرْ لِمَنْ دَعَاكَ فِيْ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اَوْ اسْتَغْفَرَكَ فِيْهَا** یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے داؤد (علیہ السلام) کے رب عَزَّوَجَلَّ جو کوئی اس رات میں تجھ سے دُعا کرے یا مغفرت طلب کرے تو اُس کو بخش دے۔“ (ما ثَبَّتْ بِالسَّيِّئَةِ، ص ۳۵۴)

## شبِ بَرَاءَت کی تعظیم

شامی تابعین علیہم الرضوان شبِ بَرَاءَت کی بہت تعظیم کرتے تھے اور اس میں خوب عبادت بجالاتے، انہی سے دیگر مسلمانوں نے اس رات کی تعظیم سیکھی۔ بعض علماء شام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام نے فرمایا، شبِ بَرَاءَت میں مسجد کے اندر اجتماعی عبادت کرنا مُستحب ہے حضرت سید انا خالد و قزمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دیگر تابعین کرام علیہم الرضوان اس رات (کی تعظیم کیلئے) بہترین کپڑے زیب تن فرماتے، سُر مہ اور خوشبو لگاتے، مسجد میں (نفل) نمازیں ادا فرماتے۔ (طائِف المعارف، ص ۲۶۳)

## بھلائیوں والی راتیں

اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں: میں نے نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَ التَّسْلِيْمِ کو فرماتے ہوئے سنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ (خاص طور پر) چار راتوں میں بھلائیوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔

دعوتِ اسلامی  
www.dawateislami.net

﴿۱﴾ بقر عید کی رات

﴿۲﴾ عید الفطر کی رات

﴿۳﴾ شعبان کی پندرہویں رات کہ اس رات میں مرنے والوں کے نام اور لوگوں کا رِزْق اور (اس سال) حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔

﴿۴﴾ عَزَّوَجَلَّ (نو ذوالحجہ) کی رات۔ اذانِ (فجر) تک۔ (الدرالمثور، ج ۷، ص ۴۰۲)

## دولہا کا نام مردوں کی فہرس میں

سرکارِ مدینہ، سُر وِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پَسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”(لوگوں کی) زندگیاں ایک شعبان سے دوسرے شعبان میں مُنْقَطِع ہوتی ہیں حتیٰ کہ ایک آدمی نکاح کرتا ہے اور اس کی اولاد ہوتی ہے حالانکہ اس کا نام مُردوں میں لکھا ہوتا ہے۔“ (کنز العمال، ج ۱۵، ص ۲۹۲، حدیث ۷۷۳۷۷)

## مکان بنانے والا مردوں کی فہرس میں

حضرت سیدنا امام ابن ابی الدُّنیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا عطاء بن یسار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نصف شعبان کی رات (یعنی شبِ بَرَاءَت) آتی ہے تو ملک الموت علیہ السلام کو ایک صَحِیفَہ (ص۔ جی۔ فہ) دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: اِس صَحِیفَہ کو پکڑ لو، ایک بندہ بستر پر لیٹا ہوگا اور عورتوں سے نکاح کرے گا اور گھر بنائے گا جبکہ اس کا نام مُردوں میں لکھا جا چکا ہوگا۔

(الدرالمثور، ج ۷، ص ۴۰۲)

## سال بھر کے معاملات کی تقسیم

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ”ایک آدمی لوگوں کے درمیان چل رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ مُردوں میں اُٹھایا ہوا ہوتا ہے۔“ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (پارہ ۲۵ سورۃ اللہ خان کی آیت نمبر ۳ اور ۴) تلاوت کی:

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَرَّكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ ۝ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ۝

”ترجمہ کنز الایمان: بے شک ہم نے اسے بَرَکت والی رات میں اُتارا، بے شک ہم ڈرسانے والے ہیں۔ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔“ پھر فرمایا: ”اس رات میں ایک سال سے دوسرے سال تک دنیا کے معاملات کی تقسیم کی جاتی ہے۔“

(تفسیر طبری، ج ۱۱، ص ۲۲۳)

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان مذکورہ آیات مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ”اس رات سے مراد یاشبِ قدر ہے ستائیسویں ۲۷ رات یاشبِ معراج یاشبِ براءت پندرھویں ۱۵ شعبان، اس رات میں پورا قرآن لوح محفوظ سے دنیاوی آسمان کی طرف اُتارا گیا پھر وہاں سے تیس سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا حصہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر اُترا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس رات میں قرآن اُترا وہ مبارک ہے، تو جس رات میں صاحبِ قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دنیا میں تشریف لائے وہ بھی مبارک ہے۔ اس رات میں سال بھر کے رزق، موت، زندگی، عزت و ذلت، غرض تمام انتظامی امور لوح محفوظ سے فرشتوں کے صحیفوں میں نقل کر کے ہر صحیفہ اس محکمہ کے فرشتوں کو دے دیا جاتا ہے جیسے ملک الموت علیہ السلام کو تمام مرنے والوں کی فہرست وغیرہ۔ (نور العرفان، ص ۷۹۰)

دعوتِ اسلامی  
www.dawateislami.net

## نازک فیصلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شعبانُ الْمُعْظَم کی 15 ویں رات کتنی نازک ہے! نہ جانے قسمت میں کیا لکھ دیا جائے۔ آہ! بعض اوقات بندہ غفلت میں پڑا رہ جاتا ہے اور اُس کے بارے میں کچھ کا کچھ ہو چکا ہوتا ہے۔ چنانچہ ”غُنْيَةُ الطَّالِبِينَ“ میں ہے: ”یہُت سے لوگوں کے کفن دُھل کر تیار ہوتے ہیں مگر کفن پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں، مُتَعَدِّد افراد ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی قَبْرِیں گھدی ہوئی تیار ہوتی ہیں مگر اُن میں دُفن ہونے والے خوشیوں میں مُست ہوتے ہیں، کئی لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ اُنکی ہلاکت کا وقت قریب آچکا ہوتا ہے، نہ جانے کتنے ہی مکانات کی تعمیرات مکمل ہونے والی ہوتی ہیں مگر مالِکِ مکان کی موت کا وقت بھی قریب آچکا ہوتا ہے۔“ (غُنْيَةُ الطَّالِبِينَ، ج ۱، ص ۲۵۱)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بَشْر نہیں سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

## قابلِ توجہ

شبِ براءت میں اعمال اُٹھائے جاتے ہیں لہذا ممکن ہو تو چودھویں شعبانُ الْمُعْظَم کو بھی روزہ رکھ لیا جائے اور اس دن عصر کی نماز پڑھ کر مسجد میں نقلی اعتکاف کی نیت سے ٹھہرا جائے تاکہ اعمال اُٹھائے جانے والی رات آنے سے پہلے کے لمحات میں روزہ، مسجد کی حاضری اور اعتکاف وغیرہ لکھا جائے اور شبِ براءت کا آغاز مسجد کی رحمت بھری فضاؤں میں ہو۔

## مغرب کے بعد چھ نوافل

مغرب کے فرض و سنت وغیرہ کے بعد چھ رُکعتِ خصوصی نوافل ادا کرنا معمولاتِ اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ تعالیٰ سے ہے۔ مغرب کے فرض و سنت وغیرہ ادا کر کے چھ رُکعتِ نفل دو دو رُکعت کر کے ادا کیجئے۔ پہلی دو رُکعتیں شروع کرنے سے قبل یہ عرض کیجئے: **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ!** ان دو رُکعتوں کی بَرَکت سے مجھے درازی عمر یا نحر عطا فرما۔ دوسری دو رُکعتیں شروع کرنے سے قبل عرض کیجئے: **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ!** ان دو رُکعتوں کی بَرَکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما۔ تیسری دو رُکعتیں شروع کرنے سے قبل اس طرح عرض کیجئے: **یا اللہ عَزَّوَجَلَّ!** ان دو رُکعتوں کی بَرَکت سے مجھے صرف اپنا محتاج رکھ اور غیروں کی محتاجی سے بچا۔ ہر دو رُکعت کے بعد اَللّٰہُ بَارِئٌ ہُوَ اللّٰہُ یا ایک بار سُورۃُ یاسین پڑھے بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیجئے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک اسلامی بھائی یاسین شریف بلند آواز سے پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے سُنیں، اس میں یہ خیال رکھئے کہ دوسرا اس دورانِ زبان سے یاسین شریف نہ پڑھے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رات شروع ہوتے ہی ثواب کا انبار لگ جائے گا۔ ہر بار یاسین شریف کے بعد دُعائے نصف شعبان بھی پڑھئے:

## دعائے نصف شعبان الْمُعْظَم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰهُمَّ يٰذَا الْمَنِّ وَلَا يَمْنُ عَلَيْهِ ط يٰذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط يٰذَا الطُّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ظَهَرُ اللَّاجِیْنَ ط وَجَارُ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ ط وَامَانُ الْخَائِفِیْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِیْ اُمِّ الْكِتٰبِ شَقِیًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقْتَرًا عَلٰی فِی الرِّزْقِ فَاْمُحْ اللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِيْ وَحَرْمَانِيْ وَطَرْدِيْ وَافْتِنَارِ رِزْقِيْ ط وَاثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ فِیْ اُمِّ الْكِتٰبِ سَعِیْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِلْخَيْرَاتِ ط فَاِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ فِیْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ ط عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّكَ الْمُرْسَلِ ط يَمْحُوْا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتْ وَعِنْدَهُ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ اِلٰهِيْ بِالتَّجَلّی الْاَعْظَمِ ط فِیْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكْرَمِ ط اَلْتَنِيْ يَفْرُقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَيَبْرُمُ ط اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ وَالْبُلُوْآءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا نَعْلَمُ ط وَاَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ط وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاصْحَابِهٖ وَسَلَّم ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

ترجمہ: **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا! اے **اللہ عَزَّوَجَلَّ**! اے احسان کرنے والے کہ جس پر احسان نہیں کیا جاتا! اے بڑی شان و شوکت والے! اے فضل و انعام والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پریشان حالوں کا مددگار، پناہ مانگنے والوں کو پناہ اور خوفزدوں کو امان دینے والا ہے۔ اے **اللہ عَزَّوَجَلَّ**! اگر تو اپنے یہاں اُمُّ الْكِتَابِ (لوح محفوظ) میں مجھے شقی (بد بخت)، محروم، دھتکارا ہوا اور رِزق میں تنگی دیا ہو لکھ چکا ہو تو اے **اللہ عَزَّوَجَلَّ**! اپنے فضل سے میری بد بختی، محرومی، ذلت اور رِزق کی تنگی کو مٹا دے اور اپنے پاس اُمُّ الْكِتَابِ میں مجھے خوش بخت، رِزق دیا ہوا اور بھلائیوں کی توفیق دیا ہو اثببت (تحریر) فرما دے۔ کہ تو نے ہی تیری نازل کی ہوئی کتاب میں تیرے ہی بھیجے ہوئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زبان پر فرمایا اور تیرا (یہ) فرمانا حق ہے کہ، ”اللہ جو چاہے مٹاتا ہے اور ثابث کرتا (لکھتا) ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے۔“ (کنز الایمان پ ۱۳، الرعد: ۳۹) خُدا یا **عَزَّوَجَلَّ! تَجَلّی اعظم** کے وسیلے سے جو نصف شعبان الْمُکْرَم کی رات میں ہے کہ جس میں بانٹ دیا جاتا ہے جو حکمت والا کام اور



اُٹل کر دیا جاتا ہے۔ (یا اللہ!) مصیبتوں اور رنجشوں کو ہم سے دور فرما کہ جنہیں ہم جانتے اور نہیں بھی جانتے جبکہ تو انہیں سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ بے شک تو سب سے بڑھ کر عزیز اور عزت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آل و اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر دُرود و سلام بھیجے۔ سب خوبیاں سب جہانوں کے پالنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔

## سگِ مدینہ کی مدنی التجا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سَگِ مدینہ (راقم الخروف) کا سا لہا سال سے شپِ بَرَاءت میں چھ نوافل ادا کرنے کا معمول ہے۔ مغرب کے بعد کی جانے والی یہ عبادت نفلی ہے فرض و واجب نہیں اور مغرب کے بعد نوافل و تلاوت کی شریعت میں کہیں ممانعت بھی نہیں لہذا ممکن ہو تو تمام اسلامی بھائی اپنی اپنی مساجد میں لوگوں کو ترغیب دلا کر ان نوافل کا اہتمام فرمائیں اور ڈھیروں ثواب کمائیں۔ اسلامی بہنیں اپنے اپنے گھروں میں یہ نوافل ادا کریں۔

## سال بھر جادو سے حفاظت

شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں رات یَری (یعنی یَر کے درخت) کے سات پتے پانی میں جوش دیکر (حسب ضرورت سادہ پانی ملا کر) غُسل کریں اِنْ شَاءَ اللّٰہُ الْعَزِيزُ عَزَّوَجَلَّ تمام سال جادو کے اثر سے محفوظ رہیں گے۔ (اسلامی زندگی، ص ۱۱۳)

## شبِ براءت اور قبروں کی زیارت

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیدَہ ثَمَاحَہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، میں نے ایک رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو نہ دیکھا تو بقیعِ پاک میں مجھے مل گئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، کیا تمہیں اس بات کا ڈر تھا کہ اللہ اور اس کا رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تمہاری حق تلفی کریں گے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میں نے خیال کیا تھا کہ شاید آپ ازواجِ مطہرات (م۔ ط۔ ہرات) میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ تو آقائے دو جہانِ رحمتِ عالمیان، مدینے کے سلطان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ”بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات آسمانِ دُنیا پر تجلّی فرماتا ہے، پس قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گنہگاروں کو بخش دیتا ہے۔“ (ترمذی، ج ۲، ص ۱۸۳، حدیث ۷۳۹)

## قبر پر موم بتیاں جلانا

شپِ بَرَاءت میں اسلامی بھائیوں کا قبرستان جانا سنّت ہے (اسلامی بہنوں کو شرعاً اجازت نہیں) قبروں پر موم بتیاں نہیں جلا سکتے ہاں اگر تلاوت وغیرہ کرنا ہو تو ضرورتاً اُجالا حاصل کرنے کے لئے قَبْر سے ہٹ کر موم بتی جلا سکتے ہیں اسی طرح حاضرین کو خوشبو پہنچانے کی نیت سے قَبْر سے ہٹ کر اگر بتیاں جَلانے میں حرج نہیں۔ مزاراتِ اولیاء رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ پر چادر چڑھانا اور اس کے پاس چراغ جلانا جائز ہے کہ اس طرح لوگ مُتَوَجَّہ ہوتے اور ان کے دلوں میں عظمت پیدا ہوتی اور وہ حاضر ہو کر اِکْتِسَابِ فیض کرتے ہیں۔ اگر اولیاء اور عوام کی قبریں یکساں رکھی جائیں تو بہت سارے دینی فوائد ختم ہو کر رہ جائیں۔

## سبز رقعه

شبِ بَرَاءت یعنی عذاب وغیرہ سے چھٹکارا پانے کی رات۔ اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سنئے اور جھومئے، چٹانچہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں شب کو نوافل میں مشغول تھے۔ سر اٹھایا تو ایک سبز رقعہ ملا جس کا نور آسمان تک پھیلا ہوا تھا۔ اُس پر لکھا تھا: **هَذَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الْمَلِكِ الْعَزِيزِ لِعَبْدِهِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ** یعنی خدائے مالک وغالب، اللہ عزوجل کی طرف سے یہ ”براءت نامہ“ ہے جو اُس کے بندے عمر بن عبد العزیز کو عطا ہوا ہے۔ (تفسیر رُوح البیان، ج ۸، ص ۴۰۲)

## آتش بازی کا موجد کون

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شبِ بَرَاءت جہنم کی آگ سے بَرَاءت یعنی چھٹکارا پانے کی رات ہے۔ مگر آج کل کے مسلمانوں کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ وہ آگ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے بجائے پیسے خرچ کر کے خود اپنے لئے آگ یعنی آتش بازی کا سامان خریدتے ہیں اور اس طرح خوب خوب آتش بازی چلا کر اس مقدس رات کا تقدس پامال کرتے ہیں۔ مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ”آتش بازی عمر و بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اس نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہو گئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے انار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرت خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھینکے۔“ (اسلامی زندگی، ص ۶۳)

## آتش بازی حرام ہے

افسوس! آتش بازی کی ناپاک رسم اب مسلمانوں میں زور پکڑتی جا رہی ہے، مسلمانوں کا کروڑ ہا کروڑ روپیہ ہر سال آتش بازی کی نذر ہو جاتا ہے اور آئے دن یہ خبریں آتی ہیں کہ فلاں جگہ آتش بازی سے اتنے گھر جل گئے اور اتنے آدمی جھلس کر مر گئے وغیرہ وغیرہ۔ اس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکان میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے، پھر یہ کام اللہ عزوجل کی نافرمانی بھی ہے۔ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”آتش بازی بنانا، بیچنا، خریدنا اور خریدوانا، چلانا اور چلوانا سب حرام ہے۔“

(اسلامی زندگی، ص ۶۳)

تجھ کو شعبانِ معظم کا خُدا یا واسطہ

بخش دے رپ محمد تو مری ہر اک خطا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سبز عمامہ شریف کا تاج سجا رکھا تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں عبادت کرنے، روزے رکھنے اور آتش بازی وغیرہ کے گناہوں سے باز رہنے کا ذہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ خوب سنتوں بھرے سفر کیجئے اور رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اعتکاف کی برکتیں لوٹئے۔ آپ کی ذوق افزائی کیلئے ایک ایسی مشکبار مَدَنی بہار پیش کرتا ہوں کہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل سینے میں جھومنے، مدینے کی گلیوں میں گھومنے اور گنبدِ خضرا کو چومنے لگے گا۔ چٹانچہ واہ کینٹ (پنجاب، پاکستان) کے

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں کالج میں پڑھتا تھا اور دیگر اسٹوڈنٹس کی طرح فیشن کا متوالا تھا، کرکٹ کا میچ دیکھنے اور کھیلنے کا جُون کی حد تک شوق اور رات گئے تک آوارا گردی کا معمول تھا۔ نماز اور مسجد کی حاضری کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ فقط عیدین کی نماز تک محدود تھی۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۲ھ، 2001ء) میں والدین کے اصرار پر نماز ادا کرنے مسجد میں گیا۔ عصر کی نماز کے بعد سفید لباس میں ملبوس سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے ایک بار لیش اسلامی بھائی نے نمازیوں کو قریب کرنے کے بعد فیضانِ سنت کا درس دیا، میں دُور بیٹھ کر سُنتا رہا، درس کے بعد فوراً مسجد سے باہر نکل گیا، دو تین دن تک یہی ترکیب رہی۔ ایک دن میں ملنے کے لئے رُک گیا، ایک اسلامی بھائی نے پُر تپاک انداز سے ملاقات کر کے نام و پتا پوچھنے کے بعد تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنے کی ترغیب دلاتے ہوئے اعتکاف کے فضائل بیان کئے۔ اَوَّلًا میرا ذہن نہ بنا لیکن وہ اسلامی ماشاء اللہ بہت جذبے والے تھے، مایوس نہ ہوئے بلکہ میرے گھر آ پہنچے اور بار بار اصرار کرنے لگے۔ اُن کی مسلسل انفرادی کوشش کے نتیجے میں میں نے اعتکاف سے ایک دن قبل نام لکھوا کر **سَحَری** و افطار کے اخراجات جمع کروادیئے۔ اور آخری عشرہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك ۱۴۲۲ھ جامع مسجد نعیمیہ (لالہ رُخ، واہ کینٹ) کے اندر عاشقانِ رسول کے ساتھ مُعْتَكِف ہو گیا۔ اجتماعی اعتکاف کے پُر سوز ماحول اور عاشقانِ رسول کی صحبت نے میری دلی کیفیت کو بدل ڈالا۔ وہاں کی جانے والی تَجَدُّد، اشراق، چاشت اور اَوَّابین کے نوافل کی پابندی نے گزشتہ زندگی میں فرض نمازیں نہ پڑھنے پر مجھے سخت شرمندہ کیا، آنکھوں سے ندامت کے آنسو جاری ہو گئے اور میں نے دل ہی دل میں نمازوں کی پابندی کی نیت کر لی۔ پچیسویں شب دُعا میں مجھ پر اس قَدَر رِقَّت طاری تھی کہ میں پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔ اسی عالم میں مجھ پر غنودگی طاری ہو گئی اور میں خواب کی دنیا میں پہنچ گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک پُر وقار نور بار چہرے والی شخصیت موجود ہے اور ان کے ارد گرد کافی جُوم ہے۔ میں نے کسی سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں۔ میں نے دیکھا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سبز عمامہ شریف کا تاج سجا رکھا تھا۔ کچھ دیر تک میں دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی کرتا رہا، جب بیدار ہوا تو صلوٰۃ و سلام پڑھا جا رہا تھا۔ میری کیفیت بہت عجیب و غریب تھی، جسم پر لرزہ طاری تھا، میں ہچکیاں باندھ کر روئے جا رہا تھا اور آنسو تھے کہ تھم نہیں رہے تھے۔ صلوٰۃ و سلام کے بعد مجلس برائے اعتکاف کے نگران کے سامنے عمامے کا تاج سجانے والوں کی قطار بندھی ہوئی تھی اور سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے لکھے ہوئے اس نعتیہ شعر کی تکرار جاری تھی۔

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا

سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

میں اپنے قریبی اسلامی بھائیوں کو بمشکل تمام صرف اتنا کہہ پایا، ”میں نے بھی عمامہ باندھنا ہے۔“ تھوڑی ہی دیر میں روتے روتے میں بھی عمامے کا تاج سجا چکا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعتکاف ہی میں 30 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کی نیت بھی کی۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سفر بھی کیا، سفر کے دوران بہت کچھ سیکھنے کے ساتھ ساتھ درس و بیان بھی سیکھ کر کرنے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں حصہ لینے لگا۔ آج یہ بیان دیتے وقت ذیلی مشاورت کے نگران کے طور پر مَدَنی کاموں کی دھو میں مچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

گر تمنا ہے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار کی، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
 ہوگی بیٹھی نظر تم پہ سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
 صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

’عید‘

کے تین حُرُوف کی نسبت سے شش عید کے روزوں کے تین فضائل

نومولود کی طرح گناہوں سے پاک

**مدینہ ۱:** حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ دن شَوَّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔“ (مجمع الزوائد، ج ۳، ص ۴۲۵، حدیث ۵۱۰۲)

گویا عمر بھر کا روزہ رکھا

**مدینہ ۲:** حضرت سَیِّدُنا ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ نامدار مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مشکبار ہے: ”جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ شَوَّال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دَہر کا (یعنی عمر بھر کیلئے) روزہ رکھا۔“ (صحیح مسلم، ص ۵۹۲، حدیث ۱۱۶۴)

سال بھر روزے رکھے

**مدینہ ۳:** حضرت سَیِّدُنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے عید الفطر کے بعد (شَوَّال میں) چھ روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس ملیں گی۔“ (سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۳۳۳، حدیث ۱۷۱۵)

ایک نیکی کا دس گنا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم اور اس کے حبیب مکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے سال بھر کے روزوں کا ثواب لُٹنا کس قدر آسان کر دیا گیا۔ ہر ایک مسلمان کو یہ سعادت حاصل کر لینی چاہیے۔ ایک سال کے روزوں کے ثواب کی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ نے ہم کمزور بندوں کیلئے محض اپنے فضل سے ایک نیکی کا ثواب دس گنا رکھا ہے۔ چنانچہ خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ برکت نشان ہے:-

ترجمہ کنز الایمان: جو ایک نیکی لائے تو اُس

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِهَاءٍ

کیلئے اس جیسی دس ہیں۔“

(پ ۸، الانعام ۱۶۰)

الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یوں ماہِ رَمَضان کے روزے دس مہینوں کے روزوں کے برابر ہوئے اور چھ روزے ساٹھ روزوں (دوماہ) کے برابر اس طرح پورے سال کے روزوں کا ثواب حاصل ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی اِحْسَانِہ۔

## شش عید کے روزے کب رکھے جائیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدر الشریعہ بدر الطریقہ، حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہار شریعت کے حاشیے میں فرماتے ہیں: ”بہتر یہ ہے کہ یہ روزے مُتَفَرَّق (یعنی ناغہ کر کے) رکھے جائیں اور عید کے بعد لگاتار چھ دن میں ایک ساتھ رکھ لیے، جب بھی حرج نہیں۔“ (بہار شریعت، حصہ ۵، ص ۱۴۰)

خلیل ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی علیہ رحمۃ الہادی فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مضائقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ مُتَفَرَّق (یعنی ناغہ کر کے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو روزے اور عید الفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ (سنی بہشتی زیور، ص ۳۴۷)

الغرض عید الفطر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شش عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ذوالحجۃ الحرام کے ابتدائی دس دن کے فضائل

بعض احادیث مبارکہ کے مطابق ذُو الْحَجَّةِ الْحَرَام کا پہلا عشرہ (یعنی ابتدائی دس دن) رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے بعد سب دنوں سے افضل ہے۔

”اللہ“

کے چار حُرُوف کی نسبت سے عشرہ ذُو الْحَجَّةِ الْحَرَام کے مُتَعَلِّق چار روایات

## نیکیاں کرنے کے پسندیدہ ترین ایام

**مدینہ ۱:** سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، محبوبِ ربِّ غفار عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ نور بار ہے: ”ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا نیک عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب نہیں۔“ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، ”یا رسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور نہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد؟“ فرمایا، ”اور نہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد، مگر وہ کہ اپنے جان و مال لیکر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔ (یعنی صرف وہ مجاہد افضل ہوگا جو جان و مال قربان کرنے میں کامیاب ہو گیا)

(صحیح بخاری، ج ۱، ص ۳۳۳، حدیث ۹۶۹)

## شب قدر کے برابر فضیلت

**مدینہ ۲:** حدیثِ پاک میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عشرہ ذُو الْحَجَّة سے زیادہ کسی دن میں اپنی عبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں اس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قیام شبِ قدر کے برابر ہے۔ (جامع ترمذی، ج ۲، ص ۱۹۲، حدیث ۷۵۸)

## عرفہ کا روزہ

**مدینہ ۳:** حضرت سیدنا ابوقتاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نُو و لِسکینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر گمان ہے کہ عرفہ (یعنی ۹ ذُو الْحَجَّةِ الْحَرَام) کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔“ (صحیح مسلم، ص ۵۹۰، حدیث ۱۹۶)



## ایک روزہ ہزار روزوں کے برابر

**مدینہ ۴:** اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ عزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عَزَّوَجَلَّ (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام) کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے۔ (شُعْبُ الْإِيمَان، ج ۳، ص ۳۵۷، حدیث ۳۷۶۲) مگر حج کرنے والے پر جو عَرَ فَات میں ہے اُسے عَزَّوَجَلَّ (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام) کے دن روزہ مکروہ ہے کہ حضرت سیدنا ابن خزیّمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حُصُورِ پُر نُوْر، شافعِ یَوْمِ النُّشُور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے عَزَّوَجَلَّ کے دن (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام کے روز حاجی کو) عَرَ فَات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ (صحیح ابن خزیّمہ، ج ۳، ص ۲۹۲، حدیث ۲۱۰۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

## ایام بیض کے روزے

ہر مَدَنی ماہ (یعنی سنِ ہجری کے مہینے) میں کم از کم تین روزے ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو رکھ ہی لینے چاہئیں۔ اس کے بے شمار دُنْیوی اور اُخْرَوی فوائد و فضائل ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ یہ روزے ”ایامِ بیض“ یعنی چاند کی ۱۳، ۱۴، اور ۱۵ تاریخ کو رکھے جائیں۔

## ”یا ربِّ محمد“

کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے ایامِ بیض کے روزوں کے مُتَعَلِّق 8 روایات

**مدینہ ۱:** اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، اللہ عزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔

﴿۱﴾ عاشوراء اور

﴿۲﴾ عَشْرَہ ذُو الْحِجَّہ اور

﴿۳﴾ ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور

﴿۴﴾ فِجْرِ (کے فرض) سے پہلے دو رُکْعَتِیْن (یعنی دو سُنَّتِیْن)۔ (سُنَنِ نَسَائِی، ج ۴، ص ۲۲۰)

**مدینہ ۲:** حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ طبیبوں کے طبیب، اللہ کے حبیب عزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایامِ بیض میں بغیر روزہ کے نہ ہوتے نہ سفر میں نہ حَضَر (یعنی قیام) میں۔ (سُنَنِ نَسَائِی، ج ۴، ص ۱۹۸)

## تین روزوں کے دن

**مدینہ ۳:** اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میرے سر تاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک مہینے میں ہفتہ، اتوار اور پیر کا جبکہ دوسرے ماہ منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے۔“

(جامع ترمذی، ج ۲، ص ۱۸۶، حدیث ۷۴۶)

## جہنم سے بچاؤ کی ڈھال

**مدینہ ۴:** حضرت سیدنا عثمان بن ابوعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے سنا، ”جس طرح تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں بچاؤ کے لئے ڈھال ہوتی ہے اسی طرح روزہ جہنم سے تمہاری ڈھال ہے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنا بہترین روزے ہیں۔“ (ابن خُزیمہ، ج ۳، ص ۳۰۱، حدیث ۲۱۲۵)

**مدینہ ۵:** ہر مہینے میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دہر یعنی (ہمیشہ) کا روزہ۔ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۴۹، حدیث ۱۹۷۵)

**مدینہ ۶:** رَمَضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینے کی خرابی کو دور کرتے ہیں۔

(مُسْنَد امام احمد، ج ۹، ص ۳۶، حدیث ۲۳۱۳۲)

**مدینہ ۷:** جس سے ہو سکے ہر مہینے میں تین روزے رکھے کہ ہر روزہ دس گناہ مٹاتا اور گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔ (طبرانی فی المعجم الکبیر، ج ۲۵، ص ۳۵، حدیث ۶۰)

**مدینہ ۸:** جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو 13، 14 اور 15 کو رکھو۔ (سُنَن نَسَائی، ج ۲، ص ۲۲۱)

## میرے مرنے کی دعائیں مانگتے تھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایامِ بیض کے روزوں، نیکیوں اور سنتوں کا ذہن بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کا مدنی ماحول اپنا لیجئے، صرف دُور دُور سے دیکھنے سے بات نہیں بنے گی، سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھر اسفر کیجئے، رَمَضانُ المبارک کا اجتماعی اعتکاف بھی فرمائیے، اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل آپ کو وہ روحانی سکون میسر آئے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آکر کیسے کیسے بگڑے ہوئے لوگ راہِ راست پر آجاتے ہیں اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ تحصیل ٹھل (باب الاسلام سندھ مدنی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں انتہائی فساد اور شریر تھا، لڑائی جھگڑا میرا پسندیدہ مشغلہ تھا، میری شرانگیزیوں سے سارا محلہ تنگ تھا اور گھر والے تو اس قدر ریزا رہتے کہ میرے مرنے کی دعائیں مانگتے تھے۔ خوش قسمتی سے کچھ اسلامی بھائیوں نے مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے رَمَضانُ المبارک کے اجتماعی اعتکاف کی دعوت پیش کی میں نے مُرَوّت میں ہاں کر دی۔ جذبہ تو تھا نہیں فقط ٹائم پاس کرنے کی غرض سے میں رَمَضانُ المبارک (۱۴۲۰ھ 1999ء) میں مبین مسجد عطار آباد کے اندر عاشقانِ رسول کے ساتھ مُعْتَكِف ہو گیا۔ دورانِ اعتکاف وضو، غسل، نماز کا طریقہ نیز حقوق اللہ و حقوق العباد اور احترامِ مسلم کے احکام سیکھنے کو ملے، سنتوں بھرے پُرسوز بیانوں اور رقت انگیز دعاؤں نے مجھے ہلا کر رکھ دیا! بصدِ امت میں نے سابقہ گناہوں سے توبہ کی، نیکیاں کرنے کی دل میں اُمَنگ پیدا ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نشانی دارھی شریف سبالی، سرکوسبز عمامہ شریف کے تاج سے سرسبز کیا اور لڑائی جھگڑوں کی جگہ نیکی کی دعوت کا شیدائی بن گیا۔

آؤ آکر گناہوں سے توبہ کرو، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ”مصطفیٰ“

کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے پیر شریف اور جمعرات کے روزوں کے مُتَعَلِّق 5 احادیث مبارکہ

**مدینہ ۱:** حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: پیر اور جمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اُس وقت پیش ہو کہ میں روزہ دار ہوں۔

(سُنَنِ تِرْمِذِی، ج ۲، ص ۷۷)

**مدینہ ۲:** اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پیر شریف اور جمعرات کو روزے رکھا کرتے تھے اس کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا، ان دنوں دنوں میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر وہ دو شخص جنہوں نے باہم جُدائی کر لی ہے ان کی نسبت ملائکہ سے فرماتا ہے انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ صلح کر لیں۔

(سُنَنِ ابْنِ مَاجَہ، ج ۲، ص ۴۴، حدیث ۱۷۴۰)

**مدینہ ۳:** اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں: میرے سر تاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پیر اور جمعرات کو خیال کر کے روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی شریف، ج ۲، ص ۱۸۶، حدیث ۷۴۵)

**مدینہ ۴:** حضرت سیدنا ابوبقارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے پیر شریف کے روزے کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا، اسی میں میری ولادت ہوئی، اسی میں مجھ پر (پہلی) وحی نازل ہوئی۔ (صحیح مسلم، ص ۵۹۱، حدیث ۱۱۶۲)

## سنت سے محبت

**مدینہ ۵:** حضرت سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں بھی پیر اور جمعرات کا روزہ تَرَک نہیں فرماتے تھے۔ میں نے ان کی بارگاہ میں عرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بڑی عُمر میں بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا، رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! کیا وجہ ہے کہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: لوگوں کے اعمال پیر اور جمعرات کو پیش کئے جاتے ہیں۔ (شُعَبُ الْإِيمَان، ج ۳، ص ۳۹۲، حدیث ۳۸۵۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ پیر شریف اور جمعرات کو بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور ان دنوں ایام میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے مسلمانوں کی مغفرت فرمادیتا ہے۔ مگر آپس میں کسی دُنیوی سبب سے جُدائی کر ڈالنے والوں کو نہیں بخشا جاتا۔ واقعی یہ بے حد تشویش کی بات ہے۔ آج کے دور میں شاید ہی کوئی کینے سے محفوظ ہو۔ دل کی چھپی ہوئی دشمنی کو کینہہ کہتے ہیں لہذا ہمیں غور کر کے جس جس مسلمان کا دل میں کینہہ بیٹھ گیا ہو اُس کو دور کرنا چاہئے۔ خصوصاً خاندانی جھگڑے ہوں تو خود آگے بڑھ کر صلح کی ترکیب بنانی چاہئے، اخلاص کے ساتھ کامیل کوشش کے باوجود بھی اگر جُدائی ختم کرنے میں ناکامی ہوئی تو پہل کرنے والا ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بری ہو جائیگا۔ بہر حال پیر شریف اور جمعرات کو ہمارے میٹھے

میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم روزہ رکھا کرتے تھے۔ پیر شریف کے روزے کا ایک سبب اپنی ولادت بھی بتایا، گویا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یوم ولادت منایا کرتے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”جَنّت“

کے تین حُرُوف کی نسبت سے بدھ اور جمعرات کے روزوں کے 3 فضائل

**مدینہ ۱:** حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اللہ کے پیارے رسول، رسول مقبول، سپدہ آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ بشارت نشان ہے، جو بدھ اور جمعرات کو روزے رکھے اُس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ (ابو یعلیٰ، ج ۵، ص ۱۱۵، حدیث ۵۶۱۰)

**مدینہ ۲:** حضرت سیدنا مسلم بن عُبَیْدُ اللہ قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والدِ مُکَرَّم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں یا تو خود عرض کی یا کسی اور نے دریافت کیا، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں ہمیشہ روزہ رکھوں؟ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خاموش رہے۔ پھر دوسری مرتبہ عرض کی، پھر خاموشی اختیار فرمائی۔ تیسری بار پوچھنے پر استفسار فرمایا کہ روزے کے مُتَعَلِّق کس نے سُوَال کیا؟ عرض کی، میں نے یا نبی اللہ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! تو جواباً ارشاد فرمایا، بے شک تجھ پر تیرے گھر والوں کا حق ہے تُو رَمَضان اور اس سے مُتَّصِل مہینے (شَوَال) اور ہر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھ کہ اگر تو ایسا کریگا تو گویا تُو نے ہمیشہ کے روزے رکھے۔ (شُعْبُ الْاِیْمَان، ج ۳، ص ۳۹۵، حدیث ۳۸۶۸)

**مدینہ ۳:** ”جس نے رَمَضان، شَوَال، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھا تو وہ داخلِ جَنّت ہوگا۔“

(السنن الکبریٰ للنسائی، ج ۲، ص ۱۴۷، حدیث ۲۷۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”کَرَم“

کے تین حُرُوف کی نسبت سے بدھ جمعرات اور جُمُعہ کے روزوں کے 3 فضائل

**مدینہ ۱:** حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، سُلطانِ دو جہان، رَحْمَتِ عَالَمِیَان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جَنّت نشان ہے، جس نے بدھ، جمعرات و جُمُعہ کو روزے رکھے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے جَنّت میں ایک مکان بنائے گا جس کا باہر کا حصہ اندر سے دکھائی دیگا اور اندر کا باہر سے۔ (مَجْمَعُ الزَّوَاد، ج ۳، ص ۴۵۲، حدیث ۵۲۰۴)

**مدینہ ۲:** حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کیلئے (یعنی بدھ، جمعرات و جُمُعہ کے روزے رکھنے والے کیلئے جَنّت میں) موتی اور یاقوت و زَبَر جَد کا محل بنائے گا۔ اور اُس کیلئے دوزخ سے بَرَاءت (یعنی آزادی) لکھ دی جائے گی۔

(شُعْبُ الْاِیْمَان، ج ۳، ص ۳۹۷، حدیث ۳۸۷۳)

**مدینہ ۳:** حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے، جو ان تین دنوں کے روزے رکھے پھر جُمُعہ کو تھوڑا یا زیادہ تَصَدَّق (یعنی خیرات) کرے تو جو گناہ کئے ہیں بخش دیئے جائیں گے اور ایسا ہو جائیگا جیسے اُس دن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

(طَبَرَانِی کَبِیْر، ج ۱۲، ص ۲۶۶، حدیث ۱۳۳۰۸)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

”یا نور“

کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے جُمُعہ کے روزوں کے مُتَعَلِّق 5 فضائل

**مدینہ ۱:** سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”جس نے جُمُعہ کا روزہ رکھا تو اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اسے آخرت کے دس دنوں کے برابر اجر عطا فرمائے گا اور ان کی تعداد ایامِ دنیا کی طرح نہیں ہے۔“

(شُعْبُ الْاِیْمَان، ج ۳، ص ۳۹۳، حدیث ۳۸۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخرت کا ایک دن دنیا کے ایک ہزار برس کے برابر ہے۔ یعنی جُمُعہ کا روزہ رکھنے والے کو دس ہزار سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے مگر تنہا جُمُعہ کا روزہ نہ رکھا جائے اس کے ساتھ جمعرات یا ہفتہ ملا لینا چاہئے۔ (تنہا جمعہ کا روزہ رکھنے کی ممانعت کی روایت آگے آرہی ہے)

**مدینہ ۲:** حضرت سَیِّدُنا اُمَامہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینے کے تاجور، شفیع روزِ محشر، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رُوح پرور ہے، ”جس نے جُمُعہ ادا کیا (یعنی نمازِ جُمُعہ ادا کی) اور اس دن کا روزہ رکھا اور مریض کی عیادت کی اور جنازے کے ساتھ گیا اور نکاح کی گواہی دی تو اُس کیلئے جَنّت واجب ہوگئی۔“

(طَبَرَانِی کَبِیْر، ج ۸، ص ۹۷، حدیث ۷۴۸۴)

**مدینہ ۳:** حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے روزے کی حالت میں یومِ جُمُعہ کی صُبح کی اور مریض کی عیادت کی اور جنازے کے ساتھ گیا اور صدقہ کیا تو اُس نے اپنے لئے جَنّت واجب کر لی۔“ (شُعْبُ الْاِیْمَان، ج ۳، ص ۳۹۴، حدیث ۳۸۶۲)

**مدینہ ۴:** حضرت سَیِّدُنا جابر بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے بروزِ جُمُعہ روزہ رکھا اور مریض کی عیادت کی اور مسکین کو کھانا کھلایا اور جنازے کے ہمراہ چلا تو اُسے چالیس سال کے گناہ لاحق نہ ہونگے۔ (شُعْبُ الْاِیْمَان، ج ۳، ص ۳۹۴، حدیث ۳۸۶۵)

**مدینہ ۵:** حضرت سَیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت کم جُمُعہ کا روزہ ترک فرماتے تھے۔ (شُعْبُ الْاِیْمَان، ج ۳، ص ۳۹۴، حدیث ۳۸۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح عاشوراء کے روزے کے پہلے یا بعد میں ایک روزہ رکھنا ہے اسی طرح جُمُعہ میں بھی کرنا ہے، کیوں کہ خُصُوصِیَّت کے ساتھ تنہا جُمُعہ یا صرف ہفتہ کا روزہ رکھنا مکروہِ تَنزیہی (یعنی ناپسندیدہ) ہے۔ ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو جُمُعہ یا ہفتہ آ گیا تو تنہا جُمُعہ یا ہفتہ کا روزہ رکھنے میں کراہت نہیں۔ مثلاً ۱۵ اشعبانُ الْمُعَظَّم، ۲۷ رَجَبُ الْمُرَجَّب وغیرہ۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ



## ”فضل“

کے تین<sup>۳</sup> حُرُوف کی نسبت سے تنہا جُمُعہ کا روزہ رکھنے کی مُمانعت کی 3 روایت

**مدینہ ۱:** حضرت سَیدُنا اَبُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، میں نے تاجدارِ مدینہ منورہ، سردارِ مَکَّہ مَکرمہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنّا، تم میں سے کوئی ہرگز جُمُعہ کا روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس کے پہلے یا بعد میں ایک دن ملا لے۔“

(صحیح بخاری، ج ۱، ص ۶۵۳، حدیث ۱۹۸۵)

**مدینہ ۲:** حضرت سَیدُنا اَبُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم، رُؤفٌ رَّحیم علیہ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلیم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راتوں میں سے شبِ جُمُعہ کو قیام کیلئے خاص نہ کرو اور نہ ہی دنوں کے دوران یومِ جُمُعہ کو روزے کے ساتھ خاص کرو مگر یہ کہ تم ایسے روزے میں ہو جو تمہیں رکھنا ہو۔

(صحیح مسلم، ص ۵۷۶، حدیث ۱۱۴۴)

**مدینہ ۳:** حضرت سَیدُنا عامر بن لُدَیْن اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنّا، ”جُمُعہ کا دن تمہارے لئے عید ہے اس دن روزہ مت رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔ (الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۸۱، حدیث ۱۱)

ان تینوں احادیث سے معلوم ہوا کہ تنہا جُمُعہ کا روزہ نہ رکھنا چاہئے۔ ہاں اگر کوئی خاص وجہ ہو مثلاً ۲۷ رجب المرجب جُمُعہ کو ہوگئی تو اب رکھنے میں حرج نہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

## ہفتہ اور اتوار کے روزے

حضرت سَیدُنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہفتہ اور اتوار کا روزہ رکھا کرتے اور فرماتے، ”یہ دونوں (ہفتہ اور اتوار) مُشرِکین کی عید کے دن ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی مخالفت کروں۔“

(ابن خُزَیمہ، ج ۳، ص ۳۱۸، حدیث ۲۱۶۷)

تنہا ہفتہ کا روزہ رکھنا مُنْع ہے۔ چنانچہ حضرت سَیدُنا عبد اللہ بن بُسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہفتے کے دن کا روزہ فرض روزوں کے علاوہ مت رکھو۔ حضرت سَیدُنا امام ابو عیسیٰ ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حَسَن ہے اور یہاں مُمانعت سے مراد کسی شخص کا ہفتے کے روزے کو خاص کر لینا ہے کہ یہودی اُس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔ (جامع ترمذی، ج ۲، ص ۱۸۶، حدیث ۷۴۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

## ”مَحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“

کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے روزہ نفل کے 12 مَدَنی پھول

**مدینہ ۱:** ماں باپ اگر بیٹے کو نفل روزے سے اس لئے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو والدین کی اطاعت کرے۔

(رَدُّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۶)

**مدینہ ۲:** شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، رَدُّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۵)

**مدینہ ۳:** نفل روزہ قصد شروع کرنے سے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے اگر توڑے گا تو قضاء واجب ہوگی۔

(دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۱)

**مدینہ ۴:** نفل روزہ جان بوجھ کر نہیں توڑا بلکہ بلا اختیار ٹوٹ گیا مثلاً عورت کو روزہ کے دوران حیض آ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا مگر قضاء واجب ہے۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۲)

**مدینہ ۵:** نفل روزہ بلا عذر توڑنا ناجائز ہے۔ مہمان کے ساتھ اگر میزبان نہ کھائے گا تو اسے یعنی مہمان کو ناگوار گزرے گا۔ یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے تو میزبان کو اذیت ہوگی تو نفل روزہ توڑنے کیلئے یہ عذر ہے بشرطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ اس کی قضاء رکھ لیگا اور یہ بھی شرط ہے کہ ضحوہ کُبریٰ سے پہلے توڑے بعد کو نہیں۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، رَدُّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۳)

**مدینہ ۶:** والدین کی ناراضگی کے سبب عصر سے پہلے تک نفل روزہ توڑ سکتا ہے۔ بعد عصر نہیں۔

(دُرِّ الْمُخْتَار، رَدُّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۴)

**مدینہ ۷:** اگر کسی اسلامی بھائی نے دعوت کی تو ضحوہ کُبریٰ سے قبل روزہ نفل توڑ سکتا ہے مگر قضاء واجب ہے۔

(دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۴)

**مدینہ ۸:** اس طرح نیت کی کہ ”کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو ہے۔“ یہ نیت صحیح نہیں، بہر حال روزہ دار نہیں۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۹۵)

**مدینہ ۹:** ملازم یا مزدور اگر نفلی روزہ رکھیں تو کام پورا نہیں کر سکتے تو ”مُستَاجِر“ (یعنی جس نے ملازمت یا مزدوری پر رکھا ہے) کی اجازت ضروری ہے۔ اور اگر کام پورا کر سکتے ہیں تو اجازت کی ضرورت نہیں۔ (دُرِّ الْمُخْتَار، ج ۳، ص ۴۱۶)

(ملازمت کے متعلق بہترین معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ ”ملازمین کے 21 مَدَنی پھول“ کا ضرور مطالعہ فرمائیے)

**مدینہ ۱۰:** حضرت سیدنا داود علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ اس طرح روزے رکھنا ”صوم داؤدی“ کہلاتا ہے اور ہمارے لئے یہ افضل ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ عزوجل وصلى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افضل روزہ میرے بھائی داود (علیہ السلام) کا روزہ ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہ رکھتے اور دشمن کے مقابلے سے فرار نہ ہوتے تھے۔ (جامع ترمذی، ج ۲، ص ۱۹۷، حدیث ۷۷۰)

**مدینہ ۱۱:** حضرت سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تین دن مہینے کے شروع میں، تین دن وسط میں اور تین دن آخر میں روزہ رکھا کرتے تھے اور اس طرح مہینے کے اوائل، اواسط اور اواخر میں روزہ دار رہتے تھے۔

(کنز العمال، ج ۸، ص ۳۰۴، حدیث ۲۴۶۲۲)

**مدینہ ۱۲:** سارا سال روزے رکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (در مختار، ج ۳، ص ۳۳۷)

**یارِ مصطفیٰ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم** ہمیں زندگی، صحت اور فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے خوب خوب نفلی روزے رکھنے کی سعادت عطا فرما، انہیں قبول بھی کر اور ہماری اور ہمارے بیٹھے بیٹھے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ساری اُمت کی مغفرت فرما۔

امین بجاہِ النبیین الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

صلوا علی الحبيب !

دعوتِ اسلامی

www.dawateislami.net

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

”رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ“ کے بارہ ۱۲ حُرُوف کی نسبت سے روزہ داروں کی ۱۲ حکایات  
اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:-

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ  
لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ط  
ترجمہ کنز الایمان: بے شک  
ان کی خبروں (حکایات) سے  
عقل مندوں کی آنکھیں کھلتی ہیں۔  
(پ ۱۳، یوسف، ۱۱۱)

سرکارِ دو جہان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، جو میری مَحَبَّت اور میری طرف شوق کی وجہ سے مجھ پر ہر دن  
اور ہر رات کو تین تین بار دُرُود شریف پڑھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔  
(المعجم الکبیر، ج ۱۸، ص ۳۶۱، حدیث ۹۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

### (۱) گرمیوں کا روزہ

حجاج بن یوسف ایک مرتبہ دورانِ سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ زَادَهُمَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا کے درمیان ایک منزل میں اُترا اور  
دوپہر کا کھانا تیار کروایا اور اپنے حَاجِب (یعنی چوہدار) سے کہا کہ کسی مہمان کو لے آؤ۔ حَاجِب خیمہ سے باہر نکلا تو اُسے ایک اعرابی لیٹا  
ہوا نظر آیا، اس نے اُسے جگایا اور کہا، چلو تمہیں امیر حَجَّاج بُلَا رہے ہیں۔ اعرابی آیا تو حَجَّاج نے کہا، میری دعوت قبول کرو اور ہاتھ  
دھو کر میرے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ جاؤ۔ اعرابی بولا: مُعَاف فرمائیے! آپ کی دعوت سے پہلے میں آپ سے بہتر ایک کریم کی دعوت  
قبول کر چکا ہوں۔ حَجَّاج نے کہا، وہ کس کی؟ وہ بولا: اللہ تعالیٰ کی جس نے مجھے روزہ رکھنے کی دعوت دی اور میں روزہ رکھ چکا ہوں۔  
حَجَّاج نے کہا، اتنی سخت گرمی میں روزہ؟ اعرابی نے کہا، ہاں! قیامت کی سخت ترین گرمی سے بچنے کیلئے۔ حَجَّاج نے کہا، آج کھانا  
کھا لو اور یہ روزہ کل رکھ لینا۔ اعرابی بولا، کیا آپ اس بات کی ضمانت دیتے ہیں کہ میں کل تک زندہ رہوں گا! حَجَّاج نے کہا یہ بات  
تو نہیں۔ اعرابی بولا، تو پھر وہ بات بھی نہیں۔ یہ کہا اور چل دیا۔ (رَوْضُ الرِّیَاحِین، ص ۲۱۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے کسی دُنیوی حاکم کے رُعب میں نہیں آتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ یہاں  
کی گرمی برداشت کر کے روزہ رکھتے ہیں وہ کل قیامت کی ہولناک گرمی سے محفوظ رہیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

### (۲) شیطان کی پریشانی

ایک بُرگِ رحمت اللہ تعالیٰ علیہ نے مسجد کے دروازے پر شیطان کو خیر ان و پریشان کھڑے ہوئے دیکھ کر پوچھا، کیا بات ہے؟ شیطان  
نے کہا، اندر دیکھئے۔ اُنہوں نے اندر دیکھا تو ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی مسجد کے دروازے کے پاس سو رہا تھا۔ شیطان

نے بتایا کہ وہ جو اندر نماز پڑھ رہا ہے اُس کے دل میں وَسْوَ سَہ ڈالنے کیلئے میں اندر جانا چاہتا ہوں لیکن جو دروازے کے قریب سو رہا ہے، یہ روزہ دار ہے، یہ سویا ہوا روزہ دار جب سانس باہر نکالتا ہے تو اُس کی وہ سانس میرے لئے شعلہ بن کر مجھے اندر جانے سے روک دیتی ہے۔ (الرَّوضُ الْفَاقِصُ مِصری، ص ۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کے وار سے بچنے کے لئے روزہ ایک زبردست ڈھال ہے۔ روزہ دار اگرچہ سو رہا ہے مگر اس کی سانس شیطان کیلئے گویا تلوار ہے۔ معلوم ہوا روزہ دار سے شیطان بڑا گھبراتا ہے، شیطان چونکہ ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں قید کر لیا جاتا ہے اس لئے وہ جہاں بھی اور جب بھی روز دار کو دیکھتا ہے پریشان ہو جاتا ہے۔

### (۳) نِزَاکُفَّارَہ

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ نبوی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میں نے رَمَہان کے روزہ کی حالت میں (قصداً) اپنی عورت سے ”قُرْبَت“ کی، میں ہلاک ہو گیا، فرمائیے! اب میں کیا کروں؟ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: غلام آزاد کر سکتے ہو؟ عرض کی نہیں یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! فرمایا، کیا تُمُوتُوْا تَرَدِو ماہ کے (یعنی لگا تار ساٹھ) روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی نہیں یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! فرمایا، ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! یہ بھی نہیں کر سکتا۔ اتنے میں بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں کسی نے کچھ گھجوریں ہدیۃً حاضر کیں۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وہ ساری گھجوریں اُس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمادیں اور فرمایا، انہیں خیرات کر دو، تمہارا کفارہ ادا ہو جائے گا۔ وہ بولے، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! مدینہ بھر میں مجھ سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سُن کر ہنسے یہاں تک کہ دندانِ مبارک چمکنے لگے اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے یعنی فرمایا، فَاطْعِمْهُ اَهْلَک (تیرا کفارہ ادا ہو جائے گا) (صحیح البخاری، ج ۴، ص ۳۴۱، حدیث ۶۸۲۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بتقاضائے بَشَرِیَّت اگر کوئی لغزش واقع ہو بھی جاتی تو وہ فوراً اُس کا تدارک فرماتے۔ اور مُعَانِی کیلئے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں حاضر ہو جاتے۔ اس لئے کہ ان کا ایمان تھا کہ رِضَاۃُ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِسی درِ پاک سے حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کا یہ عقیدہ تھا کہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مالک و مختار ہیں اور شریعت انہیں کے ارشادات کا نام ہے۔ اِسی لئے تو سرکارِ آبرودار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اسْتِنْفَاس پر کہ غلام آزاد کر سکتے ہو؟ ساٹھ دن کے لگا تار روزے رکھ سکتے ہو؟ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی کہتے رہے کہ نہیں یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم گویا ان کا ایمان تھا کہ سرکارِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



وَسَلَّمَ كَفَّارَہ کی ان تینوں قسموں کے سوا اگر چاہیں تو میرے لئے کوئی چوتھی قسم کا کَفَّارَہ بھی ارشاد فرما سکتے ہیں۔ چنانچہ سرکارِ عالی و قارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بھی اپنے مُختار ہونے پر اپنی مہرِ تصدیق یوں ثبت فرمادی کہ گویا جاؤ تمہارے لئے ہم کَفَّارَہ یہ مقرر فرماتے ہیں کہ بجائے کچھ دینے کے لے جاؤ۔ جیسا کہ اُس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ عرض کی کہ مدینہ بھر میں میرے برابر کوئی محتاج نہیں۔ تو فرمادیا کہ اچھا جاؤ اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔ تمہارا کَفَّارَہ ادا ہو جائے گا۔ گویا جہاں سارے مسلمانوں کے لئے جان بوجھ کر رَمَضَانُ الْمُبَارَك کا روزہ توڑنے کا کَفَّارَہ (جب کہ کفارے کی شرائط پائی جائیں) یہ ہے کہ غلام آزاد کرے اس کی استطاعت نہ ہو تو مُتَوَاتِر ساٹھ روزے رکھے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ وہاں اُس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کَفَّارَہ یہ مقرر فرمایا کہ تم بجائے کچھ دینے کے ہماری جناب سے لے جاؤ اور بجائے کسی پر خرچ کرنے کے اپنے اہل خانہ پر ہی صرف کر دو۔ یہ ہے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ یکس پناہ۔

یہ وہی ہیں جو بخش دیتے ہیں  
کون ان جرموں پر سزا نہ کرے  
(حدائقِ بخشش)

### (۴) صَدِیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیدَہ ثَنَا عَاشَہ صَدِیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے حد سخی تھیں۔ حضرت سَیدَہ نَاعِرَہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اُمُّ الْمُؤْمِنِین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ستر ہزار درہم راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں تقسیم کر دیئے حالانکہ ان کی قمیصِ مُبَارَک میں پیوند لگا ہوا تھا اور ایک دَفْعہ حضرت سَیدَہ نَاعِدِہ اللہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ سب درہم ایک ہی روز میں راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں تقسیم کر دیئے اور اُس روز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خود روزہ سے تھیں۔ شام کے وقت باندی نے عرض کی، کیا ہی اچھا ہوتا کہ ایک درہم روٹی کیلئے رکھ لیتیں۔ تو فرمایا، مجھے یاد نہیں رہا، یاد رہتا تو بچا لیتی۔ (مدارج النبوت، ج ۲، ص ۴۷۳)

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُؤْمِنِین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وسعت کے باوجود اپنی زندگی نہایت سادہ اور زہدانہ گزار دی اور جو دولت بھی حاضر ہوئی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں تقسیم فرمادی یہاں تک کہ لاکھ درہم آئے وہ بھی لٹا دیئے اور روزہ افطار کرنے کیلئے بھی کوئی اہتمام نہ فرمایا اور ایک ہم ہیں کہ اگر کبھی نَفْل روزہ رکھ بھی لیں تو ہمیں افطار کے وقت ہمہ اقسام کے پھل کباب، سمو سے، ٹھنڈا ٹھنڈا شربت اور نہ جانے کیا کیا چاہئے۔ بہر حال ہمیں اُمُّ الْمُؤْمِنِین سَیدَہ ثَنَا عَاشَہ صَدِیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے اور دولت سے اس قدر مَحَبَّت نہ رکھنی چاہئے کہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے کے معاملے میں دل تنگ ہو۔ حُبِ دنیا سے پیچھا چھڑانے اور آخرت بہتر بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنا بے حد مفید ہے۔ جب بھی آپ کے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کا مدنی قافلہ تشریف لائے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ضرور فیضیاب ہوں کہ اچھی نیت کے ساتھ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ کے مسافروں کی زیارت کا ثواب آخرت ہے اور اُن کی صحبت باعثِ حصولِ

جنت ہے۔ آپ کو ایک بگڑے ہوئے نوجوان کا واقعہ سُناتا ہوں جو مَدَنی قافلے کے عاشقانِ رسول کی زیارت کیلئے حاضر ہوا تو اس کی زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا! چنانچہ

## عاشقانِ رسول سے ملاقات کی برکات

شہرِ قصور (پنجاب، پاکستان) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کی تحریر بالتصرف پیش کرتا ہوں: میں ان دنوں میٹرک کا طالب علم تھا، بُری صحبت کے باعث گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا، مزاج بے حد غصیلّا تھا اور بدتمیزی کی نوبت اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ والد گُجا دادا اور دادی کے سامنے بھی قینچی کی طرح زبان چلاتا تھا۔ ایک روز تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا ایک مَدَنی قافلہ ہمارے محلّے کی مسجد میں حاضر ہوا، خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میں عاشقانِ رسول سے ملاقات کیلئے پہنچ گیا۔ ایک باعمامہ اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے درس میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے درس کے بعد مجھے بتایا کہ چند ہی روز بعد مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں دعوتِ اسلامی کا تین روزہ بین الاقوامی سنتوں بھرا اجتماع ہو رہا ہے آپ بھی شرکت کر لیجئے۔ ان کے درس نے مجھ پر بہت اچھا اثر کیا تھا لہذا میں انکار نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ میں اجتماع (ملتان) میں حاضر ہو گیا۔ وہاں کی رونقیں اور برکتیں دیکھ کر میں حیران رہ گیا، وہاں ہونے والے آخری بیان ”گانے باجے کی ہولناکیاں“ سُن کر تھرا اُٹھا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میں گناہوں سے توبہ کر کے اُٹھا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ میری مَدَنی ماحول سے وابستگی سے ہمارے گھر والوں نے اطمینان کا سانس لیا، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے مجھ جیسے بگڑے ہوئے بد اخلاق نوجوان میں مَدَنی انقلاب کی وجہ سے متاثر ہو کر میرے بڑے بھائی نے بھی داڑھی رکھنے کے ساتھ ساتھ عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا۔ میری ایک ہی بہن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس نے بھی مَدَنی بُرقع پہن لیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر کا ہر فرد سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ اکرم کا مُرید ہو گیا۔ اور مجھ پر اللہ عزوجل نے ایسا کرم فرمایا کہ میں نے قرآنِ پاک حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر لی اور درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لے لیا اور یہ بیان دیتے وقت درجہِ ثالثہ یعنی تیسری کلاس میں پہنچ چکا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے تعلق سے علاقائی قافلہ فہم دار ہوں۔ میری نیت ہے کہ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ شعبانُ الْمُعَظَّم ۱۴۲۷ھ سے یکمشت 12 ماہ کیلئے مَدَنی قافلوں میں سفر کروں گا۔

دل پہ گرزنگ ہو، سارا گھرتنگ ہو،  
ہو گا سب کا بھلا، قافلے میں چلو  
ایسا فیضان ہو، حفظ، قرآن ہو،  
کر کے ہمت ذرا، قافلے میں چلو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!  
صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۵) ٹھنڈا پانی

حضرت سیدِ ناسری سقّطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا روزہ تھا۔ طاق میں پانی ٹھنڈا ہونے کیلئے آنکھو رہ (یعنی گُزہ) رکھ دیا تھا، نمازِ عصر کے بعد مُراقبہ میں تھے، حُورِ انِ بہشت نے یکے بعد دیگرے سامنے سے گزرنا شروع کیا۔ جو سامنے آتی اُس سے دریافت فرماتے، تُو کس کے لئے ہے؟ وہ کسی ایک بندہ خُدا کا نام لیتی۔ ایک آئی، اُس سے بھی یہی پوچھا تو اُس نے کہا: ”اُس کیلئے ہوں جو روزہ میں پانی ٹھنڈا ہونے کو نہ رکھے۔“ فرمایا: ”اگر تُو سچ کہتی ہے تو اس کو زہ کو گرا دے“، اُس نے گرا دیا۔ اس کی آواز سے آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو وہ

آنحورہ (کوزہ) ٹوٹا پڑا تھا۔ (المفلوٰظ، حصہ اول، ص ۱۲۲)

اللہ عزّوجلّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، آخرت کی ابدی راحتیں اور نعمتیں پانے کیلئے اپنے نفس کو قابو کر کے دنیا کی لذتوں کو ٹھوکر مارنی پڑتی ہے۔ اللہ عزّوجلّ والے اپنے نفس کو بہت مارتے تھے۔ چنانچہ ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سخت گرمی کے دنوں میں دوپہر کے وقت ایک شخص کو دیکھا کہ برف لئے جا رہا ہے، دل میں حسرت ہوئی، کاش! میرے پاس بھی پیسے ہوتے اور میں بھی برف خرید کر ٹھنڈا پانی پیتا۔ پھر فوراً ندامت ہوئی کہ میں نفس کی چال میں کیوں آ گیا! انہوں نے عہد کیا کہ کبھی ٹھنڈا پانی نہ پیوں گا۔ لہذا سخت گرمی کے موسم میں بھی پانی کو گرم کر کے پیا کرتے تھے۔

نہنگ لے و اژدہا و شیرِ نر مارا تو کیا مارا

بڑے مودی کو مارا نفسِ امارہ کو گر مارا (یعنی مگر مچھ)

(۶) انعام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی آمد آمد تھی اور مشہور مُؤَرِّخ حضرت وَاْقِدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس کچھ نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک علوی دوست کی طرف یہ رُقعہ بھیجا، ”رَمَضَان شریف کا مہینہ آنے والا ہے اور میرے پاس خرچ کیلئے کچھ نہیں، مجھے قرضِ حَسَنہ کے طور پر ایک ہزار درہم بھیجئے۔“ چنانچہ اُس علوی نے ایک ہزار درہم کی تھیلی بھیج دی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت وَاْقِدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک دوست کا رُقعہ حضرت وَاْقِدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف آ گیا، ”رَمَضَان شریف کے مہینے میں خرچ کیلئے مجھے ایک ہزار درہم کی ضرورت ہے۔“ حضرت وَاْقِدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہی تھیلی وہاں بھیج دی۔ دوسرے روز وہی علوی دوست جن سے حضرت وَاْقِدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرض لیا تھا اور وہ دوسرے دوست جنہوں نے حضرت وَاْقِدِی سے قرض لیا تھا۔ دونوں حضرت وَاْقِدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر آئے۔ علوی کہنے لگے، رَمَضَانُ الْمُبَارَك کا مہینہ آ رہا ہے اور میرے پاس ان ہزار درہموں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ مگر جب آپ کا رُقعہ آیا تو میں نے یہ ہزار درہم آپ کو بھیج دیئے اور اپنی ضرورت کیلئے اپنے ان دوست کو رُقعہ لکھا کہ مجھے ایک ہزار درہم بطور قرض بھیج دیجئے۔ انہوں نے وہی تھیلی جو میں نے آپ کو بھیجی تھی، مجھے بھیج دی۔ تو پتا چلا کہ آپ نے مجھ سے قرض مانگا، میں نے اپنے ان دوست سے قرض مانگا اور انہوں نے آپ سے مانگا۔ اور جو تھیلی میں نے آپ کو بھیجی تھی وہ آپ نے اسے بھیج دی اور اس نے وہی تھیلی مجھے بھیج دی۔ پھر ان تینوں حضرات نے اتفاق رائے سے اس رقم کے تین حصے کر کے آپس میں تقسیم کر لئے۔ اسی رات حضرت سَیِّدُنا وَاْقِدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور فرمایا، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کل تمہیں بہت کچھ مل جائے گا۔ چنانچہ دوسرے روز امیرِ یحییٰ برکی نے سَیِّدُنا وَاْقِدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلا کر پوچھا، ”میں نے رات خواب میں آپ کو پریشان دیکھا ہے، کیا بات ہے؟ حضرت سَیِّدُنا وَاْقِدِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سارا قصہ سنایا۔ تو یحییٰ برکی نے کہا، ”میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ تینوں میں سے کون زیادہ سخی ہے۔ آپ تینوں

ہی سخی اور واجب الاحترام ہیں۔ پھر اس نے تیس ہزار درہم حضرت واقیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اور بیس بیس ہزار ان دونوں کو دیئے۔ اور حضرت واقیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قاضی بھی مقرر کر دیا۔ (تَجَلَّى اللّٰہُ عَلَی الْعَلَمِیْنَ، ص ۷۷)

اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچے مسلمان سخی اور پیکرِ ایثار ہوتے ہیں۔ اور اپنے اسلامی بھائی کی تکلیف دور کرنے کی خاطر اپنی مشکلات کی ذرہ برابر پرواہ نہیں کرتے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سخاوت سے ہمیشہ فائدہ ہی ہوتا ہے، مال گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّ وَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمّت کے حالات سے باخبر ہیں اور سخاوت کرنے والوں پر نظرِ رحمت فرماتے ہیں۔ یقیناً اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی راہ میں ایثار کی بہت فضیلت ہے۔ چنانچہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، ”جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اسے حاجت ہو دوسرے کو دیدے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اسے بخش دیتا ہے۔ (اتحاف السّادۃ المتّقین، ج ۹، ص ۷۷)

### (۷) روزہ کی خوشبو

حضرت سیدنا امام قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کے اُستاذِ حدیث حضرت سیدنا عبد اللہ بن غالب حَدَّثَنِی سِرُّہُ الرَّبَّانِی شہید کر دیئے گئے۔ تدفین کے بعد ان کی قَبْر شریف کی مٹی سے مُشک کی خوشبو آتی تھی۔ کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا صُنِعَتْ؟ یعنی آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا گیا؟ کہا، ”اچھا معاملہ فرمایا گیا۔“ پوچھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہاں لے جایا گیا؟ کہا، ”جنت میں۔“ پوچھا، ”کون سے عمل کے باعث؟“ فرمایا، ”ایمان کا مل، تہجد اور گرمیوں کے روزوں کے سبب،“ پھر پوچھا، ”آپ کی قَبْر سے مُشک کی خوشبو کیوں آ رہی ہے؟“ تو جواب دیا، ”یہ میری تلاوت اور روزوں میں پیاس کی خوشبو ہے۔“

(حلیۃ الاولیاء، ج ۶، ص ۲۶۶، حدیث ۸۵۵۳)

اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح حضرت سیدنا امام بخاری علیہ رحمۃ الباری کی قَبْرِ انور کی مٹی سے بھی مُشک کی خوشبو آتی تھی۔ بار بار قَبْرِ پر مٹی ڈالی جاتی تھی مگر لوگ خوشبو کی وجہ سے تَبَرُّکاً اُٹھالے جاتے تھے۔ (مقدمہ صحیح بخاری، ج ۱، ص ۳)

صاحبِ دلائل الخیرات حضرت شیخ سید محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قَبْرِ مُتَوَرِّب بھی معطر تھی اور اُس سے گستوری کی خوشبو کی لپٹیں آتی تھیں کیونکہ آپ زندگی میں کثرت سے دُرود شریف پڑھا کرتے تھے۔ انتقال کے ستتر برس (77) کے بعد کسی سبب سے ”سوس“ سے ”مراکش“ میں مُنْتَقِل کرنے کے لیے جب قَبْرِ کُشائی کی گئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جسم مبارک بالکل صحیح و سالم تھا حتّٰی کہ کفن تک بوسیدہ نہیں ہوا تھا۔ وفات سے قبل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے داڑھی مبارک کا خط بنوایا تھا وہ ایسے ہی تھا جیسے آج ہی بنوایا ہے، یہاں تک کہ کسی نے امتحاناً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رخسارِ مبارک پر انگلی رکھ کر دبایا تو اُس جگہ سے خون ہٹ گیا اور جہاں دبایا تھا وہ جگہ سفید سی ہو گئی یعنی زندہ انسانوں کی طرح خون بھی جسم میں رواں دواں تھا! (مطالع المسرات، ص ۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۸) رَمَضان و شش عید کے روزوں کی بَرَکت

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ایک بار میں تین سال تک مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفاًو تعظیماً میں مقیم رہا۔ ایک مکی شخص روزانہ دوپہر کے وقت طواف کعبہ کرتا، دوگانہ ادا کرتا پھر مجھے سلام کرتا اور اپنے گھر چلا جاتا۔ مجھے اُس نیک بندے سے مَحَبَّت ہو گئی۔ وہ سخت بیمار ہو گیا میں عیادت کے لئے حاضر ہوا تو اُس نے مجھے وصیت کی، ”جب میں فوت ہو جاؤں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ہاتھوں سے غسل دے کر میری نماز جنازہ ادا فرمائیے، مجھے تنہا نہ چھوڑیئے بلکہ ساری رات میری قبر کے پاس تشریف فرما رہئے نیز مُنکر نکیر کی آمد کے وقت مجھے تلقین فرمائیے گا۔“ میں نے حامی بھر لی۔ چنانچہ اس کے انتقال کے بعد میں نے حسب وصیت عمل کیا۔ قبر کے پاس حاضر تھا کہ مجھے اُنگھ آ گئی۔ میں نے ہاتھ غیبی کی آواز سنی، ”اے سفیان (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ! اس کو تیری تلقین و قُربت کی کوئی حاجت نہیں، اس لئے کہ ہم نے خود ہی اس کو اُنس دیا اور تلقین کی۔“ میں نے کہا، اس کو کس عمل کے سبب یہ رتبہ ملا؟ آواز آئی، ”رَمَضانُ الْمُبَارَک اور اس کے بعد شَوَّالُ الْمُکَرَّم کے چھ روزے رکھنے کی بَرَکت سے۔“ حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اس ایک رات میں یہی خواب میں نے تین بار دیکھا۔ میں نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی، یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی اپنے فضل و کرم سے ان روزوں کی توفیق عطا فرما۔ (قلوبی، ص ۱۴)

اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۹) رَمَضان کا چاند

ایک مرتبہ رَمَضان شریف کے چاند کے بارے میں کچھ اختلاف پیدا ہو گیا، بعض لوگ کہتے تھے کہ رات کو چاند ہو گیا۔ بعض کہتے تھے، نہیں ہوا۔ حضور غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَکَرَم کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے ارشاد فرمایا: ”میرا یہ بچہ (یعنی غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَکَرَم) جب سے پیدا ہوا ہے۔ رَمَضان شریف کے دنوں میں سارا دن دودھ نہیں پیتا۔ اور آج بھی چونکہ عبدُ القادر علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَکَرَم نے دودھ نہیں پیا۔ اس لیے غالباً رات کو چاند ہو گیا ہے۔ چنانچہ پھر تحقیق کرنے پر ثابت ہوا کہ چاند ہو گیا ہے۔

(بَیِّنَةُ الْأَنْسَارِ، ص ۱۷۲)

اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَکَرَم مَتَّحٰی ہر آن میں

چھوڑا ماں کا دودھ بھی رَمَضان میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## جگر کا کینسر ٹھیک ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَکَرَم کی مَحَبَّت اور اولیائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی چاہت دل میں بڑھانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور خوب خوب



رحمتیں اور برکتیں لوٹے۔ آئیے آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک ایمان افروز خوشگوار مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چنانچہ گلستانِ مصطفیٰ (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، میں نے ایک ایسے اسلامی بھائی کو تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی جن کی بیٹی کو جگر کا کینسر تھا۔ وہ دُعاے شفا کا جذبہ لئے سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو گئے۔ ان کا کہنا ہے میں نے اجتماعِ پاک میں خوب دُعا کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ واپسی کے بعد جب اپنی بیٹی کا چیک اپ کروایا تو ڈاکٹر حیران رہ گئے کیوں کہ اُس کے جگر کا کینسر ختم ہو چکا تھا۔ ڈاکٹروں کی پوری ٹیم حیرت زدہ تھی کہ آخر کینسر گیا کہاں! جبکہ حالت اس قدر خراب تھی کہ اجتماعِ پاک میں جانے سے پہلے اُس لڑکی کے جگر سے روزانہ کم از کم ایک سرنج بھر کر مواد نکالا جاتا تھا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعِ پاک (ملتان) میں شرکت کی برکت سے اب اُس لڑکی کے جگر میں کینسر کا نام و نشان تک نہ رہا تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان وہ لڑکی اب نہ صرف رُوبہ صحت ہے بلکہ اُس کی شادی بھی ہو چکی ہے۔

اگر دردِ سر ہو، کہ یا کینسر ہو،  
دلائے گاتم کو شفا مدنی ماحول  
شفائیں ملیں گی، بلائیں ٹلیں گی  
یقیناً ہے برکت بھرا مدنی ماحول  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!  
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۱۰) اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تین روزے

حضراتِ حَسَنِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بچپن میں ایک بار بیمار ہو گئے تو امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم و حضرت سَیِّدُ ثُنَابِی بی فاطمہ اور خادِمہ حضرت سَیِّدَہ ثُنَافِظَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان شہزادوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صحت یابی کے لیے تین روزوں کی مَنّت مانی۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں شہزادوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو شفاء عطا فرمائی۔ چنانچہ تین روزے رکھ لئے گئے۔ حضرت مولیٰ عَلِی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم تین صاع بولائے۔ ایک ایک صاع (یعنی تقریباً چار کلو، سو گرام) تینوں دن پکایا۔ جب افطار کا وقت آیا اور تینوں روزہ داروں کے سامنے روٹیاں رکھی گئیں تو ایک دن مسکین، ایک دن یتیم اور ایک دن قیدی دروازے پر حاضر ہو گئے اور روٹیوں کا سوال کیا تو تینوں دن سب روٹیاں ان سانکوں کو دے دیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا۔ (خزائنُ العرفان، ص ۹۲۶)

اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

بھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے

کیسے صابر تھے مُحَمَّد ﷺ کے گھرانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!  
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری شہزادی کے گھرانے کے اس ایمان افروز ایثار کو (پارہ ۲۹، سورۃ الذّٰہر، آیت نمبر ۸، ۹) میں اس طرح بیان فرمایا ہے:-

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ  
مُسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا  
نُطْعِمُكُمْ لَوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ  
جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝

(پ ۲۹، اللہ ۸، ۹)

ترجمہ کنزالایمان۔ اور کھانا  
کھلاتے ہیں اُس کی محبت پر مسکین  
اور یتیم اور اسیر (یعنی قیدی) کو۔ ان  
سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ  
(عَزَّوَجَلَّ) کے لیے کھانا دیتے ہیں، تم  
سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔

سُبْحَنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس ایمان افروز حکایت میں اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جذبہٴ ایثار کا کیا خوب اظہار ہے! واقعی  
تین دن تک صرف پانی پی کر روزہ رکھ لینا کوئی معمولی بات نہیں۔ ہم اگر ایک روزہ رکھیں تو افطار میں ٹھنڈا ٹھنڈا شربت، کباب،  
سمو سے، میٹھے میٹھے پھل، گرم گرم بریانی اور نہ جانے کیا کیا چاہیے! اس قدر تنگدستی کے عالم میں اتنا شاندار ایثار یہ انہیں کا حصہ تھا۔  
ایثار کی ایک فضیلت جو ”روزہ داروں کی ۱۲ حکایات“ کی حکایت نمبر ۶ کے ضمن میں بھی گزری، دوبارہ پیش کی جاتی ہے کہ، سرکارِ مدینہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، ”جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اسے حاجت ہو دوسرے کو دیدے تو  
اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بخش دیتا ہے۔ (اتحاف السادة المتقين، ج ۹، ص ۷۷۹)

اہلبیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شانِ عظمت نشان میں نازل شدہ آیتِ کریمہ کے اس حصے پر بھی توجہ فرمائیے جس میں ان کا قول  
بیان کیا گیا ہے۔ ”ہم تمہیں خاص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔“ اس قول میں  
إخلاص کا عظیم الشان درجہ بیان کیا گیا ہے۔ کاش! ہم بھی اپنا ہر عمل محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے کرنا سیکھ جائیں۔ کسی پر احسان کر کے  
اُس کا بدلہ چاہنا یا اس کی طرف سے شکریہ کی طلب رکھنا یہ سب خواہشات ختم ہو جائیں۔ بہتر تو یہی ہے کہ کسی پر احسان کر کے یا فقیر کو  
کھانا یا خیرات دے کر یہ بھی نہ کہا جائے کہ ”دعاء میں یاد رکھنا“۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم نے اُس سے بدلہ طلب کر لیا! اب وہ دعاء کرے  
یا نہ کرے، ہمارے حق میں قبول ہو یا نہ ہو ہمارے نصیب۔

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو  
کر اخلاص ایسا عطا یا الہی

## (۱۱) مسلسل چالیس سال تک روزے

حضرت سیدنا داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلسل چالیس سال تک روزے رکھتے رہے مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اخلاص کا یہ عالم  
تھا کہ اپنے گھر والوں تک کو خبر نہ ہونے دی۔ کام پر جاتے ہوئے دوپہر کا کھانا ساتھ لے لیتے اور راستے میں کسی کو دے دیتے، مغرب  
کے بعد گھر آ کر کھانا کھا لیا کرتے۔ (معدنِ اخلاق، حصہ اول، ص ۱۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## سیدنا داؤد طائی کے نفس کشی کے واقعات

سُبْحَنَ اللّٰہ! عَزَّوَجَلَّ! اخلاص ہو تو ایسا! حضرت سیدنا داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے نفس پر زبردست قابو تھا۔ تذکرۃ الاولیاء میں ہے، ایک بار گرمی کے موسم میں دھوپ میں بیٹھے ہوئے مشغول عبادت تھے۔ کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے فرمایا: بیٹا! سائے میں آ جاتے تو بہتر تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا، امی جان! ”مجھے شرم آتی ہے کہ اپنے نفس کی خواہش کے لئے کوئی اقدام کروں۔“

ایک بار آپ کا پانی کا گھڑا دھوپ میں دیکھ کر کسی نے عرض کی، یاسیدی! اس کو چھاؤں میں رکھا ہوتا تو اچھا تھا۔ فرمایا: جب میں نے رکھا تو اُس وقت یہاں چھاؤں تھی لیکن اب دھوپ میں سے اٹھاتے ہوئے ندامت محسوس ہو رہی ہے کہ میں صرف اپنے نفس کی راحت کی خاطر گھڑا ہٹانے میں وقت صرف کروں اور اتنی دیر ذکرِ الہی عَزَّوَجَلَّ سے غافل ہو جاؤں!

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دھوپ میں قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہے تھے۔ کسی نے سائے میں آنے کی درخواست کی۔ تو فرمایا، ”مجھے اتباعِ نفس ناپسند ہے۔“ یعنی نفس بھی یہی مشورہ دے رہا ہے کہ چھاؤں میں آ جاؤ مگر میں اس کی پیروی نہیں کر سکتا۔ اسی رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتقال کے بعد غیب سے آواز سنی گئی۔ ”داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مراد کو پہنچا کیوں کہ اس کا پروردگار عَزَّوَجَلَّ اس سے خوش ہے۔“ (تذکرۃ الاولیاء، حصہ ۱، ص ۲۰۱ تا ۲۰۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

## اپنی نیکیوں کا اعلان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حکایت نمبر ۱۱ سے ان لوگوں کو ضرور عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ جو وقتاً فوقتاً بلا ضرورت شرعی محض دکھاوے کی خاطر اپنی نیکیوں کا اعلان کر کے ریا کاری کی تباہ کاری میں جا پڑتے ہیں، مثلاً کوئی کہتا ہے، میں ہر سال رجب، شعبان اور رمہضان کے روزے رکھتا ہوں (حالانکہ ماہِ رمہضان المبارک کے روزے تو فرض ہیں پھر بھی وہ ریا کار جو کہ دو ماہ کے نفلی روزے رکھتا ہے اپنی ریا کاری کا وزن بڑھانے کیلئے کہتا ہے میں ہر سال تین ماہ یعنی رَجَب، شعبان اور رمہضان کے روزے رکھتا ہوں۔ **وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہ**۔ کوئی بولتا ہے، میں اتنے سال سے ہر ماہ ایامِ بیض کے روزے رکھ رہا ہوں، کوئی اپنے حج کی تعداد کا تو کوئی عمرے کی گنتی کا اعلان کرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے، میں روزانہ اتنے دُرود شریف پڑھتا ہوں، اتنے عرصے سے دلائل الخیرات شریف کا ورد کر رہا ہوں۔ اتنی تلاوت کرتا ہوں، ہر ماہ فلاں مدرسے کو اتنا چندہ پیش کرتا ہوں۔ اَلْغَرَضُ خواجواہ اپنے نوافل، تہجد، نفلی روزوں اور عبادتوں کا خوب چرچا کیا جاتا ہے۔ آہ! اخلاص کا دور دور تک کوئی پتا نہیں۔ یاد رکھئے! ریا کاری کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **جَبَّ الْحُزْنُ** سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، **جَبَّ الْحُزْنُ** کیا ہے؟ ارشاد فرمایا، ”دوزخ میں ایک گناہ ہے جس کی سختی سے دوزخ بھی روزانہ چار سو بار پناہ مانگتا ہے۔ اس میں ریا کار قاریوں کو ڈالا جائیگا۔“ (سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۱۶۷، حدیث ۲۵۶)

## حفظ کی خوشی میں تقریب

آج کل بچے بچی اگر حفظِ قرآن مکمل کر لے تو اسکے لئے شاندار تقریب کی جاتی ہے۔ جس میں اس کو گل پوشی و گل پاشی اور تحائف و تعریفی کلمات سے خوب نوازا جاتا ہے۔ گھر والے شاید سمجھتے ہوں گے ہم حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ مگر معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ بچہ ”بلند حوصلہ“ تھا جیسی تو حافظ بنا۔ ہاں حفظ شروع کرواتے وقت حوصلہ افزائی کی واقعی ضرورت ہوتی ہے کہ کسی طرح یہ پڑھ لے۔ بہر حال حافظِ مدنی مَنے، مَنی کے حفظ کی تقریب میں حوصلہ افزائی ہو رہی ہے یا وہ خود ”پھول کر پٹا“ ہوا جا رہا ہے اس پر غور کر لیا جائے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہماری یہ ”تقریبِ سعید“ اس بے چارے سادہ لوح بھولے بھالے حافظِ مدنی مَنے کی ریاکاری کی تربیت کا سبب بن رہی ہو!

## میں نے اخلاص کو بہت تلاش

میں نے اس طرح کی تقاریب میں اخلاص کو بہت تلاش، مجھے نمل سکا۔ صرف نُمود و نمائش ہی نظر آئی۔ یہاں تک کہ بعض اوقات مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تصاویر بھی کھینچی جاتی ہیں۔ اسی طرح اکثر کمسن مدنی مَنے، مَنی کی ”روزہ کشائی“ کی تقریب میں بھی تصاویر کے گناہ کا سلسلہ ہوتا ہے۔ ورنہ سادگی کے ساتھ روزہ کشائی کی رسم ادا کی جائے۔ یا حافظِ مدنی مَنے کی دینی ترقی کے لئے سب کو اکٹھا کرنے کے بجائے بزرگوں کی بارگاہوں میں پیش کر کے عمر بھر قرآن پاک یاد رہنے اور اس پر عمل کرنے کی دُعائیں لی جائیں تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں بڑکتیں زیادہ ہوں گی۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## اچھی طرح غور فرما لیجیئے

الحاصل اچھی طرح غور کر لینا چاہئے کہ ہم جو تقریب کرنے جا رہے ہیں اس میں ہماری آخرت کا کتنا فائدہ ہے۔ اگر آپ کا دل واقعی مطمئن ہے کہ حفظِ قرآن کی خوشی کی تقریب سے مقصود نمائش نہیں۔ اور یہ بھی یقین ہے کہ مدنی مَنے کی ریاکاری بھرا ذہن بننے کا کوئی خطرہ نہیں۔ یعنی آپ اس کو اخلاص کی اعلیٰ تربیت دے چکے ہیں تو بے شک تقریب کیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول فرمائے۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## حفظ کرنا آسان ہے مگر حافظ رہنا مشکل ہے

یہ بات نہایت ہی تشویشناک ہے کہ جن حُفَظ اور حافظات کی شاندار تقریبات ہوتی ہیں، ان کی ایک تعداد آگے چل کر قرآن پاک بھلا دیتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ بعض خاندانوں میں ایک رواج سا ہو گیا ہے کہ بچے یا بچی کو قرآن کریم حفظ کروالیا جائے۔ بے شک یہ بہت بڑا نیک کام ہے، مگر یہ یاد رکھئے کہ حفظ کرنا آسان ہے مگر عمر بھر حافظ رہنا مشکل ہے۔ لہذا جو بھی اپنی اولاد کو حفظ کروائے اُس کی خدمت میں درد بھری مدنی التجاء ہے کہ عمر بھر اپنی حافظ اولاد پر کڑی نگرانی بھی رکھے اور تاکید کرے کہ اگر زیادہ نہیں تو کم از کم ایک پارہ روزانہ تلاوت جاری رہے تاکہ حفظ باقی رہے۔ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرِ درِ دو جہان محبوبِ رحمن عَزَّوَجَلَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: قرآن کو ہمیشہ پڑھتے رہو، سو قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتہ قرآن زیادہ چھوٹے پر آمادہ ہے اُن اونٹوں سے جو اپنی رسیوں سے بندھے ہوں۔ (صحیح البخاری، ج ۳، ص ۴۱۲، حدیث ۵۰۳۳) یعنی جس طرح

بندھے ہوئے اونٹ چھوٹنا چاہتے ہیں اور اگر ان کی محافظت و احتیاط نہ کی جائے تو رہا ہو جائیں اس سے زیادہ قرآن کی کیفیت ہے اگر اُسے یاد نہ کرتے رہو گے تو وہ تمہارے سینوں سے نکل جائے گا پس تمہیں چاہئے کہ ہر وقت اس کا خیال رکھو اور یاد کرتے رہو اس دولت بے نہایت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳، ص ۷۴۵)

## حفظ بھلا دینے کا عذاب

جو حفاظ ہر سال رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فَقَطْ مُصَلًّی سنانے کیلئے منزل پکی کرتے ہیں اور اس کے علاوہ معاذ اللہ عزوجل سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خدا عزوجل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کر لے اور بھلانے کا جو گناہ ہوا اُس سے سچی توبہ کرے۔ ”جو قرآنی آیات یاد کرنے کے بعد بھلا دے گا بروز قیامت اندھا اٹھایا جائیگا۔“ (ماخذپ ۱۶، طہ ۱۲۵، ۱۲۶)

## تین فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

**مدینہ ۱:** میری اُمت کے ثواب میرے حضور پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تنکا بھی پایا جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے۔ اور میری اُمت کے گناہ میرے حضور پیش کیے گئے میں نے اس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی ایک سورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اُسے بھلا دے۔ (جامع ترمذی، ج ۴، ص ۴۲۰، حدیث ۲۹۲۵)

**مدینہ ۲:** جو شخص قرآن پڑھے پھر اسے بھلا دے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر ملے۔

(ابوداؤد، ج ۲، ص ۱۰۷، حدیث ۱۴۷۴)

**مدینہ ۳:** قیامت کے دن میری اُمت کو جس گناہ کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اُن میں سے کسی کو قرآن پاک کی کوئی سورت یا تھی پھر اُس نے اسے بھلا دیا۔ (کنز العمال، ج ۱، ص ۳۰۶، حدیث ۲۸۴۳)

## فرمانِ رضوی

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”اس سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا عزوجل ایسی ہمت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قدر اس (حفظ قرآن پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور درجات اس پر موعود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقف ہوتا تو اسے جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتا۔“ مزید فرماتے ہیں، ”جہاں تک ہو سکے اُس کے پڑھانے اور حفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب جو اس پر موعود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصل ہوں اور بروز قیامت اندھا کوڑھی اُٹھنے سے نجات پائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳، ص ۶۴۵، ۶۴۷)

## نیک کی اظہار کی کب اجازت ہے؟

تحدیثِ نعمت (یعنی نعمت کا چرچا کرنے) کی نیت سے نیک عمل کا اظہار کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح کوئی پیشوا ہے اور وہ اپنا عمل اس نیت سے ظاہر کرتا ہے کہ ماتحت افراد کو اس سے عمل کی رغبت ملے گی تو اب ریا کاری نہیں، مگر ہر ایک کو اپنا عمل ظاہر کرتے وقت ایک سو ایک بار اپنے دل کی کیفیت پر غور کر لینا چاہئے، کیونکہ شیطان بڑا مکار ہے، ہو سکتا ہے کہ اس طرح سے اُبھار کر بھی وہ ریا کاری میں مبتلا کر دے، مثلاً دل میں وسوسہ ڈالے کہ لوگوں سے کہہ دے، ”میں تو صرف تحدیثِ نعمت کیلئے اپنا عمل بتا رہا ہوں۔“ حالانکہ دل میں لڈ و پھوٹ



رہے ہوں گے کہ اس طرح بتانے سے لوگوں کے دلوں میں میری عزت بڑھ جائے گی۔ یہ یقیناً ریا کاری ہے اور ساتھ میں تحدیثِ نعمت کا کہنا ریا کاری در ریا کاری اور ساتھ ہی جھوٹ کے گناہ کی تباہ کاری بھی ہے۔ تفصیلی معلومات کیلئے حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی کُتُبِ تَصَوُّفِ اَحْيَاءِ الْعُلُومِ یا کیمیائے سعادت سے نیت، اخلاص اور ریا کے ابواب کا مطالعہ کیجئے۔ کاش! انہیں پڑھنے سے شیطان محروم نہ کرے، کیونکہ یہ مردود کبھی نہ چاہے گا کہ مسلمان کا عمل خالص ہو کر مقبول ہو جائے۔

**یَا رَبِّ مَصْطَفٰی عَزَّوَجَلَّ** و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہمیں اخلاص کے ساتھ عبادت اور نفلی روزوں کی کثرت کی سعادت نصیب فرما اور ہمیں شیطان کے اُن حیلے بہانوں کی پہچان عطا فرما جن کے ذریعے وہ ہمارے اعمال برباد کر دیا کرتا ہے۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ریا کاریوں سے بچا یا الہی  
مجھے عبدِ مخلص بنا یا الہی

### روزے داروں کا محلہ

حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْغَفَّارِ نے چالیس سال کے دوران کبھی **کھجور** نہیں کھائی۔ چالیس برس بعد آپ کو جب **کھجور** کھانے کی خوب خواہش ہوئی تو نَفْسِ کُشِی کے لئے مسلسل آٹھ دن روزے رکھے۔ پھر **کھجوریں** خرید کر دن کے وقت بصرہ شریف کے ایک محلہ کی مسجد میں داخل ہوئے ابھی کھانے کیلئے **کھجوریں** نکالی ہی تھیں کہ ایک بچہ چلا اُٹھا، اباجان! مسجد میں یہودی آگیا ہے! اُس کے والد صاحب یہودی کا نام سُن کر ہاتھ میں ڈنڈا لئے چڑھ دوڑے مگر آتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پہچان لیا اور معذرت کرتے ہوئے عرض کی، **ہُضُور!** بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے محلہ میں سارے مسلمان روزہ رکھتے ہیں یہودیوں کے علاوہ دن کے وقت یہاں کوئی نہیں کھاتا، اسی لئے بچے کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہودی ہونے کا شبہ گزرا۔ برائے کرم! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی خطا معاف فرما دیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عالمِ جوش میں فرمایا، بچوں کی زبان ”غیبی زبان“ ہوتی ہے۔ پھر قسم کھائی کہ اب کبھی **کھجور** کھانے کا نام نہ لوں گا۔ (تذکرۃ الاولیاء، حصہ اول، ص ۵۲)

### گوشت کی خوشبو سے ہی گزارہ کر لیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمِیْنِ اپنے نَفْس کو کس طرح مارتے تھے۔ سیدنا مالک بن دینار علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْغَفَّارِ کی نفس کُشی کے کیا کہنے! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ برسوں تک کوئی لذیذ چیز نہیں کھاتے تھے۔ عُمُو مَادَن کو روزہ دار رہ کر روٹی سے افطار کا معمول تھا۔ ایک بار نَفْس کی خواہش پر گوشت خریدا اور لے کر چلے، راستے میں سونگھا اور فرمایا، اے نَفْس! گوشت کی خوشبو سونگھنے میں بھی تو لطف ہے! بس اس سے زیادہ اس میں تیرا حصہ نہیں۔ یہ کہہ کر وہ گوشت ایک فقیر کو دیدیا۔ پھر فرمایا، اے نَفْس! میں کسی عداوت کے باعث تجھے اذیت نہیں دیتا میں تو صرف اسلئے تجھے صَبْر کا عادی بنا رہا ہوں کہ رِضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کی لازوال دولت نصیب ہو جائے۔ (تذکرۃ الاولیاء، حصہ اول، ص ۵۲)

یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے کے مسلمان نفلی روزوں سے بہت مَحَبَّت کیا کرتے تھے کہ بصرہ شریف کے ایک پورے محلہ کا ہر مسلمان روز ہی روزہ رکھا کرتا!

## نادان بچوں کی طرف سے نیکی کی دعوت

حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّار کا یہ فرمانا کہ، بچوں کی زَبان ”غُصّی زَبان“ ہوتی ہے۔ نہایت ہی پُر مغز ارشاد ہے۔ واقعی نادان بچوں کی باتوں اور حرکتوں میں اکثر عبرت کے مدنی پھول پائے جاتے ہیں۔ اِتِّفَاق سے بیان کردہ حکایت نمبر ۱۲ سب مدینہ عَفِی عَنْہُ (یعنی رَاقِمُ الْحُرُوف) نے باب المدینہ کراچی میں ایک اسلامی بھائی کے گھر پر ۹ شَوَّالُ الْمُکَرَّم ۱۴۲۲ھ کو تحریر کرنے کی سعادت حاصل کی۔ طعام کے وقت صاحبِ خانہ کَامُتًا اور چھوٹی مَنّی بھی کھانے میں شریک ہو گئے۔ ان دونوں نے کھانے کے دوران، حرص و طمع، بے جا لڑائی، آبروریزی، بے صبری، پُغلی، حسد، حُبِ جاہ، ریاکاری، مصیبت کا بے ضرورت تذکرہ اور فضول گوئی وغیرہ سے مُتَعَلِّق مجھے خوب درس دیا!! آپ شاید سوچ میں پڑ گئے ہوں گے کہ نا سمجھ بچے اتنے سارے عنوانات پر کس طرح درس دے سکتے ہیں! ان دُرُوس کا راز یہ ہے کہ وہ اس طرح کی حرکتیں کرنے لگے جس سے مَدَنی ذہن رکھنے والا انسان بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ مثلاً انہوں نے ضرورت سے کہیں زیادہ کھانا نکالا، کچھ کھایا، کچھ گرایا اور کچھ رکابی ہی میں چھوڑ دیا۔ ان کی اس حرکت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ اپنی پلیٹ میں ضرورت سے زیادہ کھانا ڈال لینا یہ حرص و طمع کی علامت اور نادان لوگوں کا کام ہے، سمجھدار آدمی ایسا نہیں کر سکتا۔ گرا ہوا کھانا یوں ہی چھوڑ دینا کہ پھینک دیا جائے یہ اسراف ہے، کھا کر برتن چاٹ لینا سنت ہے، اسراف کا ارتکاب اور سنت کے خلاف کام کرنا عقلمندوں کا نہیں نادانوں کا شیوہ ہے کیوں کہ بچے نادان ہی ہوتے ہیں۔ مَنّی نے 7up کی ڈیڑھ لیٹر کی بوتل میں سے اپنے لئے پورا گلاس بھر لیا تو اس پر مَنّی احتجاج کرنے لگی یہاں تک کہ پہلے بوتل اٹھا کر میرے قریب رکھی مگر پھر بھی اطمینان نہ ہوا تو وہاں سے بھی اٹھا کر کمرے کے باہر کسی اور کی تحویل میں دے آئی۔ اس ”جنگ“ کے ذریعے گویا مَنّی نے حرص پر درس دیا اور مَنّی نے حسد پر۔ چونکہ دونوں میں ٹھن گئی تھی لہذا اب ایک دوسرے کے ”عُیُوب“ اُچھالنے لگے۔ اور گویا یوں سمجھا رہے تھے کہ دیکھئے! ہم نادان ہیں اس لئے فضول گوئی، حسد، آبروریزی، بے جا لڑائی اور بے صبری کا مظاہرہ کرتے اور ایک دوسرے کے پُل کھولتے ہیں اگر دانا کھلانے والا شخص بھی ایسی حرکات کا ارتکاب کرے تو وہ بے وقوف ہو یا نہیں؟ ٹھیک ہے ہم اپنے منہ میاں مٹھو بھی بن رہے ہیں، اپنی ہی زَبان سے اپنے فضائل بھی بیان کر رہے ہیں، ایک دوسرے کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی اُچھال رہے ہیں مگر ہم تو چھوٹے ہو کر چھوٹ جائیں گے، ان معاملات میں ہماری آخرت میں بھی کوئی پکڑ نہیں کیونکہ ہم ابھی نابالغ ہیں۔ اگر آپ بھی ہماری طرح کی غلطیاں کرتے ہوئے آبروریزی، ریاکاری، جھوٹ اور حسد وغیرہ و غیرہ گناہوں میں پڑیں گے تو ہو سکتا ہے کہ بروز قیامت فردِ جرم عائد کر کے جہنم کا حکم سنا دیا جائے۔ اگر خدا نخواستہ ایسا ہوا تو آپ کو وہ صدمہ ہوگا کہ دنیا میں خود صدمے نے بھی کبھی ایسا صدمہ نہ دیکھا ہوگا!

## مدنی مَنّی نے مہندی والے ہاتھ کیوں دکھائے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچی بات یہ ہے کہ اُن مَدَنی مَنّوں اور لاشعُورِ مبلّغوں کی حرکتوں میں سے میں نے فقط معدودے چند ہی کا بیان کیا ہے۔ اگر بچوں کی دن بھر کی حرکتوں کا جائزہ لیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کی ہر حرکت و ہر سکنّت میں ہمارے لئے عبرت کے بے شمار مَدَنی پھول ہوتے ہیں۔ ایک بار شبِ عید میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک اسلامی بھائی اپنی ننھی سی مَدَنی مَنّی کو اٹھا کر لائے۔ وہ اپنے مہندی سے رنگے ہوئے ہاتھ دکھا کر میری توجّہ چاہ رہی تھی۔ اس سے میں نے یہی ”مَدَنی پھول“ حاصل کیا گویا وہ کہنا

چاہتی ہے، حاجتِ شرعی کے بغیر بلا واسطہ یا بالواسطہ (IN DIRECT) اپنی خوبیوں کا اظہار بھی حُپّ جاہ یعنی واہ کی چاہت کی علامت ہے جو کہ ہم جیسے نادانوں ہی کا حصّہ ہے۔ ظاہر ہے بچیاں اپنے مہندی سے رنگے ہوئے ہاتھ دکھلا کر یا بچے اپنے نئے کپڑوں وغیرہ کی طرف مُتوجّہ کر کے واہ واہ اور داد و تحسین ہی کے طلبگار ہوتے ہیں مگر اس میں ضمناً بڑوں کے لئے بہت کچھ سامانِ عبرت ہوتا ہے۔ آج کل لوگوں کی اکثریت حُپّ جاہ میں مبتلا نظر آ رہی ہے۔ اپنی عزّت بنانے، شہرت بڑھانے اور واہ واہ پسندی کا مرض آج کل عام ہے۔ حد تو یہ ہے کہ مساجد و مدارس کی تعمیر اور دیگر نیک کاموں میں بھی اپنی نیک نامی یعنی شہرت ہی کی تلاش رہتی ہے، یہ بے حد مُہلک (مہ - لک) مرض ہے مگر اب اس کی طرف لوگوں کی توجّہ ہی نہیں۔ اللہ کے محبوب، دانائے عُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ”دو بھوکے بھیرے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ حُپّ مال و جاہ یعنی مال و مرتبہ کا لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔“

(جامع ترمذی شریف، ج ۴، ص ۱۶۶، حدیث ۲۳۸۳)

### میں نماز جمعہ تک سے محروم تھا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حُپّ جاہ و مال دل سے مٹانے کی گڑھن پیدا کرنے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدّنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور دعوتِ اسلامی کے مدّنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ دعوتِ اسلامی کے مدّنی ماحول کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں! چنانچہ گوجرانوالہ (صوبہ پنجاب) کے مقیم ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح تحریر دی کہ میں فرنگی فیشن میں لٹھری ہوئی گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا اور بُری صحبت کے باعث معاذ اللہ عز و جل شراب پینے کا بھی عادی ہو چکا تھا۔ حالت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ نمازِ جمعہ تک نہ پڑھتا، میں قرآنِ پاک کا حافظ تھا مگر کم و بیش ۱۲ سال سے قرآنِ پاک کھول کر نہیں دیکھا تھا، جس کے باعث تقریباً قرآنِ پاک مجھے بھلا دیا گیا تھا۔ بہر حال زندگی کے دن غفلت میں گزر رہے تھے کہ اتنے میں نصیب جاگے اور ایک باعمامہ اسلامی بھائی سے میری ملاقات ہو گئی۔ ان کے حُسنِ اخلاق اور شفقت بھرے انداز سے میں بڑا متاثر ہوا، انہوں نے مجھے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے بین الاقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی میں نے معذرت کرتے ہوئے بتایا کہ میں بے روزگار ہوں، معاشی طور پر حالات جانے کی اجازت نہیں دے رہے۔ انہوں نے نہایت ہی اپنائیت کے ساتھ حوصلہ دیا اور میرے ٹکٹ کا انتظام کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح میری سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری ہو گئی۔ وہاں کے روح پرور منظر اور سنّتوں بھرے بیانات اور رقت انگیز دُعا نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری زندگی کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ جب میں اجتماعِ پاک سے لوٹا تو میرے قلب میں مدّنی انقلاب برپا ہو چکا تھا۔ پھر میں نے عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدّنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی جس نے میرے ظاہری وجود کو بھی سنّتوں کے سانچے میں ڈھال دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدّنی ماحول سے وابستگی کی برکتوں سے میں نے بھلا یا ہوا قرآنِ پاک بھی حفظ کر لیا بلکہ سات سال تک امامت کی سعادت بھی پاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے حساب سے مجھے ”پنجاب مکی“ کی مجلس میں ایک ذمّہ دار کی حیثیت سے خدمت کی سعادت حاصل ہے۔

گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چھڑا مَدَنی ماحول  
پلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ تمہیں عاشقِ مصطفیٰ مَدَنی ماحول  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**یا رَبِّ مُصْطَفٰے** عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت نصیب فرما۔  
یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی قافلوں میں سفر کا جذبہ عطا فرما۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اخلاص کی لازوال دولت سے مالا مال کر، حُبِ جاہ و مال اور ریاکاری کے وبال سے محفوظ فرما۔ ہمیں فرض کے  
ساتھ ساتھ خوب خوب نفلی روزوں کی بھی سعادت بخش اور ان کو قبول فرما۔  
یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم کو اور ساری امتِ محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بخش دے۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دعوتِ اسلامی  
www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

## معتکفین کی 41 بہاریں

دنیا کے مختلف ممالک کے جد اجد اشہروں کے اندر تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیری غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں کی جانے والی مُعتکفین کی تربیت سے ہر سال معاشرہ کے نہ جانے کتنے ہی بگڑے ہوئے افراد گناہوں سے تائب ہو کر یہ مدنی جذبہ: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ لے کر اُٹھتے اور پھر اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کوششوں میں مشغول ہو جاتے ہیں، ان تائبین کے مدنی جذبات کی جھلکیاں آئندہ صفحات پر نظر آئیں گی۔ اسلامی بھائیوں نے اپنے اپنے انداز میں لکھا تھا۔ سب مدینہ عفی عنہ (راقم الحروف) نے ضرورتاً تصرّف کر کے پڑھنے والوں کے لیے دلچسپی کا سامان مہیا کرنے کی حقیر سی کوشش کی ہے۔

## درود شریف کی فضیلت

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عن العُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد مُشکبار ہے، جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروز قیامت شہداء کے ساتھ رکھے گا۔ (مجمع الزوائد، ج ۱۰، ص ۲۵۳، حدیث ۱۷۲۹۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۱) شکاری خود شکار ہو گیا!

عطار آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی اُس گھرانے میں جہالت کا گھپ اندھیرا تھا معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو بُرا بھلا کہنا کا رِثَوا ب سمجھا جاتا تھا۔ میں بھی اس ضلالت میں پوری طرح پھنسا ہوا تھا مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا، ہوا کچھ یوں کہ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (عطار آباد) میں بڑی دھوم دھام سے رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ - 2005) کے آخری عشرہ کے اجتماعی اعتکاف کا اہتمام کیا گیا تھا، ہمارے محلّے کے چند لڑکے بھی اسی فیضانِ مدینہ میں مُعتکف تھے۔ انہیں تنگ کرنے کی غرض سے میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ چلا گیا۔ وہاں سُنّتیں سکھانے کے حلقے لگے ہوئے تھے، میں تاک میں بیٹھ گیا کہ موقع ملے تو شرارت شروع کروں کہ اتنے میں ایک عاشقِ رسول نے مجھے بڑے ہی پیارے اور دل نشین انداز میں حلقے میں بیٹھنے کیلئے کہا، اُس کی نرمی اور عاجزی کے باعث میں انکار نہ کر سکا اور حلقے میں بیٹھ گیا اور مُبلّغ کا بیان دھیان سے سننے لگا۔ اُس کے بیان میں عجیب کشش تھی میں آہستہ آہستہ بیان کے مدنی پھولوں کے سحر میں گرفتار ہوتا چلا گیا۔ عاشقانِ رسول نے مجھے بقیہ دنوں کے اعتکاف کی دعوت دی، میں نے حامی بھر لی اور میں اعتکاف کی بہاریں سمیٹنے میں شامل ہو گیا۔ ”لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا“ کے مصداق خود ہی شکار ہو کر رہ گیا۔ میرے لیے اعتکاف میں سبھی کچھ نیا تھا۔ دورانِ اعتکاف مجھے معلوم ہوا کہ میں تو بھٹکا ہوا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ میں نے



باطل عقائد سے توبہ کی، کلمہ طیبہ پڑھا اور دعوتِ اسلامی کے سفینہ اہلسنت میں سوار ہو کر جانبِ مدینہ رواں دواں ہو گیا۔ میں نے چہرے کو مدنی نشانی یعنی داڑھی مبارک سے اور سر کو سبز عمامہ شریف سے سرسبز و شاداب کر لیا ہے۔ 63 دن کامدنی تربیتی کورس کر کے دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مطابق حلقہ ذمہ داری پر فائز ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب نئی اُمّنگ اور جدید رنگ کے ساتھ اپنی اصلاح کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کی اصلاح کی بھی کوشش کر رہا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرمائے اور بھٹکے ہوؤں کو حق و صداقت کی راہ دکھائے۔

امین بِجاءِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ختم ہوگی شرارت کی عادت چلو، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

دور ہوگی گناہوں کی شامت چلو، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

(۲) میں نے کئی بار خود کشی کی کوشش کی تھی

تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان (حالِ مقیم باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، ”میں والدین کا معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ انتہائی درجہ کا گستاخ تھا، کرکٹ اور بلیر ڈکھیلنے میں دن برباد کرتا اور رات وڈیو سینٹر کی زینت بنتا۔ ماہِ رمضان المبارک میں ماں باپ سے میں نے بہت زیادہ لڑائی کی یہاں تک کہ گھر میں توڑ پھوڑ مچادی! اپنی گناہوں بھری زندگی سے خود بھی بیزار تھا، غضب کا جذباتی تھا اسی لئے معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کئی بار خود کشی کرنے کی سعی کی مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ناکامی ہوئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے مجھ گنہگار کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کا شوق پیدا ہوا، اپنے گھر کی قریبی مسجد ہی میں اعتکاف کا ارادہ تھا کہ ایک اسلامی بھائی سے ملاقات ہوگئی۔ ان کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مُعتکف ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی اعتکاف کی برکتوں کے کیا کہنے!، میں گنہگار کلین شیواور پینٹ شرٹ میں کسا کسایا گیا تھا، مگر تربیتی حلقوں، سنٹوں بھرے بیانوں اور عاشقانِ رسول کی صحبتوں نے وہ مدنی رنگ چڑھایا کہ ہاتھوں ہاتھ داڑھی بڑھانی شروع کر دی، عمامہ شریف کا تاج سر پر سجالیا اور چاند رات کو خوب رو کر گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد گھر جانے کے بجائے ہاتھوں ہاتھ سنٹوں کی تربیت کے تین دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر پر روانہ ہو گیا۔ میں نے عید کے تینوں دن راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ گزارے۔ خدا کی قسم! یہ میری زندگی کی سب سے پہلی عید تھی جو بہت اچھی گزری۔ واپسی پر گھر آ کر امی جان کے قدموں سے لپٹ گیا اور اس قدر رویا کہ ہچکیاں بندھ گئیں اور میں بے ہوش ہو گیا۔ کم و بیش آدھے گھنٹے کے بعد جب ہوش آیا تو سارے گھر والے مجھے گھرے ہوئے تھے اور تصویر حیرت بنے ایک دوسرے کا منہ تک رہے تھے کہ اسے کیا ہو گیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر میں بہت اچھی ترکیب بن گئی۔ تادمِ تحریر تنظیمی طور پر علاقائی مشاورت کانگران ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ الفاظ لکھتے وقت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں تربیتی کورس کرنے کی سعادت حاصل کر لینے کے بعد مزید 126 دن کے ”امامت کورس“ کا سلسلہ جاری ہے۔ دُعاے استقامت کا مُلتجی ہوں۔

بگڑے اخلاق سارے سنور جائیں گے، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
بس مزہ کیا مزہ کو مزے آئیں گے، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۳) میں نے عید کے علاوہ کبھی نماز ہی نہیں پڑھی تھی!

میانوالی کالونی منگھوپیر روڈ باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُب لُب ہے۔ میرے جیسے گنہگار انسان کم ہی ہوں گے، میں نے کئی ”گرل فرینڈز“ بنا رکھی تھیں، گندی ذہنیت کا عالم یہ تھا کہ روزانہ ہی تنگی فلمیں دیکھنے کا معمول تھا، آپ مانیں یا نہ مانیں میں نے زندگی میں عید کے علاوہ کبھی نماز ہی نہیں پڑھی تھی اور مجھے بالکل بھی معلوم نہیں تھا کہ نماز کس طرح پڑھی جاتی ہے!!! میری قسمت کا ستارہ چمکا اور مجھے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکزِ فیضانِ مدینہ میں رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف نصیب ہو گیا، فیضانِ مدینہ کے مدنی ماحول کی بھی کیا بات ہے! میری آنکھیں کھل گئیں، غفلت کا پردہ چاک ہوا اور میرے دل میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے نماز سیکھ لی اور پانچوں وقت باجماعت نماز کا پابند ہو گیا۔ میں نے دو مساجد میں فیضانِ سنت کا درس شروع کر دیا۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائیوں نے مجھے ایک مسجد کی مشاورت کا ذیلی نگران بنا دیا۔ اور تحذیرِ نعمت کیلئے عرض کرتا ہوں کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے مجھ بدکار انسان پر کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِإِذْنِ پروردگارِ دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خواب میں دیدار ہو گیا۔

جسے چاہا جلوہ دکھا دیا، اُسے جامِ عشق پلا دیا جسے چاہا نیک بنا دیا، یہ مرے حبیب کی بات ہے  
جسے چاہا اپنا بنا لیا جسے چاہا در پہ بلا لیا یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۴) اعتکاف کی برکت سے سارا خاندان مسلمان ہو گیا

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ کلیان (مہاراشٹر، الہند) کی میمن مسجد میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ - 2005ء) میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں ایک نو مسلم نے (جو کہ کچھ عرصہ قبل ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں مسلمان ہوئے تھے) اعتکاف کی سعادت حاصل کی۔ سنتوں بھرے بیانات، کیسیٹ اجتماعات اور سنتوں بھرے حلقوں نے اُن پر خوب مدنی رنگ چڑھایا اعتکاف کی برکت سے دین کی تبلیغ کے عظیم جذبے کا روشن چراغ ان کے ہاتھوں میں آ گیا چونکہ ان کے گھر کے دیگر افراد بھی تک کفر کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہے تھے چنانچہ اعتکاف سے فارغ ہوتے ہی انہوں نے اپنے گھر والوں پر کوشش شروع کر دی دعوتِ اسلامی کے مبلغین کو اپنے گھر بلوا کر دعوتِ اسلام پیش کروائی۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ والدین، دو بہنوں اور ایک بھائی پر مشتمل سارا خاندان مسلمان ہو کر سلسلہِ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر حُصُو رِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید ہو گیا۔

لولہ دیں کی تبلیغ کا پاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف،  
 فضل رب سے زمانے پہ چھا جاؤ گے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف،  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۵) میں پکا دُنیا دار تھا

سکھر شہر (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں پکا دُنیا دار تھا اور مجھ پر ہر وقت دنیا کا دھن کمانے کی دھن سوار رہتی تھی، عملی دُنیا سے بہت دُور گناہوں کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بعض عاشقانِ رسول کی مجھ پر میٹھی نظر پڑ گئی وہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں بار بار میرے پاس تشریف لاتے اور مجھے اجتماعی اعتکاف کی دعوت دیتے مگر میں ٹال دیا کرتا۔ وہ بہت منجھے ہوئے تھے، گویا مایوس ہونا نہیں جانتے تھے، اُنہوں نے مجھے میرے حال پر چھوڑنا گوارا نہ کیا، مجھے نیکی کی دعوت دے کر اپنا ثواب گھرا کرتے رہے! اُن کی پیہم انفرادی کوشش کے نتیجے میں مجھ پاپی و بدکار پکے دُنیا دار کا دل بھی آخر کار تسبیح ہی گیا اور میں آخری عشرہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک (غالباً ۱۴۱۱ھ - 1990ء) میں اُن کے ساتھ مُعْتَكِف ہو گیا۔ مجھ دُنیا دار کو کیا معلوم تھا کہ عاشقوں کی دنیا ہی کوئی اور ہوتی ہے! واقعی عاشقانِ رسول کی صحبت نے مجھ پر رنگ چڑھا دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نمازی بن گیا، میں نے داڑھی رکھ لی اور عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔ تحدیثِ نعمت کیلئے ایک بات عرض کرتا ہوں: مجھے وہاں یہ مسئلہ بھی سیکھنے کو ملا کہ قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ کئے پیشاب وغیرہ کرنا حرام ہے۔ سُوءِ اِتِّفَاق سے اعتکاف والی مسجد کے استنجا خانوں کا رُخ غلط تھا۔ میں نے رِضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ہاتھوں ہاتھ کاریگروں کو بلوا کر اپنی جیب سے اخراجات پیش کر کے استنجا خانوں کے رُخ دُرسٹ کروائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعتکاف کے بعد سے اب تک کئی بار عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں سنتوں بھرے سفر کی سعادتیں مل چکی ہیں۔

حُبِ دُنیا سے دل پاک ہو جائیگا، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
 جامِ عشقِ نبی ہاتھ میں آئیگا، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۶) مجھے بھی اپنے جیسا بنا لیجئے

راولپنڈی (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کالپ لُبَاب ہے، میں اُس وقت دسویں کلاس کا اسٹوڈنٹ تھا۔ اپنے محلے کی بلال مسجد میں رَمَضَانُ الْمُبَارَک (۱۴۲۲ھ - 2000ء) کے آخری عشرہ کا اعتکاف کیا۔ وہاں ہم 14, 15 افراد مُعْتَكِف تھے غالباً 28 رَمَضَانُ الْمُبَارَک کو بعد نماز ظہر میرے بچپن کے ایک کلاس فیلو (جو بے چارے شرافت کی وجہ سے ہماری شرارت کا نشانہ بنا کرتے تھے) تشریف لائے۔ اُنہوں نے اپنے سر پر سبز عمامہ شریف سجالیا ہوا تھا۔ سلام دُعا کے بعد اُنہوں نے ہم پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے پوچھا: آپ میں سے برائے مہربانی کوئی نمازِ عید کا طریقہ سنا دے۔ ہم سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ اس پر اُنہوں نے کہا: اچھا چلئے نمازِ جنازہ کا طریقہ ہی بتا دیجئے۔ افسوس! ہم میں سے کوئی بھی نہ بتا سکا۔ پھر اُنہوں نے ہمیں نماز کی مشق (practical) کروائی۔ اس سے ہماری بہت ساری غلطیاں سامنے آئیں۔ اس کے بعد نہایت ہی احسن انداز میں اُنہوں نے

ہمیں نمازِ عید اور نمازِ جنازہ کا طریقہ سکھایا۔ ہمارا دل بہت خوش ہوا۔ سچ پوچھو تو ہمارے لئے حاصلِ اعتکاف یہی تھا کہ ہمیں مبلغِ دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے مختلف نمازوں کے اہم احکام سیکھنے کو مل گئے۔ عید کی نماز میں مجھے مسجد کی چھت پر جگہ ملی۔ جب امام صاحب نے دوسری تکبیر کہی تو میرے علاوہ تقریباً سبھی رُکوع میں چلے گئے! حالانکہ یہ رُکوع کا موقع نہیں تھا بلکہ اس میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر لٹکانے تھے۔ خیر ورنہ میں بھی عوام کے ساتھ رُکوع ہی میں ہوتا مگر قربان جاؤں مبلغِ دعوتِ اسلامی پر کہ انہوں نے اعتکاف میں نمازِ عید کا طریقہ سکھا دیا تھا۔ اس موقع پر میرا دل چوٹ کھا گیا اور دعوتِ اسلامی کی اہمیت مجھ پر خوب واضح ہو گئی۔ میں نے اُن مبلغ سے عید کی ملاقات پر عرض کی، مجھے بھی اپنے جیسا بنا لیجئے۔ انہوں نے نہایت ہی مَحَبَّت کے ساتھ میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ ان کی انفرادی کوشش سے آہستہ آہستہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آ گیا۔ یہ بیان دیتے وقت میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لحاظ سے تنظیمی طور پر شعبہ تعلیم کا علاقائی ذمہ دار ہوں۔

ہاں جنازہ و عید اس کو سیکھیں مزید، آئیں مسجد چلیں کیجئے اعتکاف  
 قلب میں انقلاب آئے گا آنجناب، آپ ہمت کریں کیجئے اعتکاف  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

#### (۷) میری آنکھوں میں آنسو آ گئے!

جناح آباد (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: میں نے رَمَضَانُ الْمُبَارَك (غالباً ۱۴۲۵ھ - 2004ء) کے آخری عشرہ میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں اجتماعی اعتکاف کی بَرَکتیں لوٹنے کی سعادت حاصل کی، میرے اندر بہت ساری بُرائیاں تھیں جن سے میں نے توبہ کی اور کافی حد تک برائیوں میں کمی آئی، مجھے سنت کے مطابق کھانے کا ڈھنگ تک نہیں آتا تھا، اعتکاف میں دیگر سنتوں کے علاوہ کھانے پینے کی سنتیں بھی سکھائی گئیں۔ بالخصوص ایک مبلغ کو سادگی کے ساتھ سنت کے مطابق کھانا تناول کرتا دیکھ کر نہ جانے کیوں میری آنکھوں میں آنسو آ گئے! اس بات کو تادم تحریر لگ بھگ تین سال ہو چکے ہیں مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج تک سنت کے مطابق کھانا کھاتا ہوں۔ بفضلہ تعالیٰ میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوں۔

سُنّتیں کھانا کھانے کی تم جان لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
 مان لو بات اب تو مری مان لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

#### (۸) عاشقانِ رسول کی شفقتوں نے لاج رکھ لی

انڈور شہر (M.P. الھند) کے ایک فیشن ایبل نوجوان آوارہ اور ماڈرن دوستوں کی صحبت میں رہ کر گناہوں بھری زندگی گزار رہے تھے۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۵ھ - 2004ء) کے آخری عشرہ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اعتکاف میں بیٹھ گئے۔ عاشقانِ رسول کی شفقتوں نے لاج رکھ لی، گناہوں سے توبہ کی سعادت مل گئی، چہرے پر داڑھی جگمگانے اور سر پر عمامہ شریف کی بہاریں مُسکرا نے لگیں۔ سنتوں کی خدمت کا خوب جذبہ ملاحتی کہ مبلغ بن گئے۔ یہ لکھتے وقت علاقائی مشاورت کے نگران کی حیثیت سے

سنّتوں کی برکتیں لوٹ اور لٹا رہے ہیں۔

لینے خیرات تم رحمتوں کی چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
لوٹنے برکتیں سنّتوں کی چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۹) کمیونسٹوں کی توبہ

سکھر شہر (باب الاسلام سندھ) کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ یوں تو سکھر کے قریبی شہر عطار آباد (جیکب آباد) میں تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا تھا، مگر مَدَنی کام بہت کم ہو رہا تھا، عطار آباد کے اسلامی بھائی تنظیمی طور پر بے حد کمزور تھے۔ سکھر سے مبلغین کا مطالبہ کرتے رہتے تھے۔ اس مطالبے کے پیش نظر رَمَضَانُ الْمُبَارَک (۱۴۱۷ھ-1990) میں عطار آباد کے اندر خوب انفرادی کوشش کرتے ہوئے ہم نے وہاں کے اسلامی بھائیوں کو اجتماعی اعتکاف کے لئے سکھر آنے کی دعوت دی، جس کی برکت سے عطار آباد کے کثیر اسلامی بھائیوں نے مؤثرہ مسجد اسٹیشن روڈ سکھر میں اعتکاف کی سعادت حاصل کی۔ قبل ازیں عطار آباد کے کسی اسلامی بھائی کو فیضانِ سنّت کا درس دینا بھی نہ آتا تھا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس اجتماعی اعتکاف میں عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے 17 اسلامی بھائی مُعَلِّم و مبلغ بنے، چہروں کو داڑھی شریف سے اور سروں کو سبز عمامہ شریف سے سجایا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے ذمہ دار بنے۔ بعض کمیونسٹ (یعنی لادین) بھی کسی طرح سے کھنچ کر آ گئے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے اپنے کُفری نظریات سے پکی توبہ کی، کلمہ شریف پڑھ کر مسلمان ہوئے اور بقیہ زندگی تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں گزارنے کی نیت کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت اُس شہر کے اسلامی بھائی جو کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک (۱۴۱۷ھ) میں اجتماعی اعتکاف کی برکتوں سے مالا مال ہوئے تھے وہ اور لادینیّت سے توبہ کرنے والے اب بہترین مبلغ بن چکے ہیں حتیٰ کہ بڑے بڑے اجتماعات بلکہ بین الاقوامی اجتماع میں بھی سنّتوں بھرے بیانات فرماتے ہیں اور مختلف صوبائی مجالس کے اہم ذمہ دار بن کر اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرمائے۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیارے اسلامی بھائی چلے آؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
خالی دامن مُرادوں سے بھر جاؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۱۰) اب گردن تو کٹ سکتی ہے مگر.....

کورنگی نمبر 6 باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، میں نے انفرادی کوشش کر کے اپنے بے نمازی اور کلین شیو 26 سالہ چھوٹے بھائی کو تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں آخری عشرہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک (۱۴۲۱ھ-2000ء) کے اجتماعی اعتکاف میں عاشقانِ رسول کے ساتھ بٹھادیا۔ بے نمازی اور



سنتوں سے کوسوں دُور رہنے والے میرے بھائی پر اعتکاف میں عاشقانِ رسول کی صحبتِ بابرکت سے وہ مَدَنی رنگ چڑھا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ پنج وقتہ نمازی بن گئے اور داڑھی مبارک سجالی۔ یہاں تک ان کا مَدَنی ذہن بن گیا کہ اب گردن تو کٹ سکتی ہے مگر داڑھی نہیں کٹ سکتی۔

بیٹھے آقا کی اُلفت کا جذبہ ملے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
داڑھی رکھنے کی سنت کا جذبہ ملے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۱۱) مرگی کا مرض دور ہو گیا

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے بمبئی کی تحصیل کُرا لا (الہند) میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے رَمَضَانُ الْمُبَارَک (۱۴۲۶ھ) میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں ایک ایسے اسلامی بھائی معتکف ہو گئے جن کو ہر دوسرے دن مرگی کا دورہ پڑتا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعتکاف کے دوران انہیں ایک بار بھی دورہ نہ پڑا بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر آج تک پھر انہیں مرگی کی تکلیف نہیں ہوئی۔

ان شاء اللہ ہر کام ہو گا بھلا، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف،  
دور ہوگی بفضلِ خدا ہر بلا، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عاشقانِ رسول کے ساتھ اعتکاف کرنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آفتیں اور بلائیں دُور ہوتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مرگی کا مرض بھی ٹھیک ہو گیا کہ اُس کو مسجد میں دورہ ہی نہ پڑا یقیناً یہ اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خصوصی کرم ہو گیا۔ تاہم یہ مسئلہ ذہن میں رکھئے کہ مرگی وغیرہ کا ایسا مریض جو بے ہوش ہو جاتا ہو اُس کو مسجد میں اعتکاف نہیں کرنا چاہئے۔ کیوں کہ کسی وقت بھی دورہ پڑ سکتا ہے مثلاً دورانِ نماز ہی دورہ پڑ جائے تو دوسروں کیلئے سخت آزمائش ہوتی ہے۔ بالخصوص آسیب زدہ کو بھی اعتکاف نہ کروایا جائے کہ اس کی وقت بے وقت کی اُچھل کود اور شور و غل کی وجہ سے نمازیوں وغیرہ کو ایذا ہوتی ہے۔

### (۱۲) میں کلین شیو تھا

نصیر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں کلین شیو تھا، زندگی کے دن غفلتوں میں بسر ہو رہے تھے، اسلامی بھائیوں کے ترغیب دلانے اور خوب انفرادی کوشش فرمانے پر میں نے رَمَضَانُ الْمُبَارَک (۱۴۲۵ھ-۲۰۰۴ء) میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعتکاف میں میرا دل چوٹ کھا گیا، پشیمان ہو کر بہت رویا اور آئندہ ہمیشہ کیلئے گناہوں سے بچنے کا عزمِ مصمم کیا، عمامہ شریف کا تاج سر پر سجایا، داڑھی مبارک سجا کر اپنے چہرے کو مَدَنی رنگ چڑھایا۔ اور یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تنظیمی ڈویژن نصیر آباد کی ایک تحصیل کا خادم مشاورت (نگران) ہوں۔

سیکھنے کو ملیں گی تمہیں سنتیں، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
لوٹ لو آ کر اللہ کی رحمتیں، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۱۳) میری فلمی گیت گنگنانے کی عادت تھی

ڈرگ روڈ (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی (عمر: 25 برس) کی تحریر کچھ اس طرح ہے: میں نے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ آخری عَشْرہ رَمَضانُ الْمُبَارَک کے اعتکاف کی سعادت حاصل کی۔ مجھے اعتکاف کی بہت سی برکتیں حاصل ہوئیں۔ مِنْجُمْلہ رَہ چلتے ہوئے بازاری لڑکوں کی طرح فلمی گیت گانے کی جو عادت تھی وہ نکل گئی اور الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی جگہ نعت شریف گنگنانے کی عادت پڑ گئی۔ نیز زبان کا قفلِ مدینہ لگانے (یعنی بُری تو بُری غیر ضروری باتوں سے بھی بچنے) کا ذہن بنا اور اب حال یہ ہے کہ جوں ہی منہ سے فضول بات سرزد ہوتی ہے بطور کفارہ جھٹ زبان پر دُرُود شریف جاری ہو جاتا ہے۔

گیت گانے کی عادت نکل جائیگی، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
بے جا بک بک کی خصلت بھی ٹل جائیگی، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۱۴) ماڈرن نوجوان ترقی کرتے کرتے .....

بائیکلہ (بمبئی، الہند) میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے آخری عَشْرہ رَمَضانُ الْمُبَارَک (۱۴۱۹ھ - 1998ء) میں ہونے والے اجتماعیِ اعتکاف میں ایک ماڈرن نوجوان نے (جو کہ الیکٹرانک انجینئر ہیں) شرکت کی۔ دس دن تک عاشقانِ رسول کی صحبت کا خوب فیض اٹھایا، مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کی نشانی داڑھی مبارک کا نور چہرے پر چھایا، سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجایا، اعتکاف کی برکتوں نے ان کو سنتوں کا عظیم مبلغ بنایا۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ دین کی خدمتوں میں ترقی کرتے کرتے تادمِ تحریر ہندو مکتی کا بینہ کے رُکن کی حیثیت سے سنتوں کی بہاریں لٹانے میں کوشاں ہیں۔

ساری فیشن کی مستی اُتر جائے گی، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
زندگی سنتوں سے نکھر جائے گی، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۱۵) میں نے نشے بازی کیسے چھوڑی

حیدرآباد (باب الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں بے نمازی اور نشے بازی کا عادی تھا، گھر والے میری وجہ سے پریشان تھے۔ خوش قسمتی سے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ مدینۃ الاولیاء ملتان ۱۴۲۶ھ - 2005ء) میں حاضری کی سعادت حاصل ہو گئی، وہیں نبی کی کہ دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں اعتکاف کروں گا۔ چنانچہ باب المدینہ پہنچ کر عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے

اندر آخری عشرہ رَمَضانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۵ھ-2005ء) کا اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کی۔ تین روزہ اجتماع (ملتان شریف) میں اگرچہ کافی ذہن بنا تھا مگر اجتماعی اعتکاف کی تو کیا بات ہے! سچ کہتا ہوں میرے دل کی دُنیا ہی بدل گئی۔ گناہوں سے پکی توبہ کی، داڑھی مبارک بڑھانی شروع کر دی، ہاتھوں ہاتھ سبز عمامہ شریف بھی سجالیا۔ اعتکاف کے بعد جب حیدر آباد آیا تو مجھے داڑھی اور عمامہ شریف میں دیکھ کر گھر والے اور پڑوسی وغیرہ سب حیرت زدہ رہ گئے! الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری نشتے کی عادت بھی بالکل چھوٹ گئی۔ اپنی بساط بھر دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام بھی کرتا ہوں، میری بیٹی دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ میں شریعت کورس کر رہی ہے جبکہ میرے دو مَدَنی مَنے مدرسۃ المدینہ میں قرآنِ پاک حفظ کر رہے ہیں۔

گر مدینے کا غم چشمِ غم چاہئے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
مدنی آقا کی نظرِ کرم چاہئے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۱۶) یہ اعتکاف کیا ہوتا ہے

ڈیرہ اللہ یار (بلوچستان، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبُّ لُبَاب ہے: مجھے تو نہ خوفِ خدا کا پتا تھا نہ عشقِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا۔ بس گناہوں بھری زندگی میں بدست رہتے ہوئے زندگی کے دن گزار رہا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کروڑ ہا کروڑ احسان کے ہمارے شہر میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام شروع ہوا اور پہلی بار دعوتِ اسلامی کی طرف سے (۱۴۱۱ھ-1995ء) شبِ بَرَاءت کا سنتوں بھرا اجتماع ہوا۔ میں نے اُس میں شرکت کی۔ اجتماع میں عاشقانِ رسول کے داڑھی اور عمامے والے نورانی چہروں اور ان کی مَحَبَّت بھری مُلاقاتوں نے مجھے دعوتِ اسلامی سے کافی متاثر کیا۔ مگر میں دُور ہی دُور رہا۔ ہفتہ وار اجتماع میں بھی کبھی شرکت کی تو فیک نہ ملی حتیٰ کہ رَمَضانُ الْمُبَارَك (۱۴۱۱ھ-1995ء) کی ستائیسویں شب آن پہنچی، میں نے اجتماع والی مسجد میں ہونے والی اجتماعی دُعا میں حاضری دی، اختتام پر اسلامی بھائیوں سے مُلاقات ہوئی اور کسی نے بتایا یہاں کچھ اسلامی بھائی اعتکاف میں بیٹھے ہیں۔ میرے لئے یہ لفظ نیا تھا۔ اس لئے میں نے تجسّس کے ساتھ پوچھا، یہ اعتکاف کیا ہوتا ہے؟ اسلامی بھائیوں نے بڑی مَحَبَّت کے ساتھ مجھے اعتکاف کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہوئے بعض اعتکاف کی مَدَنی بہاریں بیان کیں۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں کئے جانے والے اعتکاف کے احوال سُن کر میں نے دل میں پکی نیت کر لی کہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ سال اعتکاف میں ضرور بیٹھوں گا۔ چنانچہ دن گزرتے گئے اور جب رَمَضانُ الْمُبَارَك (۱۴۱۷ھ-1996ء) کی پھر آمد ہوئی تو آخری عشرہ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ میں مُعتکف ہو گیا۔ دس شبانہ روز عاشقانِ رسول کی صحبت میں وہ کچھ سیکھنے کو ملا جو بیان سے باہر ہے۔

نہ پوچھو ہم کہاں پہنچے اور ان آنکھوں نے کیا دیکھا

جہاں پہنچے وہاں پہنچے جو دیکھا دل کے اندر ہے

اعتکاف میں کسی نے درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کا ذہن دیا، میری سمجھ میں آ گیا چنانچہ باب المدینہ کراچی آ کر جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے لیا، حتیٰ کہ دورہ حدیث کے بعد دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ) میں (۱۴۲۵ھ-2004ء)

میری دستار بندی کی گئی۔ اور تادم تحریر میں دعوتِ اسلامی کے ایک جامعۃ المدینہ (حیدرآباد) تدریس کی خدمات انجام دے رہا ہوں۔  
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ایک ایسا لڑکا جس کو کل تک یہ بھی نہیں پتا تھا کہ اعتکاف کیا ہوتا ہے! آج وہ عاشقانِ رسول  
 کے ساتھ اعتکاف کرنے کی بَرَکت سے نہ صرف عالمِ بلکہ ”عالمِ گر“ بن گیا یعنی عالم بننے کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ میں  
 بحیثیتِ مُدرسِ درسِ نظامی کے اُسباق پڑھا کر دوسروں کا عالم بنانے والا بن گیا۔

سُنّیں سیکھ لو رحمتیں لوٹ لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
 علم حاصل کرو برکتیں لوٹ لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۱۷) میں کس کس گناہ کا تذکرہ کروں

باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں کس کس گناہ کا تذکرہ کروں! معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ نمازوں  
 میں سُستی، وڈیو گیمز کا شوق، T.V. پر روزانہ اُلٹے سیدھے پروگرام دیکھنا، جھوٹ کی عادت یہاں تک کہ میں چو ریاں بھی کیا کرتا تھا۔  
 خوش قسمتی سے آخری عَشْرَہٗ رَمَضَانُ الْمُبَارَک (۱۴۲۱ھ - 2000ء) میں جامع مسجد آمنہ (شکیل گارڈن اوکھائی کمپلیکس، باب المدینہ  
 کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ساتھ مجھے اجتماعی اعتکاف کی سعادت مل گئی۔ میں نے آمنہ مسجد کی دوسری منزل  
 پر دعوتِ اسلامی کے قائم کردہ مدرسۃ المدینہ میں داخلہ لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہفتہ وار سنتوں  
 بھرے اجتماع میں شرکت کرتا رہا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری کوششوں سے ہمارے گھر میں بھی مَدَنی ماحول بن گیا میں گھر کے اندر  
 مکتبہ المدینہ کی طرف سے جاری کردہ سنتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں چلایا کرتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک حفظ کر لینے  
 کے بعد تادم تحریر جامعۃ المدینہ میں درسِ نظامی کر رہا ہوں۔ مدرسۃ المدینہ میں تدریس کی بھی ترکیب ہے اور اپنے ذیلی مشاورت کے  
 نگران کے ماتحت رہ کر تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھو میں مچانے کی بھی کوشش  
 کرتا ہوں۔

تم گناہوں سے اپنے جو بیزار ہو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
 تم پہ فضلِ خدا، لُطْفِ سرکار ہو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۱۸) اعتکاف کی بَرَکت سے شہر کے لئے مرکز مل گیا

ہند کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُبَاب ہے کہ چتر ادُر گہ (صوبہ کرناٹک، الہند) کی ”مسجدِ اعظم“ کے مُتَوَلِّیان اور کچھ  
 مقامی مسلمان تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے بارے میں بعض غلط فہمیوں کا شکار تھے۔ بہت مشکل سے  
 وہاں رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں اجتماعی اعتکاف کی اجازت ملی۔ دو مُتَوَلِّیوں کے صاحبزادگان بھی ساتھ ہی مُعْتَكِف ہو گئے۔ مَدَنی مرکز  
 کے عطا کردہ جَدْوَل کے مطابق سنتوں بھرے حلقے، سنتوں بھرے بیانات، نعتوں کی دھوم دھام، رَقّت انگیز دُعائیں اور کثیر مُعْتَكِفین کا  
 حُسنِ انتظام دیکھ کر مُتَوَلِّی صاحبان حیران رہ گئے اور اس قَدْر مُتَاَثِّر ہوئے کہ آخری دن تمام مُعْتَكِفین کو تحائف و گل پوشی سے نوازا۔

دعوتِ اسلامی ان سب کی سمجھ میں آگئی اور ان حضرات نے اپنے زیرِ تَوَلِّیتِ عظیم الشان ”مسجدِ اعظم“ میں دعوتِ اسلامی کو مَدَنی کاموں کی مکمل طور پر چھوٹ دے دی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجدِ اعظم اُس شہرِ کَآمَدَنی مرکز بن گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دونوں مُتَوَلِّیوں کے صاحبزادگان نے اپنے چہروں کو داڑھی مبارک سے آراستہ کر لیا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

ذکر کرنا خدا کا یہاں صبح و شام، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
پاؤ گے نعتِ محبوب کی دھوم دھام، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۱۹) اِعتِکاف کا فیض انگلینڈ پہنچا

سکھر شہر (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبُ لُبَاب ہے: رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۱۱ھ-1990) میں میرے بہنوئی کی انگلینڈ سے سکھر (باب الاسلام سندھ پاکستان) آمد ہوئی۔ اسلامی بھائیوں کے توجُّہ دلانے پر میں نے ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اِعتِکاف کی بَرَکتیں لوٹنے کی دعوت دی۔ انہوں نے ہاتھوں ہاتھ حامی بھر لی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُعْتَكِف ہو گئے۔ ایک خالص انگریزی ماحول میں رہنے والا جب اِعتِکاف میں بیٹھا اور اس نے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی سنتیں اور ضروری احکام سیکھے، قَبْر و آخرت کے احوال سنے تو مسلمان ہونے کے ناطے اُس کا دل چوٹ کھا کر رہ گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی اِعتِکاف کی بَرَکت سے انہیں گناہوں سے توبہ کا تحفہ ملا اور تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی نیت کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر وہ انگلینڈ میں مبلغِ دعوتِ اسلامی ہیں، بارہ مَدَنی کاموں کے ذمہ دار ہیں، ان کے بچوں کی امی (یعنی میری بہن) بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر انگلینڈ جیسے حیاء سوز ماحول میں رہتے ہوئے بھی مَدَنی بُرُقِع اُڑھتی ہیں، خود دُرُست قرآنِ پاک سیکھ کر اب مَدَرَسَةُ الْمَدِیْنَةِ بِالْغَات میں اسلامی بہنوں کو پڑھاتی ہیں اور اسلامی بہنوں کے مَدَنی کاموں کی تنظیمی ذمہ دار ہیں۔

کر کے ہمت مسلمانو آجاؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
اُخروی دولت آؤ کما جاؤ تم، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۲۰) میں چھوڑ کر فیضانِ مدینہ نہیں جاتا

تحصیل کمالیہ ضلع دارالسلام (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: ان دنوں میں نویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ کلاس میں ہمارا ایک فرینڈ سرکل تھا، ہم سب سکول سے بھاگ جاتے، خوب آوارہ گردی کرتے، رات گئے تک کرکٹ کھیلتے، انٹرنیٹ کلب میں ٹھیک ٹھاک وقت برباد کرتے، سارا سارا دن مل جُل کر کیبل پر فلمیں دیکھتے۔ گانے سننے کا تو اس قدر چسکا تھا کہ رات گانے سنتے سنتے سونا اور صبح جاگتے ہی سب سے پہلا کام معاذ اللہ یہی مَخُوس گانوں کو سننا، فینسی لباس پہن کر ہم مل جل کر معاذ اللہ ثمَّ معاذ اللہ



لڑکیوں کو چھیڑتے اور خوب بدزگیاں کرتے۔ میں نے ماں کی بات تو کبھی مانی ہی نہیں سمجھاتی تو الٹا بے چاری کے گلے پڑ جاتا۔ والد صاحب نماز کا حکم فرماتے تو ان کو بھی چکمہ دے دیتا۔ آہ! کس کس گناہ کا تذکرہ کیا جائے سچ پوچھو تو اصلاح کی دُور دور تک کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ اللہ عزوجل میرے بڑے بھائی جان کا بھلا کرے انہوں نے میری دستگیری کی اور مجھے رَمَضانُ المبارک کے آخری عشرہ کے اندر اعتکاف میں بیٹھنے کے لئے کہا۔ یقین مانئے مجھ آوارہ اور ناکارہ کو صحیح معنوں میں یہ بھی پتا نہیں تھا کہ اعتکاف کیا ہوتا ہے! میں نے صاف انکار کر دیا۔ مگر انہوں نے کسی طرح بھی بہلا پھسلا کر تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (سردار آباد) میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں بٹھا دیا۔ چار یا پانچ دن تک بالکل بھی دل نہ لگا اور میں بھاگنے کی کوشش کرتا رہا مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ اس کے بعد سُورِ آنا شروع ہوا، اور پھر تو وہ روحانی سکون ملا کہ چاند رات کو میں کہہ رہا تھا کہ مجھے گھر نہیں جانا ہے میں آج کی رات بھی یہیں فیضانِ مدینہ میں گزارنا چاہتا ہوں۔

تم گھر کو نہ کھینچو نہیں جاتا نہیں جاتا  
میں چھوڑ کے فیضانِ مدینہ نہیں جاتا  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۲۱) اعتکاف کی بَرَکت سے گھٹنوں کا درد چلا گیا

جَامِعَةُ الْمَدِیْنَةِ (بابُ المدینہ، کراچی) کے ایک طالبِ علم کا کچھ اس طرح بیان ہے: آخری عشرہ رَمَضانُ المبارک (۱۴۲۶ھ-2005ء) میں مجھے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں اعتکاف کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہاں میری ملاقات ایک باباجی سے ہوئی، انہوں نے بتایا: کئی سال سے میرے گھٹنوں میں درد تھا، جب میں عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں اعتکاف کیلئے آیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا کہ میرے گھٹنوں کا درد دُور ہو گیا۔

درد ٹانگوں میں ہو، درد گھٹنوں میں ہو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
پیٹ میں درد ہو یا کہ ٹخنوں میں ہو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۲۲) داڑھی سجی، ”سر سبز“ ہو گیا

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ نو ساری (صوبہ گجرات، الھند) کے ایک ماؤرنِ اسلامی بھائی تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے آخری عشرہ رَمَضانُ المبارک (۱۴۲۳ھ-2002ء) میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف (سورت، گجرات) میں مُعْتَكِف ہوئے۔ مَدَنی مرکز کے دیئے ہوئے تربیتی جَدَوَل کے مطابق لگنے والے ستّوں بھرے حلقوں، رِقّت انگیز دعاؤں اور ذکر و نعت کی پُر سوز صداؤں نے ان کا دل موہ لیا، عاشقانِ رسول کی صحبت سے وہ فیض ملا کہ نہ پوچھو بات۔ داڑھی مبارک سبھی عمامہ شریف سے سر سبز ہوا اور ترقی کے منازل طے کرتے ہوئے تادمِ تحریر اپنے شہر کی مشاورت کے نگران کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچا رہے ہیں۔

سُنّتوں کی تم آ کر کے سوغات لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
 آؤ بُتّی ہے رحمت کی خیرات لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲۳) جیسے مرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

حیدرآباد (باب الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی عبدالرزاق عطاری جو کہ ٹنڈو جام ایگریکلچرل یونیورسٹی کے لیب انچارج تھے، ان کے دو بچے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے مگر وہ خود نمازوں اور سُنّتوں سے دُور تھے اور ذہن مکمل طور پر دنیا داروں والا تھا۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں اجتماعی اعتکاف میں شرکت کی دعوت پیش کی گئی تو فرمانے لگے، میرے بچوں کی امی ناراض ہو کر میکے جا بیٹھی ہیں اگر میں اعتکاف کروں گا تو کیا وہ آجائیں گی؟ انہیں بتایا گیا، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آجائیں گی۔ چنانچہ وہ آخری عشرہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (غالباً ۱۴۱۶ھ - 1995ء) میں فیضانِ مدینہ (حیدرآباد) کے اندر عاشقانِ رسول کے ساتھ مُعْتَكَف ہو گئے۔ سیکھنے سکھانے کے حلقوں، سُنّتوں بھرے بیانوں، رُقّت انگیز دعاؤں اور پُرسوز نعتوں نے ان کے قلب میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا! انہوں نے گناہوں سے توبہ کر لی۔ نمازوں کی پابندی کا عہد کیا۔ داڑھی مبارک و عمامہ شریف سے آراستہ ہو گئے اور نعتیں بھی پڑھنے لگے۔ اعتکاف کے دوران ہی رُوٹھی ہوئی بچوں کی امی بھی واپس آ گئیں اور گھریلو شکر رنجیاں بھی ختم ہو گئیں۔ اعتکاف کی بَرَکت سے وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ داڑھی زُلفوں، عمامہ شریف اور مَدَنی لباس میں نظر آنے لگے۔ مَدَنی قافلوں میں سفر بھی کئے۔ اور مَدَنی ماحول میں رہتے ہوئے اُسی سال یعنی بروز جمعرات ۲۷ ربیع النور شریف غالباً ۱۴۱۶ھ - 1995ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ ان کی خوش بختی تو دیکھئے کہ بوقتِ وفات ان کے لب پر نعت شریف کا یہ مصرع تھا: ”جیسے مرے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں ایسا نہیں کوئی“

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِين صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

گورِ تیرہ کو تم جگمگانے چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

راحتیں روزِ محشر کی پانے چلو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عبرتباک روایت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ واقعہ واقعی اپنے اندر عبرت کے کئی مَدَنی پھول لئے ہوئے ہے۔ مرحوم عبدالرزاق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری خوش نصیب تھے کہ وفات سے تھوڑے ہی عرصے قبل مَدَنی ماحول مُیَسَّر آ گیا اور یقیناً وہ بندہ مقتدر والا ہے جو مرنے سے پہلے پہلے توبہ کر کے راہِ راست پر آ جائے اور سُنّتوں کی شاہراہ پر چل پڑے اور بڑا ہی بدنصیب ہے وہ شخص جو اپنا بھلا نیکیاں کرنے والا اور سُنّتوں کے راستے پر چلنے والا ہو کر مرنے سے تھوڑے ہی عرصہ قبل معاذ اللہ عزوجل ماڈرن ہو جائے اور گناہوں میں پڑ کر مَدَنی ماحول سے دُور جا پڑے۔ جب بھی آپ کو شیطان کسی ذمہ دار فرد سے ناراض کروا کر یا یوں ہی سُستی دلا کر یا دُنیوی کاروبار میں خوب

پھنسا کر یا شادی وغیرہ کا جوش دلا کر مَدَنی ماحول سے دُور ہونے کا مشورہ دے تو اس حدیثِ پاک پر (جو ان شاء اللہ عزوجل ابھی بیان کی جائیگی) غور فرمالیا کریں کیوں کہ مشاہدہ یہی ہے کہ ایک بار مَدَنی ماحول میں رَچ بَرس جانے کے بعد دُور ہونے سے مَعَاذَ اللہ عزوجل نیک اعمال پر قائم رہنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیدَہ عَائِشہ صَدِیقَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: جب اللہ عزوجل کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُس کے مرنے سے ایک سال پہلے ایک فرشتہ مُقَرَّر فرما دیتا ہے جو اُس کو راہِ راست پر لگا تا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ خیر (یعنی بھلائی) پر مَر جاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں: فلاں شخص اچھی حالت پر مَر رہا ہے۔“ جب ایسا (خوش نصیب اور نیک) شخص مرنے لگتا ہے تو اُس کی جان نکلنے میں جلدی کرتی ہے، وہ اُس وقت اللہ عزوجل سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ عزوجل اُس کی ملاقات کو۔ جب اللہ عزوجل کسی کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو مرنے سے ایک سال قبل اُس پر ایک شیطان مُسلَّط کر دیتا ہے جو اُسے بہکا تا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے بدترین وقت میں مر جاتا ہے۔ اُس کے پاس جب مَوْت آتی ہے تو اُس کی جان اُٹکنے لگتی ہے (اور یہ شخص) اللہ عزوجل سے ملنے کو پسند نہیں کرتا اور اللہ عزوجل اُس سے ملنے کو۔ (مُلَخَّصاً شَرْحُ الصُّدُور، ص ۲۷، مرکز اہلسنت برکات رضا ہند)

### (۲۲) مجھے گھر والے گھر سے نکال دیتے تھے

مظفر گڑھ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کہنا ہے: میں بہت زیادہ بگڑا ہوا لڑکا تھا، رات کو جب تک گانوں کی تین چار کیسیٹیں نہ سُن لیتا نیند نہ آتی، ساری ساری رات آوارہ گردیوں اور گناہوں میں بسر ہو جاتی، بات بات پر گھر میں جھگڑتا، گھر والے بیزار ہو کر گھر سے نکال دیتے۔ دو ایک دن ادھر ادھر بھٹکتا پھرتا اس کے بعد ترکیب بن جاتی۔ الغرض زندگی کے دن انتہائی غلط انداز پر برباد ہو رہے تھے۔ میرے کزن تادم تحریر تبلیغ و قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے علائقی مشاورت کے نگران ہیں، انہوں نے مجھ پر انفرادی کوشش کی اور آخری عشرہ رَمَضانُ الْمُبَارَک (۱۴۲۵ھ - 2004ء) میں اڈے والی مسجد (مظفر گڑھ) میں مجھے دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اِعتِکاف میں لا بٹھایا۔ بابُ المدینہ سے آئے ہوئے ایک مُبلِّغ کے حُسنِ اخلاق سے مُتَأَثِّر ہو کر میں نے سابقہ گناہوں سے توبہ کر لی اور انہیں کے ہاتھوں سبز سبز عمامہ شریف سے اپنا سر سبز کر والیا۔ ۲۷ ویں شب سنتوں بھرے بیان کے بعد ہونے والی رَقّت انگیز دُعاء نے دل پر بہت زیادہ اثر کیا، مجھ پر گریہ طاری ہو گیا اور میں صبح تک روتا رہا۔ عید کے دوسرے روز فجر کے وقت ابھی آنکھ نہ کھلی تھی کہ ایک بُرگ خواب میں نظر آئے اور انہوں نے میرا نام لیکر پکارا، ”فجر کا وقت ہو گیا ہے اور آپ ابھی تک سوئے ہوئے ہیں!“ میں نے فوراً نیند ہی میں دونوں ہاتھ قیام کی طرح باندھ لئے اور آنکھ کھل گئی تو ہاتھ اُسی طرح بندھے ہوئے تھے۔ اس سے دل پر بڑا اثر پڑا اور میں نے مسجد میں جا کر باجماعت نماز فجر ادا کی۔ اپنے شہر کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے حاضری دیتا رہا اللہ عزوجل نے ایسا کرم بالائے کرم فرمایا کہ تادم تحریر جامعۃ المدینہ (باب المدینہ کراچی) میں درسِ نظامی کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اپنے درجہ میں مدنی انعامات کا تنظیمی طور پر ذمہ دار ہوں اور تحدیثِ نعمت کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ مجھ جیسے سخت گنہگار پر اللہ عزوجل کا خاص انعام یہ ہے کہ طلبہ کے جو 92 مدنی انعامات ہیں ان سبھی پر عمل کی سعادت حاصل ہے۔ سب اسلامی بھائیوں سے دعائے استقامت کی مَدَنی التجاء ہے۔

چھوٹ جائے گی فلموں ڈراموں کی لٹ، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
خوش خدا ہو گا بن جائیگی آخرت، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۲۵) مسجد کا خطیب بنا دیا

سعید آباد بلدیہ ٹاؤن باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدرّسۃ المدینہ ہی میں قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کی، مگر افسوس کہ پھر بھی پکا نمازی نہ بن سکا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ساتھ جب رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے آخری عشرے کے اعتکاف کی سعادت ملی۔ تو دل پر مَدَنی چوٹ لگی، غفلت کی نیند اڑی، حقیقی معنوں میں آنکھ کھلی اور میں نمازوں کا پابند ہو گیا۔ اعتکاف کے سبب مَدَنی قافلوں میں سفر کا ذہن بنا۔ میں بے روزگار تھا، جس دن مَدَنی قافلے کی نیت کی ہماری یہاں کی مشاورت کے نگران نے فرمایا، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا کام ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی بَرَکت یوں ظاہر ہوئی کہ جس مسجد میں ہمارا مَدَنی قافلہ گیا وہاں کی انتظامیہ کو مجھ گنہگار کا بیان اور اندازِ دُعا بھا گیا اور انہوں نے مجھے اُس مسجد کا خطیب بنا دیا اور یوں میرے روزگار کی بھی سبیل بنی۔ اللہ عزوجل مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت نصیب فرمائے۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فاقہ مستی کا حل بھی نکل آئے گا، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
روزگار ان شاء اللہ مل جائے گا، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۲۶) عمر غفلتوں میں گزر رہی تھی

موڈاسا (گجرات، الہند) کے ایک ماڈرن نوجوان تھے، عمر غفلتوں میں گزر رہی تھی گناہوں کا سلسلہ تھا، ایسے میں کرم ہو گیا، سببِ کرم یوں ہوا کہ ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک (۱۴۲۳ھ، 2002ء) کے آخری عشرہ میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنا نصیب ہو گیا عاشقانِ رسول کی صحبتِ بابرکت کے کیا کہنے! سنتوں بھرے بیانات اور رقت انگیز دعاؤں اور پُر کیف نعتوں کے فیضان سے اُن کی کایا پلٹ گئی اور وہ مَدَنی جذبہ عطا ہوا کہ اعتکاف ہی کے اندر اُن کو درس و بیان کرنے کی سعادت مل گئی! داڑھی مبارک اور عمامہ شریف سجانے کی نیت کی۔ عاشقانِ رسول کے ساتھ 30 دن کے مَدَنی قافلے کے مسافر بن گئے۔ چونکہ کافی باصلاحیت تھے لہذا اسلامی بھائیوں نے مُتَاَثِّر ہو کر ان کو امیرِ قافلہ بنا دیا!

عاشقانِ رسول آؤ دیں گے بیاں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
دور ہوں گی عبادات کی خامیاں، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۲۷) الْحَمْدُ لِلّٰہ میں تہجد گزار بن گیا

سکھر (باب الاسلام سندھ) کے ایک عمر رسیدہ اسلامی بھائی کے بیان کا لُب لباب ہے: آخری عشرہ رَمَضانُ الْمُبَارَک (۱۴۲۵ھ-2004ء) میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے اجتماعیِ اعتکاف میں شرکت کی سعادت ملی۔ سیکھنے سکھانے کے حلقوں کا باقاعدہ جدول بنا ہوا تھا۔ جن میں نماز کے احکام اور روزمرہ کی سنتیں وغیرہ سیکھنے کو ملیں، صرف دُل دن میں وہ وہ سیکھا جواب تک زندگی میں نہ سیکھ پایا تھا۔ سنتوں بھرے بیانات کی سماعت اور عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے فکرِ آخرت نصیب ہوئی اور قلب میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی انعامات پر عمل کا جذبہ ملا۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دوسرا ”مَدَنی انعام“ یا لُحُوصِ مضبوطی سے تھام لیا اور اس کی برکت سے الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پانچوں نمازیں پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کی عادت بنائی، الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تہجد پر بھی استقامت حاصل ہے۔ مَدَنی انعامات کا کارڈ ہر ماہ اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیتا ہوں۔ ہفتہ وار اجتماع میں بھی ازابتداء انتہا شرکت کی سعادت پاتا ہوں۔

باجماعت نمازوں کا جذبہ ملے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
دل کا پڑمردہ غنچہ خوشی سے کھلے، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۲۸) آقا اپنا دیدار کرا دیجئے

مٹھیاں (کھاریاں، ضلع پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں عام نوجوانوں کی طرح ماڈرن اور فلمیں ڈرامے دیکھنے کا شوقین تھا۔ خوش نصیبی سے آخری عشرہ رَمَضانُ الْمُبَارَک میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعیِ اعتکاف میں بیٹھنے کی سعادت مل گئی۔ عاشقانِ رسول کی صحبت کی بھی کیا بات ہے! میں نے زندگی میں پہلی بار ایسا مَدَنی ماحول دیکھا تھا، دل و جان سے دعوتِ اسلامی کا شیدائی ہو گیا۔ مجھے سرکارِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار کا بڑا ارمان تھا، اعتکاف میں روزانہ دیدار کیلئے دعا مانگتا تھا۔ ۲۷ ویں شب آگئی، اجتماعِ ذکر و نعت ہوا، ذکرُ اللہ میں مجھ پر بے خودی کی سی کیفیت طاری ہو گئی پھر جب رقت انگیز دعا ہوئی تو میں نے آنکھیں بند کئے رو کر بس ایک یہی تکرار کی، آقا اپنا دیدار کرا دیجئے! یکایک آنکھوں میں ایک بجلی سی کوندی اور ایک نورانی چہرے کی زیارت ہوئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ تو میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں! آہ! آہ! پھر چہرہ مبارک نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ آہ!

شربتِ دید نے اک آگ لگائی دل میں تپشِ دل کو بڑھایا ہے بھانے نہ دیا  
اب کہاں جائے گا نقشہ ترا مرے دل سے تہ میں رکھا ہے اسے دل نے گمانے نہ دیا

الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے قلب میں مَدَنی انقلاب برپا ہو چکا تھا، میں نے گناہوں سے توبہ کی، داڑھی بڑھانی شروع کر دی اور عمامہ شریف سجانے کی نیت بھی کر لی۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عید کے دن عاشقانِ رسول کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ تین دن کے مَدَنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ تادمِ تحریر باب المدینہ کراچی حاضر ہو کر جامعۃ المدینہ میں درسِ نظامی شروع کر دیا ہے، تعویذاتِ عطاریہ کا بھی کورس کر لیا ہے اور مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کی طرف سے سوہنی ہوئی ذمہ داری کے مطابق تعویذات کا بستہ بھی لگاتا ہوں نیز



جامعۃ المدینہ کے اندر اپنے درجہ میں مدنی قافلہ ذمہ دار بھی ہوں۔

گر تمنا ہے آقا کے دیدار کی، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
ہوگی میٹھی نظر تم پہ سرکار کی، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۲۹) حیرت ہے میں نے ڈبواسنو کر کیسے چھوڑ دیا

لیاقت آباد (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں بے تحاشہ فلمیں ڈرامے دیکھا کرتا، ڈبواسنو کر کھیلنے کا جُون کی حد تک شوق تھا حتیٰ کہ کسی کے ڈانٹنے بلکہ مارنے تک سے بھی یہ لت نہیں چھوٹ سکتی تھی۔ گناہوں کی نحوست کا عالم یہ تھا کہ معاذ اللہ عزوجل نماز پڑھنے سے دل گھبراتا تھا! اللہ عزوجل کی رحمت سے ہمارے علاقے کی فرقانیہ مسجد (لیاقت آباد، باب المدینہ کراچی) میں تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت اسلامی کی طرف سے ہونے والے آخری عشرہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۵ھ - 2004ء) کے اجتماعی اعتکاف کے اندر میں گنہگار بھی عاشقانِ رسول کے ساتھ مُعْتَكِف ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ”مدنی انعامات“ کی برکت سے آخرت بنانے کی سوچ بنی، گناہوں سے کچھ بے رغبتی پیدا ہوئی۔ پھر قادریہ رضویہ سلسلے میں مرید بنانا تو نماز کی پابندی نصیب ہوئی، میں نے ڈبواسنو کر کھیلنا ترک کر دیا۔ مجھے حیرت ہے میں نے یہ کیسے چھوڑ دیا! اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع کے آخری دن صحرائے مدینہ (باب المدینہ) میں حاضری ہوئی، وہاں T.V. کی تباہ کاریاں، ”موضوع پر بیان ہوا۔ اس کو سن کر میں عذابِ قَبْرِ وَحْشٍ کے خوف سے لرز اٹھا اور میں نے عہد کر لیا کہ کبھی بھی T.V. نہیں دیکھوں گا۔ میں نے اپنی پیاری امی جان کو T.V. کی تباہ کاریاں کیسیٹ سنائی تو انہوں نے بھی T.V. دیکھنا بالکل بند کر دیا اور سرکارِ غوث الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکَرَم کی مرید بننے کا جذبہ پیدا ہوا چنانچہ ان کو بھی بیعت (بے-عت) کروا دیا۔ اس کی برکت سے امی جان فرض نمازوں کے ساتھ تہجد، اشراق اور چاشت بھی پابندی سے پڑھنے لگیں۔ خدائے رحمن عزوجل کی عظمت و شان پر میری جان قربان! تھوڑے ہی عرصے میں امی جان کو مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً وَ تَعْظِیْمًا کابلوا آگیا۔ اس پر امی نے خود فرمایا۔ کہ یہ سب بیعت ہونے کا فیض ہے۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں اپنے یہاں ذیلی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے میری پیاری پیاری مدنی تحریک، دعوتِ اسلامی کی خدمت کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

سیکھنے زندگی کا قرینہ چلو، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
دیکھنا ہے جو میٹھا مدینہ چلو، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۳۰) کو میڈین مبلغ بن گیا

بالاسنور (گجرات الہند) کے ایک نوجوان جو کو میڈین (یعنی مسخرہ) تھے۔ اُلٹے سیدھے چٹکلے سنا کر لوگوں کو ہنسانا ان کا مشغلہ تھا، شادیوں میں میمیکری فنکشن کیلئے ان کو بلوایا جاتا تھا۔ آخری عشرہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں انہیں عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اب تک دھن کمانے ہی کی دھن تھی۔ اعتکاف کے مدنی ماحول میں آخرت بنانے کی لگن پیدا ہوئی،

سابقہ گناہوں سے تائب ہو کر سنتوں کے مبلغ بن گئے، اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی کے لئے پیش کر دیا۔ تادم تحریر تنظیمی طور پر تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی ایک ڈویژنل مشاورت کے نگران کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی دھومیں مچا رہے ہیں، دین کیلئے ان کی قرآنیوں کا حال یہ ہے کہ ماہانہ 25 دن مدنی کاموں کیلئے وقف ہیں۔

ان شاء اللہ بھائی سُدھر جاؤ گے، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
مرضِ عصیاں سے چھٹکارا تم پاؤ گے، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۳۱) میں نے حجرِ اسود چوم لیا

ٹنڈوالہ یار (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ برے ماحول اور آوارہ دوستوں کی صحبت نے مجھے گناہوں پر دلیر کر دیا تھا۔ شراب کے اڈوں پر جانا میرے لئے معمولی بات تھی، لوگوں سے خواہ مخواہ لڑائی مول لینا، بلاوجہ جھگڑنا اور مار پیٹ کر نامیری عادت بن چکی تھی۔ میرے ان کرتوتوں کی وجہ سے گھر کا ہر فرد مجھ سے بے زار تھا میں اسی طرح گناہوں کی وادیوں میں بھٹک رہا تھا کہ میری قسمت کا ستارہ چمکا اور میں ایک عاشقِ رسول کی انفرادی کوشش کی برکت سے تبلیغِ قرآن و سنت کی غیر سیاسی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ٹنڈوالہ یار کی نورانی مسجد میں ہونے والے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ - 2005ء) کے آخری عشرے اجتماعِ اعتکاف کی بہاریں سمیٹنے میں شامل ہو گیا۔ دورانِ اعتکاف عاشقانِ رسول کے داڑھیوں اور عماموں والے نورانی چہروں اور ان کی محبتوں اور شفقتوں نے مجھے دعوتِ اسلامی سے کافی متاثر کیا۔ دس شبانہ روز عاشقانِ رسول کی صحبت میں وہ کچھ سیکھنے کو ملا جو بیان سے باہر ہے۔ ۲۵ ویں شب میں ذکرِ اللہ میں مشغول تھا کہ مجھ پر غنودگی طاری ہوئی اور میں نے خود کو کعبۃ اللہ شریف کے روبرو پایا میں نے بے ساختہ حجرِ اسود کو چوم لیا۔ ۲۷ ویں شب بھی مجھ پر کرم ہوا اور غنودگی کے عالم میں مدینہ منورہ کی نور بارگلیوں اور سبز سبز گنبد کے نورانی نظاروں کی سعادت پائی۔ ان ایمان افروز سلسلوں نے میرے دل کی دنیا بدل ڈالی۔ میں نے نیت کی کہ اس مدنی ماحول کو زندہ گی بھر نہیں چھوڑوں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادم تحریر پ اکرم عزوجل کے لطف و کرم سے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ (حیدرآباد) میں درسِ نظامی کرنیکی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

دل میں بس جائیں آقا کے جلوے مُدام، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
دیکھو مکے مدینے کے تم صبح و شام، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۳۲) بُری صحبت میں رہنے کا گناہ چھوٹ گیا

اورنگی ٹاؤن (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں ماڈرن اور بُرے دوستوں کی صحبت کی وجہ سے خود بھی ماڈرن اور بُرا بندہ تھا۔ خوش قسمتی سے ہمارے علاقے کی اقصیٰ مسجد، اورنگی ٹاؤن، اَلْفَتْح کالونی (باب المدینہ) کے اندر ہونے والے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ کے اجتماعِ اعتکاف میں بیٹھنے کی برکت سے میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا، پابندِ صلوٰۃ و سنت بھی بن گیا، ہفتہ وار اجتماع میں حاضری کی عادت پڑ گئی،

فلمیں ڈرامے دیکھنے کی خصلت بد نکل گئی اور ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ بُری صحبت میں رہنا جو کہ ایک بہت بڑا گناہ بلکہ گناہوں کی جڑ تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے بھی میری جان چھوٹ گئی۔

صحبتِ بد میں رہنے کی عادت چُھٹے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
خصلتِ جرم و عصیاں تمہاری مٹے، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۳۳) جذبے کو مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے

ملا کہ (الہ آباد، یوپی، الہند) کے ایک اسلامی بھائی کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ انہوں نے مدینۃ الاولیاء احمد آباد شریف میں ہندسے کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائی، دین کی خدمت کا کافی جذبہ ملا۔ اُسی سال تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے آخری عشرہ ماہِ رَمَضانُ الْمُبَارَک (۱۴۱۸ھ - 1996ء) میں ناگوری وارڈ کی مسجد (احمد آباد شریف) کے اندر ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں مُعْتَكِف ہوئے۔ عاشقانِ رسول کی صحبت انھیں خوب موافق آئی، ان کے دینی جذبے کو بیٹھے مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے۔ اعتکاف کے بعد اپنے آبائی گاؤں ملا کہ (یوپی) میں جا کر انھوں نے مَدَنی کاموں کی خوب دھو میں مچائیں۔ دوسرے سال مَدَنی مرکز کی جانب سے مختلف شہروں میں جا کر سینکڑوں اسلامی بھائیوں کو اعتکاف کروایا۔ تادم تحریر احمد آباد شریف میں مُقِم ہیں اور دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مطابق تحصیل مالیات کے ذمہ دار ہیں۔

آؤ عشقِ محمد کے پینے کو جام، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
مست ہو کر کرو خوب تم مَدَنی کام، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۳۴) 70 سالہ اسلامی بھائی کے تاثرات

گارڈن ویسٹ (باب المدینہ کراچی) کے ایک سن رسیدہ اسلامی بھائی (عمر 70 سال) کے بیان کا لُٹِ لباب ہے: میں بے بڑھاپے کے باوجود مَعَازِ اللّٰہ نماز کی پابندی نہیں کرتا تھا، فلمیں ڈرامے کا شوقین تھا، داڑھی مُنڈ وایا کرتا تھا اور انگریزی لباس پہنتا تھا۔ تقریباً 10 سال قبل یعنی تقریباً 60 برس کی عمر میں کوثر مسجد موسیٰ لین، لیاری (باب المدینہ) کے اندر پہلی بار آخری عشرہ رَمَضانُ الْمُبَارَک (غالباً ۱۴۱۷ھ - 1996ء) میں مجھے اعتکاف کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہاں دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کی صحبت مُیَسَّر آئی۔ گجراتی زبان میں قرآنِ کریم پڑھتا دیکھ کر ایک اسلامی بھائی نے مجھے سمجھایا کہ قرآنِ پاک عَرَبی میں پڑھنا ضروری ہے کیوں کہ گجراتی زبان میں عَرَبی حُرُوف کو دُرُست مَخَارِج کے ساتھ ادا کرنا ممکن نہیں۔ میری سمجھ میں بات آ گئی۔ بہر حال اعتکاف میں عاشقانِ رسول سے مجھے بہت فیض حاصل ہوا۔ میں نے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدرّسۃ المدینہ (برائے بالغان) میں پڑھنا شروع کر دیا۔ ڈیڑھ سال کی جدّ و جہد سے میرے کچھ نہ کچھ حُرُوف دُرُست ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب عَرَبی میں دیکھ کر قرآنِ پاک پڑھنا نصیب ہو رہا ہے۔ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کا شرف حاصل ہوتا ہے، ہفتے میں ایک بار علا قائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی سعادت بھی مل جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے ایک

سیکھ لو آؤ قرآن پڑھنا سبھی، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
تم ترقی کے زینوں پہ چڑھنا سبھی، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(فتاویٰ نعیمیہ، ص ۱۱۶، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار مرکز الاولیاء لاہور)

### (۳۵) گھر میں بھی مَدَنی ماحول بنالیا

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ-2005ء) میں اِعتِکاف کے دن بالکل قریب تھے، راجوری، (جٹوں کشمیر، الہند) کے ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 40 برس) سے ملاقات ہونے پر اُن کو سرسری طور پر اجتماعی اِعتِکاف کی دعوت پیش کی گئی اور وہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی طرف سے مسجد ریلوے اسٹیشن (راجوری، جٹوں کشمیر) میں ہونے والے آخری عشرہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ-2005ء) کے اجتماعی اِعتِکاف میں مُعتَکِف ہو گئے۔ عاشقانِ رسول کا مَدَنی ماحول دیکھ کر حیران رہ گئے، داڑھی مبارک سجالی، عمامہ شریف سے سرسبز ہو گیا، درس و بیان کا سلسلہ شروع کر دیا، اپنے گھر میں بھی مَدَنی ماحول بنالیا، گھر کی اسلامی بہنوں پر پردہ نافذ کیا اور تادمِ تحریر اپنے شہر راجوری کی مُشاوَرَت کے نگران ہیں۔

زندگی کا قرینہ ملے گا تمہیں، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف

آؤ درِ مدینہ ملے گا تمہیں، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۳۶) میں نیک کیسے بناؤ

تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا (گلزارِ طیبہ پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لباب ہے کہ میں بے نمازی اور فیشن پرست نوجوان تھا۔ فلمیں، ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کا انتہائی شوقین تھا رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں روزے بھی معاذ اللہ عزوجل بہت کم ہی رکھتا، اگر کوئی سمجھاتا بھی تو ٹال دیتا۔ ایک دن میں کسی معاملے کے سبب پریشانی کے عالم میں جا رہا تھا کہ ایک با عمامہ دوست سے ملاقات ہو گئی جو تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے۔ وہ مجھے انفرادی کوشش کر کے جامع مسجد میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں لے گئے مگر میں شیطانی وسوسوں کے باعث کچھ ہی دیر میں اٹھ کر چل دیا۔ دو دن بعد میرا ایک دنیا دار دوست مجھے فلم بنی کے لئے لے گیا مگر کسی بات پر اُن بن ہونے کے باعث میں اُس سے الگ ہو گیا اور یوں میری قسمت کا ستارہ چمکا، ہوا یوں کہ ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں میرے بڑے بھائی جان دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے اجتماعی اِعتِکاف میں مُعتَکِف تھے، میں بھائی جان سے ملنے جا پہنچا، وہاں سبز سبز عمامہ سجائے عاشقانِ رسول مجھے بہت بھلے لگے۔ چاند رات ایک اسلامی بھائی نے بڑے بھائی جان کو فیضانِ سُنّت اور نعتوں کی کیسیٹ تحفے میں دی، میں نے فیضانِ سُنّت کا باب بے نمازی کی سزائیں پڑھا تو لرز اٹھا اور کیسیٹ میں یہ مناجات ۔

گناہوں کی عادت چھڑا میرے مولا مجھے نیک انساں بنا میرے مولا

سُنی تو دل چوٹ کھا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے گانے باجے سننا چھوڑ دیئے مگر نماز کی پابندی نہ کر سکا۔ ایک عاشقِ رسول کی دعوت پر دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں دوبارہ جا پہنچا اور آخر تک رُکارہ اختتام پر عاشقانِ رسول کی ملاقات کے دلنشین انداز نے مجھے دعوتِ اسلامی کا شیدائی بنا دیا۔ میں نے چہرے کو مَدَنی نشانی یعنی داڑھی مبارک سے اور سر کو سبز عمامہ شریف سے سرسبز و شاداب کر لیا۔ پانچوں وقت باجماعت نماز پڑھنے لگا اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر حضور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ الاکرم کا مُرید بھی بن گیا۔ یہ بیان دیتے وقت میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لحاظ سے تنظیمی طور پر ذیلی مُشاوَرَت کا ذمہ دار ہوں اور



پابندی سے درس دینے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ میں حفظ کرنے کی سعادت بھی پارہا ہوں۔

آؤ فیضانِ سنت کو پاؤ گے تم، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
ان شاء اللہ جنت میں جاؤ گے تم، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۳۷) ریڑھ کی ہڈی کے درد سے نجات

ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کا کچھ اس طرح بیان ہے: باب المدینہ کراچی کے علاقے ڈیفینس ویو کے مقیم میرے ماموں زاد بھائی جو کہ مل آنر ہیں، انفرادی کوشش کی برکت سے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۵ھ) میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے سنتوں بھرے اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اُن کا کہنا ہے کہ میں عرصہ دراز سے ریڑھ کی ہڈی کے شدید درد میں مبتلا تھا، کئی ڈاکٹروں کو دکھایا اور ان کی تجویز کردہ ادویات بھی استعمال کیں مگر خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ میں تشویش میں تھا کہ دس دن اعتکاف میں کیسے رہوں گا! خیر میں دورانِ اعتکاف کوشش کرتا کہ دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھوں، فوم کے گدے پر سونے کی عادت تھی یہاں چٹائی یا دری بچھا کر زمین پر سنت کے مطابق سونے کی ترغیب دلائی جاتی تھی یہ میرے لئے انتہائی دشوار تھا مگر اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چند ہی دن سنت کے مطابق سونے کی برکت سے مجھے محسوس ہوا کہ میری کمر کے درد میں کافی کمی ہے۔ وہ درد میری جان چھوڑ گیا۔ میری ریڑھ کی ہڈی کا وہ درد جو بڑے بڑے ڈاکٹروں کے علاج کے باوجود دُور نہ ہوسکا تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے سنتوں بھرے اجتماعی اعتکاف میں آخر تک بیٹھنے کی برکت سے میری جان چھوٹ گئی۔

www.dawateislami.net

تم کو ترپا کے رکھ دے گودِ دِکمر، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
پاؤ گے تم سکوں ہوگا ٹھنڈا جگر، مدنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۳۸) پیپی نیو ایئر کا چسکا

دعوتِ اسلامی کے ایک مبلغ کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ جو دھپور راجستھان، الھند کے ایک فوٹو گرافر (عمر تقریباً 28 سال) جن کو 31 دسمبر کو ”پیپی نیو ایئر“ (HAPPY NEW YEAR) کی بے حیائی سے بھرپور پارٹیوں میں شرکت کا جنون کی حد تک چسکا تھا اور وہ اس کے لئے بمبئی پہنچ جاتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہو گیا کہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے بیچ والی مسجد (اودھ پور، راجستھان الھند) کے اندر آخری عشرہ کے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ-2005ء) میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مُعْتَكِف ہونے کی انہیں سعادت مل گئی۔ وہاں لگنے والے سنتوں بھرے حلقوں، پُرسوز بیانوں اور رقت انگیز دعاؤں نے ان کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی، فوٹو گرافی کا کام ترک کر دیا اور پابندی سے صدائے مدینہ لگانے لگے یعنی مسلمانوں کو نماز فجر کے لئے جگانے لگے۔

رنگِ رلیاں منانے کا پَسکا مِٹے ، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
رَقص کی محفلوں کی ٹُخُوسٹ چھٹے ، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## مسلمانوں کا نیا سال ، مَدَنی سال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اے کاش! انگریزوں کے نئے سال کے استقبال کے بجائے مسلمانوں کو مَدَنی نئے سال یعنی بھری سن کے نئے سال کے استقبال کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کا نیا سال یُکُم مُحَرَّم الْحَرَام سے شروع ہوتا ہے۔ ہو سکے تو ہر سال یُکُم مُحَرَّم الْحَرَام کو آپس میں نئے مَدَنی سال کی مبارکباد دینے کا رواج ڈالنا چاہئے۔

## (۳۹) عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت

تحصیل بھلوال ضلع گلزار طیبہ (سرگودھا پنجاب پاکستان) کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں ”کلین شیو“ تھا، سنتوں بھری زندگی سے دُور غفلتوں کی وادیوں میں بھٹک رہا تھا۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کا بابرکت مہینہ تھا، میں ایک دن اپنے کمرے میں بیٹھا تھا کہ والد صاحب میرے چھوٹے بھائی سے فرمانے لگے، ”جامع مسجد خواجگان“ میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرے کا اجتماعیِ اعتکاف ہو رہا ہے۔ لہذا جلدی چلو ورنہ پہلی صف میں جگہ نہیں ملے گی۔ میں چونکا اور دل میں شوق پیدا ہوا کہ میں بھی ان عاشقانِ رسول کی زیارت کو جاؤں اس دن نمازِ عشاء مع تراویح اُسی مسجد میں ادا کی۔ بعدِ تراویح کیسیٹ کے ذریعے حاجی مشتاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آواز میں یہ نعت شریف چلائی گئی۔

”ثانی نہ کوئی میرے سوہنے نبی لچپال دا“

مجھے انتہائی سُور حاصل ہوا۔ میں دوسرے دن پھر جا پہنچا تو چونکہ جمعرات تھی لہذا وہاں ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع شروع ہو گیا۔ میں پہلی بار شرکت کر رہا تھا، دل کو عجیب سکون و راحت میسر ہوئی۔ دوسرے دن جب میں دوبارہ پہنچا تو کیسیٹ اجتماع میں مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ سنتوں بھرا بیان گانے باجے کی ہولناکیاں سنایا گیا، بیان سُن کر میں کانپ اُٹھا کیوں کہ اس میں عام بولے جانے والے گانوں کے کفریہ اشعار کی نشاندہی کی گئی تھی۔ میں بھی کفریہ اشعار بولنے کی آفت میں گرفتار تھا لہذا میں نے توبہ کی اور تجدیدِ ایمان بھی کیا، چونکہ دل ایک دم چوٹ کھا چکا تھا لہذا بقیہ دنوں کیلئے معتکف ہو گیا۔ فیضانِ سنت میں زلفیں (گیسو) رکھنے کی سنتیں اور آداب پڑھے تو زلفیں رکھنے کی نیت کر لی اور ۲۶ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کو ہونے والے اجتماعِ ذکر و نعت میں داڑھی رکھنے کی بھی نیت کر لی اور سلسلہِ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا مُرید بن گیا۔ صلوٰۃ و سلام کے صیغے بھی میں نے وہیں یاد کئے اور اعتکاف سے واپسی پر گانوں کی 100 سے زائد کیسیٹوں اور T.V. کو گھر سے نکال باہر کیا۔ یہ بیان دیتے وقت الحمد للہ عزوجل میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لحاظ سے تنظیمی طور پر ڈویژنل قافلہ ذمہ دار ہوں۔

گانے باجوں کو سُننے سے توبہ کرو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

اور گیت تم کبھی بھی نہ گایا کرو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۴۰) ملاوٹ والے مصالحے کا کاروبار بند کر دیا

رنچھوڑ پوری روڈ بھیم پورہ (مدنی پورہ) باب المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُب لباب ہے کہ میں ایسا بے نمازی تھا کہ جُمُعہ کی نماز بھی نہیں پڑھتا تھا، خوش قسمتی سے میں نے تبلیغ قرآن و سنت کی غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت گلزارِ مدینہ مسجد آگرہ تاج میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ آخری عشرہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۵ھ - 2004ء) کے اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ دس دن میں عاشقانِ رسول کی صحبت نے میری قلبی کیفیت کو بدل کر رکھ دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے کچھ نہ کچھ نماز سیکھ لی اور پانچوں وقت کی نماز باجماعت کا پابند بن گیا۔ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر حضورِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ الاکرم کا مُرید بھی بن گیا۔ رَبِّ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالْ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے نیک اعمال کا ایسا فہن ملا کہ کم و بیش 63 سے زائد مَدَنی انعامات پر عمل کی کوشش جاری ہے۔ مکتبہ المدینہ کے مطبوعہ رسائل کثرت سے پڑھنے کی عادت بن گئی اور اعتکاف کا ایک بڑا انعام یہ بھی ملا کہ میں جو ملاوٹ والے مریج مصالحے کی سپلائی کا سندھ بھر میں گناہوں بھرا کام کرتا تھا وہ ترک کر دیا۔ میرے مصالحے کے کارخانے میں تقریباً 44 ملازم کام کرتے تھے میں نے وہ کارخانہ ہی ختم کر دیا۔ کیوں کہ دور بڑا نازک ہے، بڑے پیمانے پر خالص مصالحے کے کاروبار میں بازار میں کھڑا ہونا نہایت ہی دشوار ہے۔ آج کل مسلمانوں کی صحت کی کس کو پڑی ہے۔ بس یا ر لوگوں کو دولت چاہئے خواہ وہ حلال ہو یا مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حرام۔ بہر حال عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے میں رِزقِ حلال کے حُصُول میں مشغول ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے اشراق و چاشت، اور آواہن، تہجد کے نوافل کے ساتھ پہلی صَف میں نماز کی بھی عادت بن گئی۔

چھوڑ دو چھوڑ دو بھائی رِزقِ حرام، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

آؤ کرنے لگو گے بہت نیک کام، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (۴۱) جبریل علیہ السلام کی زیارت

دعوتِ اسلامی کی تنظیمی تحصیل جَنَّتِ الْبَقِیْع (باب المدینہ نیو کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ عام نو جوانوں کی طرح میں بھی فیشن کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہا تھا، زندگی کے شب و روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری تقدیر کا ستارہ چمکا اور میں نے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۶ھ - 2005ء) میں تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ عاشقانِ رسول کی صحبت میں دس دن میں جو کچھ سیکھا اُس کو لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔ آئندہ ہمیشہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا عزمِ مُصَمَّم کیا، عمامہ شریف کا تاج سر پر سجایا اور داڑھی مبارک کے ذریعے اپنے چہرے کو مَدَنی رنگ چڑھایا۔ ۲۹ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی شب مُعْتَكِفِیْنَ نے ملکر مسجد کی صفائی وغیرہ کی ترکیب بنائی پھر عبادت میں مشغول ہوا، اس دوران میں نے دیکھا کہ ایک بُرگ ہستی جن کا چہرہ روشن تھا وہ قریب آئے اور انہوں نے بڑھ کر مجھ گنہگار سے مُصَافَحَہ فرمایا جس کی ٹھنڈک میں نے دل میں محسوس کی، میرے دل میں خیال آیا کہ یہ حضرت سَیِّدُنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ہو سکتا ہے کہ آج شبِ قَدَر ہو کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے کہ شبِ قَدَر میں جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام

زمین پر تشریف لاتے اور عبادت گزاروں سے مُصافحہ فرماتے ہیں۔

فَضِّلْ رَبِّ سَے هُوَ دِیدَارِ رُوحِ الْاِیْمِیْنَ ، مَدَنی مَاحولِ مِیْن کَر لَو تَمَّ اِعتِکَافِ  
رَاحَتِ وَجِیْنِ پَآئِے گَا قَلْبِ حَزِیْنِ ، مَدَنی مَاحولِ مِیْن کَر لَو تَمَّ اِعتِکَافِ  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

یَا رَبِّ مُصْطَفٰے عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ! ہر مسلمان کے اِعتِکَافِ کو قبول فرما۔

یَا اللّٰهُ ! عَزَّوَجَلَّ مُعْتَكِفِیْنِ مُخْلِصِیْنِ کے طُفیلِ ہمارِی بے حساب مغفرت کر۔

یَا اللّٰهُ ! عَزَّوَجَلَّ ہمِیْنِ دَعْوَتِ اِسْلامِی کے مَدَنی مَاحولِ مِیْن اِسْتِقامتِ عطا فرما۔

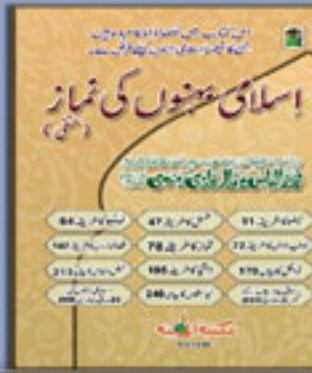
یَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ہمِیْنِ سَچّا عاشِقِ رَسولِ بنا۔

یَا اللّٰهُ ! عَزَّوَجَلَّ اُمَّتِ مَحْبُوبِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی بخشش فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

دَعْوَتِ اِسْلامِی  
www.dawateislami.net





اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِي الْمُرْسَلِيْنَ  
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلہ سودا گران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پاپہر سنت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے **مدنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مدنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

## مکتبہ المدینہ کی شاخیں

راولپنڈی: افضل داد پلازہ، کینٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765  
پٹنہ اور فیضانِ مدینہ گھبرگ نمبر 1، انور سٹریٹ، صدر۔  
خان پور: ڈرامائی چوک، منیر کنارہ۔ فون: 068-5571686  
نواب شاہ: پکرا بازار، نزد مسلم کمرشل بینک۔ فون: 4362145  
نکسر: فیضانِ مدینہ، ہیراج روڈ۔ فون: 5619195  
گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شہر چورہ موڑ۔ فون: 055-4225653

کراچی: شہید سید کھارادر۔ فون: 021-2203311-2314045  
لاہور: رات اور پارک، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-7311679  
سرور آباد (فیصل آباد): امین چور بازار۔ فون: 041-2632625  
کشمیر: چوک شہید ایل میرچر۔ فون: 058274-37212  
حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122  
ملتان: نزد وینیل والی سید، اندرون پور گیٹ۔ فون: 061-4511192  
دکھن: کالج روڈ، انتقال نوئیہ، سہرزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767

**مکتبہ المدینہ** فیضانِ مدینہ محلہ سودا گران پُرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)  
(دعوتِ اسلامی) فون: 4125858: 4921389-93/4126999: فیکس

Email: maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net